افضل الخلائق

بعد الانبیاء

سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ

سلفِ صالحین کی نظر میں

ترتیب

محمد کریم سلطانی

نام کتاب	افضل الخلق بعد الانبیاء سیدنا صدیق اکبر۔رضی اللہ عنہ۔ سلف صالحین کی نظر میں
ترتیب	محمد کریم سلطانی
ایڈیشن	دوم مارچ ۲۰۱۵ء
کمپوزنگ	صبح نور کمپیوٹر
پرنٹنگ	صبح نور پرنٹنگ
ناشر	مکتبہ صبح نور
تعداد	
قیمت	

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ .

محبوب رسول خدا، جانشین مصطفیٰ سیدنا صدیق اکبر۔رضی اللہ عنہ۔کواللہ تعالیٰ نے حضراتِ انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد ساری مخلوق سے افضل واعلیٰ قرار دیا ہے، ساری امتِ مسلمہ کا اس پر اتفاق واتحاد ہے خصوصاً حضرات صحابہ کرام۔رضی اللہ عنہم۔نے بڑی خوش دلی سے آپ کومنصب خلافت پر بٹھایا اور آپ کے اس منصب جلیلہ کا دفاع کرنے میں سیدنا علی مرتضیٰ۔رضی اللہ عنہ۔سب سے پیش پیش تھے۔اللہ تعالیٰ ان نفوسِ قدسیہ کے مزارات پر کروڑوں کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔

شروع ہی سے تمام علماء اھل سنت کا یہی عقیدہ ونظریہ ہے اور ان شاءاللہ قیامت تک علماء اھل سنت اس نظریہ پر قائم رہیں گے۔

زیرِ نظر کتاب ''افضل الخلق بعد الانبیاء سیدنا صدیق اکبر۔رضی اللہ عنہ۔سلفِ صالحین کی نظر میں'' آپ کو اپنے اسلاف کرام کا عقیدہ دربارہِ صدیق اکبر۔رضی اللہ عنہ۔بڑی وضاحت سے نظر آئے گا۔

اللہ تعالیٰ اس عقیدہ مبارکہ پرہمیں زندہ رکھے اور اسی پر جان جان آفرین کے حوالے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

محمد کریم سلطانی

اللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا نبی کریم ۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ۔ کے دل انور کے بعد لوگوں کے دلوں کو دیکھا تو حضور سیدنا نبی کریم ۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ۔ کے صحابہ کرام کے دل سب سے بہتر دل تھے اس لئے انہیں اپنے نبی علیہ السلام کی صحبت و نصرتِ دین کیلئے منتخب فرمالیا

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ۔ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔ قَالَ :
اِنَّ اللّٰهَ نَظَرَ فِیْ قُلُوْبِ الْعِبَادِ فَوَجَدَ قَلْبَ مُحَمَّدٍ ۔ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ خَیْرَ قُلُوبِ العِبَادِ فَبَعَثَهُ بِرِسَالَتِهِ ، ثُمَّ نَظَرَ فِی قُلُوْبِ الْعِبَادِ بَعدَ قَلبِ مُحَمَّدٍ فَوَجَدَ قُلُوْبَ اَصْحَابِهٖ خَیْرَ قُلُوْبِ الْعِبَادِ فَاخْتَارَهُمْ لِصُحْبَةِ نَبِیِّهٖ وَنُصْرَةِ دِیْنِهٖ فَمَا رَآهُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ ، وَمَا رَآهُ الْمُسْلِمُوْنَ قَبِیْحاً فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ قَبِیْحٌ .

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۳۶۰۰) جلد ۶ صفحہ ۸۴

قال شعیب الارنؤوط اسنادہ حسن من اجل عاصم ۔ وھو ابن ابی النجود ۔ وبقیۃ رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر ابی بکر ۔ وھو ابن عباش ۔ فمن رجال البخاری

ترجمة الحديث:

سیدنا عبداللہ بن مسعود - رضی اللہ عنہ - نے فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دلوں میں دیکھا تو تمام لوگوں کے دلوں میں سے حضرت محمد مصطفیٰ - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم - کے دل کو بہتر پایا تو انہیں اپنی رسالت کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دلوں میں نظر فرمائی تو حضرت محمد مصطفیٰ - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم - کے دل کے بعد آپ کے صحابہ کے دلوں کو لوگوں کے دلوں سے بہتر پایا تو ان کو اپنے نبی - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم - کی صحبت اور ان کے دین کی نصرت ومدد کیلئے چن لیا۔

پس جس چیز کو مسلمان اچھا دیکھتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اچھی ہے اور جس چیز کو مسلمان قبیح وبُرا دیکھتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی قبیح وبُری ہے۔

-☆-

مجمع الزوائد ١/١٧٧

الطیالسی فی المسند (٢٤٦)

الطبرانی فی الکبیر (٨٥٨٣/١١٣-١١٢/٩)

ابونعیم فی الحلیۃ (١/٣٧٦-٣٧٥)

الخطیب فی الفقیہ والمتفقہ (١/٤٢٢)

والبغوی فی شرح السنۃ ١/٢١٥-٢١٤

والطبرانی فی الکبیر (٨٥٨٢/١١٢/٩)

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنھج والتربیۃ جلد١ صفحہ١٠٣

حضرات صحابہ کرام-رضی اللہ عنہم-سب کے سب عادل ہیں،اولیاءاللہ ہیں، اس کے برگزیدہ ہیں اورانبیاءورسل کے بعداللہ کی مخلوق میں سب سے افضل ہیں پس یہی اهل سنت کا مذهب ہے

قُلْتُ : فَالصَّحَابَةُ كُلُّهُمْ عَدُوْلٌ، اَوْلِيَاءُ اللّٰهِ تَعَالَى وَاَصْفِيَاؤُهُ، وَخِيَرَتُهُ مِنْ خَلْقِهِ بَعْدَ اَنْبِيَائِهِ وَرُسُلِهِ . هٰذَا مَذْهَبُ اَهْلِ السُّنَّةِ، وَالَّذِىْ عَلَيْهِ الْجَمَاعَةُ مِنْ اَئِمَةِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ.

میں کہتا ہوں کہ:

تمام صحابہ کرام-رضی اللہ عنہم-عادل ہیں،اللہ تعالیٰ کےاولیاء ہیں،اس کے برگزیدہ ہیں اوراس کی مخلوق میں حضرات انبیاءکرام اوررسولان عظام علیہم السلام کے بعدسب سے افضل و برتر ہیں یہی اهل سنت کا مذهب ہےاسی اعتقاد پراس امت کے آئمہ کی جماعت ہے۔

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنہج والتربیۃ جلد۷ صفحہ۴۰۱

سیدنا صدیق اکبراورسیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہما- سے محبت اور آپ کے فضل کی معرفت اھل سنت ہونے کی علامت ہے

عَنْ شَقِيْقِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ :
حُبُّ اَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَمَعْرِفَةُ فَضْلِهِمَا مِنَ السُّنَّةِ .

جناب شقیق بن عبداللہ نے فرمایا:
سیدنا صدیق اکبراورسیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہما- کی محبت اوران کے فضل وکرم کی معرفت سنت سے ہے- اھل سنت ہونے کی علامت ہے-۔

اصول الاعتقاد ۲/۱۳۱۰-۱۳۱۱
جامع بیان العلم (۲/۱۱۷۸)

امام اھل سنت سیدنا اعلیٰ حضرت -رحمۃ اللہ علیہ- کا فرمان
سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- 18 سال کی عمر سے ہی حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم- کی صحبت اختیار کی، سفر وحضر میں ہمرکاب رہے

حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم- اول روز سے کفرو کافرین کی مجالس سے محترز وخلوت پسند عزت خواست تھے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو بھی تمام جہان میں کسی کی صحبت پسند نہ آئی اور بحکم حدیث صحیحین

اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ.

اٹھارہ برس کی عمر سے سید العٰلمین صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ملازمت اختیار کی سفر وحضر میں ہمراہ رکاب رسالت مآب رہتے، یہاں تک کہ حضور والا مبعوث ہوئے پھر تو جن امور کی اپنی قوت فراست سے ادارک کر کے رفاقت والا اختیار کی تھی اب عین الیقین ہو گئے اس رابطۂ اتحاد نے اور ہی استحکام پایا جس کی گرہ قیامت تک نہ کھلے گی۔

صحیح البخاری (۳۳۳۶)

مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین صفحہ نمبر ۲۵۰

سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-سیدنا علی مرتضٰی-رضی اللہ عنہ-کی ولادت باسعادت سے قبل ہی اسلام لا چکے تھے

عَنْ فُرَاتِ بْنِ سَائِبٍ قُلْتُ مَيْمُوْنَ بْنَ مَهْرَانَ : اَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ اَوَّلُ اِيْمَانٍ بِالنَّبِيِّ اَمْ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ قَالَ :
وَاللّٰهِ لَقَدْ اٰمَنَ اَبُوْبَكْرٍ بِالنَّبِيِّ زَمَنَ بُحَيْرَاءَ الرَّاهِبِ فَاخْتَلَفَ فِيْمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ خَدِيْجَةَ حَتّٰى اَنْكَحَهَا اِيَّاهُ وَذَالِكَ كُلُّهٗ قَبْلَ اَنْ يُوْلَدَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ .

فرات بن سائب کہتے ہیں: میں نے میمون بن مھران سے پوچھا:

سیدنا ابوبکر صدیق-رضی اللہ عنہ-پہلے سرکار دوعالم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-پر ایمان لائے یا سیدنا علی المرتضٰی-رضی اللہ عنہ-؟ تو انہوں نے جواباً فرمایا:

خدا کی قسم! سیدنا ابوبکر صدیق-رضی اللہ عنہ-تو بحیرہ راھب کے دور میں سرکار دوعالم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-پر ایمان لائے اور اس کے بعد سیدنا ابوبکر صدیق-رضی اللہ عنہ-نے سیدہ خدیجۃ الکبری-رضی اللہ عنہا-اور سرکار دوعالم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کے درمیان آمدورفت کی یہاں تک کہ سیدہ خدیجہ-رضی اللہ عنہا-کا نکاح حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-سے کروادیا اور یہ سب باتیں سیدنا علی بن ابی طالب خلیفہ راشد-رضی اللہ عنہ-کی ولادت سے قبل واقع ہو چکی تھیں۔

الریاض النظرۃ ۱/۸٦

سب سے پہلے سیدنا صدیق اکبر۔رضی اللہ عنہ۔نے اسلام قبول کیا

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ ۔ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔ قَالَ : قَالَ عَمْرُو بْنُ عَبْسَةَ السُّلَمِیُّ :
كُنْتُ وَاَنَا فِی الْجَاهِلِيَّةِ اَظُنُّ اَنَّ النَّاسَ عَلَی ضَلاَلَةٍ وَاَنَّهُمْ لَيْسُوْا عَلَی شَيْیءٍ وَهُمْ يَعْبُدُوْنَ الْاَوْثَانَ ، فَسَمِعْتُ بِرَجُل بِمَكَّةَ يُخْبِرُ اَخْبَارًا ، فَقَعَدْتُ عَلَی رَاحِلَتِیْ ، فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ۔ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ۔ مُسْتَخْفِيًا ، جُرَاءُ عَلَيْهِ قَوْمُهُ ، فَتَلَطَّفْتُ حَتّٰی دَخَلْتُ عَلَيْهِ بِمَكَّةَ ، فَقُلْتُ لَهُ : مَا اَنْتَ ؟ قَالَ :
اَنَا نَبِیٌّ ، فَقُلْتُ : وَمَا نَبِیٌّ ؟ قَالَ : اَرْسَلَنِیَ اللّٰهُ ، فَقُلْتُ : وَبِاَیِّ شَیْءٍ اَرْسَلَكَ؟ قَالَ : اَرْسَلَنِیْ بِصِلَةِ الْاَرْحَامِ وَكَسْرِ الْاَوْثَانِ وَاَنْ يُوَحَّدَ اللّٰهُ لَا يُشْرَكُ بِهِ شَيْیءٌ ، قُلْتُ لَهُ : فَمَنْ مَعَكَ عَلَی هٰذَا ؟ قَالَ : حُرٌّ وَعَبْدٌ ، قَالَ : وَمَعَهُ يَوْمَئِذٍ اَبُوْبَكْرٍ وَبِلَالٌ مِمَّنْ آمَنَ بِهِ .... فذكر الحديث.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۸۳۲)	جلد ۱	صفحہ ۵۶۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۹۳۰)	جلد ۱	صفحہ ۵۲۰
جامع الاصول	رقم الحدیث (۶۶۶۵)	جلد ۹	صفحہ ۹۳
قال المحقق	صحیح		

ترجمة الحديث:

سیدنا ابوامامہ باھلی -رضی اللہ عنہ- نے روایت فرمایا کہ:

سیدنا عمرو بن عبسہ سُلَمی -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

میں زمانہ جاہلیت میں گمان کرتا تھا کہ لوگ گمراہی پر ہیں وہ کسی بھی اچھی چیز پر نہیں ہیں جبکہ وہ بتوں کی عبادت کرتے تھے تو میں نے مکہ مکرمہ کے ایک آدمی سے سنا کہ وہ کچھ خبریں دیتا ہے تو میں اپنی سواری پر سوار ہوا تو اس کے پاس پہنچا تو وہ حضور سیدنا رسول اللہ- فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- تھے ان دنوں وہ چھپے ہوئے تھے اور ان پر ان کی قوم جری ہو چکی تھی۔ تو میں نے نرمی اختیار کی -حیلہ بہانہ سے- مکہ مکرمہ میں داخل گیا تو میں نے ان سے پوچھا: آپ کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا:

میں نبی ہوں تو میں نے کہا: نبی کا مطلب؟ انہوں نے ارشادفرمایا:

اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے۔ تو میں نے پوچھا: کس چیز کو دے کر اس نے آپ کو بھیجا ہے؟ آپ نے ارشادفرمایا:

مجھے صلہ رحمی، بتوں کو توڑنے، اللہ کی وحدانیت کے اقرار اور اس کے ساتھ کسی چیز کے ساتھ شرک نہ کرنے کے ساتھ بھیجا ہے۔ تو میں نے عرض کی: اس -بات- پر آپ کے ساتھ کون ہے؟ آپ نے فرمایا:

ایک آدمی اور غلام۔ انہوں نے فرمایا:

ان دنوں آپ کے ساتھ مومنوں میں سے سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا بلال -رضی اللہ عنہما- تھے۔

مردوں میں سب سے پہلے ایمان لانے کی سعادت
سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-کونصیب ہوئی

عَنْ هَمَّامٍ قَالَ : سَمِعْتُ عَمَارًا يَقُوْلُ:
رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ وَمَا مَعَهُ اِلَّا خَمْسَةُ اَعْبُدٍ وَامْرَاَتَانِ وَاَبُوْبَكْرٍ.

ترجمة الحديث:

جناب ھمام-رحمۃ اللہ علیہ-نے فرمایا:
میں نے سنا سیدنا عمار بن یاسر-رضی اللہ عنہ-ارشاد فرمارہے تھے:
میں نے حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کو اس حالت میں بھی دیکھا ہے کہ جبکہ آپ کے ساتھ-آپ پر ایمان لانے والے-پانچ غلام، دو عورتیں اور سیدنا ابوبکر صدیق-رضی اللہ عنہ-تھے۔

-☆-

صحیح البخاری رقم الحدیث (٣٦٦٠) جلد٣ صفحہ١١٢٦

امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظم خلیفہ راشد -رضی اللہ عنہ- کا عقیدہ تمام اھل زمین کا ایمان اگر ایک پلڑے میں ہو اور سیدنا صدیق اکبر کا ایمان دوسرے پلڑے میں ہو تو سیدنا ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ- کا ایمان سب کے ایمان سے بھاری ہوگا

عَنِ الْهزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ قَالَ : قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ـ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ـ : لَوْ وُزِنَ اِيْمَان اَبِی بَکْرٍ بِإِيْمَانِ اَهْلِ الْاَرْضِ لَرجحَ بِهِ .

ترجمة الحديث:

جناب ھزیل بن شرحبیل نے روایت فرمایا کہ:

سیدنا عمر بن خطاب امیر المؤمنین -رضی اللہ عنہ- نے ارشاد فرمایا:

اگر سیدنا ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ- کے ایمان کا تمام روئے زمین میں بسنے والوں سے وزن کیا جائے تو سیدنا ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ- کا ایمان بھاری ہوگا۔

رواہ الخلال فی السنۃ ۲/۳۰ (۱۱۳۴)

الجامع لعلوم الامام احمد ۳/۷۲

اللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی ونفسی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کو جب اعلان نبوت کا حکم دیا تو سب نے کہا: تم جھوٹ بولتے ہو سوائے صدیق اکبر کے انہوں نے عرض کی: آپ نے سچ فرمایا ہے

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ ۔ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۔ قَالَ :

كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ اِذْ اَقْبَلَ اَبُوْبَكْرٍ آخِذًا بِطَرَفِ ثَوْبِهٖ حَتّٰى اَبْدٰى عَنْ رُكْبَتِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔:

اَمَّا صَاحِبُكُم فَقَد غَامَرَ ، فَسَلَّمَ وَقَالَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ، اِنِّی كَانَ بَيْنِیْ وَبَيْنَ ابْنِ الْخَطَّابِ شَيْءٌ ، فَاَسْرَعْتُ اِلَيْهِ ثُمَّ نَدِمْتُ فَسَاَلْتُهُ اَنْ يَغْفِرَلِیْ فَاَبٰى عَلَیَّ ، فَاَقْبَلْتُ اِلَيْكَ ، فَقَالَ:

يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ يَااَبَابَكْرٍ ، ثَلَاثًا ، ثُمَّ اِنَّ عُمَرَ نَدِمَ ، فَاَتٰى مَنْزِلَ اَبِیْ بَكْرٍ فَسَاَلَ : اَثَمَّ اَبُوْبَكْرٍ ؟ فَقَالُوْا : لَا ، فَاَتٰى اِلَى النَّبِيِّ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ فَجَعَلَ وَجْهُ النَّبِيِّ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ يَتَمَعَّرُ ، حَتّٰى اَشْفَقَ اَبُوْبَكْرٍ فَجَثَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ، وَاللّٰهِ اَنَا كُنْتُ اَظْلَمَ مَرَّتَيْنِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ۔ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ :

اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِي اِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ : كَذَبْتَ ، وَقَالَ اَبُوبَكْرٍ : صَدَقَ ، وَوَاسَانِي بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَهَلْ اَنْتُمْ تَارِكُولِي صَاحِبِي ، مَرَّتَيْنِ فَمَا اُوْذِيَ بَعْدَهَا.

ترجمة الحديث:

سیدنا ابودرداء-رضی اللہ عنہ- نے روایت فرمایا:

میں حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی خدمت اقدس میں بیٹھا ہوا تھا کہ سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ- حاضر خدمت ہوئے جبکہ آپ اپنی چادر کا ایک کونہ پکڑے ہوئے تھے حتی کہ آپ نے اپنے گھٹنے کو بھی ظاہر کر دیا تھا۔تو حضور نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے فرمایا:

تمہارے صاحب کسی سے جھگڑ کر آئے ہیں۔پس انہوں نے سلام عرض کیا تو عرض کی:

یارسول اللہ -فداک ابی وامی صلی اللہ علیک وسلم!- میرے اور عمر بن خطاب -رضی اللہ عنہ- کے درمیان کسی چیز میں جھگڑا ہوگیا تو میں نے جلدی میں انہیں کچھ کہہ دیا پھر میں شرمسار ہوا تو میں نے ان سے کہا کہ مجھے معاف کر دیں تو انہوں نے انکار کر دیا تو میں آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوگیا ہوں تو حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے فرمایا:

اے ابوبکر! اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے ،یہ آپ نے تین مرتبہ فرمایا پھر سیدنا عمر فاروق -رضی اللہ عنہ- نادم وشرمسار ہوئے تو وہ سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ- کے گھر آئے تو پوچھا:

کیا یہاں ابوبکر ہیں؟ تو گھر والوں نے جواب دیا: نہیں تو وہ حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی ونفسی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی ونفسی صلی اللہ علیہ

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۶۶۱)	جلد۳	صفحہ۱۱۲۶
جامع الاصول	رقم الحدیث (۶۴۱۴)	جلد۸	صفحہ۴۴۹
قال المحقق	صحیح		

وآلہ وسلم-کا چہرہ انور متغیر ہونے لگا حتی کہ سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-ڈر گئے تو اپنے گھٹنوں کے بل جھکے تو عرض کی:

یارسول اللہ !اللہ کی قسم! میں نے ہی زیادتی کی تھی-ایسا آپ نے دو مرتبہ کہا-تو حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی ونفسی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا تو تم نے کہا: تم نے جھوٹ بولا اور ابوبکر-رضی اللہ عنہ-نے کہا: آپ نے سچ کہا ہے اور اپنی جان اور اپنے مال سے میری دلجوئی وغمخواری کی کیا تم میری خاطر میرے دوست کو چھوڑ دو گے۔ایسا آپ نے دو مرتبہ فرمایا تو اس دن کے بعد سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-کو-اھل ایمان کی طرف سے-کبھی بھی اذیت نہیں پہنچائی گئی۔

-☆-

ایک صحابی ۔رضی اللہ عنہ۔ نے خواب میں دیکھا کہ آسمان سے ایک میزان اترا
حضور سیدنا نبی کریم ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔اور سیدنا صدیق اکبر
۔رضی اللہ عنہ۔ کا وزن کیا گیا تو حضور ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
وزنی نکلے، پھر صدیق و فاروق کا وزن کیا گیا تو صدیق وزنی نکلے، پھر فاروق و
ذی النورین کا وزن کیا گیا تو فاروق بھاری نکلے ۔رضی اللہ عنہم اجمعین۔

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : حَدَّثَنَا أَشْعَثُ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِی بَكْرَةَ ـ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ـ أَنَّ النَّبِیَّ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ واٰلِهٖ وَسَلَّمَ ـ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ :

مَنْ رَأَى مِنْكُمْ رُؤْيَا ؟ فَقَالَ رَجُلٌ : أَنَا رَأَيْتُ مِيزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ ، فَوُزِنْتَ أَنْتَ وَأَبُو بَكْرٍ فَرَجَحْتَ أَنْتَ بِأَبِی بَكْرٍ ، ثُمَّ وُزِنَ عُمَرُ وَأَبُو بَكْرٍ فَرَجَحَ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ وُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ ، ثُمَّ رُفِعَ الْمِيْزَانُ فَرَأَيْتُ الْكَرَاهِيَةَ فِی وَجْهِ رَسُولِ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ واٰلِهٖ وَسَلَّمَ .

ترجمة الحديث:

سیدنا ابوبکرہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ:

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ایک دن ارشاد فرمایا:

تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا؟ تو ایک آدمی نے عرض کی:- میں نے دیکھا کہ ایک میزان -ترازو- آسمان سے نازل ہوا آپ کا اور ابوبکر صدیق کا وزن کیا گیا تو آپ ابوبکر صدیق سے وزن میں بھاری رہے، پھر سیدنا عمر فاروق اور سیدنا ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہما- کا وزن کیا گیا تو ابوبکر صدیق وزن میں بھاری رہے، پھر سیدنا عمر اور سیدنا عثمان -رضی اللہ عنہما- کا وزن کیا گیا تو سیدنا عمر -رضی اللہ عنہ- وزن میں بھاری نکلے پھر میزان اٹھالی گئی تو میں نے حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے چہرہ انور پر اس خواب کی وجہ سے کراہت کے آثار دیکھے۔

صحیح سنن ابوداؤد رقم الحدیث (۴۶۳۴) جلد۳ صفحہ۱۲۷
قال الالبانی صحیح
صحیح سنن الترمذی رقم الحدیث (۲۲۸۷) جلد۲ صفحہ۵۱۵
قال الالبانی صحیح
السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث (۸۰۸۰) جلد۷ صفحہ۳۰۶
مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۰۴۴۵) جلد۳۴ صفحہ۹۴
قال شعیب الارنووط حدیث حسن، وھذا اسناد ضعیف لضعف علی بن زید- وھو ابن جدعان- وباقی رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر حماد بن سلمۃ فمن رجال مسلم
مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۰۵۰۳) جلد۳۴ صفحہ۱۴۰
قال شعیب الارنووط حدیث حسن، وھذا اسناد ضعیف لضعف علی بن زید وھو ابن جدعان طویلاً
مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۰۵۰۵) جلد۳۴ صفحہ۱۴۲
قال شعیب الارنووط حدیث حسن، وھذا اسناد ضعیف لضعف علی بن زید وھو ابن جدعان طویلاً

سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ- کا ایمان باقی تمام امت کے ایمان سے قوی و مضبوط ہے ایسا کیوں نہ ہوتا جبکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے حبیب سید المرسلین وخاتم النبیین کا خلیفہ وجانشین بنانا تھا۔ حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کے وصال مبارک کے بعد جب امت کی کشتی بھنور در بھنور میں پھنسنے لگی تو یہ جوان ہمت، تائید حق سے لبریز، سر کے بالوں سے لیکر پاؤوں کے ناخنوں تک ایمان سے لبریز سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ- ہی تھے جو کشتی کے ناخدا بن کر اسے تمام بھنور سے خیر وعافیت کے ساتھ امن وسلامتی کے ساحل پر لے آئے جبکہ بڑے بڑے جلیل القدر ڈگمگا گئے تھے۔ اس وقت صرف ایک صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ- کی ہی ذات تھی جو چٹان سے زیادہ مضبوط بن کر ہر طوفان کا مقابلہ کرنے کیلئے کھڑی ہوگئی، تائید ونصرتِ الٰہی شامل ہوئی کہ دیکھتے ہی دیکھتے تمام عرب پھر نغمہ توحید کی بہار سے مہک اٹھا اورانوار رسالت کے نور سے جگمگا اٹھا۔

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کا ارشاد گرامی
ابوبکر صدیق کتنے اچھے آدمی ہیں، عمر فاروق کتنے اچھے آدمی ہیں، ابوعبیدہ
بن جراح کتنے اچھے آدمی ہیں، ثابت بن قیس کتنے اچھے آدمی ہیں، معاذ بن
عمرو بن جموع کتنے اچھے آدمی ہیں، معاذ بن جبل کتنے اچھے آدمی ہیں اور
سہل بن بیضاء - رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین - کتنے اچھے آدمی ہیں

أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ أَبِى حَازِمٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِى صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ ـرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ـ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ـ :

نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُو بَكْرٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ، نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ ، نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ، نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ سَهْلُ بْنُ بَيْضَاءَ . قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ كَذَا قَالَ سَهْلُ بْنُ بَيْضَاءَ .

ترجمة الحديث:

سیدنا ابوھریرہ -رضی اللہ عنہ- نے روایت فرمایا کہ حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

ابوبکر کتنا اچھا آدمی ہے، عمر کتنا اچھا آدمی ہے، ابوعبیدہ بن جراح کتنا اچھا آدمی ہے، ثابت بن قیس کتنا اچھا آدمی ہے، معاذ بن عمرو بن جموع کتنا اچھا آدمی ہے، معاذ بن جبل کتنا اچھا آدمی ہے اور سھل بن بیضاء کتنا اچھا آدمی ہے -رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین-۔

-☆-

السنن الکبریٰ للنسائی	رقم الحدیث (۸۱۷۳)	جلد ۷	صفحہ ۳۴۱
السنن الکبریٰ للنسائی	رقم الحدیث (۸۱۸۶)	جلد ۷	صفحہ ۳۴۵
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۱۲۹)	جلد ۱۶	صفحہ ۷۱
قال شعیب الارنؤوط	حدیث صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۹۹۷)	جلد ۱۵	صفحہ ۴۵۹
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ قوی		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۰۸۵)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۱۱
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۹۵۸)	جلد ۱۰	صفحہ ۱۱۳
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۳۹۴)	جلد ۹	صفحہ ۲۰۶
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۴۳۱)	جلد ۱۵	صفحہ ۲۵۳
قال شعیب الارنووط	اسنادہ قوی کسابقہ		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۶۳۹۵)	جلد ۸	صفحہ ۴۴۰
قال المحقق	صحیح		

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث(٦٧٧٠)	جلد٢	صفحہ١١٤٦
قال الالبانی	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث(٦١٨٥)	جلد٥	صفحہ٤٨٢
المصنف لابن ابی شیبہ	رقم الحدیث(٣٢٦٠٧)	جلد١٧	صفحہ٣٧
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث(٣٧٩٥)	جلد٣	صفحہ٥٤٦
قال الالبانی	صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث(٥٠٣١)	جلد٥	صفحہ١٨٧٨
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاہ		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث(٥١٦٦)	جلد٥	صفحہ١٩٢٣
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاہ		
ادب المفرد	رقم الحدیث(٣٣٧)		صفحہ١٩٣
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث(٨٧٥)	جلد٢	صفحہ٥٣٤
قال الالبانی	سندہ صحیح		

سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کے سب سے محبوب امتی ہیں

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ـ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ـ قَالَ :
قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ ! أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ ؟ قَالَ : عَائِشَةُ قُلْتُ : لَيْسَ مِنَ النِّسَاءِ ؟ قَالَ : أَبُوهَا .

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (٣٨٨٦)	جلد ٣	صفحہ ٥٧٦
قال الالبانی	صحیح بالفاظ مختلفة		
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (٨٠٥٢)	جلد ٧	صفحہ ٢٩٤
شرح مشکل الاثار	رقم الحدیث (٥٣٠٤)	جلد ١٣	صفحہ ٣٢٨
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر علی بن سعید بن مسروق فمن رجال الترمذی والنسائی، وھو ثقة بالفاظ مختفة		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (٦٧٤٠)	جلد ٧	صفحہ ٢٤٠٢
قال الحاکم	سکت عنہ الذھبی بالفاظ مختلفة		

ترجمة الحديث:

سیدنا عمرو بن العاص -رضی اللہ عنہ- نے روایت کی کہ:

میں نے عرض کی: یارسول اللہ -فداک ابی وامی صلی اللہ علیک وسلم- آپ کو لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب- پیارا-کون ہے؟ آپ نے فرمایا:

عائشہ صدیقہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا۔ میں نے عرض کی: میرا سوال عورتوں سے متعلق نہیں ہے -بلکہ یہ فرمایئے مردوں میں سب سے زیادہ آپ کو کس سے محبت ہے؟ -تو آپ نے فرمایا:

اُن کے باپ -ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ- سے۔

-☆-

المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (٦٧٤١)	جلد ٧	صفحہ ٢٤٠٣
قال الذھبی	علی شرط البخاری ومسلم		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (٧١٠٦)	جلد ١٦	صفحہ ٤٠
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین	بالفاظ مختلفة	

حضور سیدنا نبی کریم ۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ کو مردوں میں سب سے زیادہ محبوب سیدنا صدیق اکبر ۔ رضی اللہ عنہ ۔ پھر سیدنا عمر فاروق ۔ رضی اللہ عنہ ۔ ہیں

أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ : أَخْبَرَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ : حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ ـ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ـ قَالَ :

اسْتَعْمَلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ ؟ قَالَ : عَائِشَةُ قُلْتُ : مِنَ الرِّجَالِ ؟ قَالَ : أَبُوهَا قُلْتُ : ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ : ثم عُمَرُ ، فَعَدَّ رِجَالاً .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۶۶۲)	جلد۳	صفحہ ۱۱۲۷
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۳۵۸)	جلد۳	صفحہ ۱۳۱۶
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۳۸۴)	جلد۴	صفحہ ۱۸۵۶
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۱۷۷)	جلد۴	صفحہ ۷۶
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۸۸۵)	جلد۱۵	صفحہ ۳۰۸

قال شعیب الارنؤوط اسنادہ صحیح علی شرط مسلم

ترجمة الحديث:

سیدنا عمرو بن العاص -رضی اللہ عنہم- نے روایت فرمایا کہ:

انہیں حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے جیشِ ذات السلاسل پر بھیجا -تو آپ فرماتے ہیں:- جب میں حاضر خدمت ہوا تو عرض کی:

یارسول اللہ! آپ کو سب سے پیارا کون ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: عائشہ صدیقہ ام المؤمنین، میں نے عرض کی: مردوں میں آپ کو سب سے پیارا کون ہے؟ تو آپ نے فرمایا:

ان کے ابا -سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ- میں نے عرض کی: پھر کون؟ آپ نے فرمایا:

سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، پھر آپ نے چند آدمیوں کے نام گنوائے۔

السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۸۰۶۳)		جلد ۷	صفحہ ۲۹۹
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۹۰۰)		جلد ۱۵	صفحہ ۳۲۶
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم			
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۹۹۸)		جلد ۱۵	صفحہ ۴۵۹
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم			
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۸۸۵)	(۳۸۸۶	جلد ۳	صفحہ ۵۷۶
قال الالبانی	صحیح			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۷۳۸)		جلد ۱۳	صفحہ ۵۰۶
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۸۱۱)		جلد ۲۹	صفحہ ۳۴۴
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین			
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۸۴۶)		جلد ۱۰	صفحہ ۳۱
قال الالبانی	صحیح			
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۸۶۱)		جلد ۱۰	صفحہ ۴۰
قال الالبانی	صحیح			

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو مردوں میں سب سے محبوب سیدنا ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ- اور عورتوں میں سب سے زیادہ محبوب سیدہ عائشہ صدیقہ -رضی اللہ عنہا- ہیں

عَنْ أَنَسٍ ـ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ـ قَالَ :

قِيْلَ : يَـارَسُوْلَ اللّٰهِ ! أَيُّ النَّـاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ ؟ قَـالَ : عَـائِشَةُ ، قِيْلَ : مِنَ الرِّجَالِ ؟ قَالَ : أَبُوْهَا.

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۸۹۰)	جلد ۳	صفحہ ۵۷۸
قال الالبانی	صحیح		
الجامع الکبیر للترمذی	رقم الحدیث (۳۸۹۰)	جلد ٦	صفحہ ۱۸٦
قال الدکتور بشار عواد معروف/ھذا حدیث حسن صحیح غریب			
الجامع الکبیر للترمذی	رقم الحدیث (۴۲۲۸)	جلد ٦	صفحہ ۳۹۸
قال شعیب الارنؤوط	ھذا حدیث حسن صحیح غریب		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۱۰۷)	جلد ۱٦	صفحہ ۴۰
قال شعیب الارنؤوط	حدیث صحیح		

ترجمة الحديث:

سیدنا انس بن مالک - رضی اللہ عنہ - نے فرمایا:

عرض کی گئی: یارسول اللہ - فداک ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - لوگوں میں سے کون آپ کو زیادہ محبوب ہے؟ حضور - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے فرمایا:

عائشہ - رضی اللہ عنہا - عرض کی گئی: مردوں میں سے کون زیادہ محبوب ہے؟ ارشاد فرمایا:

ان کا والد - حضرت ابوبکر صدیق - رضی اللہ عنہ -۔

-☆-

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (٧٠٦٣) جلد١٠ صفحہ١٩٤

قال الالبانی صحیح

حضور سیدنا رسول اللہ ـ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ـ کو سب سے زیادہ محبوب سیدنا ابوبکر صدیق پھر سیدنا عمر فاروق پھر سیدنا ابوعبیدہ بن جراح ـ رضی اللہ عنہم ـ ہیں

أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى ، عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ : حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ ـ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ـ قُلْتُ :
أَيُّ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ ـ كَانَ أَحَبَّ اِلَيْهِ ؟
قَالَتْ : أَبُوبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ، ثُمَّ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ قُلْتُ : ثُمَّ مَنْ ؟ فَسَكَتَتْ .

السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث (۸۱۴۴) جلد ۷ صفحہ ۳۳۰
صحیح سنن الترمذی رقم الحدیث (۳۶۵۷) جلد ۳ صفحہ ۵۰۰
قال الالبانی صحیح
الجامع الکبیر للترمذی رقم الحدیث (۳۶۵۷) جلد ٦ صفحہ ۳۹
قال الدکتور بشار عواد معروف / ھذا حدیث حسن صحیح
الجامع الکبیر للترمذی رقم الحدیث (۳۹۸٦) جلد ٦ صفحہ ۲۴۱
قال شعیب الارنؤوط ھذا حدیث حسن صحیح

جناب عبداللہ بن شقیق نے فرمایا:

میں نے سیدہ عائشہ ام المؤمنین -رضی اللہ عنہا- سے پوچھا تو عرض کی: حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کے صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- میں سے آپ کو سب سے محبوب کون تھا؟ تو آپ نے فرمایا:

ابوبکر صدیق پھر عمر فاروق پھر ابوعبیدہ بن جراح -رضی اللہ عنہم اجمعین- میں نے عرض کی: پھر کون؟ تو آپ خاموش رہیں۔

-☆-

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۵۸۲۹)	جلد ۴۳	صفحہ ۲۵
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۰۲)	جلد ۱	صفحہ ۷۶
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح		
شرح مشکل الآثار	رقم الحدیث (۵۳۰۶)	جلد ۱۳	صفحہ ۳۳۰
قال شعیب الارنؤوط	صحیح، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر عبداللہ بن شقیق، فمن رجال مسلم		

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو حضرات صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- میں سے سب سے زیادہ محبوب سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- ہیں

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ ـ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ ـ قَالَ :
قُلْتُ لِعَائِشَةَ : أَيُّ أَصْحَابِهِ كَانَ أَحَبَّ اِلَيْهِ ؟ قَالَتْ : أَبُوْبَكْرٍ ، قُلْتُ : ثُمَّ أَيُّهُمْ؟ قَالَتْ : عُمَرُ ، قُلْتُ : ثُمَّ أَيُّهُمْ ؟ قَالَتْ : أَبُوْ عُبَيْدَةَ .

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۶۵۷)	جلد ۳	صفحہ ۵۰۰
قال الالبانی	صحیح		
الجامع الکبیر للترمذی	رقم الحدیث (۳۶۵۷)	جلد ۶	صفحہ ۳۹
قال الدکتور بشار عواد معروف/ ھذا حدیث حسن صحیح			
الجامع الکبیر للترمذی	رقم الحدیث (۳۹۸۶)	جلد ۶	صفحہ ۲۴۱
قال شعیب الارنؤوط	ھذا حدیث حسن صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۵۸۲۹)	جلد ۴۳	صفحہ ۲۵
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		

ترجمۃ الحدیث:

سیدنا عبداللہ بن شقیق -رضی اللہ عنہ- نے بیان کیا:

میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ -رضی اللہ عنہا- سے عرض کی:

حضور -فدہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کو آپ کے صحابہ کرام میں سے کون زیادہ محبوب تھا تو انہوں نے فرمایا:

سیدنا ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ-۔ میں نے عرض کی: پھر ان کے بعد کون زیادہ محبوب تھا؟ تو انہوں نے فرمایا:

سیدنا عمر فاروق -رضی اللہ عنہ-۔ پھر میں نے عرض کی: پھر ان کے بعد کون زیادہ محبوب تھا تو آپ نے فرمایا:

سیدنا ابوعبیدہ بن الجراح -رضی اللہ عنہ-۔

-☆-

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے اُحد پہاڑ کو ٹھوکر مار کر سیدنا ابوبکر -رضی اللہ عنہ- کے صدیق ہونے کی گواہی دی یوں کہا:
احد ٹھہر جا تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق یعنی سیدنا ابوبکر اور دو شہید یعنی سیدنا عمر اور سیدنا عثمان -رضی اللہ عنہم- ہیں

أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، وَأَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ، وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ ، وَيَحْيَى قَالَا : حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ـ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ـ
اَنَّ نَبِيَّ اللّٰه ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ صَعِدَ اُحُدًا وَمَعَهُ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ ، فَرَجَفَ بِهِمْ ، فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ ، وَقَالَ :
اُثْبُتْ ، فَاِنَّمَا عَلَيكَ نَبِيٌّ وَ صِدِّيْقٌ وَ شَهِيدَانِ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳٦٧۵)	جلد۳	صفحہ۱۱۳۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳٦٨٦)	جلد۳	صفحہ۱۱۳۳

ترجمة الحديث:

سیدنا انس بن مالک-رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ:

حضور سیدنا نبی اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-احد پہاڑ پر چڑھ گئے اور آپ کے ساتھ سیدنا ابوبکر صدیق، سیدنا عمر فاروق اور سیدنا عثمان ذی النورین تھے تو وہ پہاڑ ان حضرات کے ساتھ لرزنے لگا تو حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے اسے پاؤں کی ضرب لگائی اور فرمایا:

ٹھہر جا تجھ پر ایک نبی-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-ایک صدیق اور دو شھید ہیں رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

-☆-

صحیح البخاری	رقم الحدیث(۳۶۹۹)	جلد۳	صفحہ۱۱۳۷
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث(۶۰۲۸)	جلد۵	صفحہ۴۱۹
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث(۳۶۹۷)	جلد۳	صفحہ۵۱۴
قال الالبانی	صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث(۶۳۷۶)	جلد۸	صفحہ۴۳۰
قال المحقق	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث(۴۶۵۱)	جلد۳	صفحہ۱۳۲
قال الالبانی	صحیح		
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث(۸۰۷۹)	جلد۷	صفحہ۳۰۵
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث(۱۳۱)	جلد۱	صفحہ۸۸
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث(۱۳۲)	جلد۱	صفحہ۸۹
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۶۸۶۵)	جلد۱۵	صفحہ۲۸۰
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط البخاری		

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (٦٩٠٨)	جلد ١٥	صفحہ ٣٣٦
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط البخاری		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (١٢٠٤٥)	جلد ١٠	صفحہ ٣٦٠
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (١٢١٠٦)	جلد ١٩	صفحہ ١٥٨
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (٦٨٦٩)	جلد ١٠	صفحہ ٤٧
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (٦٨٢٦)	جلد ١٠	صفحہ ١٢
قال الالبانی	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ / رقم الحدیث (٨٧٥)		جلد ٢	صفحہ ٥٣٠

سیدنا ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ- رقیق القلب تھے جب قرآن کریم کی تلاوت کرتے تو ان پر گریہ طاری ہو جاتا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ـ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ـ قَالَ :

لَمَّا اشْتَدَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ وَجَعُهُ ، قِيْلَ لَهُ فِي الصَّلَاةِ ، فَقَالَ :

مُرُوا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ . فَقَالَتْ عَائِشَةُ ـ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا ـ : اِنَّ اَبَابَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيْقٌ اِذَا قَرَاَ الْقُرْآنَ غَلَبَهُ الْبُكَاءُ ، فَقَالَ :

مُرُوْهُ فَلْيُصَلِّ.

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۵۵۳۹) جلد ۱۸ صفحہ ۲۵

قال حمزہ احمد الزین اسنادہ صحیح

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۴۶۴۷) جلد ۴۱ صفحہ ۹۱

قال شعیب الارنؤوط اسنادہ صحیح علی شرط مسلم، حماد بن سلمۃ من رجالہ، وبقیۃ رجالہ ثقات رجال الشیخین طویلاً

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۵۶۶۳) جلد ۴۲ صفحہ ۴۴۲

قال شعیب الارنؤوط اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین طویلاً

ترجمة الحديث:

سیدنا ابن عمر - رضی اللہ عنہما - نے فرمایا:

جب حضور سیدنا رسول اللہ - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کا درد شدت اختیار کر گیا تو آپ سے نماز پڑھانے کے متعلق عرض کی گئی۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا:

ابوبکر کو میرا حکم پہنچا دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ - رضی اللہ عنہا نے - عرض کی:

سیدنا ابوبکر رقیق القلب ہیں، نرم دل آدمی ہیں جب وہ قرآن کریم کی تلاوت کریں گے تو ان پر گریہ - رونا - غالب آ جائے گا۔ حضور - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے فرمایا:

انہیں میرا حکم پہنچا دو کہ وہ نماز کی امامت کروائیں۔

-☆-

صحیح الجامع الصغیر رقم الحدیث (۵۸۶۶) جلد ۲ صفحہ ۱۰۲۱

قال الالبانی صحیح

سیدنا ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ- نے سیدنا بلال -رضی اللہ عنہ- کو خرید کر اللہ کیلئے آزاد کردیا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ـ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ـ قَالَ :
كَانَ عُمَرُ ـ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ـ يَقُوْلُ :
اَبُوْبَكْرٍ سَيِّدُنَا ، وَاَعْتَقَ سَيِّدَنَا ـ يَعْنِی بِلَالاً .

ترجمة الحديث:

سیدنا جابر بن عبداللہ -رضی اللہ عنہما- نے روایت فرمایا:
سیدنا عمر فاروق -رضی اللہ عنہ- کہا کرتے تھے:
ابوبکر صدیق ہمارے سید و سردار ہیں اور انہوں نے ہمارے سید و سردار کو -خرید کر- آزاد کردیا یعنی سیدنا بلال -رضی اللہ عنہ- کو۔

-☆-

صحیح البخاری رقم الحدیث (۳۷۵۴) جلد۳ صفحہ۱۱۵۱

جن غلاموں کومشرکین اذیتیں دیتے تھے سیدنا ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ- نے ان میں سے سات کوخرید کرآزاد کردیا ان میں سیدنا بلال اور سیدنا عامر بن فھیرہ -رضی اللہ عنہما- بھی شامل ہیں

عَنْ عَائِشَةَ ـ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ـ قَالَتْ :

اَعْتَقَ اَبُوْبَكْرٍ ـ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ـ سَبْعَةً مِمَّنْ كَانَ يُعَذَّبُ فِي اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْهُمْ بِلَالٌ وَعَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ.

ترجمة الحديث:

سیدہ عائشہ صدیقہ ام المؤمنین -رضی اللہ عنہا- نے روایت فرمایا:

سیدنا ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ- نے سات غلام جنہیں عذاب دیا جارہا تھا انہیں اللہ عزوجل کی رضا کیلئے خرید کرآزاد کردیا ان میں سے سیدنا بلال اور سیدنا عامر بن فُھیرہ -رضی اللہ عنہما- بھی ہیں۔

المستدرک للحاکم رقم الحدیث (۵۲۴۱) جلد۵ صفحہ۱۹۴۷

قال الحاکم ھذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ

المصنف لابن ابی شیبہ رقم الحدیث (۳۲۶۰۶) جلد۱۷ صفحہ۳۴

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی ونفسی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کو نماز پڑھتے ہوئے مشرکین نے گلے میں کپڑا ڈال کر شدت سے دبایا تو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اس بدنصیب کو کندھے سے پکڑ کر دھکا دیا اور فرمایا:

کیا تم ایسے آدمی کو قتل کرنا چاہتے ہو جو کہتا ہے میرا رب اللہ تعالیٰ ہے

عَنْ عُرْوَةَ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ :

سَاَلْتُ ابْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ : اَخْبِرْنِىْ بِاَشَدِّ شَيْىءٍ صَنَعَهُ الْمُشْرِكُوْنَ بِالنَّبِيِّ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ قَالَ:

بَيْنَا النَّبِىُّ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ يُصَلِّى فِى حِجْرِ الْكَعْبَةِ ، اِذْ اَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ اَبِى مُعَيْطٍ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ فِىْ عُنُقِهِ فَخَنَقَهُ خَنْقًا شَدِيْدًا ، فَاَقْبَلَ اَبُوْبَكْرٍ حَتّٰى اَخَذَ بِمَنْكِبِهٖ وَدَفَعَهُ عَنِ النَّبِيِّ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ قَالَ :

اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلاً اَنْ يَقُوْلَ رَبِّىَ اللّٰهُ . (غافر:۲۸)

صحیح البخاری رقم الحدیث (۳۶۷۸) جلد۳ صفحہ۱۱۳۱

ترجمة الحديث:

جناب عروہ بن زبیر نے فرمایا:

میں نے سیدنا عمرو بن عاص - رضی اللہ عنہ - سے پوچھا: مجھے سب سے شدید وسخت برتاؤ بتایئے جو مشرکین نے حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی ونفسی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - سے کیا ہو آپ نے فرمایا:

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی ونفسی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - حطیم کعبہ میں نماز ادا کر رہے تھے کہ عقبہ بن ابی مُعیط آیا تو اس نے اپنا کپڑا آپ کی گردن میں ڈالا اور بڑی شدت سے آپ کے گلے کو دبایا تو سیدنا صدیق اکبر - رضی اللہ عنہ - آگے بڑھے حتی کہ آپ نے اس کے کندھے کو پکڑا اور اسے حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی ونفسی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - سے پرے دھکیل دیا اور ارشاد فرمایا:

کیا تم ایسے آدمی کو قتل کرنا چاہتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۸۵٦)	جلد ۳	صفحہ ۱۱۷۷
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۸۱۵)	جلد ۳	صفحہ ۱۵۲۱
جامع الاصول	رقم الحدیث (٦۴۲۴)	جلد ۸	صفحہ ۴۵۷
قال المحقق	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (٦۹۰۸)	جلد ٦	صفحہ ۳۸۸
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (٦۹۰۸)	جلد ۱۱	صفحہ ۵۰۷
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		

مشرکین نے جب حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی ونفسی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم- کو اتنی ضربیں لگائیں کہ آپ پر غشی طاری ہوگئی تو سیدنا صدیق اکبر- رضی اللہ عنہ- نے پکارنا شروع کیا تم برباد ہو جاؤ کیا ایسے آدمی کو قتل کرنا چاہتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ـ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ـ قَالَ :
لَقَدْ ضَرَبُوْا رَسُوْل اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ مَرَّةً حَتّٰى غَشَى عَلَيْهِ فَقَامَ اَبُوْبَكْرٍ ـ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ـ فَجَعَلَ يُنَادِيْ :
وَيْلُكُمْ ، اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلاً اَنْ يَقُولَ رَبِيَ اللّٰهُ ، فَقَالُوْا : مَنْ هَذَا ؟ قَالَ : ابْنُ اَبِىْ قُحَافَةَ الْمَجْنُوْن .

المستدرک للحاکم رقم الحدیث (۴۴۲۴) جلد ۵ صفحہ ۱۶۷
قال الحاکم هذا حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاه

ترجمة الحديث:

سیدنا انس بن مالک -رضی اللہ عنہ- نے روایت فرمایا کہ:

مشرکین نے ایک مرتبہ حضور سیدنا رسول اللہ- فداہ ابی وامی ونفسی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم -کو اتنا مارا کہ آپ پر غشی طاری ہوگئی تو سیدنا ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ- اٹھے اور پکارنا شروع کر دیا:

ھلاکت وبربادی ہو تمہارے لئے! کیا تم ایسے آدمی کو قتل کرنا چاہتے ہو جو کہتا ہے میرا رب اللہ تعالیٰ ہے تو لوگوں نے پوچھا: یہ -نداد ینے والا- کون ہے؟ تو کہا یہ ابوقحافہ کا مجنوں بیٹا -ابوبکر- ہے۔

-☆-

ھجرت کے موقع پر جب سراقہ بن مالک اسلحہ سے لیس ہوکر آپ کے قریب پہنچا تو صدیق اکبر ۔ رضی اللہ عنہ ۔ رونے لگے آپ نے فرمایا: کیوں روتے ہو؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ۔ فداک ابی وامی صلی اللہ علیک وسلم! ۔ میں اپنی جان کے خوف سے نہیں رورہا بلکہ مجھے آپ کی سلامتی کا خطرہ رلا رہا ہے تو آپ نے دعا فرمائی: اے اللہ! ہمارے لئے اس کے مقابلہ میں کافی ہوجا تو اس کے گھوڑے کی ٹانگیں پیٹ تک پتھریلی زمین میں دھنس گئیں

عَنِ الْبَرَّاءِ ۔ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔ قَالَ:

اشْتَرَى اَبُوْبَكْرٍ ۔ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔ مِنْ عَازِبٍ رَحْلاً بِثَلَاثَةَ عَشَرَ دِرْهَمًا فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ لِعَازِبٍ: مُرِ الْبَرَاءَ فَلْيَحْمِلْ اِلَيَّ رَحْلِیْ ، فَقَالَ عَازِبٌ : لَا ، حَتّٰی تُحَدِّثَنَا : كَيْفَ صَنَعْتَ اَنْتَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ حِيْنَ خَرَجْتُمَا مِنْ مَكَّةَ ، وَالْمُشْرِكُوْنَ يَطْلِبُوْنَكُمْ ؟ قَالَ ن ارْتَحَلْنَا مِنْ مَكَّةَ فَاَحْيَيْنَا ۔ اَوْ : سَرَيْنَا ۔ لَيْلَتَنَا وَيَوْمَنَا حَتّٰی اَظْهَرْنَا وَقَامَ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ ، فَرَمَيْتُ بِبَصْرِیْ هَلْ اَرٰى مِنْ ظِلٍّ

فَاوِیْ اِلَیْہِ ، فَاِذَا صَخْرَۃٌ ، اَتَیْتُھَا فَنَظَرْتُ بَقِیَّۃَ ظِلّ لَھَا فَسَوَّیْتُہُ ، ثُمَّ فَرَشْتُ لِلنَّبِیِّ ـ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ـ فِیْہِ ، ثُمَّ قُلْتُ لَہُ : اضْطَجِعْ یَانَبِیَّ اللّٰہِ ، فَاضْطَجَعَ النَّبِیُّ ـ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ـ ثُمَّ انْطَلَقْتُ اَنْظُرُ مَا حَوْلِیْ ھَلْ اَرَی مِنَ الطَّلَبِ اَحَدًا ، فَاِذَا اَنَا بِرَاعِی غَنَمٍ یَسُوْقُ غَنَمَہُ اِلَی الصَّخْرَۃِ ، یُرِیْدُ مِنْھَا الَّذِیْ اَرَدْنَا ، فَسَاَلْتُہُ فَقُلْتُ لَہُ : لِمَنْ اَنْتَ یَاغُلَامُ ، قَالَ : لِرَجُلٍ مِنْ قُرَیْشٍ سَمَّاہُ فَعَرَفْتُہُ ، فَقُلْتُ : ھَلْ فِیْ غَنَمِكَ مِنْ لَبَنٍ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ: فَھَلْ اَنْتَ حَالِبٌ لَبَنًا لَنَا ؟ قَالَ : نَعَمْ ، فَاَمَرْتُہُ فَاعْتَقَلَ شَاۃً مِنْ غَنَمِہٖ ، ثُمَّ اَمَرْتُہُ اَنْ یَنْفُضَ ضَرْعَھَا مِنَ الْغُبَارِ ، ثُمَّ اَمَرْتُہُ اَنْ یَنْفُضَ کَفَّیْہِ ، فَقَالَ : ھَکَذَا ضَرَبَ اِحْدَی کَفَّیْہِ بِالْاُخْرَی ، فَحَلَبَ لِیْ کُثْبَۃً مِنْ لَبَنٍ ، وَقَدْ جَعَلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ ـ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ـ اِدَاوَۃً عَلَی فَمِھَا خِرْقَۃٌ ، فَصَبَبْتُ عَلَی اللَّبَنِ حَتّٰی بَرَدَ اَسْفَلُہُ ، فَانْطَلَقْتُ بِہٖ اِلَی النَّبِیِّ ـ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ـ فَوَافَقْتُہُ قَدِ اسْتَیْقَظَ ، فَقُلْتُ : اِشْرَبْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ! فَشَرِبَ حَتّٰی رَضِیْتُ ، ثُمَّ قُلْتُ : قَدْ اَنَّ الرَّحِیْلُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ؟ قَالَ : بَلَی ، فَارْتَحَلْنَا وَالْقَوْمُ یَطْلُبُوْنَنَا ، فَلَمْ یُدْرِکْنَا اَحَدٌ مِنْھُمْ غَیْرُ سُرَاقَۃَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ عَلَی فَرَسٍ لَہُ ، فَقُلْتُ : ھَذَا الطَّلَبُ قَدْ لَحِقَنَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ! فَقَالَ :

لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا . حَتّٰی اِذَا دَنَا مِنَّا فَکَانَ بَیْنَنَا وَبَیْنَہُ قَدْرُ رمحٍ اَوْ رمْحَیْنِ اَوْ ثَلَاثَۃ ، قَالَ : قُلْتُ : یَا رَسُوْ لَ اللّٰہِ ! ھٰذَا الطَّلَبُ قَدْ لَحِقَنَا ، وَبَکَیْتُ ، قَالَ : لِمَ تَبْکِی ؟ قُلْتُ : اَمَا وَاللّٰہِ ! مَا عَلَی نَفْسِیْ اَبْکِی ، وَلٰکِنْ اَبْکِی عَلَیْكَ ، قَالَ : فَدَعَا عَلَیْہِ رُسُوْلُ اللّٰہِ ـ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ـ فَقَالَ :

اَللّٰھُمَّ اکْفِنَاہُ بِمَا شِئْتَ ، فَسَاخَتْ قَوَائِمُ فَرَسِہٖ اِلَی بَطْنِھَا فِی اَرْضٍ صَلْدٍ ....الحدیث .

ترجمة الحديث:

سیدنا براء بن عازب-رضی اللہ عنہ-نے روایت فرمایا کہ:

سیدنا ابوبکر صدیق-رضی اللہ عنہ-نے سیدنا عازب-رضی اللہ عنہ-سے تیرہ درھم میں ایک کجاوہ خریدا تو سیدنا ابوبکر صدیق-رضی اللہ عنہ-نے سیدنا عازب-رضی اللہ عنہ-سے فرمایا:

براء کو حکم دیجئے گا کہ مجھے اس کجاوہ کو میرے لئے اٹھا کر لے آئے تو سیدنا عازب نے فرمایا:

نہیں حتی کہ آپ ہمیں بیان کریں آپ نے اور حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی ونفسی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے کیا کیا جب تم دونوں مکہ مکرمہ سے-ہجرت کرتے ہوئے-نکلے جبکہ مشرکین تمہیں تلاش کررہے تھے؟ آپ نے فرمایا:

ہم مکہ مکرمہ سے نکلے تو مسلسل ایک رات اور دن چلتے رہے حتی کہ ہمیں دوپہر کا وقت آ گیا اور سورج سر پر آ گیا تو میں نے اپنی نظر دوڑائی کہ کوئی سایہ نظر آ جائے تو میں وہاں پناہ لے سکوں۔تو ایک چٹان نظر آئی میں اس کے پاس آیا تو میں نے اس کا کچھ سایہ دیکھا تو میں نے اسے برابر کیا پھر میں نے حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی ونفسی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کیلئے اس میں بستر بچھایا پھر میں نے آپ سے عرض کی:

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۶۱۵)	جلد ۳	صفحہ ۱۱۱۴
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۶۵۲)	جلد ۳	صفحہ ۱۱۲۴
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۳۰۱۴)	جلد ۴	صفحہ ۷۵۵
جامع الاصول	رقم الحدیث (۹۲۰۴)	جلد ۱۱	صفحہ ۵۶۸
قال المحقق	متفق علیہ		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳)	جلد ۳	صفحہ ۱۶۶
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۰

قال شعیب الارنووط: اسنادہ صحیح علی شرط مسلم، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر عمرو بن محمد العنقزی فمن رجال مسلم

یا نبی اللہ- فداک ابی وامی ونفسی صلی اللہ علیک وسلم- ! لیٹ جائیے تو حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی ونفسی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- لیٹ گئے۔ پھر میں چلا کہ میں اپنے اردگرد دیکھوں کہ کوئی آدمی ہے تو مجھے ایک بکریوں کا چرواہا نظر آیا جو چٹان کی طرف بکریاں ہانکے آرہا ہے۔ وہ وہی چاہتا تھا جو ہم نے چاہا- وہ بھی سایہ چاہتا تھا- تو میں نے اس سے پوچھا تو اس سے کہا:

اے جوان! تم کس کے ہو؟ اس نے کہا: قریش کے ایک آدمی کا تو اس نے اس کا نام لیا تو میں نے اسے پہچان لیا تو میں نے اس سے کہا: کیا تیری بکریوں میں کوئی دودھ دینے والی ہے؟ اس نے کہا: ہاں تو میں نے اسے کہا:

کیا تو ہمارے لئے دودھ دوہنے والا ہے؟ اس نے کہا: ہاں تو میں نے اسے حکم دیا پس اس نے اپنے ریوڑ میں سے ایک بکری کو باندھ لیا- روک لیا- پھر میں نے اسے اس کے تھن سے غبار جھاڑنے کا کہا پھر میں نے اسے اپنے دونوں ہاتھ جھاڑنے کا کہا تو انہوں نے بیان کیا:

ایسے آپ نے اپنی ہتھیلیوں میں سے ایک کو دوسری پر مارا تو اس نے میرے لئے دودھ کا ایک پیالہ دوہا تو میں نے حضور سیدنا رسول اللہ- فداہ ابی وامی ونفسی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کیلئے ایک برتن رکھا تھا جس کے منہ پر کپڑا تھا تو میں نے دودھ پر پانی ڈالا حتی کہ اس کا نیچے کا حصہ ٹھنڈا ہو گیا تو میں اسے لے کر حضور سیدنا

صحیح ابن حبان　رقم الحدیث (٦٢٨١)　جلد ١٤　صفحہ ١٨٨
قال شعیب الارنووط: اسنادہ صحیح علی شرط البخاری، عبداللہ بن رجاء الغدانی من رجال البخاری، ومن فوقہ علی شرطھما
صحیح ابن حبان　رقم الحدیث (٦٨٧٠)　جلد ١٥　صفحہ ٢٨٧
قال شعیب الارنووط: اسنادہ صحیح علی شرط البخاری، عبداللہ بن رجاء الغدانی من رجال البخاری، ومن فوقہ علی شرطھما
صحیح ابن حبان　رقم الحدیث (٦٢٤٨)　جلد ٩　صفحہ ٩٩
قال الالبانی: صحیح
صحیح ابن حبان　رقم الحدیث (٦٨٣١)　جلد ١٠　صفحہ ١٨
قال الالبانی: صحیح

نبی کریم -فداہ ابی وامی ونفسی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو میں نے پایا کہ آپ بیدار ہو چکے ہیں تو میں نے عرض کی:

یارسول اللہ-فداک ابی وامی ونفسی صلی اللہ علیک وسلم-! پی جائیے تو آپ نے اسے پیا حتی کہ میں خوش ہوگیا۔ پھر میں نے عرض کی: یارسول اللہ-فداک ابی وامی ونفسی صلی اللہ علیک وسلم-! کیا کوچ کا وقت آ گیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا:

ہاں، پس ہم وہاں سے کوچ کر گئے جبکہ قوم مشرکین ہماری تلاش میں تھی تو ہمیں ان میں سے کسی نہ بھی نہ پایا سوائے سراقہ بن مالک بن جعشم جو ایک گھوڑے پر تھا تو میں نے عرض کی:

یارسول اللہ-فداک ابی وامی ونفسی صلی اللہ علیک وسلم-! یہ تلاش کرنے والا ہمیں آ ملا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

غم نہ کرو بیشک اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے حتی کہ جب وہ ہمارے قریب پہنچا تو اس کے اور ہمارے درمیان ایک نیزے، دو نیزے یا تین نیزے کا فاصلہ رہ گیا تو میں نے عرض کی:

یارسول اللہ-فداک ابی وامی ونفسی صلی اللہ علیک وسلم!- یہ ہمیں تلاش کرنے والا ہم تک آ پہنچا ہے اور میں رونے لگا تو آپ نے فرمایا:

کیوں روتے ہو؟ میں نے عرض کی: اللہ کی قسم! میں اپنی جان پر نہیں رو رہا لیکن آپ کی سلامتی خطرے میں دیکھ کر رو رہا ہوں تو حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی ونفسی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے اس کیلئے دعائے قہر وجلال فرمائی تو آپ نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی:

اے اللہ! جیسے تو چاہتا ہے ہمارے لئے اس کے مقابلہ میں کافی ہو جا تو اس کے گھوڑے کے پاؤں پیٹ تک سخت زمین میں دھنس گئے .... الخ۔

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے ساتھ سب سے زیادہ بھلائی اور خیر خواہی اپنی جان اور اپنے مال سے سیدنا صدیق اکبر - رضی اللہ عنہ - نے کی ہے

أَخْبَرَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ عَبْدِالْحَمِيدِ قَالَ : أَخْبَرَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِى النَّضْرِ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ ، عَنْ اَبِى سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ـ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ ـ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ :

اِنَّ اَمَنَّ النَّاسِ عَلَىَّ فِىْ صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ اَبُوبَكْرٍ ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلاً لَاتَّخَذْتُ اَبَابَكْرٍ خَلِيْلاً ، وَلٰكِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلاَمِ ، وَ لَا يَبْقَيَنَّ فِى الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ اِلَّا خَوْخَةَ اَبِىْ بَكْرٍ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۶۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۶۲	طویلاً
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۶۵۴)	جلد ۳	صفحہ ۱۱۲۵	طویلاً
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۹۰۴)	جلد ۳	صفحہ ۱۱۹۱	طویلاً
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲/۲۳۸۲)	جلد ۴	صفحہ ۱۸۵۵	

ترجمۃ الحدیث:

سیدنا ابو سعید خدری ۔ رضی اللہ عنہ ۔ نے روایت فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ ۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ نے ارشاد فرمایا:

لوگوں میں سے مجھ پر سب سے زیادہ احسان و بھلائی کرنے والے اپنی صحبت اور اپنے مال و دولت کے لحاظ سے ابوبکر ۔ رضی اللہ عنہ ۔ ہیں۔ اگر میں رب تعالیٰ کے علاوہ کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر صدیق ۔ رضی اللہ عنہ ۔ کو خلیل بناتا، لیکن اسلام کی اخوت و محبت ۔ افضل ہے ۔ ۔ مسجد میں کھلنے والی تمام کھڑکیاں بند کر دو سوائے ابوبکر صدیق ۔ رضی اللہ عنہ ۔ کی کھڑکی کے۔

۔☆۔

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲/۲۳۸۲)		جلد۴	صفحہ۱۱۹۲
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۵۹۴)		جلد۱۴	صفحہ۵۵۸
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الصحیح	طویلاً		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۶۴۰۶)		جلد۸	صفحہ۴۴۴
قال المحقق	صحیح			
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۸۰۴۹)		جلد۷	صفحہ۲۹۳
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۰۷۹)		جلد۱۰	صفحہ۶۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ حسن			
المصنف لابن ابی شیبہ	رقم الحدیث (۳۲۵۸۹)		جلد۱۷	صفحہ۲۷
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۹۶۵)		جلد۵	صفحہ۳۹۱
قال الالبانی	متفق علیہ			
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۸۶۱)		جلد۱۵	صفحہ۲۷۶
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط البخاری	طویلاً		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۰۷۷)		جلد۱۰	صفحہ۶۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ حسن			

مسندالامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۱۳۴)	جلد ۱۷	صفحہ ۲۱۵
قال شعیب الارنووط	حدیث صحیح، وھذا اسناد حسن وبقیة رجالہ ثقات رجال الشیخین		
مسندالامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۰۷۸)	جلد ۱۰	صفحہ ۶۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ حسن		
مسندالامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۱۳۵)	جلد ۱۷	صفحہ ۲۱۷
قال شعیب الارنووط	حدیث صحیح، وھذا اسناد حسن کسابقہ		
مسندالامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۱۳۶)	جلد ۱۷	صفحہ ۲۱۸
قال شعیب الارنووط	اسنادہ حسن کسابقہ		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۶۶۰)	جلد ۳	صفحہ ۵۰۱
قال الالبانی	صحیح		

فی سبیل اللہ مال کا جوڑا خرچ کرنے والے سے جنت کے فرشتے کہتے ہیں: اے مسلمان! یہ بہتر ہے اسی طرف ہی آگے بڑھتے جاؤ حضور سیدنا نبی کریم ۔ فداہ ابی وامی ونفسی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ نے فرمایا: مجھے صرف ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مال نے نفع دیا تو سیدنا صدیق اکبر رو کر عرض گزار ہوئے: اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کے ہی وسیلہ سے نفع وفائدہ دیا ہے

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ ۔ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ۔ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ :

مَنْ اَنْفَقَ زَوْجًا ۔ اَوْقَالَ ۔ زَوْجَیْنِ مِنْ مَالِهٖ ۔ اَرَاهُ قَالَ : فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ ۔ دَعَتْهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ : یَا مُسْلِم هٰذَا خَیْرٌ هَلُمَّ اِلَیْهِ ، فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ : هٰذَا رَجُلٌ لَا تُوْدٰی عَلَیْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ۔ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ :

مَا نَفَعَنِی مَالٌ قَطُّ اِلَّا مَالَ اَبِی بَكْرٍ قَالَ : فَبَكَی اَبُوْبَكْرٍ وَقَالَ: وَهَلْ نَفَعَنِی اللّٰهُ اِلَّا بِكَ ؟ وَهَلْ نَفَعَنِی اللّٰهُ اِلَّا بِكَ ؟ وَهَلْ نَفَعَنِی اللّٰهُ اِلَّا بِكَ ؟.

ترجمة الحديث:

سیدنا ابوھریرہ -رضی اللہ عنہ- نے روایت فرمایا کہ:

حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی ونفسی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

جس نے اپنے مال کا ایک جوڑا فی سبیل اللہ خرچ کیا تو سے جنت کے منتظم فرشتے بلاتے ہیں اے مسلم! یہ بہتر ہے اسی طرف آگے بڑھو تو سیدنا ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ- نے عرض کی:

یہ آدمی ہے جس پر ہلاکت و بربادی نہیں آتی تو حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی ونفسی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

مجھے کسی کے مال نے نفع نہیں دیا سوائے ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ- کے مال کے تو سیدنا ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ- رو دیئے اور عرض کی:

کیا اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ ہی کی وجہ سے نفع نہیں دیا، کیا اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ ہی کی وجہ سے نفع نہیں دیا کیا اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ ہی کی وجہ سے نفع نہیں دیا؟

-☆-

زوج -سے مراد چیزوں کا جوڑا ہے مثلا دو بکریاں، دو چادریں، دو گلاس وغیرہ۔

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۷۷۶)	جلد ۸	صفحہ ۴۲۰
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۷۹۰)	جلد ۱۴	صفحہ ۳۹۴
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		

حضورسیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے مال صدقہ کرنے کا حکم ارشادفرمایاتو سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہ- اپنا آدھا مال لیکر حاضر خدمت ہوئے اورسیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- اپنا سارا مال ہی لے کرآ گئے ۔حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے آپ سے پوچھا: اپنے گھر والوں کیلئے کیا چھوڑکرآئے ہوتو انہوں نے عرض کی: ان کیلئے اللہ اور اللہ کا رسول -فدہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- چھوڑکرآیا ہوں

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ۔رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ۔ یَقُوْلُ :

اَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰہِ ۔صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ۔ یَومًا اَنْ نَتَصَدَّقَ ، فَوَافَقَ ذَلِکَ مَالاًعِندِی ، فَقُلتُ : اَلْیَومَ اَسْبِقُ اَبَابَکْرٍ اِنْ سَبَقْتُہُ یَوْمًا فَجِئتُ بِنِصْفِ مَالِی ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ۔صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ۔ :

مَا اَبْقَیْتَ لِاَھْلِکَ ؟ فَقُلْتُ : مِثْلَہُ ، قَالَ : وَاَتَی اَبُوْبَکْرٍ بِکُلِّ مَا عِنْدَہُ فَقَالَ لَہُ رَسُولُ اللّٰہِ ۔صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ۔ :

مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ ؟ قَالَ : اَبْقَيْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ قُلتُ : لَا اُسَابِقُكَ اِلَى شَيْءٍ اَبَدًا.

ترجمة الحديث:

سیدنا عمر فاروق امیر المؤمنین -رضی اللہ عنہ- روایت فرماتے ہیں:

ایک دن حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ہمیں حکم ارشاد فرمایا کہ ہم صدقہ کریں اس موقع پر میرے پاس مال بھی تھا تو میں نے -دل میں- کہا:

اگر کسی دن ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ- سے سبقت لے سکتا ہوں تو آج سبقت لے سکتا ہوں تو میں اپنے مال کا نصف -بارگاہِ مصطفیٰ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں- لے آیا تو حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

اپنے گھر والوں کیلئے -بیوی بچوں کیلئے- کیا چھوڑ کر آیا ہے؟ تو میں نے عرض کی:

اس کی مثل -جتنا لے آیا ہوں اتنا ہی گھر میں چھوڑ آیا ہوں- آپ -سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۶۰۲۱)	جلد ۵	صفحہ ۳۹۵
قال الالبانی	اسنادہ حسن		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۶۷۵)	جلد ۳	صفحہ ۵۰۶
قال الالبانی	حسن		
مسند الدارمی	رقم الحدیث (۱۷۰۱)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۳۳
قال دارمی	اسنادہ حسن		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۶۴۱۲)	جلد ۸	صفحہ ۴۴۸
قال المحقق	اسنادہ حسن		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۱۶۷۸)	جلد ۱	صفحہ ۴۶۶
قال الالبانی	حسن		

اورابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ- جو کچھ ان کے پاس تھا سب کچھ لے آئے تو حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشادفرمایا:

اپنے اھل -بیوی بچوں- کیلئے کیا چھوڑ کرآئے ہو؟ تو انہوں نے عرض کی: ان کیلئے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- چھوڑ کر آیا ہوں تو میں نے -دل میں- کہا:

میں ان سے کسی چیز میں کبھی بھی سبقت نہیں لے جاسکتا۔

-☆-

سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا بارگاہ صدیقی -رضی اللہ عنہ- میں خراج عقیدت
آپ حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم- کے محبوب تھے اور
آپ کی ہمسری وبرابری کوئی نہیں کرسکتا

حضرت والا نے سیدنا حسان بن ثابت انصاری -رضی اللہ عنہ- سے کہ مداح رسول ہیں اور موید بروح القدس، ارشا فرمایا:

قُلْتُ فِی اَبِیْ بَکْرٍ شَیْئًا قُلْ حَتّٰی اَسْمَعَ.

تم نے ابوبکر کی مدح میں بھی کچھ کہا ہے پڑھ کہ ہم سنیں حسان نے یہ اشعار عرض کئے۔

وَ ثَانِیَ اثْنَیْنِ فِی الْغَارِ الْمُنِیْفِ وَ قَدَ اَطَافَ الْعَدُوَّ بِہٖ اِذْ صَاعَدَا الْجَبَل

وَ کَانَ حِبَّ رَسُوْلِ اللّٰہِ قَدْ عَلِمُوْا مِنَ الْخَلَائِقِ لَمْ یَعْدِلْ بِہٖ بَدَلاً

حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم- نے یہاں تک خندہ فرمایا کہ نواجذہ شریفہ ظاہر ہو گئے اور ارشاد ہوا اے حسان تم نے سچ کہا وہ ایسے ہی ہیں۔

رَوَاہُ ابْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّھْرِیَ وَالْحَاکِمُ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِی حَبِیْبٍ وَ قَدْ مَرَّ فِی فَضْلِ الْاَحَادِیْثِ . الطبقات الکبری لابن سعد: ۳/ ۱۲۹

مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین صفحہ نمبر ۲۲۳

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا حکم مبارک مسجد نبوی میں کھلنے والے تمام دروازے بند کر دیئے جائیں سوائے ابوبکر کے دروازے کے

عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ ۔ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔ قَالَ :
خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ۔ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ النَّاسَ وَقَالَ:
اِنَّ اللّٰهَ خَیَّرَ عَبْدًا بَیْنَ الدُّنْیَا وَبَیْنَ مَا عِنْدَهٗ ، فَاَخْتَارَ ذَالِكَ العَبْدُ مَا عِنْدَاللّٰهِ .
قَالَ : فَبَکٰی اَبُوْبَکْرٍ فَعَجِبْنَا لِبُکَائِهٖ ،اَنْ یُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ۔ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ۔ عَنْ عَبْدٍ خُیِّرَ ، فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ۔ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ هُوَ الْمُخَیَّرَ ، وَکَانَ اَبُوْ بَکْرٍ اَعْلَمَنَا ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ۔ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ :
اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ اَبَابَکْرٍ ، وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلاً غَیْرَ رَبِّیْ لَاتَّخَذْتُ اَبَابَکْرٍ ، وَلٰکِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلاَمِ وَمَوَدَّتُهٗ ، لَا یَبْقَیَنَّ فِی الْمَسْجِدِ بَابٌ اِلَّا سُدَّ اِلَّا بَابَ اَبِیْ بَکْرٍ.

ترجمة الحديث:

سیدنا ابوسعید خدری -رضی اللہ عنہ- نے روایت فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ -فدہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو اختیار دیا ہے کہ دنیا کے درمیان اور جو کچھ اس کے پاس ہے کے درمیان -کہ جسے چاہے پسند کرلے- تو اس بندہ نے جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اسے پسند کرلیا ہے۔

راوی حدیث کا بیان ہے کہ:

سیدنا ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ- رو دیئے تو ہم ان کے رونے پر متعجب وحیران ہوئے کہ حضور سیدنا رسول اللہ -فدہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ایک بندے کی خبر دے رہے ہیں جسے اختیار دیا گیا ہے -اس پر رونے کی کیا وجہ ہے؟- تو درحقیقت حضور سیدنا رسول اللہ -فدہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۶۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۶۲
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۶۵۴)	جلد ۳	صفحہ ۱۱۲۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۹۰۴)	جلد ۳	صفحہ ۱۱۹۱
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۳۸۳)	جلد ۴	صفحہ ۱۸۵۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۱۷۰)	جلد ۴	صفحہ ۷۵
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۵۹۴)	جلد ۱۴	صفحہ ۵۵۸
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الصحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۶۴۰۶)	جلد ۸	صفحہ ۴۴
قال المحقق	صحیح		
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۸۰۴۹)	جلد ۷	صفحہ ۲۹۳
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۰۷۹)	جلد ۱۰	صفحہ ۶۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ حسن		
المصنف لابن ابی شیبہ	رقم الحدیث (۳۲۵۸۹)	جلد ۱۷	صفحہ ۲۷

ہی وہ عبدِ مُخیر-وہ بندہ جسے اختیار دیا گیا ہے- ہیں اور سیدنا ابوبکر صدیق-رضی اللہ عنہ-ہم سے زیادہ جاننے والے تھے تو حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

لوگوں میں سے مجھ پر سب سے زیادہ احسان و بھلائی کرنے والے اپنی صحبت اور اپنے مال ودولت کے لحاظ سے ابوبکر ہیں۔ اگر میں رب تعالیٰ کے علاوہ کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر صدیق-رضی اللہ عنہ-کو خلیل بناتا، لیکن اسلام کی اخوت اور اس کی محبت-افضل ہے-۔ مسجد میں کھلنے والے تمام دروازے بند کردو سوائے ابوبکر صدیق-رضی اللہ عنہ-کے دروازے کے۔

-☆-

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۹۶۵)	جلد ۵	صفحہ ۳۹۱
قال الالبانی	متفق علیہ		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۸۶۱)	جلد ۱۵	صفحہ ۲۷۶
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط البخاری		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۰۷۷)	جلد ۱۰	صفحہ ۶۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۰۷۸)	جلد ۱۰	صفحہ ۶۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ حسن		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۶۶۰)	جلد ۳	صفحہ ۵۰۱
قال الالبانی	صحیح		

اللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم- کو اپنا خلیل بنایا جیسے اس نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا اگر حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم- اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بناتے تو سیدنا ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ- کو خلیل بناتے

عَنْ جُنْدَبٍ ۔ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۔ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِیَّ ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ۔ قَبْلَ اَنْ یَمُوْتَ بِخَمْسٍ وَھُوَ یَقُوْلُ :

اِنِّیْ اَبرَأُ اِلَی اللّٰہِ اَنْ یَکُوْنَ لِیْ مِنْکُمْ خَلِیْلٌ ، فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالَی قَدِ اتَّخَذَنِیْ خَلِیْلاً کَمَا اتَّخَذَ اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلاً ، وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ اُمَّتِیْ خَلِیْلاً لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلاً ، اَلَا وَاِنَّ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ کَانُوْا یَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِیَائِھِمْ وصَالِحِیْھِمْ مَسَاجِدَ ، اَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ اِنِّیْ اَنْھَاکُمْ عَنْ ذَالِكَ .

صحیح مسلم رقم الحدیث(۵۳۲) جلد۱ صفحہ۴۶۱
صحیح مسلم رقم الحدیث(۱۱۸۸) جلد۱ صفحہ۳۴۰

ترجمة الحديث:

سیدنا جندب ۔ رضی اللہ عنہ ۔ نے فرمایا:

میں نے سنا حضور سیدنا نبی کریم ۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ اپنے وصال مبارک سے پانچ دن پہلے ارشاد فرمارہے تھے:

بے شک میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں براءت کا اظہار واعلان کرتا ہوں اس بات سے کہ تم میں سے کوئی میرا خلیل ہو یقیناً اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا خلیل بنالیا ہے جیسے اس نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا ہے اور اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیل بناتا۔

خبردار! تم میں سے پہلے لوگ انبیاء کرام علیہم السلام کی قبروں کو اور اپنے صالحین کی قبروں کو مسجد بنالیتے۔ خبردار! قبروں کو مساجد نہ بنانا میں تمہیں اس بات سے منع کرتا ہوں۔

-☆-

جامع الاصول	رقم الحدیث (۶۴۱۰)	جلد ۸	صفحہ ۴۴۸
قال المحقق	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۲۴۴۵)	جلد ۱	صفحہ ۴۸۰
قال الالبانی	صحیح		
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۲۸۶)	جلد ۱	صفحہ ۳۱۸
قال الالبانی	صحیح		

حضورسیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - پرتمام لوگوں سے بڑھ کر اپنی جان اوراپنے مال سے بھلائی وخیرخواہی ابوبکرصدیق نے کی ہے

حضورسیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے مسجد میں کھلنے والی تمام کھڑکیاں بندکروادیں سوائے ابوبکرصدیق - رضی اللہ عنہ - کی کھڑکی کے

أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ : حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبِى عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ـ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ـ قَالَ :

خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ فِىْ مَرَضِهِ الَّذِى مَاتَ فِيْهِ عَاصِبٌ رَاْسَهُ بِخِرْقَةٍ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ حَمِدَ اللّٰهَ واَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ:

اِنَّهٗ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ اَمَنَّ عَلَىَّ بِنَفسِهِ وَمَالِهِ مِنْ اَبِى بَكْرِ بْنِ اَبِىْ قُحَافَةَ ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلاً لَاتَّخَذْتُ اَبَابَكْرٍ خَلِيْلاً ، ولٰكِنْ خُلَّةُ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ ، سُدُّوا عَنِّى كُلَّ خَوْخَةٍ فِى الْمَسْجِدِ غَيْرَ خَوْخَةِ اَبِىْ بَكْرٍ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۶۷)	جلد ۱	صفحہ ۱۶۳
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۸۰۴۸)	جلد ۷	صفحہ ۲۹۳

ترجمة الحديث:

سیدنا عبداللہ بن عباس-رضی اللہ عنہما- نے روایت فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- اپنی اس بیماری میں جس میں آپ کا وصال مبارک ہوا اپنے سرانور پر کپڑا باندھے باہر تشریف لائے تو منبر پر جلوہ افروز ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی، پھر ارشاد فرمایا:

بے شک لوگوں میں سے ایسا کوئی نہیں جس نے ابوبکر صدیق بن ابو قحافہ-رضی اللہ عنہ- سے بڑھ کر مجھ پر اپنی ذات اور اپنے مال سے بھلائی کی ہو اگر میں لوگوں میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر صدیق کو خلیل بناتا لیکن اسلام کی دوستی افضل و برتر ہے۔ میری طرف اس مسجد میں کھلنے والی ہر کھڑکی بند کر دو سوائے ابوبکر صدیق-رضی اللہ عنہ- کی کھڑکی کے۔

-☆-

المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (١١٩٣٨)	جلد ١١	صفحہ ٢٦٨
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (٦٨٦٠)	جلد ١٥	صفحہ ٢٧٥
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط البخاری		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (٢٤١٣)	جلد ١	صفحہ ٤٧
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (٢٤٣٢)	جلد ٣	صفحہ ١١٠
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (٢٤٣٢)	جلد ٤	صفحہ ٢٥٢
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح، رجالہ ثقات رجال الصحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (٦٤٠٨)	جلد ٨	صفحہ ٤٤٦
قال المحقق	صحیح		

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - اگر کسی کو خلیل بناتے تو سیدنا ابوبکر صدیق - رضی اللہ عنہ - کو بناتے، اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیل حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کو بنایا ہے

أَخْبَرَنَا أَزْهَرُ بْنُ جَمِيلٍ قَالَ : حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ : أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِى الْهُذَيْلِ ، عَنْ أَبِى الْأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ اَنَّهُ قَالَ:

لَو كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلاً لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلاً وَلٰكِنَّهٗ اَخِى وَ صَاحِبِى وَقَدِ اتَّخَذَ اللّٰهُ صَاحِبُكُمْ خَلِيْلاً .

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۳۸۳/۳)	جلد۴	صفحہ ۱۸۵۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۳۸۳/۳)	جلد۴	صفحہ ۱۹۳
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۱۷۲)	جلد۴	صفحہ ۷۵
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۸۵۶)	جلد ۱۵	صفحہ ۲۷۲

قال شعیب الارنؤوط اسنادہ صحیح علی شرط مسلم

ترجمۃ الحدیث:

سیدنا عبداللہ بن مسعود-رضی اللہ عنہ-سے روایت ہے کہ حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

اگر میں کسی کو-اللہ کے علاوہ-اپنا دوست بنانے والا ہوتا تو ابوبکر-رضی اللہ عنہ-کو اپنا دوست بناتا لیکن وہ میرے بھائی ہیں اور صحابی ہیں اور بے شک تمہارے صاحب-حضرت محمد مصطفیٰ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-کو اللہ تعالیٰ نے اپنا دوست بنایا ہے۔

-☆-

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (٦٨١٧)	جلد٩	صفحہ٧
قال الالبانی	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (٥٩٦٦)	جلد٥	صفحہ٣٩٢
صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ	رقم الحدیث (٥٢٩٨)	جلد٢	صفحہ٩٣٧
قال الالبانی	صحیح		

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - اللہ کے خلیل ودوست ہیں اور اللہ کے بعد آپ کے دوست سیدنا ابوبکر صدیق ہیں

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ـ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ـ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ـ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ :

اِنِّیْ أَبْرَأُ اِلَی کُلِّ خَلِیْلٍ مِنْ خُلَّتِهٖ ، وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلاً لَاتَّخَذْتُ ابْنَ اَبِیْ قُحَافَةَ خَلِیْلاً ، وَاِنَّ صَاحِبَکُمْ خَلِیْلُ اللّٰهِ .

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷/ ۲۳۸)	جلد۴	صفحہ ۱۸۵۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷/ ۲۳۸)	جلد۴	صفحہ ۱۹۵
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۶۵۵)	جلد۳	صفحہ ۴۹۹
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (٦٨٥٥)	جلد۱۵	صفحہ ۲۷۰
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۵۸۰)	جلد۳	صفحہ ۴۹۷
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		

ترجمۃ الحدیث:

سیدنا عبداللہ بن مسعود -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

-سن لیجئے!- میں ہر دوست کی دوستی سے براءت کا اعلان کرتا ہوں اگر میں کسی کو خلیل -دوست- بناتا تو ابی قحافہ کے بیٹے ابوبکر -رضی اللہ عنہما- کو دوست بناتا۔ بیشک تمہارے صاحب تو اللہ کے خلیل -دوست- ہیں۔

-☆-

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۳۵۸۰) جلد ۲ صفحہ ۵۵

قال شعیب الارنووط اسنادہ صحیح علی شرط مسلم، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر ابی الاحوص -وھو عوف بن مالک بن نضلۃ الجشمی- فمن رجال مسلم

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۳۶۸۹) جلد ۳ صفحہ ۵۴۶

قال احمد محمد شاکر اسنادہ صحیح

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۳۶۸۹) جلد ۶ صفحہ ۲۱۶

قال شعیب الارنووط اسنادہ صحیح علی شرط مسلم، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر ابی الاحوص -وھو عوف بن مالک بن نضلۃ الجشمی- فمن رجال مسلم

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۳۸۸۰) جلد ۴ صفحہ ۶۹

قال احمد محمد شاکر اسنادہ صحیح

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۳۸۸۰) جلد ۶ صفحہ ۴۲۴

قال شعیب الارنووط اسنادہ صحیح علی شرط مسلم، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر ابی الاحوص -وھو عوف بن مالک بن نضلۃ الجشمی- فمن رجال مسلم

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۴۱۲۱) جلد ۴ صفحہ ۱۴۹

قال احمد محمد شاکر اسنادہ صحیح

مسندالامام احمد	رقم الحدیث (۴۱۲۱)	جلد ۷	صفحہ ۱۹۲

قال شعیب الارنووط صحیح لغیرہ، وھذا اسناد محتمل للتحسین لحال وائل بن مھانۃ تقدم عنہ وبقیۃ رجالہ ثقات رجال الشیخین، غیر المسعودی ۔ وھو عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عتبۃ بن عبداللہ بن مسعود ۔ فقد روی لہ اصحاب السنن والبخاری تعلیقا، وھو صدوق اختلط قبل موتہ لکن سماع وکیع منہ قبل الاختلاط

شرح السنۃ	رقم الحدیث (۳۷۵۹)	جلد ۷	صفحہ ۱۷۷
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۴۳۲۳)	جلد ۹	صفحہ ۱۱
المصنف لعبدالرزاق	رقم الحدیث (۲۰۵۶۶)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۲۲
صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ/ رقم الحدیث (۲۶۳۵)		جلد ۱	صفحہ ۵۱۴
قال الالبانی	صحیح		
السنن الکبیر	رقم الحدیث (۹۹۷۸)	جلد ۵	صفحہ ۲۴۰۰
السنن الکبیر	رقم الحدیث (۹۹۷۹)	جلد ۵	صفحہ ۲۴۰۰
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۸۱۶)	جلد ۱۰	صفحہ ۶
قال الالبانی	صحیح		

اعلیٰ حضرت امام اھل سنت -رحمۃ اللہ علیہ- کا فرمان

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- سے ارشاد: ہر آدمی اپنے یار کی طرف تیر کر جائے صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- ایک دوسرے کی طرف تیر کر گئے پھر حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- تیر کر صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- کی طرف گئے اور انہیں گلے لگا لیا

حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- اور اصحابِ کرام ایک چشمہ میں داخل ہوئے حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

ہر آدمی اپنے یار کی طرف پھرے سب صاحبوں نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- اور ابوبکر باقی رہ گئے پس خود سرورِ عالم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے صدیق کی طرف شنا کی اور جا کر گلے لگایا اور فرمایا:

اگر میں کسی کو اپنا ایسا دوست بناتا کہ دل میں سوا اس کے دوسرے کی جگہ نہ ہوتی تو ابوبکر کو بناتا و لیکن وہ میرا رفیق ہے۔

فَقَدْ اَخْرَجَ الطَّبْرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ وَ ابْنُ شَاهِیْنَ فِی السُّنَّةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَوْصُوْلاً وَ اَبُو الْقَاسِمِ الْبَغَوِیُّ وَابْنُ عَسَاكِرٍ عَنِ ابْنِ مُلَیْكَةَ مُرْسَلاً قَالَ :

وَقَل رَسُوْلُ اللّٰهِ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ وَاَصْحَابُهٗ غَدِیْراً فَقَالَ: لِیَسْبَحْ رَجُلٌ اِلٰی صَاحِبِهٖ فَسَبَحَ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ اِلٰی صَاحِبِهٖ حَتّٰی بَقِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ وَ اَبُوْ بَكْرٍ فَسَبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ اِلٰی اَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حَتّٰی اعْتَنَقَهٗ فَقَالَ :

لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذاً خَلِیْلاً لَاتَّخَذْتُ اَبَابَكْرٍ خَلِیْلاً وَ لٰكِنَّهٗ صَاحِبِی.

امام طبرانی -رحمۃ اللہ علیہ- نے معجم کبیر میں اور امام بن شاھین -رحمۃ اللہ علیہ- نے السنۃ میں سیدنا عبداللہ ابن عباس -رضی اللہ عنہما- سے موصولا اور امام ابوالقاسم بغوی -رحمۃ اللہ علیہ- اور امام ابن عساکر -رحمۃ اللہ علیہ- نے ابن ملیکہ سے مرسلا روایت کرتے ہوئے فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- اور آپ کے اصحاب ایک تالاب پر تشریف لائے تو آپ نے فرمایا:

ہر آدمی اپنے دوست کی طرف تیر کر جائے تو ان میں سے ہر آدمی اپنے دوست کی طرف تیر کر گیا حتی کہ حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- اور سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- باقی رہ گئے تو حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- تیر کر سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- کے پاس پہنچے حتی کہ آپ نے انہیں گلے لگالیا پھر ارشاد فرمایا:

اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا لیکن وہ تو میرے صاحب -سفر وحضر کے ساتھی- ہیں۔

تاریخ مدینہ دمشق: ۳۳۹۸

مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین صفحہ نمبر ۲۲۴

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کا ارشاد گرامی کہ:
ہر نبی نے اپنی امت میں سے ایک خلیل بنایا تو میں نے بھی اپنی امت سے
اپنا خلیل ابوبکر کو بنالیا سن لیجئے! اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا خلیل بنالیا جیسے اس نے
سیدنا ابراہیم - علیہ السلام - کو خلیل بنایا تھا

عَنْ اُبَیِّ بْنُ کَعْبٍ ۔ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ :
ان احدث عَھْدِیْ بِنَبِیِّکُمْ قَبْلَ مَوْتِہٖ بِخَمْسٍ دَخَلْتُ عَلَیْہِ وَھُوَ یَقُوْلُ :
اِنَّہٗ لَمْ یَکُنْ نَبِیٌّ اِلَّا وَقَدِ اتَّخَذَ مِنْ اُمَّتِہٖ خَلِیْلاً وَاِنَّ خَلِیْلِی اَبُوْ بَکْرٍ اَلَا وَاِنَّ اللّٰہَ اتَّخَذَنِیْ خَلِیْلاً کَمَا اتَّخَذَ اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلاً .

سیدنا ابی بن کعب - رضی اللہ عنہ - نے فرمایا:
میں اپنا عہد تمہیں بیان کرتا ہوں میں حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے وصال مبارک سے پانچ دن پہلے آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ فرما رہے تھے:
ہر نبی نے اپنی امت میں سے کسی کو اپنا خلیل بنالیا اور بیشک میرا خلیل ابوبکر ہے اور سن لیجئے بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے خلیل بنالیا ہے جیسے اس نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنالیا تھا۔

عمدۃ القاری فی شرح صحیح البخاری جلد ۱۷ صفحہ ۲۴۶، ۲۴۷

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- جو واقعہ بھی بیان فرماتے اس سے متعلق خود فرماتے کہ میرا بھی اور صدیق وفاروق -رضی اللہ عنہما- کا بھی اس پر ایمان ویقین ہے

أَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفْرِيُّ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِى الزِّنَادِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِى سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ قَالَ :

بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً ، فَأَرَادَ أَنْ يَرْكَبَهَا فَقَالَتْ : إِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهَذَا، اِنَّمَا خُلِقْنَا لِيُحْرَثَ عَلَيْنَا فَقَالَ مَنْ حَوْلَهُ : سُبْحَانَ اللّٰهِ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ۔صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ۔:

آمَنْتُ بِهِ أَنَا وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ . وَمَا هُمَا ثَمَّ . قَالَ : وَبَيْنَمَا رَجُلٌ فِى غَنَمٍ لَهُ ، فَجَاءَ الذِّئْبُ فَأَخَذَ شَاةً مِنْهَا ، فَتَبِعَهَا الرَّاعِى لِيَأْخُذَهَا فَقَالَ الذِّئْبُ : فَكَيْفَ تَصْنَعُ يَوْمَ السِّبَاعِ يَوْمَ لَا رَاعِىَ لَهَا غَيْرِى ؟ فَقَالَ مَنْ حَوْلَهُ : سُبْحَانَ اللّٰهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقَالَ : آمَنْتُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَمَا هُمَا ثَمَّ.

ترجمۃ الحدیث:

سیدنا ابوھریرہ-رضی اللہ عنہ-سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

ایک آدمی ایک گائے ہانکے جارہا تھا تو اس نے ارادہ کیا کہ وہ اس پر سوار ہو جائے تو گائے نے کہا: ھمیں-گائیوں کو-اس مقصد کیلئے پیدا نہیں کیا گیا ہمیں تو تمہاری کھیتی باڑی کیلئے پیدا کیا گیا ہے تو حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم-کے ارد گرد بیٹھے لوگوں نے کہا:

سبحان اللہ، سبحان اللہ! تو حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-نے فرمایا:

میرا اس پر ایمان ہے اور ابوبکر وعمر-رضی اللہ عنہما-کا بھی اس پر ایمان ہے حالانکہ یہ دونوں وہاں موجود نہ تھے۔حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

ایک آدمی اپنی بکریوں کے ریوڑ میں موجود تھا تو بھیڑیا آیا تو اس نے ان میں سے ایک -بکری-کو دبوچ لیا۔ چرواہا اس کے پیچھے گیا تا کہ اس سے-بکری-کو پکڑ لے تو بھیڑیئے نے کہا:

درندوں کی حکومت کے دن تم کیا کرو گے جس دن میرے علاوہ-بھیڑیئے کے علاوہ-کوئی چرواہا نہ ہوگا تو حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم-کے ارد گرد بیٹھے صحابہ کرام-رضی اللہ عنہم-نے کہا: سبحان

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۴۷۱)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۷۹	بالفاظ مختلفۃ
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۳۸۸)	جلد ۴	صفحہ ۱۹۷	بالفاظ مختلفۃ
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۸۰۵۷)	جلد ۷	صفحہ ۲۹۶	
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (٦۴۸۵)	جلد ۱۴	صفحہ ۴۰۴	

قال شعیب الارنووط اسنادہ صحیح، احمد بن سلیمان بن ابی شیبۃ: ھو احمد بن سلیمان بن عبد الملک بن بن ابی شیبۃ ابو الحسین الرہاوی، ثقۃ روی لہ النسائی ومن فوقہ من رجال الشیخین غیر ابی داود الحفری: واسمہ عمر بن سعد بن عبید، فمن رجال مسلم

اللہ،سبحان اللہ-بھیڑیا باتیں کرتا ہے؟-تو حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:
میرا اس پر ایمان ہے اور ابوبکر وعمر-رضی اللہ عنہما-کا بھی اس پر ایمان ہے حالانکہ وہ دونوں وہاں موجود نہ تھے۔

-☆-

أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ بْنِ سُمَيْعٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِى سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ ـ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ـ أَنَّ النَّبِيَّ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ ـ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ :

بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً أَرَادَ أَنْ يَرْكَبَهَا فَأَقْبَلَتْ عَلَيْهِ فَقَالَتْ : اِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهَذَا ، اِنَّمَا خُلِقْنَا لِلْحِرَاثَةِ ، فَقَالَ مَنْ حَوْلَهُ : سُبْحَانَ اللّٰهِ ، تَكَلَّمَتْ بَقَرَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ ـ :

فَإِنِّى آمَنْتُ بِهِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَلَيْسَ هُمَا ثَمَّ . وَقَالَ رَجُلٌ : بَيْنَمَا أَنَا فِى غَنَمٍ اِذْ أَقْبَلَ ذِئْبٌ فَأَخَذَ شَاةً فَطَلَبْتُهَا فَأَخَذْتُهَا مِنْهُ فَقَالَ لِى : كَيْفَ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ حِينَ لَا يَكُونُ لَهَا رَاعٍ غَيْرِى قَالُوا : سُبْحَانَ اللّٰهِ ، تَكَلَّمَ ذِئْبٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ ـ :

فَإِنِّى آمَنْتُ بِهِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرَ وَلَيْسَا ثَمَّ .

السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث (۸۰۵۸) جلد۷ صفحہ۲۹۷

ترجمۃ الحدیث:

سیدنا ابوھریرہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- ایک مرتبہ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے تو ارشاد فرمایا:

ایک آدمی ایک گائے ہانکے جا رہا تھا تو اس نے ارادہ کیا کہ وہ اس پر سوار ہو جائے تو وہ گائے اس کی طرف متوجہ ہوئی تو کہا: ھمیں اس مقصد کیلئے پیدا نہیں کیا گیا ہمیں کھیتی باڑی کیلئے پیدا کیا گیا ہے تو حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کے ارد گرد بیٹھے صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- نے کہا:

سبحان اللہ! گائے باتیں کرتی ہے تو حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

میرا اس واقعہ پر ایمان ویقین ہے اور ابوبکر وعمر -رضی اللہ عنہما- کا بھی اس پر ایمان ویقین ہے حالانکہ وہ دونوں حضرات وہاں موجود نہ تھے۔ اور ایک آدمی نے عرض کی: میں بکریوں کے ریوڑ میں تھا تو ایک بھیڑیا آیا اس نے ایک بکری کو پکڑا تو میں اس کی طلب میں نکلا تو میں نے اسے اس سے چھڑا لیا تو بھیڑیئے نے مجھ سے کہا:

درندوں کی حکومت کے دن ان بکریوں کا کیا حال ہوگا جبکہ ان کیلئے میرے- جیسے بھیڑیئے کے- علاوہ کوئی چرواہا نہ ہوگا تو لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! بھیڑیا بول پڑا تو حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

میرا اس واقعہ پر ایمان ویقین ہے اور ابوبکر وعمر -رضی اللہ عنہما- کا بھی اس پر ایمان ویقین ہے حالانکہ وہ دونوں وہاں موجود نہ تھے۔

-☆-

أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ : حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :

انْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ والِهِ وَسَلَّمَ ـ مِنَ الصَّلَاةِ فَأَقْبَلَ عَلَى أَصْحَابِهِ فقَالَ :

بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً فَبَدَا لَهُ أَنْ يَرْكَبَهَا فَأَقْبَلَتْ عَلَيْهِ فقَالَتْ : اِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهٰذَا ، اِنَّمَا خُلِقْنَا لِلْحِرَاثَةِ فقَالَ مَنْ حَوْلَهُ : سُبْحَانَ اللّٰهِ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ ، فقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ والِهِ وَسَلَّمَ ـ :

فَإِنِّى آمَنْتُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرَ ، وَبَيْنَمَا رَجُلٌ فِي غَنَمِهِ اِذْ جَاءَ الذِّئْبُ فَأَخَذَ شَاةً مِنْ غَنَمِهِ ، فَطَلَبَهُ رَاعِيْهَا ، فَلَمَّا أَدْرَكَهُ لَفِظَهَا ، وَأَقْبَلَ عَلَيْهِ فقَالَ : مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ لَا يَكُونُ لَهَا رَاعٍ غَيْرِى ؟ فقَالَ مَنْ حَوْلَهُ : سُبْحَانَ اللّٰهِ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ ، فقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ والِهِ وَسَلَّمَ ـ :

فَإِنِّى آمَنْتُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ .

ترجمة الحديث:

سیدنا ابوھریرہ -رضی اللہ عنہ- نے روایت فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- نے نماز کا سلام پھیرا -نماز کی امامت مکمل فرمائی- تو اپنے صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- کی طرف متوجہ ہوئے تو ارشاد فرمایا:

ایک آدمی ایک گائے کو ہانکے جارہا تھا تو اسے یہ بات مناسب لگی کہ وہ اس پر سوار ہوجائے تو گائے اس کی طرف متوجہ ہوئی تو کہا: ہمیں اس کام -سواری- کیلئے پیدا نہیں کیا گیا ہمیں تو کھیتی باڑی کیلئے پیدا کیا گیا ہے تو حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے اردگرد بیٹھے صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- نے کہا:

سبحان اللہ! سبحان اللہ! تو حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- نے فرمایا:

السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث (۸۰۵۹) جلد ۷ صفحہ ۲۹۷

میرا بھی اس واقعہ پر ایمان ویقین ہے اور ابوبکر وعمر-رضی اللہ عنہما- کا بھی اس پر ایمان ویقین ہے اور ایک مرتبہ ایک آدمی اپنی بکریوں میں تھا کہ بھیڑیا آیا تو اس ریوڑ میں سے ایک بکری کو پکڑ لیا تو اس ریوڑ کا چرواہا اس کے پیچھے گیا جب اس نے اسے پالیا تو بھیڑیئے نے اس بکری کو چھوڑ دیا اور اس کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا: جس دن درندوں کی حکومت ہوگی اس دن اس کا کون رکھوالا ہوگا؟ جبکہ ان کا چرواہا میرے جیسے درندے کے علاوہ کوئی نہ ہوگا تو آپ کے اردگرد بیٹھے اصحاب-رضی اللہ عنہم- نے کہا: سبحان اللہ، سبحان اللہ! تو حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

میرا اس واقعہ پر ایمان ویقین ہے اور ابوبکر وعمر-رضی اللہ عنہما- کا بھی اس واقعہ پر یقین ہے۔

-☆-

أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي يُونُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ ، وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ واٰلِهِ وَسَلَّمَ:

بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا ، الْتَفَتَتْ اِلَيْهِ الْبَقَرَةُ فَقَالَتْ : اِنِّي لَمْ أُخْلَقْ لِهَذَا ، وَلَكِنَّنَا خُلِقْنَا لِلْحَرْثِ ، فَقَالَ النَّاسُ : سُبْحَانَ اللّٰهِ تَعَجُّبًا بَقَرَةٌ تَتَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ واٰلِهِ وَسَلَّمَ ـ :

فَإِنِّي أُؤْمِنُ بِهِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ . قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ واٰلِهِ وَسَلَّمَ ـ:

بَيْنَا رَاعٍ فِي غَنَمِهِ عَدَا الذِّئْبُ فَأَخَذَ شَاةً ، فَطَلَبَهُ الرَّاعِي يَسْتَنْقِذُهَا مِنْهُ ، فَالْتَفَتَ الذِّئْبُ اِلَيْهِ فَقَالَ : مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ ؟ يَوْمَ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي قَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ واٰلِهِ وَسَلَّمَ ـ :

فَإِنِّى أُؤْمِنُ بِذَالِكَ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ .

ترجمة الحديث:

سیدنا ابوھریرہ-رضی اللہ عنہ- نے روایت فرمایا کہ:

حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

ایک آدمی ایک گائے ہانکتے ہوئے جا رہا تھا جبکہ اس نے اس پر سامان بھی لا دلیا تھا تو اس کی طرف گائے متوجہ ہوئی تو کہا: مجھے اس مقصد کیلئے پیدا نہیں کیا گیا بلکہ ہمیں تو کھیتی باڑی کیلئے پیدا کیا گیا ہے تو لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! تعجب کرتے ہوئے کہ گائے باتیں کرتی ہے تو حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے فرمایا:

میں اس واقعہ پر یقین رکھتا ہوں اور ابوبکر وعمر-رضی اللہ عنہما- بھی۔ سیدنا ابوھریرہ-رضی اللہ عنہ- نے فرمایا: حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

ایک چرواہا اپنی بھیڑوں کے ریوڑ میں تھا کہ بھیڑیئے نے حملہ کر دیا تو ایک بھیڑ کو پکڑ لیا۔ چرواہا اس کی طلب میں نکلا تا کہ اس-بھیڑ-کو اس سے چھڑا لے تو بھیڑیا اس کی طرف متوجہ ہوا پھر کہا:

اسے کون بچائے گا جس دن درندوں کی حکومت ہوگی؟ جس دن میرے جیسے بھیڑیئے کے علاوہ اس کا کوئی چرواہا نہ ہوگا تو لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

میں اس واقعہ پر یقین رکھتا ہوں اور ابوبکر وعمر-رضی اللہ عنہما- بھی اس واقعہ پر یقین رکھتے ہیں۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۴۷۱)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۷۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۳۸۸)	جلد ۴	صفحہ ۱۹۷
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۸۰۶۰)	جلد ۷	صفحہ ۲۹۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۳۵۱)	جلد ۱۲	صفحہ ۳۰۵

قال شعیب الارنؤوط اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین

اِذْ یَقُولُ لِصَاحِبِہٖ صاحب سے مراد حضور صدیق اکبر۔ رضی اللہ عنہ۔ ہیں
اِذْ ھُمَا فِی الْغَارِ میں ایک حضور سیدنا نبی کریم ۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ
واٰلہ وسلم۔ ہیں اور دوسرے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا
اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے میں ایک حضور سیدنا نبی کریم ۔ فداہ ابی وامی صلی
اللہ علیہ واٰلہ وسلم۔ اور دوسرے سیدنا صدیق اکبر۔ رضی اللہ عنہ۔ ہیں

أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نَبِيطٍ عَنْ نُعَيْمٍ عَنْ نَبِيطٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ ، قَالَ وَكَانَ مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ قَالَ :
فَقَالَ الْأَنْصَارُ : مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ ، فَقَالَ عُمَرُ : سَيْفَانِ فِي غِمْدٍ وَاحِدٍ إِذًا لَا يَصْلُحَانِ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ أَبِي بَكْرٍ ، فَقَالَ : مَنْ لَهُ هَذِهِ الثَّلَاثُ ؟ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ التوبۃ:۴۰ مَنْ صَاحِبُهُ ؟ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ التوبۃ:۴۰ مَنْ هُمَا ؟ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا التوبۃ:۴۰ مَعَ مَنْ؟ ثُمَّ بَايَعَهُ ، ثُمَّ قَالَ : بَايِعُوا فَبَايَعَ النَّاسُ أَحْسَنَ بَيْعَةٍ وَأَجْمَلَهَا .

السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث (۷۰۸۱) جلد ۶ صفحہ ۳۹۵ طویلاً

ترجمة الحديث:

سیدنا عالم بن عبید رضی اللہ عنہ نے روایت فرمایا جبکہ آپ اصحاب صفہ میں سے ہیں آپ نے فرمایا:
-سقیفہ بنو ساعدہ میں انصار جمع ہوئے -انصار نے کہا: -اے مہاجرین -ایک امیر ھم میں سے ہوگا اور ایک امیر تم میں سے تو سیدنا عمر فاروق -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:
دو تلواریں ایک میان میں نہیں سماتیں -اگر ایسا ہوا کہ ایک امیر مہاجرین سے ایک انصار سے -تو دونوں صلاح وفلاح نہیں پائیں گے پھر آپ نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہاتھ مبارک پکڑا -ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے علاوہ -کس میں یہ تین خصلتیں ہیں؟ اِذْ یَقُولُ لِصَاحِبِهِ جبکہ وہ -حضور سیدنا نبی کریم فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم -اپنے ساتھی سے فرما رہے تھے: ان کا صاحب کون ہے؟ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ جبکہ وہ دونوں غار میں تھے وہ دونوں کون ہیں۔ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا حزن وغم نہ کرو بیشک اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے اللہ کس کس کے ساتھ ہے؟ پھر آپ نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی پھر فرمایا:
ان کی بیعت کرو تو لوگوں نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے احسن طریقہ سے اور اجمل طور پر بیعت کی یعنی دل وجان سے بیعت کی۔

السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث (۸۰۵۵) جلد ۷ صفحہ ۲۹۵
السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث (۱۱۱۵۵) جلد ۱۰ صفحہ ۱۱۴
شرح اصول اعتقاد اھل السنۃ والجماعۃ/ رقم الحدیث (۲۴۳۹) جلد ۷ صفحہ ۱۳۶۵
السنن الکبری للبیھقی رقم الحدیث (۱۶۵۴۹) جلد ۸ صفحہ ۲۴۹ طویلاً

حضور سیدنا نبی کریم ۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم ۔ نے ہمیشہ حضرات شیخین ۔ رضی اللہ عنہما ۔ کو اپنے ساتھ رکھا آپ اکثر فرمایا کرتے تھے: میں اور ابو بکر و عمر گئے میں اور ابو بکر و عمر داخل ہوئے، میں اور ابو بکر و عمر باہر نکلے

أَخْبَرَنِی مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِی مُلَیْکَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ۔ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ۔ یَقُوْلُ :

وُضِعَ عُمَرُ عَلَى سَرِيرِهِ ، اكْتَنَفَهُ النَّاسُ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ وَيَدْعُونَ قَبْلَ يُرْفَعُ ، وَأَنَا فِيهِمْ ، فَلَمْ يَرُعْنِی اِلَّا رَجُلٌ قَدْ أَخَذَ مَنْكِبَیَّ مِنْ وَرَائِی ، فَالْتَفَتُّ اِلَى عَلِیٍّ يَتَرَحَّمُ عَلَى عُمَرَ ، ثُمَّ قَالَ : مَا خَلَّفْتَ أَحَدًا أَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ أَنْ أَلْقَى اللّٰهَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ مِنْكَ ، وَایْمُ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُ لَأَرَى أَنْ يَجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ ، وَذَالِكَ أَنِّی كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللّٰهِ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ ۔ يَقُولُ :

ذَهَبْتُ أَنَا وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَدَخَلْتُ أَنَا وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ ، وَخَرَجْتُ أَنَا وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ ، وَاِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ أَنْ يَجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَهُمَا .

صحیح البخاری رقم الحدیث (۳۶۸۵) جلد۳ صفحہ۱۱۳۳

ترجمة الحديث:

حضرت ابن ابی ملیکہ -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

میں نے سنا سیدنا عبداللہ بن عباس -رضی اللہ عنہما- فرمار ہے تھے:

جب سیدنا عمر -رضی اللہ عنہ- کو -ان کے وصال کے بعد- انکی -جنازہ کی- چارپائی پر رکھا گیا تو لوگ آپ کے اردگرد اکٹھے ہو گئے۔ان کیلئے دعائیں کرنے لگے اور اللہ تعالیٰ سے ان کیلئے رحمت مانگنے لگے یا لوگ ان کی تعریفیں کرنے لگے اور اللہ تعالیٰ سے ان کیلئے رحمت کا سوال کرنے لگے ان کا جنازہ اٹھائے جانے سے پہلے اور میں بھی ان میں موجود تھا۔

تو میں اپنے خیالات سے اس وقت چونکا جب مجھ سے ایک آدمی مزاحم ہوا اور اس نے میرے پیچھے سے میرے کندھے سے پکڑ لیا۔میں اس کی طرف متوجہ ہوا تو وہ سیدنا علی بن ابی طالب -رضی اللہ عنہ- تھے تو انہوں نے سیدنا عمر -رضی اللہ عنہ- کیلئے اللہ تعالیٰ سے رحم وکرم کی دعا مانگی پھر ارشاد فرمایا:

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۶۷۷)	جلد۳	صفحہ۱۱۳۱
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۳۸۹)	جلد۴	صفحہ۱۸۵۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۱۸۷)	جلد۴	صفحہ۷۹
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۹۸)	جلد۱	صفحہ۸۰
قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۴۴۲۷)	جلد۵	صفحہ۱۶۷۲
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ		
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۸۰۶۱)	جلد۷	صفحہ۲۹۸
جامع الاصول	رقم الحدیث (۶۴۵۱)	جلد۸	صفحہ۴۷۱
قال المحقق	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۹۸)	جلد۱	صفحہ۸۰
قال محمود محمد محمود	الحدیث: متفق علیہ		

-اے امیر المؤمنین !اے عمر-آپ نے اپنے بعد کوئی ایسا آدمی نہیں چھوڑا جو مجھے آپ سے زیادہ محبوب ہو کہ میں اللہ سے ملاقات کروں اس جیسے عملوں کے ساتھ ۔اللہ کی قسم! مجھے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے امید ہے کہ اللہ عزوجل آپ کو اپنے دونوں ساتھیوں-حضور سیدنا رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-اور سیدنا ابوبکر صدیق-رضی اللہ عنہ-کے ساتھ رکھے گا۔کیونکہ میں اکثر حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-سے سنا کرتا تھا:

میں ،ابوبکر وعمر-فلاں جگہ- گئے میں ،ابوبکر وعمر-فلاں مکان میں-داخل ہوئے۔ میں ،ابوبکر و عمر-فلاں جگہ سے-باہر آئے ۔اس لئے میں-شروع ہی سے-یقین رکھا کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ضرور اپنے دانوں صاحبوں-حضور سیدنا نبی کریم- فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- اور سیدنا ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ-کے ساتھ ملا دے گا۔

-☆-

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا ارشادِ گرامی کہ جتنا مجھے ابوبکر صدیق کے مال نے فائدہ دیا ہے اتنا کسی اور کے مال نے نہیں دیا سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ رو دیئے اور عرض کی: یارسول اللہ! میں اور میرا سارا مال آپ کا ہی ہے

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنُ غَزْوَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِی صَالِحِ ، عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ ۔ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ :

مَا نَفَعَنَا مَالٌ مَا نَفَعَنَا مَالُ أَبِیْ بَكْرٍ . قَالَ : فَبَكَى أَبُوْبَكْرٍ ، وَقَالَ : وَهَلْ أَنَا وَمَالِیْ اِلَّا لَكَ ؟.

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (٦٨١٩)	جلد١٠	صفحہ٧
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (٥٨٠٨)	جلد٢	صفحہ١٠١١
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (٣٦٦١)	جلد٣	صفحہ٥٠١
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث:

سیدنا ابو ہریرہ –رضی اللہ عنہ– سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ –فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– نے ارشاد فرمایا:

ہمیں کبھی کسی کے مال نے اتنا نفع وفائدہ نہیں دیا جتنا ابوبکر کے مال نے نفع وفائدہ دیا ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ –رضی اللہ عنہ– نے فرمایا:

سیدنا ابوبکر –رضی اللہ عنہ– اتنا سن کر –رو دیئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! –فداک ابی وامی صلی اللہ علیک وسلم– میں اور میرا مال آپ ہی کا تو ہے۔

–☆–

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۹۴)	جلد ۱	صفحہ ۷۸
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۸۰۵۶)	جلد ۷	صفحہ ۲۹۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۴۳۹)	جلد ۷	صفحہ ۲۴۶
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۷۷۶)	جلد ۸	صفحہ ۴۲۰
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۸۵۸)	جلد ۱۵	صفحہ ۲۷۳
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط البخاری		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۴۳۴۲)	جلد ۹	صفحہ ۱۷
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۹۷۲)	جلد ۵	صفحہ

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے سیدنا صدیق اکبر - رضی اللہ عنہ - کی صداقت، سیدنا فاروق اعظم، سیدنا عثمان ذی النورین، سیدنا علی مرتضیٰ، سیدنا طلحہ اور سیدنا زبیر - رضی اللہ عنہم - کی شہادت کی گواہی دی

أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ، عَنْ سُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ۔ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔ :

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ كَانَ عَلٰى حِرَاءٍ هُوَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ ، وَعُثْمَانُ ، وَعَلِيٌّ ، وَطَلْحَةُ ، وَالزُّبَيْرُ ، فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ :

اِهْدَاْ ، فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۴۱۷)	جلد۴	صفحہ ۱۸۸۰
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۲۴۷)	جلد۴	صفحہ ۹۶
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۶۹۶)	جلد۳	صفحہ ۵۱۴
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث:

سیدنا ابوھریرہ-رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ:

حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-حراء پہاڑ پر تھے آپ، اور سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر، سیدنا عثمان، سیدنا علی، سیدنا طلحہ، اور سیدنا زبیر-رضی اللہ عنہم اجمعین-تو پہاڑ حرکت میں آ گیا تو حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

سکون میں آ جا! تجھ پر نبی ہے یا صدیق یا شھید۔

صحیح مسلم	رقم الحدیث (٦٢٤٨)	جلد۴	صفحہ۹۶
جامع الاصول	رقم الحدیث (٦٣٧٥)	جلد۸	صفحہ۴۲۹
قال المحقق	اسنادہ صحیح		
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (٨١٥٠)	جلد۷	صفحہ۳۳۲
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (٦٩٨٣)	جلد۱۵	صفحہ۴۴۱
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (٩٣٩٣)	جلد۹	صفحہ۲۰۵
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (٦٩٤٤)	جلد۱۰	صفحہ۱۰۴
قال الالبانی	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ / رقم الحدیث (٨٧٥)		جلد۲	صفحہ۵۳۰

سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- اس امت میں سب سے مہربان سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہ- سب سے زیادہ سخت، سیدنا عثمان غنی -رضی اللہ عنہ- سب سے زیادہ حیادار، سیدنا ابی بن کعب -رضی اللہ عنہ- سب سے زیادہ قرآن کی تلاوت کرنے والے، سیدنا معاذ بن جبل -رضی اللہ عنہ- حلال وحرام کے سب سے زیادہ عالم سیدنا زید بن ثابت -رضی اللہ عنہ- علم میراث کے سب سے زیادہ جاننے والے اور سیدنا ابوعبیدہ بن جراح -رضی اللہ عنہ- امینِ امت ہیں

أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ : حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ : حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ : حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ـ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ـ أَنَّ النَّبِيَّ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ قَالَ :

أَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُوبَكْرٍ، وَأَشَدُّهُمْ فِي أَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ، وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ ، وَأَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَأَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَأَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينًا، أَلَا وَإِنَّ أَمِينَ هَذِهِ الْأُمَّةِ

أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ

ترجمة الحديث:

سیدنا انس بن مالک -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

میری امت میں سے میری امت پر سب سے زیادہ رحم کرنے والے سیدنا ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ- ہیں۔ اللہ کے دین میں ان میں سے سب سے زیادہ سخت سیدنا عمر فاروق -رضی اللہ عنہ- ہیں اور سب سے زیادہ سچی حیا والے سیدنا عثمان غنی -رضی اللہ عنہ- ہیں۔ اللہ کی کتاب کے سب سے زیادہ پڑھنے والے سب سے زیادہ عالم سیدنا ابی بن کعب -رضی اللہ عنہ- ہیں۔ علم میراث کے سب سے زیادہ ماہر سیدنا زید بن ثابت -رضی اللہ عنہ- ہیں۔ حلال اور حرام کا سب سے زیادہ علم رکھنے والے سیدنا معاذ بن جبل -رضی اللہ عنہ- ہیں اور سن لیجئے ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کا امین -دیانت دار- سیدنا ابوعبیدہ بن الجراح -رضی اللہ عنہ- ہے۔

صحیح سنن الترمذی رقم الحدیث (۳۷۹۱) جلد ۳ صفحہ ۵۴۴
قال الالبانی صحیح
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ رقم الحدیث (۱۲۲۴) جلد ۳ صفحہ ۲۲۳
المستدرک للحاکم رقم الحدیث (۵۷۸۴) جلد ۶ صفحہ ۲۱۱۶
قال الحاکم ھذا اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ
قال الذھبی علی شرط البخاری ومسلم
الجامع الکبیر للترمذی رقم الحدیث (۳۷۹۰) جلد ۶ صفحہ ۱۲۷
قال الدکتور بشار عواد معروف/ ھذا حدیث حسن غریب
الجامع الکبیر للترمذی رقم الحدیث (۳۷۹۱) جلد ۶ صفحہ ۱۲۷
قال الدکتور بشار عواد معروف/ ھذا حدیث حسن صحیح

الجامع الکبیر للترمذی	رقم الحدیث (۴۱۲۴)	جلد ۶	صفحہ ۳۳۸
قال شعیب الارنؤوط	ھذا حدیث غریب		
الجامع الکبیر للترمذی	رقم الحدیث (۴۱۲۵)	جلد ۶	صفحہ ۳۳۸
قال شعیب الارنؤوط	ھذا حدیث حسن صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۹۰۴)	جلد ۲۰	صفحہ ۲۵۲
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۹۹۰)	جلد ۲۱	صفحہ ۴۰۵
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۸۱۸۵)	جلد ۷	صفحہ ۳۴۵
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۵۴)	جلد ۱	صفحہ ۱۰۳
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۷۹۰)	جلد ۳	صفحہ ۵۴۴
قال الالبانی	صحیح		
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۸۲۲۹)	جلد ۷	صفحہ ۳۶۳
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۱۳۱)	جلد ۱۶	صفحہ ۷۴
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط البخاری		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۱۳۷)	جلد ۱۶	صفحہ ۸۶
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۲۵۲)	جلد ۱۶	صفحہ ۲۳۸
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۰۸۷)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۱۲
قال الالبانی	صحیح لغیرہ		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۵۴)	جلد ۱	صفحہ ۱۰۷
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۷۰۹۳)	جلد۱۰	صفحہ۲۱۹
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۷۲۰۸)	جلد۱۰	صفحہ۳۰۳
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث(۸۹۵)	جلد۱	صفحہ۲۱۶
قال الالبانی	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث(۶۰۶۵)	جلد۵	صفحہ۴۳۷
قال الالبانی	وھوکما قال،وصححہ ابن حبان-ایضاً-والحاکم والذھبی		

جبلِ حراء پر حضور سیدنا نبی کریم فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سیدنا صدیق اکبر، سیدنا فاروق اعظم، سیدنا عثمان ذی النورین، سیدنا علی مرتضیٰ، سیدنا طلحہ، سیدنا زبیر، سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف اور سیدنا سعد بن ابی وقاص اور سیدنا سعید بن زید۔ رضی اللہ عنہم۔ تھے کہ وہ حرکت میں آیا تو حضور۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ نے فرمایا: اے حراء! ٹھہر جاؤ تجھ پر نبی ہے، صدیق ہے یا شھید ہیں

أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ، وَالْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا ، عَنْ حُسَيْنٍ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ الحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ ، عَنِ الْحُرِّ بْنِ صَيَّاحٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ ـ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ـ قَالَ :

اهْتَزَّ حِرَاءُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ـ :

اثْبُتْ حِرَاءُ ، فَلَيْسَ عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ ، أَوْ صِدِّيقٌ ، أَوْ شَهِيدٌ وَعَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ـ وَأَبُوبَكْرٍ ، وَعُمَرُ ، وَعُثْمَانُ ، وَعَلِيٌّ ، وَطَلْحَةُ ، وَالزُّبَيْرُ ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَأَنَا .

ترجمة الحديث:

سیدنا سعید بن زید-رضی اللہ عنہ-نے فرمایا:

حراء پہاڑ لرزا اٹھا تو حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

اے حراء ٹھہر جا تجھ پر نبی یا صدیق یا شھید کے علاوہ کوئی نہیں اور-اس وقت-اس-پہاڑ-پر حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-سیدنا ابوبکر صدیق-رضی اللہ عنہ-سیدنا عمر فاروق-رضی اللہ عنہ-سیدنا عثمان ذی النورین-رضی اللہ عنہ-سیدنا علی مرتضٰی-رضی اللہ عنہ-سیدنا طلحہ-رضی اللہ عنہ-سیدنا زبیر-رضی اللہ عنہ-سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف-رضی اللہ عنہ-سیدنا سعد بن ابی وقاص-رضی اللہ عنہ اور میں تھے۔

-☆-

صحیح سنن ابوداؤد رقم الحدیث (۴۶۴۸) جلد۳ صفحہ۱۳۰
قال الالبانی صحیح
صحیح سنن الترمذی رقم الحدیث (۳۷۵۷) جلد۳ صفحہ۵۳۳
قال الالبانی صحیح
الجامع الکبیر للترمذی رقم الحدیث (۳۷۵۷) جلد۶ صفحہ۱۰۶
قال الدکتور بشار عواد معروف/ھذا حدیث حسن صحیح
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ/رقم الحدیث (۸۷۵) جلد۲ صفحہ۵۳۰
قال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح
مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۶۳۰) جلد۳ صفحہ۱۷۵
قال شعیب الارنؤوط اسنادہ قوی رجالہ ثقات رجال الشیخین
مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۶۳۸) جلد۳ صفحہ۱۸۱
قال شعیب الارنؤوط والحدیث صحیح وھذا اسناد حسن رجالہ ثقات رجال مسلم
مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۶۴۴) جلد۳ صفحہ۱۸۵
قال شعیب الارنؤوط اسنادہ حسن طویلاً

مسندالامام احمد	رقم الحدیث(١٦٤٥)	جلد٣	صفحہ١٨٥
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ حسن		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(٦٩٩٦)	جلد١٥	صفحہ٤٥٧
قال شعیب الارنؤوط	حدیث صحیح رجالہ ثقات رجال الصحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(٦٩٩٦)	جلد١٠	صفحہ١١٢
قال الالبانی	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث(١٣٤)	جلد١	صفحہ٩٥
قال شعیب الارنؤوط	حدیث صحیح،عبداللہ بن ظالم متابع،وباقی رجالہ ثقات		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث(١٣٢)	جلد١	صفحہ٨٩
قال الالبانی	صحیح مختصراً		
السنن الکبریٰ للنسائی	رقم الحدیث(٨١٠٠)	جلد٧	صفحہ٣١٣

سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-عتیق اللہ من النار ہیں

عَنْ عَائِشَةَ ۔ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا ۔ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ۔ لِأَبِیْ بَکْرٍ :

اَنْتَ عَتِیْقُ اللّٰہِ مِنَ النَّارِ .

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۱۴۸۲)	جلد۱	صفحہ۳۱۱
قال الالبانی	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ / رقم الحدیث (۱۵۸۴)		جلد۴	صفحہ۱۰۲
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۹)	جلد۱	صفحہ۵۳
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۵۶۱۱)	جلد۶	صفحہ۲۰۶۰
قال الحاکم	صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاہ		
قال الذھبی	علی شرط کذا قال		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۳۵۵۷)	جلد۴	صفحہ۱۳۳۵
قال الحاکم	صحیح الاسناد ولم یخرجاہ		
کنز العمال	رقم الحدیث (۳۲۵۵۸)	جلد۱	صفحہ۱۱۸۲
اسد الغابۃ	رقم الحدیث (۳۰۶۶)	جلد۳	صفحہ۳۱۰،۳۱۱

ترجمة الحديث:

سیدہ عائشہ صدیقہ ام المؤمنین - رضی اللہ عنہا - سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے سیدنا ابوبکر صدیق - رضی اللہ عنہ - سے فرمایا:

آپ جہنم کی آگ سے عتیق اللہ - اللہ کے آزاد کردہ - ہیں

-☆-

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۶۷۹)	جلد ۳	صفحہ ۵۰۸
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۶۷۹)	جلد ٦	صفحہ ۵۵
قال المحقق	ھذا حدیث غریب		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (٦٨٢٥)	جلد ۱۰	صفحہ ۱۱
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (٦٨٦٤)	جلد ۱۵	صفحہ ۲۸۰
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح، رجالہ ثقات رجال الشیخین، غیر حامد بن یحیی وھو ثقۃ		

سیدنا ابوبکر صدیق-رضی اللہ عنہ-ایسی خصال حمیدہ سے متصف ہیں کہ ان خصائل والا جنت میں داخل ہوگا

أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ : حَدَّثَنَا مَرْوَانُ قَالَ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ، عَنْ أَبِى حَازِمٍ ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ ـ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ ـ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ـ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ :

مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا ؟ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ ـ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ ـ : اَنَا ، قَالَ : فَمَنْ اَطْعَمَ الْيَوْمَ مِسْكِيْناً ؟ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ ـ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ ـ : اَنَا ، قَالَ : فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً ؟ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ ـ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ ـ : اَنَا ، قَالَ: فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيْضًا ؟ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ ـ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ ـ : اَنَا .

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۰۲۸/۸۷)	جلد۲	صفحہ۷۱۳
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۰۲۸/۸۷)	جلد۲	صفحہ۱۷۰
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۹۵۳)	جلد۱	صفحہ۵۶۳
قال الالبانی	صحیح		

سیدنا ابو ہریرہ - رضی اللہ عنہ - سے مروی ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

آج تم میں سے کون روزے سے ہے؟ سیدنا ابوبکر صدیق - رضی اللہ عنہ - نے عرض کی: میں، تو حضور - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: آج تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟ سیدنا ابوبکر - رضی اللہ عنہ - نے عرض کی: میں نے۔ حضور - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے فرمایا: آج تم میں سے کون جنازہ میں شریک ہوا؟ سیدنا ابوبکر صدیق - رضی اللہ عنہ - نے عرض کی: میں نے - نماز جنازہ میں شرکت کی - حضور - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

آج تم میں سے کس نے مریض کی عیادت کی ہے؟ سیدنا ابوبکر صدیق - رضی اللہ عنہ - نے عرض کی: میں نے۔

-☆-

سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ / رقم الحدیث (۸۸)	جلد ۱	صفحہ ۱۷۸
صحیح الترغیب والترھیب / رقم الحدیث (۳۴۷۳)	جلد ۳	صفحہ ۳۵۷
قال الالبانی صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۳۵۰۳)	جلد ۳	صفحہ ۳۷۲
قال الالبانی صحیح		
الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۵۱۴۶)	جلد ۴	صفحہ ۲۳۸
قال المحقق صحیح		
الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۵۰۸۸)	جلد ۴	صفحہ ۲۱۳
قال المحقق صحیح		
الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۱۳۹۴)	جلد ۱	صفحہ ۷۱۷
قال المحقق صحیح		

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے سیدنا صدیق اکبر، سیدنا فاروق اعظم، سیدنا عثمان ذی النورین -رضی اللہ عنہم- کو جنت کی بشارت دی

أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عَمِّى قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبِى ، عَنْ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِى الزِّنَادِ ، أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ، أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ الْخُزَاعِيَّ ، أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ ـ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ـ أَخْبَرَهُ :

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ ـ كَانَ فِى حَائِطٍ بِالْمَدِيْنَةِ عَلَى قُفِّ الْبِئْرِ مُدَلِّيًا رِجْلَيْهِ فَدَقَّ الْبَابَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ ـ :

ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَعَلَ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَدَلَّى رِجْلَيْهِ ، ثُمَّ دَقَّ الْبَابَ عُمَرُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ ـ : ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَعَلَ ثَمَّ دَقَّ الْبَابَ عُثْمَانُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ ـ:

ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ وَسَيَلْقَى بَلَاءً .

ترجمة الحديث:

سیدنا ابوموسی اشعری -رضی اللہ عنہ- نے خبر دی کہ:

حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- مدینہ منورہ کے ایک باغ میں کنویں کے منڈیر پر پاؤں لٹکائے تشریف فرما تھے تو سیدنا ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ- نے دروازے پر دستک دی تو حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

انہیں -اندر آنے کی- اجازت دیجئے اور انہیں جنت کی بشارت دیجئے انہوں نے ایسا ہی کیا تو سیدنا ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ- باغ میں حاضر خدمت ہو گئے تو انہوں نے -منڈیر پر بیٹھتے ہوئے- اپنے پاؤں لٹکا لئے پھر سیدنا عمر فاروق -رضی اللہ عنہ- نے دروازے پر دستک دی تو حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ان کے متعلق ارشاد فرمایا:

انہیں اجازت دیجئے اور انہیں جنت کی بشارت دیجئے تو انہوں نے ایسا ہی کیا پھر سیدنا عثمان ذی النورین -رضی اللہ عنہ- نے دروازے پر دستک دی تو حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ان سے ارشاد فرمایا:

انہیں اجازت دیجئے اور انہیں جنت کی بشارت دیجئے اور وہ عنقریب ایک امتحان وآزمائش میں مبتلا ہوں گے۔

-☆-

أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ـ قَالَ :

السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث (۸۰۷۶) جلد ۷ صفحہ ۳۰۴

دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ ـ حَائِطًا مِنْ حَوَائِطِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لِبِلَالٍ : أَمْسِكْ عَلَيَّ الْبَابَ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَاسْتَأْذَنَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ ـ جَالِسٌ عَلَى الْقُفِّ مَادًّا رِجْلَيْهِ ، فَجَاءَ بِلَالٌ فَقَالَ : هٰذَا أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ :

ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ ، فَجَاءَ فَجَلَسَ وَدَلَّى رِجْلَيْهِ عَلَى الْقُفِّ مَعَهُ ، ثُمَّ ضَرَبَ الْبَابَ ، فَجَاءَ بِلَالٌ فَقَالَ : هٰذَا عُمَرُ يَسْتَأْذِنُ قَالَ : ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ: فَجَاءَ فَجَلَسَ مَعَهُ عَلَى الْقُفِّ ، وَدَلَّى رِجْلَيْهِ ، ثُمَّ ضَرَبَ الْبَابَ ، فَجَاءَ بِلَالٌ فَقَالَ: هٰذَا عُثْمَانُ يَسْتَأْذِنُ قَالَ : ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ وَمَعَهَا بَلَاءٌ .

ترجمة الحديث:

سیدنا نافع بن عبدالحارث خزاعی-رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-مدینہ منورہ کے باغوں میں سے ایک باغ میں داخل ہوئے تو سیدنا بلال-رضی اللہ عنہ- سے فرمایا:

میرے لئے دروازے پر کھڑے ہو جاؤ-اور دربان کے فرائض سرانجام دو-تو سیدنا ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ- حاضر خدمت ہوئے اندر آنے کی اجازت طلب کی جبکہ حضور سیدنا رسول اللہ

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۵۳۷۴) جلد ۲۴ صفحہ ۸۷

قال شعیب الارنؤوط ابوسلمۃ-وھو ابن عبدالرحمٰن بن عوف-لم یذکروا لہ سماعا من نافع بن الحارث، ومحمد بن عمرو: وھو ابن علقمۃ بن وقاص اللیثی تکلم فیہ بعضھم من قبل حفظہ، وقد وھم فیہ، وروی عنہ ایضا ان الذی کان یاذن ھو بلال بن رباح، وخولف فیہ کذلک، فیسیر د باسناد صحیح ان اباسلمۃ سمعہ من عبدالرحمٰن بن نافع بن عبدالحارث، عن ابی موسی الاشعری، وھو الذی کان یاذن لھم، وھو الصواب فیما قالہ الحافظ فی الفتح ۷/ ۳۷

السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث (۸۰۷۷) جلد ۷ صفحہ ۳۰۵

-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم-کنویں کے منڈیر پر پاؤں لٹکائے بیٹھے ہوئے تھے سیدنا بلال-رضی اللہ عنہ-حاضر خدمت ہوئے تو عرض کی: یہ ابوبکر-دروازے پر آئے ہیں-اندر آنے کی اجازت طلب کر رہے ہیں تو آپ نے فرمایا:

انہیں اندر آنے کی اجازت دو اور جنت کی خوشخبری سناؤ تو آپ حاضر خدمت ہوئے اور حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم-کے ساتھ منڈیر پر بیٹھ گئے پھر کسی نے دروازے پر دستک دی تو سیدنا بلال -رضی اللہ عنہ-حاضر خدمت ہوئے تو عرض کی: یہ عمر آئے ہیں اندر آنے کی اجازت طلب کر رہے ہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا:

انہیں اجازت دو اور انہیں جنت کی بشارت دو تو آپ حاضر خدمت ہوئے اور آپکے ساتھ منڈیر پر بیٹھ گئے اور اپنی ٹانگیں لٹکا لیں پھر کسی نے دروازے پر دستک دی تو سیدنا بلال-رضی اللہ عنہ-حاضر خدمت ہوئے تو عرض کی: یہ عثمان آئے ہیں اندر آنے کی اجازت طلب کر رہے ہیں آپ نے فرمایا:

انہیں اجازت دے دو اور انہیں جنت کی بشارت دو-دنیا میں-پریشانیوں اور تکلیفوں کے ساتھ۔

-☆-

أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ يَحْيَى، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ واٰلِهٖ وَسَلَّمَ ـ فِي حَائِطٍ، فَاسْتَفْتَحَ رَجُلٌ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ واٰلِهٖ وَسَلَّمَ ـ:

افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ، فَإِذَا أَبُوبَكْرٍ، ثُمَّ اسْتَفْتَحَ آخَرُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ واٰلِهٖ وَسَلَّمَ ـ: افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، فَإِذَا عُمَرُ، ثُمَّ اسْتَفْتَحَ آخَرُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ واٰلِهٖ وَسَلَّمَ ـ: افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى، فَفَتَحْتُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ وَأَخْبَرْتُهُ

بِالَّذِي قَالَ ، قَالَ : اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ .

ترجمة الحديث:

سیدنا ابوموسیٰ اشعری -رضی اللہ عنہ- نے روایت فرمایا:

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ایک باغ میں تھے کہ ایک آدمی نے دروازہ کھولنے کی درخواست کی- اندر آنے کی اجازت طلب کی- تو حضور سیدنا رسول اللہ- فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

اس کیلئے دروازہ کھول دو اور اسے جنت کی بشارت دو تو میں نے دروازہ کھولا اور اسے جنت کی

صحیح البخاری	رقم الحدیث (٣٦٩٣)	جلد٣	صفحہ١١٣٥
صحیح البخاری	رقم الحدیث (٣٦٩٥)	جلد٣	صفحہ١١٣٦
صحیح البخاری	رقم الحدیث (٦٢١٦)	جلد٤	صفحہ١٩٥٤
صحیح البخاری	رقم الحدیث (٧٢٦٢)	جلد٤	صفحہ٢٢٦٨
صحیح مسلم	رقم الحدیث (٢٤٠٣)	جلد٤	صفحہ١٨٦٧
صحیح مسلم	رقم الحدیث (٦٢١٢)	جلد٤	صفحہ٨٥
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (٣٧١٠)	جلد٣	صفحہ٥١٩
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (١٩٤٠١)	جلد١٤	صفحہ٤٩٨
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		
ادب المفرد	رقم الحدیث (٩٦٥)		صفحہ٥٤١
السنن الکبریٰ للنسائی	رقم الحدیث (٨٠٧٨)	جلد٧	صفحہ٣٠٥
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (٦٩١٠)	جلد١٥	صفحہ٣٣٩
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (٦٩١١)	جلد١٥	صفحہ٣٤٠
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط البخاری		

بشارت دی تو وہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے پھر ایک اور آدمی نے دروازہ کھولنے کی درخواست کی تو حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-نے ارشادفرمایا:

اس کیلئے دروازہ کھول دو اور اسے جنت کی بشارت دو تو وہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ تھے پھر ایک اور آدمی نے دروازہ کھولنے کی درخواست کی تو حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-نے ارشادفرمایا:

اس کیلئے دروازہ کھول دو اور اسے جنت کی بشارت-دنیا میں-مصائب وآلام کے ساتھ دو تو میں نے دروازہ کھولا اور اسے جنت کی بشارت دی اور حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-نے جو اس سے متعلق فرمایا تھا اس کی بھی اسے خبر دی تو اس نے کہا:

اَللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ اللہ تعالیٰ ہی استعانت اور پناہ طلب کرنے کی جگہ ہے۔

-☆-

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۶۹۱۲)	جلد۱۵	صفحہ۳۴۱
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۶۸۷۱)	جلد۱۰	صفحہ۴۸
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۶۸۷۲)	جلد۱۰	صفحہ۴۹
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۶۸۷۲)	جلد۱۰	صفحہ۴۹
قال الالبانی	صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث(۶۳۷۲)	جلد۸	صفحہ۴۲۸
قال المحقق	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث(۶۰۲۹)	جلد۵	صفحہ۴۲۰
قال الالبانی	متفق علیہ		

جن خوش نصیب اصحاب کو حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ایک ہی مجلس میں جنتی قرار دیا ان میں سب سے پہلے سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ- ہیں

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ : حَدَّثَنِي جَدِّي رَبَاحُ بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدٍ ـ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ـ قَالَ :

أَشْهَدُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ـ بِمَا سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي ، وَإِنِّي لَمْ أَكُنْ لَارْوِيَ عَلَيْهِ كَذِبًا يَسْأَلُنِي عَنْهُ إِذَا لَقِيْتُهُ أَنَّهُ قَالَ :

أَبُوبَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ ، وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ فِي الْجَنَّةِ ، وَتَاسِعُ الْمُؤْمِنِيْنَ لَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَهُ لَسَمَّيْتُهُ فَرَجَّ أَهْلُ الْمَسْجِدِ يُنَاشِدُونَهُ يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ـ مَنِ التَّاسِعُ ؟ قَالَ : نَاشَدْتُمُوْنِي بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ، أَنَا تَاسِعُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ـ صَلَّى

اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ۔ الْعَاشِرُ.

ترجمۃ الحدیث:

سیدنا سعید بن زید-رضی اللہ عنہ-نے روایت فرمایا کہ:

میں حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم-پر گواہی دیتا ہوں جسے میرے دونوں کانوں نے سنا اور میرے دل نے اسے یاد رکھا اور میں حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم-کے بارے میں ایسی کوئی جھوٹی روایت بیان نہ کروں گا جس کے بارے میں آپ مجھ سے پوچھ لیں جب میں قیامت کے دن آپ سے ملاقات کروں گا حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

ابوبکر جنت میں ،عمر جنت میں ،علی جنت میں ،عثمان جنت میں ،طلحہ جنت میں ،زبیر جنت میں ، عبدالرحمٰن بن عوف جنت میں اور سعد بن مالک جنت میں اور مومنوں میں نواں بھی جنت میں اگر میں اس کا نام ذکر کرنا چاہوں تو اس کا نام لے دوں تو اھل مسجد نے آوازیں بلند کیں کہ اے حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم-کے صحابی! نو واں کون ہے؟ آپ نے فرمایا:

تم نے مجھے اللہ العظیم کی قسم دی ہے مومنوں میں نو واں جنتی میں ہوں اور حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم-کو شامل کر کے پورے دس ہیں۔

-☆-

صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۴۶۴۸)	جلد۳	صفحہ ۱۳۰
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۷۵۷)	جلد۳	صفحہ ۵۳۳
قال الالبانی	صحیح بالفاظ مختلفۃ		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۷۴۸)	جلد۳	صفحہ ۵۳۰
قال الالبانی	صحیح		

الجامع الکبیر للترمذی	رقم الحدیث (۳۷۵۷)	جلد ۶	صفحہ ۱۰۶
قال الدکتور بشار عواد معروف / ھذا حدیث حسن صحیح	بالفاظ مختلفۃ		
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۸۱۳۷)	جلد ۷	صفحہ ۳۲۷
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ / رقم الحدیث (۸۷۵)		جلد ۲	صفحہ ۵۳۰
قال الترمذی	ھذا حدیث حسن صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۳۰)	جلد ۳	صفحہ ۱۷۵
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ قوی رجالہ ثقات رجال الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۳۸)	جلد ۳	صفحہ ۱۸۱
قال شعیب الارنؤوط	والحدیث صحیح وھذا اسناد حسن رجالہ ثقات رجال مسلم		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۴۴)	جلد ۳	صفحہ ۱۸۵
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ حسن طویلاً		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۴۵)	جلد ۳	صفحہ ۱۸۵
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ حسن		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۹۹۶)	جلد ۱۵	صفحہ ۴۵۷
قال شعیب الارنؤوط	حدیث صحیح رجالہ ثقات رجال الصحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۹۵۷)	جلد ۱۰	صفحہ ۱۱۲
قال الالبانی	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۳۴)	جلد ۱	صفحہ ۹۵
قال شعیب الارنؤوط	حدیث صحیح، عبداللہ بن ظالم متابع، وباقی رجالہ ثقات		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۱۳۲)	جلد ۱	صفحہ ۸۹
قال الالبانی	صحیح مختصراً		

سیدنا ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ- جنت میں، سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہ- جنت میں، سیدنا عثمان ذی النورین -رضی اللہ عنہ- جنت میں، سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ- جنت میں، سیدنا طلحہ -رضی اللہ عنہ- جنت میں، سیدنا زبیر -رضی اللہ عنہ- جنت میں، سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف -رضی اللہ عنہ- جنت میں، سیدنا سعد بن ابی وقاص -رضی اللہ عنہ- جنت میں اور سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ- جنت میں

أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ـ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ـ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ ـ :

أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى : وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ .

ترجمة الحديث:

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف ۔ رضی اللہ عنہ ۔ نے فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ ۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ نے ارشاد فرمایا:

ابوبکر جنت میں، عمر جنت میں، عثمان جنت میں، علی جنت میں، اور دوسری مرتبہ فرمایا: علی جنت میں، عثمان جنت میں، طلحہ جنت میں، زبیر جنت میں، عبدالرحمٰن بن عوف جنت میں، سعد بن ابی وقاص جنت میں اور ابوعبیدہ بن جراح جنت میں ۔ رضی اللہ عنہم اجمعین ۔

۔☆۔

السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۸۱۳۸)	جلد ۷	صفحہ ۳۲۸
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۷۴۷)	جلد ۳	صفحہ ۵۲۹
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۷۵)	جلد ۳	صفحہ ۲۰۹
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ قوی علی شرط مسلم، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر عبدالعزیز بن محمد الدراوردي، فقد احتج بہ مسلم، وروی لہ البخاری مقرونا وتعلیقا		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۰۰۲)	جلد ۱۵	صفحہ ۴۶۳
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر عبدالعزیز بن محمد ۔ وھو الدراوردي ۔ فقد روی لہ البخاری مقرونا وتعلیقا واحتج بہ مسلم والباقون		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۹۶۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۱۱۶
قال الالبانی	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۶۰۶۴)	جلد ۵	صفحہ ۴۳۶
قال الالبانی	رواہ الترمذی باسنادہ عن سعید وھو حدیث صحیح		
مسند ابی یعلی الموصلی	رقم الحدیث (۸۳۵/۱)	جلد ۲	صفحہ ۱۴۷
قال حسین سلیم اسد	اسنادہ صحیح		

دس صحابہ کرام۔رضی اللہ عنہم۔جنتی ہیں

سیدنا ابوبکر صدیق،سیدنا عمر فارق،سیدنا عثمان ذی النورین،سیدنا علی مرتضیٰ سیدنا طلحہ،سیدنا زبیر،سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف،سیدنا ابوعبیدہ بن جراح،سیدنا سعد بن ابی وقاص اور سیدنا سعید بن زید۔رضی اللہ عنہم اجمعین۔

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِى فُدَيْكٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ وَهْبِ بْنِ زَمْعَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ حَدَّثَهُ فِى نَفَرٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ـصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ واٰلِهٖ وَسَلَّمَ ـ قَالَ :

عَشْرَةٌ فِى الْجَنَّةِ : أَبُوبَكْرٍ ، وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ ، وَطَلْحَةُ ، وَالزُّبَيْرُ ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِى وَقَّاصٍ قَالَ : فَعَدَّ هٰؤُلَاءِ التِّسْعَةَ ، ثُمَّ سَكَتَ عَنِ الْعَاشِرِ ، فَقَالَ الْقَوْمُ : نَنْشُدُكَ اللّٰهَ يَا أَبَا الْأَعْوَرِ ، أَنْتَ الْعَاشِرُ قَالَ : إِذْ نَشَدْتُمُونِى بِاللّٰهِ ، أَبُو الْأَعْوَرِ فِى الْجَنَّةِ .

السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث (۸۱۳۹) جلد ۷ صفحہ ۳۲۸

ترجمۃ الحدیث:

جناب عبدالرحمٰن بن حمید اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ:

سیدنا سعید بن زید۔رضی اللہ عنہ۔نے ایک جماعت میں حدیث پاک بیان فرمائی کہ انہوں نے سنا حضور سیدنا رسول اللہ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔نے ارشاد فرمایا:

دس جنت میں،ابوبکر،عمر،عثمان،علی،طلحہ،زبیر،عبدالرحمٰن،ابوعبیدہ بن عبداللہ اور سعد بن ابی وقاص ۔رضی اللہ عنہم۔راوی نے بیان فرمایا کہ آپ نے نو کا ذکر فرمایا پھر آپ دسویں کے بارے میں خاموش ہوگئے تو لوگ کہنے لگے:

اے ابوالاعور!ھم آپ کو اللہ کی قسم دیتے ہیں آپ ہی دسویں ہیں؟ تو آپ نے فرمایا:جب تم نے اللہ کی مجھے قسم دے دی تو۔سن لو۔ابوالاعور سعید بن زید بھی جنت میں۔رضی اللہ عنہ۔۔

۔☆۔

صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۴۶۴۸)	جلد۳	صفحہ۱۳۰
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۷۵۷)	جلد۳	صفحہ۵۴۳
قال الالبانی	صحیح بالفاظ مختلفۃ		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۷۴۸)	جلد۳	صفحہ۵۳۰
قال الالبانی	صحیح		
الجامع الکبیر للترمذی	رقم الحدیث (۳۷۵۷)	جلد۶	صفحہ۱۰۶
قال الدکتور بشار عواد معروف/ھذا حدیث حسن صحیح	بالفاظ مختلفۃ		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ/رقم الحدیث (۸۷۵)		جلد۲	صفحہ۵۳۰
قال الترمذی	ھذا حدیث حسن صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۳۰)	جلد۳	صفحہ۱۷۵
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ قوی رجالہ ثقات رجال الشیخین		

مسند الامام احمد　رقم الحدیث (۱۶۳۸)　جلد ۳　صفحہ ۱۸۱

قال شعیب الارنؤوط　والحدیث صحیح وھذا اسناد حسن رجالہ ثقات رجال مسلم

مسند الامام احمد　رقم الحدیث (۱۶۴۴)　جلد ۳　صفحہ ۱۸۵

قال شعیب الارنؤوط　اسنادہ حسن　طویلاً

مسند الامام احمد　رقم الحدیث (۱۶۴۵)　جلد ۳　صفحہ ۱۸۵

قال شعیب الارنؤوط　اسنادہ حسن

صحیح ابن حبان　رقم الحدیث (۶۹۹۶)　جلد ۱۵　صفحہ ۴۵۷

قال شعیب الارنؤوط　حدیث صحیح رجالہ ثقات رجال الصحیح

صحیح ابن حبان　رقم الحدیث (۶۹۵۷)　جلد ۱۰　صفحہ ۱۱۲

قال الالبانی　صحیح

سنن ابن ماجہ　رقم الحدیث (۱۳۴)　جلد ۱　صفحہ ۹۵

قال شعیب الارنؤوط　حدیث صحیح، عبداللہ بن ظالم متابع، وباقی رجالہ ثقات

صحیح الجامع الصغیر　رقم الحدیث (۱۳۲)　جلد ۱　صفحہ ۸۹

قال الالبانی　صحیح　مختصراً

سیدنا ابوبکر صدیق جنتی ہیں، سیدنا فاروق اعظم جنتی ہیں، سیدنا عثمان ذی النورین جنتی ہیں، سیدنا علی مرتضیٰ جنتی ہیں، سیدنا طلحہ جنتی ہیں، سیدنا زبیر جنتی ہیں، سیدنا سعد جنتی ہیں اور سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف بھی جنتی ہیں اور سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہم جنتی ہیں

أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ : حَدَّثَنَا الْحُرُّ بْنُ صَيَّاحٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَخْنَسِ قَالَ : قَامَ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ يَقُولُ :

أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ ، وعَلِيٌّ فى الْجَنَّةِ ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ ، وَسَعْدُ فِي الْجَنَّةِ ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ ، وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَ التَّاسِعَ لَسَمَّيْتُ فَظَنَنَّاهُ يَعْنِي نَفْسَهُ .

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۳۳)	جلد ۱	صفحہ ۹۴
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۶۴۸)	جلد ۳	صفحہ ۱۳۰
قال الالبانی	صحیح		

جناب عبدالرحمٰن بن اخنس نے روایت فرمایا کہ:

سیدنا سعید بن زید-رضی اللہ عنہ-کھڑے ہوئے تو آپ نے فرمایا: میں نے سنا حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-ارشاد فرما رہے تھے:

ابوبکر جنت میں،عمر جنت میں،عثمان جنت میں،علی جنت میں،طلحہ جنت میں،زبیر جنت میں،سعد جنت میں،عبدالرحمٰن بن عوف جنت میں-رضی اللہ عنہم اجمعین-اور اگر میں چاہوں تو نوویں کا نام بھی لے لوں تو ہم نے گمان کیا اس سے مراد آپ اپنی ذات لے رہے ہیں۔

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (٦٠٦٤)	جلد۵	صفحہ٤٣٦
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (١٣٤)	جلد١	صفحہ٩٤
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (١٦٣١)	جلد٢	صفحہ٢٩٠
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (١٦٧٥)	جلد٢	صفحہ٣١٥
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (٣٧٤٧)	جلد٣	صفحہ٥٢٩
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (١١٠)	جلد١	صفحہ٦١
قال الالبانی	صحیح		
مجمع الزائد	رقم الحدیث (١٤٨٧٧)	جلد٩	صفحہ١٥٩
السنن الکبریٰ للنسائی	رقم الحدیث (٨١٤٧)	جلد٧	صفحہ٣٣١

قیامت کے دن سیدنا ابوبکر صدیق ۔رضی اللہ عنہ۔ کو جنت کے تمام دروازوں سے بلایا جائے گا

أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبِى ، عَنْ شُعَيْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : أَخْبَرَنِى حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ ۔ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ يَقُولُ :

مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَیْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ فِی سَبِيْلِ اللّٰهِ دُعِىَ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ هَذَا خَيْرٌ وَلِلْجَنَّةِ اَبْوَابٌ ، فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِىَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ ، وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِىَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ ، وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِىَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ ، وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِىَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ ، قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ ۔رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔ : هَلْ عَلَى الَّذِى يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ ؟ فَهَلْ يُدْعَى مِنْهَا كُلُّهَا أَحَدٌ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ : نَعَمْ وَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ .

صحیح البخاری — رقم الحدیث (۱۸۹۷) — جلد۲ — صفحہ۵۶۵

ترجمة الحديث:

سیدنا ابو ہریرہ-رضی اللہ عنہ-نے فرمایا:

میں نے سنا حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-ارشاد فرمارہے تھے:

جس نے فی سبیل اللہ-اللہ کی راہ میں-کسی کا جوڑا خرچ کیا تو اسے جنت کے دروازوں سے آواز دی جائے گی۔اے اللہ کے بندے! یہ دروازہ بہتر ہے۔پس جو اھل صلاۃ-نماز والوں-سے ہوگا اسے باب الصلوۃ-نماز کے دروازے-سے پکارا جائے گا۔

جو اھل جہاد-مجاہدین-سے ہوگا اسے باب الجہاد-جہاد والے دروازے-سے پکارا جائے گا اور جو اھل صیام-روزہ والوں-سے ہوگا اسے باب الریان سے بلایا جائے گا اور جو اھل صدقہ سے ہوگا اسے باب الصدقہ-صدقہ کے دروازے-سے پکارا جائے گا۔

سیدنا ابو بکر صدیق-رضی اللہ عنہ-نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔جس آدمی کو ان دروازوں میں سے کسی بھی دروازے سے بلایا جائے اسے کوئی ضرر ونقصان نہیں۔کیا کوئی ایسا خوش قسمت ہے جسے ان تمام دروازوں سے بلایا جائے گا؟ حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

ہاں اور میں امید کرتا ہوں کہ تم ان میں سے ہوگے۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث(٣٦٦٦)	جلد٣	صفحہ١١٢٨
صحیح البخاری	رقم الحدیث(٢٨٤١)	جلد٢	صفحہ٨٧٩
صحیح البخاری	رقم الحدیث(٣٢١٦)	جلد٢	صفحہ٩٩٤
صحیح مسلم	رقم الحدیث(١٠٢٧)	جلد٢	صفحہ٧١٢
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ/رقم الحدیث(٢٨٧٩)		جلد٧	صفحہ٨٨٩
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث(٦١٠٩)	جلد٢	صفحہ١٠٥٣
قال الالبانی	صحیح		

السنن الکبریٰ للنسائی	رقم الحدیث (۲۵۵۸)	جلد ۳	صفحہ ۱۳۸
السنن الکبریٰ للنسائی	رقم الحدیث (۲۲۳۱)	جلد ۳	صفحہ ۷
السنن الکبریٰ للنسائی	رقم الحدیث (۲۵۵۸)	جلد ۳	صفحہ ۱۳۸
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۶۷۴)	جلد ۳	صفحہ ۵۰۶
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۰۸)	جلد ۲	صفحہ ۵
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۰۸)	جلد ۱	صفحہ ۳۵۱
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۴۱۸)	جلد ۸	صفحہ ۲۰۶
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۴۰۹)	جلد ۵	صفحہ ۲۹۲
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۴۱۰)	جلد ۵	صفحہ ۲۹۳
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۴۱۹)	جلد ۸	صفحہ ۲۰۷
قال شعیب الارنؤوط	حدیث صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۶۲۱)	جلد ۷	صفحہ ۳۶۸
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۶۳۳)	جلد ۱۳	صفحہ ۲۷
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
السنن الکبریٰ للنسائی	رقم الحدیث (۴۳۲۸)	جلد ۴	صفحہ ۲۸۴
السنن الکبریٰ للنسائی	رقم الحدیث (۴۳۷۷)	جلد ۴	صفحہ ۳۰۷
السنن الکبریٰ للنسائی	رقم الحدیث (۴۳۷۸)	جلد ۴	صفحہ ۳۰۸
السنن الکبریٰ للنسائی	رقم الحدیث (۸۰۵۴)	جلد ۷	صفحہ ۲۹۵

امام اھل سنت سیدنا اعلیٰ حضرت -رحمۃ اللہ علیہ- کا عقیدہ ونظریہ
سیدنا ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ- کو قیامت کے دن
جنت کے آٹھوں دروازوں سے بلایا جائے گا

ایک بار ارشاد فرمایا: نمازی جنت کے باب نماز سے بلائے جائیں گے اور مجاہد جہاد اور اہل زکوۃ باب زکوۃ اور روزہ دار باب ریان سے۔صدیق نے عرض کیا: یا رسول اللہ! سب دروازوں سے بلائے جانے کی کوئی ضرورت تو نہیں یعنی مقصود کہ دخولِ جنت ہے ایک ہی دروازے سے حاصل ہے پس یا رسول اللہ! کوئی ایسا بھی ہے جو ان سب سے پکارا جائے؟ ارشاد ہوا: ہاں اور مجھے امید ہے کہ تو ان میں ہوا اے ابو بکر رضی اللہ عنہ۔

اخرج البخاری فی صحیحہ من حدیث الزھری قال اخرج حمید بن عبد الرحمن بن عوف أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ :مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، دُعِيَ مِنْ أَبْوَابِ، -يَعْنِي الجَنَّةَ، -يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا خَيْرٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلاَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلاَةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ

الصَّدَقَةِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصِّيَامِ، وَبَابِ الرَّيَّانِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَا عَلَى هَذَا الَّذِي يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ، وَقَالَ: هَلْ يُدْعَى مِنْهَا كُلِّهَا أَحَدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ يَا أَبَا بَكْرٍ

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۸۹۷)	جلد ۲	صفحہ ۵۶۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۶۶۶)	جلد ۳	صفحہ ۱۱۲۸
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۸۴۱)	جلد ۲	صفحہ ۸۷۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۲۱۶)	جلد ۲	صفحہ ۹۹۴
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۰۲۷)	جلد ۲	صفحہ ۷۱۲
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ / رقم الحدیث (۲۸۷۹)		جلد ۷	صفحہ ۸۸۹
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۶۱۰۹)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۵۳
قال الالبانی	صحیح		
السنن الکبریٰ للنسائی	رقم الحدیث (۲۵۵۸)	جلد ۳	صفحہ ۱۳۸
السنن الکبریٰ للنسائی	رقم الحدیث (۲۲۳۱)	جلد ۳	صفحہ ۷
السنن الکبریٰ للنسائی	رقم الحدیث (۲۵۵۸)	جلد ۳	صفحہ ۱۳۸
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۶۷۴)	جلد ۳	صفحہ ۵۰۶
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۰۸)	جلد ۲	صفحہ ۵
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۰۸)	جلد ۱	صفحہ ۳۵۱
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۴۱۸)	جلد ۸	صفحہ ۲۰۶
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

سیدنا ابو ہریرہ -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

میں نے سنا حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ارشاد فرما رہے تھے:

جس نے فی سبیل اللہ -اللہ کی راہ میں- کسی کا جوڑا خرچ کیا تو اسے جنت کے دروازوں سے آواز دی جائے گی۔ اے اللہ کے بندے! یہ دروازہ بہتر ہے۔ پس جو اھل صلاۃ -نماز والوں- سے ہوگا اسے باب الصلوۃ -نماز کے دروازے- سے پکارا جائے گا۔

جو اھل جہاد -مجاہدین- سے ہوگا اسے باب الجہاد -جہاد والے دروازے- سے پکارا جائے گا اور جو اھل صیام -روزہ والوں- سے ہوگا اسے باب الریان سے بلایا جائے گا اور جو اھل صدقہ سے ہوگا اسے باب الصدقہ -صدقہ کے دروازے- سے پکارا جائے گا۔

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۴۰۹)	جلد ۵	صفحہ ۲۹۲
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۴۱۰)	جلد ۵	صفحہ ۲۹۳
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۴۱۹)	جلد ۸	صفحہ ۲۰۷
قال شعیب الارنؤوط	حدیث صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۶۲۱)	جلد ۷	صفحہ ۳۶۸
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۶۳۳)	جلد ۱۳	صفحہ ۲۷
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۴۳۲۸)	جلد ۴	صفحہ ۲۸۴
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۴۳۷۷)	جلد ۴	صفحہ ۳۰۷
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۴۳۷۸)	جلد ۴	صفحہ ۳۰۸
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۸۰۵۴)	جلد ۷	صفحہ ۲۹۵

سیدنا ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ- نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ جس آدمی کو ان دروازوں میں سے کسی بھی دروازے سے بلایا جائے اسے کوئی ضرر ونقصان نہیں۔ کیا کوئی ایسا خوش قسمت ہے جسے ان تمام دروازوں سے بلایا جائے گا؟ حضور- فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

ہاں اور میں امید کرتا ہوں کہ تم ان میں سے ہوگے۔

-☆-

فرماتے ہیں:

جو کسی قسم کی عبادت بکثرت کرے گا کہ اس سے ایک خصوصیت خاصہ اسے حاصل ہوگی جس کے سبب سے اسے بالتخصیص اسی عبادت کی طرف اضافت کریں اور اس کا اہل کہیں وہ خاص اس دروازے دے ندا کیا جائے جو اس کے مناسب ہوا اور جو تمام عبادات کا جامع ہوا اور تمام اعمال اس کے درجہ نہایت میں واقع ہوں کہ ایک کو دوسرے پر ترجیح نہ دے سکیں وہ ازراہِ تشریف وتکریم سب دروازوں سے بلایا جائے گا اگرچہ دخول ایک ہی دروازے سے ہوگا اور رجا نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی واجب ہے جس امر میں فرمائیں مجھے امید ہے کہ ایسا ہو لاجرم ویسا ہی ہوگا پس بالیقین ثابت ہوگیا کہ یہ جامعیت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو حاصل ہے۔

مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین صفحہ نمبر ۲۵۴-۲۵۳

قیامت کے دن سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-کو جنت کے منتظم فرشتے بلائیں گے کہ ادھر-جنت کی طرف-آ جایئے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ـ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ـ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِیَّ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ يَقُوْلُ :

مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِی سَبِيْلِ اللّٰهِ دَعَتْهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ : اَیْ فُلُ هَلُمَّ . فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ ـ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ـ : ذَاكَ الَّذِیْ لَا تَوٰی عَلَيْهِ ، فَقَالَ النَّبِیُّ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ :

اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ .

ترجمة الحديث:

سیدنا ابو ہریرہ-رضی اللہ عنہ-نے فرمایا:

میں نے سنا حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-ارشاد فرما رہے تھے:

صحیح البخاری رقم الحدیث (۳۲۱۶) جلد ۲ صفحہ ۹۹۴

جس نے کسی چیز کا جوڑا -یعنی دو درہم ،دو دیناراور گھوڑے وغیرہ- اللہ کی راہ میں خرچ کئے -قیامت کے دن-اس کو جنت کے منتظم فرشتے بلائیں گے:

اے فلاں! ادھرآ جاؤ۔سیدنا ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ- نے عرض کی: پھر ایسے آدمی کو ہلاکت کا کیا خطرہ ہے؟ حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

میں یقین رکھتا ہوں کہ تم ان لوگوں میں سے ہو۔

-☆-

جنت میں بلندو بالا درجات والوں کو عام جنتی یوں دیکھیں گے جیسے دور افق آسمان میں چمکتے تارے کو دیکھا جاتا ہے سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق ۔ رضی اللہ عنہما ۔ انہیں بلند درجات والوں میں سے ہیں بلکہ ان سے افضل واعلیٰ ہیں

عَنْ أَبِی سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ ـ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ـ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ـ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ :

اِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی یَرَاهُمْ مَنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ کَمَا یُرَی الْکَوْکَبُ الطَّالِعُ فِیْ الْأُفُقِ مِنْ آفَاقِ السَّمَاءِ ، وَاِنَّ أَبَابَکْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ ، وَأَنْعَمَا .

صحیح سنن الترمذی رقم الحدیث (۳۶۵۸) جلد۳ صفحہ۵۰۰
قال الالبانی صحیح
صحیح الجامع الصغیر رقم الحدیث (۲۰۳۰) جلد۱ صفحہ۴۰۷
قال الالبانی صحیح
الجامع الکبیر للترمذی رقم الحدیث (۳۶۵۸) جلد۶ صفحہ۳۹
قال الدکتور بشار عواد معروف/ ھذا حدیث حسن

ترجمة الحديث:

سیدنا ابوسعید خدری-رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

بے شک-جنت میں-بلند درجات والوں کو کم تر درجات والے یوں دیکھیں گے جیسے آسمان کے آفاق میں سے کسی افق پر طلوع ہونے والے تارے کو دیکھا جاتا ہے اور بے شک ابوبکر وعمر ان بلند درجات والوں میں سے ہیں بلکہ ان سے اچھے ہیں۔

-☆-

الجامع الکبیر للترمذی	رقم الحدیث (۳۹۸۷)	جلد ۶	صفحہ ۲۴۲
قال شعیب الارنؤوط	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۲۰۶)	جلد ۱۷	صفحہ ۳۰۱
قال شعیب الارنؤوط	حسن لغیرہ		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۹۶)	جلد ۱	صفحہ ۷۹
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۲۱۳)	جلد ۱۷	صفحہ ۳۱۰
قال شعیب الارنؤوط	حسن لغیرہ		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۴۶۷)	جلد ۱۸	صفحہ ۴۷
قال شعیب الارنؤوط	صحیح لغیرہ		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۵۸۸)	جلد ۱۸	صفحہ ۱۳۳
قال شعیب الارنؤوط	صحیح لغیرہ		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۶۹۰)	جلد ۱۸	صفحہ ۲۲۳
قال شعیب الارنؤوط	صحیح لغیرہ		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۸۸۲)	جلد ۱۸	صفحہ ۳۸۲
قال شعیب الارنؤوط	صحیح لغیرہ		

سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق -رضی اللہ عنہما- بڑی عمر کے اہل جنت کے سردار ہیں

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ : أَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ سَیِّدَا کُھُوْلِ أَھْلِ الْجَنَّۃِ مِنَ الْأَوَّلِیْنَ وَالْآخِرِیْنَ ، اِلَّا النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ ، لَا تَخْبِرْھُمَا یَا عَلِیُّ ـ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ـ! مَا دَامَا حَیَّیْنِ .

سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ / رقم الحدیث (۸۲۴)		جلد۲	صفحہ۴۶۸
مجمع الزائد	رقم الحدیث (۱۴۳۵۹)	جلد۹	
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۹۰۴)	جلد۱۵	صفحہ۳۳۰
قال شعیب الارنؤوط	ھذا حدیث صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۶۶۵)	جلد۳	صفحہ۵۰۳
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۶۶۶)	جلد۳	صفحہ۵۰۳
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۸)	جلد۱	صفحہ۵۰
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث:

سیدنا علی المرتضیٰ امیر المؤمنین -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ- فدہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

ابو بکر وعمر اولین وآخرین میں سے تمام بڑی عمر والے اھل جنت کے سردار ہیں سوائے انبیاء ومرسلین کے۔ اے علی- رضی اللہ عنہ- ان دونوں کو جب تک وہ زندہ ہیں نہ بتانا۔

-☆-

مجمع الزائد	رقم الحدیث (۱۴۳۶۰)	جلد۹	صفحہ۲۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۰۲)	جلد۱	صفحہ۴۲۴
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مجمع الزائد	رقم الحدیث (۱۴۳۶۱)	جلد۹	صفحہ۲۱
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۹۵)	جلد۱	صفحہ۷۹
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		

سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق - رضی اللہ عنہما - بڑی عمر والے اولین وآخرین کے سردار ہیں سوائے حضرات انبیاء کرام اور مرسلین عظام - علیہم السلام - کے

عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِیْ جُحَیْفَةَ ـ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ـ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ـ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ :

أَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ سَیِّدَا کُهُوْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِیْنَ وَالْآخِرِیْنَ اِلَّا النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ .

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۹۰۴)	جلد ۱۵	صفحہ ۳۳۰
قال شعیب الارنؤوط	ھذا حدیث صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۸۶۵)	جلد ۱۰	صفحہ ۴۳
قال الالبانی	حسن صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۷
قال الالبانی	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۶۰۰۴)	جلد ۵	صفحہ ۴۰۹
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ / رقم الحدیث (۸۲۴)		جلد ۲	صفحہ ۴۶۷

ترجمة الحديث:

سیدنا عون بن ابوجحیفہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

ابوبکر وعمر -رضی اللہ عنہما- اولین وآخرین میں سے بڑی عمر والوں کے سردار ہیں سوائے انبیاء ومرسلین -علیہم الصلاۃ والسلام کے۔

سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق۔رضی اللہ عنہما۔
انبیاء ورسل کے بعد پختہ عمر والے جنتیوں کے سردار

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ ۔ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۔ قَالَ :
کُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ۔ اِذَا طَلَعَ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ ۔رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ۔ :
ھٰذَانِ سَیِّدَا کُھُوْلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْآخِرِیْنَ اِلَّا النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ یَا عَلِیُّ لَا تُخْبِرْھُمَا .

سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ / رقم الحدیث (۸۲۴)		جلد۲	صفحہ۴۶۸
مجمع الزائد	رقم الحدیث (۱۴۳۵۹)	جلد۹	
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۹۰۴)	جلد۱۵	صفحہ۳۳۰
قال شعیب الارنؤوط	ھذا حدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۸۲)	جلد۱	صفحہ۵۲
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث:

سیدنا علی بن ابی طالب -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

میں حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے ساتھ تھا کہ اچانک سیدنا ابوبکر و سیدنا عمر- رضی اللہ عنہما -نمودار ہوئے۔ حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

یہ دونوں انبیاء ورسل کے علاوہ اولین وآخرین میں سے پختہ عمر والوں کے سردار ہیں۔ اے علی انہیں مت بتانا۔

مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۴۳۵۹)	جلد۹	صفحہ۲۱
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۴۳۶۰)	جلد۹	صفحہ۲۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۰۲)	جلد۱	صفحہ۴۲۴
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۴۳۶۱)	جلد۹	صفحہ۲۱
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۶۶۵)	جلد۳	صفحہ۵۰۳
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۶۶۶)	جلد۳	صفحہ۵۰۴
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۸)	جلد۱	صفحہ۵۰
قال الالبانی	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۹۵)	جلد۱	صفحہ۷۹
قال محمود محمد محمود	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۰۰۳۵)	جلد۷	صفحہ۳۵۱
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۰۰)	جلد۱	صفحہ۸۱
قال محمود محمد محمود	صحیح		

سیدنا علی مرتضیٰ حیدرِ کرار - رضی اللہ عنہ - کا عقیدہ

سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق - رضی اللہ عنہما - اھل جنت کے پختہ عمر والوں، اولین وآخرین کے سردار ہیں سوائے انبیائے کرام اور رسولان عظام علیہم السلام کے

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ ـ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ـ قَالَ :
کُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ـ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ـ اِذَا طَلَعَ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ ـ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا ـ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ـ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ـ :
ھٰذَانِ سَیِّدَا کُھُوْلِ اَھْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْآخِرِیْنَ اِلَّا النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ یَا عَلِیُّ لَا تُخْبِرْھُمَا .

سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ / رقم الحدیث (۸۲۴) جلد۲ صفحہ۴۶۸
مجمع الزوائد رقم الحدیث (۱۴۳۵۹) جلد۹
صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۶۹۰۴) جلد۱۵ صفحہ۳۳۰
قال شعیب الارنؤوط ھذا حدیث صحیح
صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۸۲) جلد۱ صفحہ۵۲
قال الالبانی صحیح

ترجمة الحديث:

سیدنا علی بن ابی طالب -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

میں حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے ساتھ تھا کہ اچانک سیدنا ابوبکر و سیدنا عمر- رضی اللہ عنہما -نمودار ہوئے۔ حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشا فرمایا:

یہ دونوں انبیاء ورسل کے علاوہ اولین وآخرین میں سے پختہ عمر والوں کے سردار ہیں، اے علی! انہیں مت بتانا۔

مجمع الزائد	رقم الحدیث (۱۴۳۵۹)	جلد۹	صفحہ۲۱
مجمع الزائد	رقم الحدیث (۱۴۳۶۰)	جلد۹	صفحہ۲۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۰۲)	جلد۱	صفحہ۴۲۴
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مجمع الزائد	رقم الحدیث (۱۴۳۶۱)	جلد۹	صفحہ۲۱
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۶۶۵)	جلد۳	صفحہ۵۰۳
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۶۶۶)	جلد۳	صفحہ۵۰۴
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۸)	جلد۱	صفحہ۵۰
قال الالبانی	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۹۵)	جلد۱	صفحہ۷۹
قال محمود محمد محمود	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۰۰)	جلد۱	صفحہ۸۱
قال محمود محمد محمود	صحیح		

عمدة التحقیق در افضلیت ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ- صفحہ۷۷

محدثین نے حدیث کا معنی یہ بیان فرمایا ہے

جتنے مسلمان بڑھاپے میں فوت ہوئے یہ ان کے سردار ہیں لیکن یہ معنی الفاظ سے تھوڑا ابعید ہے کیونکہ سیاق وسباق حدیث سے تمام جنتیوں خواہ بوڑھے ہوں یا جوان ان کی سیادت مفہوم ہوتی ہے کیونکہ کوئی بھی جنتی عمر رسیدہ نہیں ہوگا سب سے سب جوان ہوں گے۔

سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق -رضی اللہ عنہما- حضرات انبیاء کرام اور رسولان عظام -علیہم السلام- کے بعد پختہ عمر اور جوانوں -یعنی سب جنتیوں- کے سردار ہیں

عَنْ عَلِيٍّ ۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔ قَالَ :

كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ فَأَقْبَلَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ ۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ۔ فَقَالَ :

يَاعَلِيُّ هٰذَانِ سَيِّدَا كُهُوْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَشَبَابِهَا بَعْدَ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ.

ترجمة الحديث:

سیدنا علی المرتضی -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:

مسندالامام احمد — رقم الحدیث (٦٠٢) — جلد١ — صفحہ٤٢٤

قال احمد محمد شاکر — اسنادہ صحیح

مسندالامام احمد — رقم الحدیث (٦٠٢) — جلد٢ — صفحہ٤٠

قال شعیب الارنووط — حدیث صحیح، وھذا اسناد حسن

میں حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی خدمت اقدس میں حاضر تھا تو سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر -رضی اللہ عنہما- آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا:

اے علی! یہ دونوں حضرات انبیاء کرام اور رسولان عظام -علیہم السلام- کے بعد اھل جنت کے داناؤں اور اس کے جوانوں کے سردار ہیں۔

-☆-

قیامت کے دن سب سے پہلے سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم۔رضی اللہ عنہما۔کو نامہ اعمال دیا جائے گا

اَخْرَجَ الْمُحِبُّ الطَّبَرِیُّ عَنْ عُبَیْدَ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ۔ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ یَقُوْلُ :
اِذَا کَانَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ نَادٰی مُنَادٍ اَلَا لَا یَرْفَعَنَّ اَحَدٌ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ کِتَابَهٗ قَبْلَ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ.

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف۔رضی اللہ عنہ۔نے فرمایا:
میں نے سنا سیدنا رسول اللہ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ارشاد فرما رہے تھے:
جب قیامت کا دن آئے گا ایک ندا دینے والا ندا دے گا اس امت۔امت مسلمہ۔سے کوئی اپنا نامہ اعمال سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم۔رضی اللہ عنہما۔نامہ اعمال سے پہلے بلند نہ کرے۔

-☆-

جمع الجوامع (۱۷۵۷۲)
مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین صفحہ نمبر ۲۴۰

اقول تاخیرِ حساب نوعِ عذاب ہے اور وہ بلائے جان کاہ جس کے سبب اولین و آخرین تنگ آ کر کہیں گے کاش دوزخ میں ڈال دیئے جائیں مگر حساب جلد ہو جائے اور بے شک جس قدر حساب میں دیر ہے طبیعت کو اضطراب وخوف ورجا پیچ وتاب بیشتر ہے اور اسی قدر دخولِ جنت کی پروہگی مؤخر ہے ابوبکر و عمر کا مرتبہ اللہ کے نزدیک اس حد کو پہنچا کہ انہیں سب سے پیشتر اس مصیبت سے نجات عطا فرمائے گا۔

حضرات شیخین کریمین ۔ رضی اللہ عنہما ۔ کیلئے قیامت کے دن یہ ایک اعزاز کی بات ہوگی گویا ان جنتی نفوس کو قیامت کے دن بھی سب سے پہلے جنتی کہا جائے گا بلکہ میدان حشر میں موجود اولین و آخرین سب پر واضح کیا جائے گا۔ دیکھو! حضور سیدنا محمد مصطفیٰ ۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ کی امت مبارکہ میں سے یہ دو ہستیاں جنت جانے میں سبقت لے جا رہی ہیں تاکہ ان سے محبت کرنے والے اور ان کے عشق کا دم بھرنے والے میدان حشر میں خوشی ومسرت سے لبریز ہو جائیں کہ ہمارے آقا ومولیٰ جب جنت جا رہے ہیں تو اب غلاموں کی باری بھی آیا ہی چاہتی ہے۔

اس امت میں سے سب سے پہلے سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- جنت جائیں گے

بعد رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے اول اس امت سے وہ آدمی جو داخلِ جنت ہوگا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- ہیں۔

اَخْرَجَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالْحَاکِمُ فِی الْمُسْتَدْرِكِ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ:

اَمَا اِنَّكَ یَا اَبَابَكْرٍ اَوَّلُ مَنْ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ. سنن ابی داؤد:۴۶۵۲

امام ابوداؤد نے اور حاکم نے مستدرک میں سیدنا ابوھریرہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

اے ابوبکر! آپ میری امت میں سب سے پہلے جنت جائیں گے۔

سیدنا امام اھل سنت اعلیٰ حضرت ۔ رحمۃ اللہ علیہ ۔ اور
سیدنا امام ابن عساکر ۔ رحمۃ اللہ علیہ ۔ کا عقیدہ
قیامت کے دن تمام لوگوں سے حساب لیا جائے گا سوائے ابوبکر صدیق کے

سب سے حساب لیں گے اور صدیق رضی اللہ عنہ سے حساب نہیں،

اَخْرَجَ ابْنُ عَسَاكِرَ عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ :

اَلنَّاسُ كُلُّهُمْ يُحَاسَبُوْنَ اِلَّا اَبَا بَكْرٍ .

امام ابن عساکر ۔ رحمۃ اللہ علیہ ۔ نے روایت فرمایا کہ سیدہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ ۔ رضی اللہ عنہا ۔ نے فرمایا کہ حضور سیدنا رسول اللہ ۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ۔ نے ارشاد فرمایا:

تمام لوگوں کا حساب لیا جائے گا سوائے صدیق اکبر ۔ رضی اللہ عنہ ۔ کے ۔

تاریخ مدینہ دمشق ۱۵۲/۳۰

مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین صفحہ نمبر ۲۴۱

سیدنا صدیق اکبر۔رضی اللہ عنہ۔کا اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر یوں
پختہ ایمان ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ
واٰلہٖ وسلم۔کے دشمنوں کو کبھی دوست نہیں رکھتے انہی کے دلوں میں اللہ تعالیٰ
نے ایمان پختہ کر دیا ہے اور جبریل امین علیہ السلام کو ان کا مددگار بنا دیا ہے

لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّاللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ کَانُوْآ اٰبَآءَ هُمْ اَوْ اَبْنَآءَ هُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْ اُولٰٓئِكَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ وَیُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خَالِدِیْنَ فِیْهَا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اُوْلٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝[1]

ترجمہ:

تو ایسی قوم نہیں پائے گا جو ایمان رکھتی ہو اللہ اور قیامت پر۔پھر۔وہ محبت کرے ان سے جو مخالفت کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کی خواہ وہ۔مخالفین۔ان کے باپ ہوں یا ان کے فرزند ہوں یا انکے بھائی

(۱)(سورۃ المجادلۃ آیت۲۲)

ہوں یا ان کے کنبہ والے ہوں۔

یہ وہ لوگ ہیں نقش کر دیا ہے اللہ نے انکے دلوں میں ایمان اور تقویت بخشی ہے انہیں اپنے فیض خاص سے اور داخل کریگا انہیں باغوں میں رواں ہیں جن کے نیچے نہریں، وہ ہمیشہ رہیں گے ان میں۔ اللہ تعالیٰ راضی ہو گیا ان سے اور وہ اس سے راضی ہو گئے یہ- بلند اقبال- اللہ کا گروہ ہیں۔

سن لو! اللہ تعالیٰ کا گروہ ہی دونوں جہانوں میں کامیاب وکامران ہے۔

-☆-

مفسرین کہتے ہیں کہ:

یہ آیت سیدنا صدیق اکبر- رضی اللہ عنہ- کے بارے میں نازل ہوئی واقعہ یہ ہوا کہ ابو قحافہ ابو بکر صدیق- رضی اللہ عنہ- کے والد گرامی نے حضور سیدنا رسول اللہ- فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی شان میں گستاخی کا ارتکاب کیا، سیدنا صدیق اکبر- رضی اللہ عنہ- نے انہیں اتنی زور سے دھکا دیا کہ وہ بری طرح زمین پر آ رہے، تو سیدنا صدیق اکبر- رضی اللہ عنہ- نے پوارا ماجرا حضور سیدنا رسول اللہ- فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی خدمت اقدس میں پیش کیا حضور سیدنا رسول اللہ- فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے فرمایا:

دوبارہ ایسا کام نہیں کرنا، سیدنا صدیق اکبر- رضی اللہ عنہ- نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے عرض کی کہ اگر اس وقت تلوار میرے پاس ہوتی تو میں انہیں قتل کر دیتا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

ابو قحافہ مسلمان ہو گئے اور جلیل القدر صحابی بنے، یہ سیدنا صدیق اکبر- رضی اللہ عنہ- کے خصائص میں سے ایک ہے کہ ایک ہی وقت میں چار پشتیں شرف صحابیت سے مشرف ہو گئیں۔

سیدنا علی مرتضٰی - رضی اللہ عنہ - کی گواہی کہ
سب سے سچا و بہادر سیدنا صدیق اکبر - رضی اللہ عنہ - ہیں

مسند براز اور دلائل ابی نعیم میں محمد بن علی - رضی اللہ عنہ - سے مروی ہے کہ ایک روز سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے اثنائے خطبہ میں فرمایا:

بتاؤ سب سے زیادہ شجاع اور بہادر کون ہے؟ لوگوں نے کہا: آپ، سیدنا علی مرتضٰی - رضی اللہ عنہ - نے فرمایا:

میرا حال تو یہ ہے کہ جس کسی نے میرا مقابلہ کیا میں نے اس سے انتقام لیا سب سے شجاع تو ابوبکر تھے میں نے ایک بار دیکھا کہ قریش حضور سیدنا رسول اللہ - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کو مارتے جاتے ہیں کہ ''اَنْتَ جَعَلْتَ الاٰلِهَة وَاحِداً '' تو نے تمام معبودوں کو ایک بنا دیا، ہم میں سے کسی کی ہمت نہ ہوئی کہ آپ کے قریب جائے اور آپ کو دشمنوں سے چھڑائے، حسن اتفاق سے سیدنا صدیق اکبر - رضی اللہ عنہ - آ گئے اور دشمنوں کے غول میں گھس گئے، ایک مکہ اس کے اور ایک گھونسہ اس کے رسید کیا، اور جس طرح اس مرد مومن نے فرعون اور ہامان کو کہا تھا:

أَتَقْتُلُوْنَ رَجُلاً اَنْ تَقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰه اسی طرح سیدنا صدیق اکبر - رضی اللہ عنہ - نے اس

وقت کہا:

تم ایسے آدمی کو مارنا چاہتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ سیدنا علی مرتضٰی۔ رضی اللہ عنہ۔ یہ کہہ کر رو پڑے اور یہ فرمایا:

میں تم کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ آل فرعون کا رجل مومن افضل تھا یا ابو بکر؟ لوگ خاموش رہے پھر فرمایا:

اللہ کی قسم! ابو بکر کی ایک گھڑی آل فرعون کے مرد مومن کی تمام زندگی سے بدرجہا بہتر ہے اس نے اپنے ایمان کو چھپایا، ابو بکر نے اپنے ایمان کا اظہار فرمایا۔

الریاض النضرۃ:۱:۱۳۹

ملا علی قاری-رحمۃ اللہ علیہ-المتوفی 1014ھ کا عقیدہ
جنت میں سب سے پہلے سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-جائیں گے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ـ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ـ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ :

اَتَانِیْ جِبْرِيْلُ فَاَخَذَ بِيَدِیْ فَاَرَانِیْ بَابَ الْجَنَّةِ الَّذِیْ يَدْخُلُ مِنْهُ اُمَّتِیْ . فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ وَدَدْتُ اَنِّیْ كُنْتُ مَعَكَ حَتّٰى اَنْظُرَ اِلَيْهِ فقَالَ :

اَمَا اِنَّكَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ.

سیدا ابوہریرہ-رضی اللہ عنہ-نے فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے تھے انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور جنت کا وہ دروازہ دکھایا جس سے میری امت داخل ہوگی، تو سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-نے عرض کی:

کاش میں آپ کے ساتھ ہوتا تو وہ دورازہ میں بھی دیکھ لیتا، تو حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

اے ابو بکر! میری ساری امت میں سے پہلے تم جنت میں جاؤ گے، اور وہ دروازہ دیکھ لو گے۔

اس پر ملا علی قاری رحمہ اللہ نے فرمایا:

فِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّهُ اَفْضَلُ الْاُمَّةِ وَ اِلَّا لَمَا سَبَقَهُمْ فِى دُخُوْلِ الْجَنَّةِ.

یہ حدیث اس بات پر دلیل ہے کہ سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- ساری امت سے افضل ہیں، ورنہ جنت میں داخلہ کے وقت سب سے مقدم نہ ہوتے۔

مرقات

علامہ ابن حجر مکی - رحمۃ اللہ علیہ - المتوفی ۹۷۴ھ کا عقیدہ

امام ابن ابی حاتم اور امام قتیبہ کے نزدیک یہ آیت

قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِىْ بَأْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ أَوْ يُسْلِمُوْنَ فَإِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ أَجْرًا حَسَنًا وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيْمًا o

خلافت صدیق اکبر - رضی اللہ عنہ - پر مضبوط دلیل ہے

قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِىْ بَأْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ أَوْ يُسْلِمُوْنَ فَإِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ أَجْرًا حَسَنًا وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيْمًا o سورہ الفتح: آیت ۱۶

قَالَ ابْنُ اَبِىْ حَاتِمٍ وَقُتَيْبَةَ وَغَيْرُهُمَا هٰذِهِ الْاٰيَةُ حُجَّةٌ عَلٰى خلاَفَةِ الصِّدِّيْقِ لِاَنَّهُ الَّذِىْ دَعَا اِلٰى قِتَالِهِمْ فَقَالَ الشَّيْخُ اَبُو الْحَسَنِ الْاَشْعَرِىُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ اِمَامُ اَهْلِ السُّنَّةِ سَمِعْتُ الْاِمَامَ اَبَا الْعَبَّاسِ بْنَ سُرَيْجٍ يَقُوْلُ :

اَلصِّدِّیْقُ فِیْ الْقُرْآنِ فِیْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ قَالَ : لِاَنَّ اَھْلَ الْعِلْمِ اَجْمَعُوْا عَلٰی اَنَّہٗ لَمْ یَکُنْ بَعْدَ نُزُوْلِھَا قِتَالٌ دُعُوْا اِلَیْہِ اِلَّا دُعَاءُ اَبِیْ بَکْرٍ لَھُمْ وَلِلنَّاسِ اِلٰی قِتَالِ اَھْلِ الرِّدَّۃِ وَمَنْ مَنَعَ الزَّکَاۃَ قَالَ فَدَلَّ ذَالِکَ عَلٰی وُجُوْبِ خَلَافَۃِ اَبِیْ بَکْرٍ وَافْتِرَاضِ طَاعَتِہٖ اِذْ اَخْبَرَ اللّٰہُ اَنَّ الْمُتَوَلِّیَ عَنْ ذَالِکَ یُعَذَّبُ عَذَابًا اَلِیْماً ۔

ابن ابی حاتم، ابن قتیبہ وغیرہ محدثین فرماتے ہیں:

یہ آیہء کریمہ سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ- کی خلافت پر ایک حجت یعنی مضبوط دلیل ہے اس لئے آپ ہی مرتدین اور مانعین زکاۃ کے خلاف قتال و جہاد کے داعی ہیں۔امام اھل سنت الشیخ ابوالحسن اشعری فرماتے ہیں کہ:

میں نے ابوالعباس بن سریج کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قرآن کریم میں اس آیت سے مراد سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ- ہیں۔آپ نے فرمایا:

تمام اہل علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ اس آیت کے نزول کے بعد کوئی بھی جہاد کی طرف دعوت نہیں دی گئی نزول آیت کے بعد صرف سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ- نے مرتدین اور مانعین زکاۃ کے خلاف دعوت جہاد دی ہے۔یہ اس بات کی دلیل ہے کہ سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ- کی خلافت واجب اوران کی اطاعت سب پر فرض تھی۔یہ آیات مبارکہ سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ- کی خلافت پر براھین قاطعہ ہیں۔

بعد الانبیاء

حضرات خلفاء راشدین ۔ رضی اللہ عنہم ۔ کی خلافت منصوص من اللہ ہے اللہ تعالیٰ کے وعدہ کی تکمیل ہے

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ الاية

اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے تم میں سے ان لوگوں کے ساتھ جو اعمال صالحہ کرتے ہیں البتہ وہ ان کو زمین پر خلیفہ بنائے گا جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا۔

النور: ۵۵

خلیفہ راشد کیلئے سب سے افضل ہونا ضروری ہے

خلافت عامہ میں سب سے افضل و برتر ہونا ضروری نہیں لیکن خلافِ خاصہ، خلافت راشدہ، خلافت علی منہاج النبوہ کیلئے سب سے افضل و برتر ہونا ضروری ہے۔
باتفاق اھل اسلام حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کے بعد سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-خلیفہ راشد ہیں اور آپ ہی خلیفۃ رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کے لقب سے ملقب ہوئے اس لئے آپ ہی صحابہ کرام علیہم السلام میں سب سے افضل و برتر ہیں۔

سیدنا ابن حجر مکی - رحمۃ اللہ علیہ - المتوفی ۹۷۴ھ کا عقیدہ

سیدنا صدیق اکبر - رضی اللہ عنہ - کی افضلیت دلیل قطعی سے ثابت ہے

وَلَكَ اَنْ تَقُوْلَ اَنَّ اَفْضَلِيَّةَ اَبِى بَكْرٍ ثَبَتَتْ بِالْقَطْعِ حَتّٰى عِنْدَ غَيْرِ الْاَشْعَرِيِّ اَيْضاً .

اور تمہارے لئے مناسب ہے کہ تم کہہ دو سیدنا صدیق اکبر - رضی اللہ عنہ - کی افضلیت دلائل قطعیہ سے ثابت ہے حتیٰ کہ غیر اشعریوں کے نزدیک بھی۔

الصواعق المحرقہ

محدث امام ابن حجر مکی - رحمۃ اللہ علیہ - المتوفی ۹۷۴ھ کا عقیدہ

تمام سلف صالحین نے ترتیب خلافت کے مطابق ہی خلفاء اربعہ کو افضل و برتر قرار دیا ہے اگر وہ دلیل قطعی پر مطلع نہ ہوتے تو افضلیت پر اتفاق نہ کرتے

لٰكِنَّا وَجَدْنَا السَّلَفَ فَضَّلُوْهُمْ كَذَالِكَ وَحُسْنُ ظَنِّنَا قَاضٍ بِاَنَّهُمْ لَوْ لَمْ يَطَّلِعُوْا عَلٰى دَلِيْلٍ فِيْ ذَالِكَ لَمَا اَطْبَقُوْا عَلَيْهِ فَلَزِمْنَا اِتِّبَاعَهُمْ فِيْهِ .

لیکن ہم نے سلف صالحین کو پایا ہے کہ وہ انہیں ایسے ہی - ترتیب خلافت پر - فضیلت دیتے ہیں اور ہمارا حسن ظن فیصلہ کرنے والا ہے کہ اگر وہ اس کی دلیل پر مطلع نہ ہوتے تو وہ اس افضلیت پر اتفاق نہ کرتے پر ہم نے اس مسئلہ میں ان کی اتباع و پیروی کو لازم پکڑا۔

الصواعق المحرقہ ۶۰

شارح بخاری امام شہاب الدین ابوالعباس احمد بن محمد شافعی قسطلانی -رحمۃ اللہ علیہ- المتوفی ۹۲۳ھ کا نظریہ

اھل سنت کا اجماع ہے کہ خلفاء راشدین کی افضلیت ترتیب خلافت پر ہے

وَقَدْ وَقَعَ الْاِجْمَاعُ بَیْنَ اَھْلِ السُّنَّةِ اَنَّ مَرْتَبَتَھُمْ فِی الْفَضْلِ کَتَرْتِیْبِھِمْ فِی الْخَلَافَةِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْھُمْ. (۱)

تمام اہل سنت کا اس پر اجماع واقع ہوا ہے کہ خلفائے اربعہ کی افضلیت کا مرتبہ ان کی ترتیب خلافت کے لحاظ سے ہے۔

ارشادالساری

اجماع امت حجت شرعیہ ہے اس پر عمل کرنا واجب ہے

اِجْمَاعُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بَعْدَ مَا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ فِيْ فُرُوْعِ الدِّيْنِ حُجَّةٌ مُوْجِبَةٌ لِلْعَمَلِ بِهَا شَرْعاً كَرَامَةً لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ .

حضور سیدنا رسول اللہ ۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ۔ کی وفات کے بعد دین کے فروعی مسائل میں امت محمدیہ کا اجماع حجت شرعیہ ہے جس پر عمل کرنا واجب ہے اس اجماع کا حجت شرعی ہونا اس امت کی عظمت وکرامت کی وجہ سے ہے۔

اصول الشاشی

سیدنا امام احمد بن حجر مکی - رحمۃ اللہ علیہ - المتوفی ۹۷۴ھ کا عقیدہ

اجماع امت حجت شرعیہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو گمراہی پر جمع ہونے سے بچالیا ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ بھی ارشاد ہے کہ جو مومنوں کے علاوہ کوئی اور راہ اختیار کرے گا ھم اسے جہنم میں دھکیل دیں گے

قُلْتُ اَلْاِجْمَاعُ حُجَّةٌ عَلٰی کُلِّ اَحَدٍ وَاِنْ لَمْ یَعْرِفْ مُسْتَنَدَہٗ لِاَنَّ اللّٰہَ عَصَمَ ھٰذِہِ الْاُمَّۃَ مِنْ اَنْ تَجْمَعَ عَلٰی ضَلَالَۃٍ وَیَدُلَّ لِذَالِکَ بَلْ یُصَرِّحُ بِہٖ قَوْلُہٗ تَعَالٰی وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِہٖ جَھَنَّمَ وَسَآءَ تْ مَصِیْراً ۔

میں کہتا ہوں کہ اجماع ہر ایک پر حجۃ شرعیہ ہے اگر چہ اس کی اسناد معلوم نہ ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو گمراہی پر جمع ہونے سے محفوظ رکھا ہوا ہے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان اس پر دلالت بلکہ تصریح ہے کہ جو مومنین کے راستہ کو چھوڑ کر کسی اور راستے پر چلا ہم اس کو ادھر ہی چلائیں گے اور اس کو جہنم میں داخل کریں گے جو بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔

-☆-

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی - رحمۃ اللہ علیہ - المتوفی ۱۲۳۹ھ کا عقیدہ

سقیفہ میں موجود تمام انصار ومہاجرین نے سیدنا صدیق اکبر - رضی اللہ عنہ - کی افضلیت کا اقرار کیا اس لئے تو آپ کی افضلیت ثابت و مُسلّم اور قطعی ہے

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نقل فرماتے ہیں کہ:

عمرو بن ابوعبیدہ بن الجراح ہمیں دو کس اند کہ اول با ابوبکر صدیق در سقیفہ بیعت نمودہ بعد ازاں دیگراں و ہر دو دراں وقت در حق ابوبکر گفتہ اند کہ انت خیرنا وافضلنا ۔ تو بہترین ما ہستی و بزرگ ترین وایں کلمہ ایشان را جمیع حاضران از مہاجرین وانصار انکار نہ کردہ بلکہ مسلم داشتہ پس خیریت وافضلیت ابوبکر نزد جمیع صحابہ مسلم الثبوت وقطعی بود۔

سقیفہ بنی ساعدہ میں سب سے پہلے بیعت کرنے والے حضرت عمر اور حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہما تھے اور اسی وقت سیدنا ابوبکر صدیق کی شان سخاوت میں اَنْتَ خَیْرُنَا وَاَفْضَلُنَا کے الفاظ کہے یعنی آپ ہم سب سے افضل یعنی بزرگ ہیں یہ کلمات وہاں موجود انصار ومہاجرین کے پورے مجمع نے سنے اور تردید نہیں کی بلکہ پورے مجمع نے تسلیم کئے پس سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خیریت اور افضلیت ثابت، مسلم اور قطعی تھی۔

تحفہ اثناعشریہ صفحہ ۲۷۱

سیدنا ملا علی قاری مکی ۔ رحمۃ اللہ علیہ ۔ المتوفی ۱۰۱۴ھ کا عقیدہ

سیدنا صدیق اکبر ۔ رضی اللہ عنہ ۔ کی افضلیت قطعی ہے کیونکہ حضور سیدنا نبی کریم ۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ نے سیدنا علی مرتضیٰ اور دیگر صحابہ کرام ۔ رضی اللہ عنہم ۔ کی موجودگی میں آپ کو امام مقرر فرمایا اس لئے آپ کی افضلیت مسلم ہے

وَالَّذِیْ اَعْتَقِدُہٗ وَفِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَعْتَمِدُہٗ اَنَّ تَفْضِیْلَ اَبِیْ بَکْرٍ قَطْعِیٌّ حَیْثُ اَمَرَہٗ ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ۔ بِالْاِمَامَۃِ عَلٰی طَرِیْقِ نِیَابَۃٍ مَعَ اَنَّ الْمَعْلُوْمَ مِنَ الدِّیْنِ اَنَّ الْاَوْلٰی بِالْاَمَامَۃِ اَفْضَلُ وَقَدْ کَانَ عَلِیٌّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ حَاضِراً فِی الْمَدِیْنَۃِ وَکَذَا غَیْرُہٗ مِنْ اَکَابِرِ الصَّحَابَۃِ وَعَیَّنَہٗ عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ لَمَا عُلِمَ اَنَّہٗ اَفْضَلُ تِلْکَ الْاَنَامِ فِی تِلْکَ الْاَیَّامِ حَتّٰی اَنَّہٗ تَاَخَّرَ مَرَّۃً فَتَقَدَّمَ عُمَرُ فَقَالَ عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ اَبَی اللّٰہُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَابَکْرٍ .

شرح فقہ اکبر، ۶۷ مطبوعہ سعیدی کراچی

وہ بات جس پر میرا اعتقاد ہے اور اللہ تعالیٰ کے دین میں میں جس پر اعتماد کرتا ہوں کہ سیدنا صدیق اکبر۔رضی اللہ عنہ۔کی افضلیت قطعی ہے کیونکہ حضور سیدنا رسول اللہ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم۔نے اپنا نائب بنا کر ان کو امامت کا حکم فرمایا تھا جب کہ دین میں یہ بات معلوم ہے کہ افضل آدمی ہی امامت کا اہل ہے اس وقت حضرت علی اور دیگر صحابہ کبار بھی مدینہ منورہ میں موجود تھے اس کے باوجود حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم۔نے حضرت ابوبکر صدیق کو امامت کیلئے فرمایا کیونکہ آپ جانتے تھے کہ اس وقت ابوبکر سے بہتر کوئی آدمی نہیں یہاں تک کہ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نماز کیلئے آگے بھی کیا گیا پھر بھی آپ نے فرمایا:

ابوبکر صدیق کے علاوہ ہر آدمی کا اللہ اور مومنین نے انکار کیا ہے۔

حضرت مُحِبُّ الدین طبری - رحمۃ اللہ علیہ - المتوفی ۹۷۳ھ کا عقیدہ سیدنا فاروق اکبر - رضی اللہ عنہ - کی خلافت پر صحابہ کرام - رضی اللہ عنہم - کا اجماع ہوا اور اجماع حُجت شرعیہ ہے

محبّ الدین الطبری نے نقل فرمایا:

وَقَدْ رَایٰ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ـ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ـ جَمِیْعاً اَنْ یَسْتَخْلِفُوْا اَبَابَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ خَرَّجَہٗ ابْنُ السَّرِیِّ وَھٰذَا مِنْ اَقْوَی الْاَدِلَّۃِ عَلٰی خَلَافَتِہٖ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَاِنَّ الْاِجْمَاعَ قَطْعِیٌّ .

حضور سیدنا رسول اللہ - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کے جمیع صحابہ کی رائے یہ تھی کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کر لیا جائے محبّ الطبری فرماتے ہیں کہ ابوبکر صدیق کی خلافت کی صحت پر جتنی دلیلیں ہیں ان تمام دلیلوں میں یہ سب سے قوی دلیل ہے کیونکہ اس پر تمام صحابہ کا اجماع ہے اور یہ اجماع قطعی ہے۔

الریاض النضرۃ جلد ۱ صفحہ ۲۲۰

امام ربانی سیدنا عبدالوھاب شعرانی -رحمۃ اللہ علیہ- المتوفی 973ھ اور سیدنا تقی الدین بن ابو منصور -رحمۃ اللہ علیہ- کا عقیدہ

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اس امت، بلکہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی امتوں، انکے صحابہ سے افضل و برتر ہیں کیونکہ آپ مع صدیقیت کے مصطفٰی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کے ساتھ ایسے تھے جیسے سایہ انسان کے ساتھ ہوتا ہے

وَقَالَ الشَّيْخُ تَقِيُّ الدِّيْنِ بْنُ اَبِى الْمَنْصُوْرِ فِىْ عَقِيْدَتِهٖ وَيَعْتَقِدُ اَنَّ اَبَابَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَفْضَلُ مِنْ سَائِرِ الْاُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ وَسَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ وَاَصْحَابِهِمْ لِاَنَّهٗ كَانَ مُلَازِمًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ بِالصِّدِّيْقِيَّةِ لَزُوْمَ الظِّلِّ لِلشَّاخِصِ حَتّٰى فِىْ مِيْثَاقِ الْاَنْبِيَاءِ وَلِذَالِكَ كَانَ اَوَّلَ مَنْ صَدَّقَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ۔

الیواقیت والجواھر صفحہ ۴۳۸

شیخ تقی الدین بن ابی منصور-رحمۃ اللہ علیہ- نے اپنے عقیدہ میں بیان فرمایا:

یہ اعتقاد رکھا جائے گا کہ سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-تمام امتِ محمدیہ سے افضل ہیں اور دیگر تمام انبیاء کرام کی امتوں اور ان کے اصحاب سے بھی افضل ہیں کیونکہ سیدنا صدیق اکبر- رضی اللہ عنہ-حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کے ساتھ صدیقیت کے ساتھ متلازم تھے جیسے سایہ کا سایہ دار کے ساتھ متلازم ہوتا ہے حتی کہ میثاق انبیاء کرام علیہم السلام میں بھی آپ کے ساتھ تھے اسی وجہ سے آپ سب سے پہلے حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- پر ایمان لائے۔

علامہ بدرالدین عینی شارح بخاری ـ رحمۃ اللہ علیہ ـ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم ـ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ـ نے اپنی زندگی میں ہی بتادیا تھا کہ میرے بعد خلیفہ صدیق اکبر ہوگا

مَا رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ مِنْ حَدِيْثِ عِصْمَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ :
قُلْنَا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلٰى مَنْ نَدْفَعُ صَدَقَاتِ اَمْوَالِنَا بَعْدَكَ ؟ قَالَ : اِلٰى اَبِىْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ .

حدیث عصمہ بن مالک میں ہے انہوں نے بیان کیا:
ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کے بعد ھم اپنے صدقات کس کو دیں؟ حضور ـ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ـ نے جواباً فرمایا:
ابوبکر صدیق کو ـ رضی اللہ عنہ ـ۔

عمدۃ القاری فی شرح صحیح البخاری جلد ۱۷ صفحہ ۲۴۸

صاحب عمدۃ القاری علامہ بدرالدین عینی۔رحمۃ اللہ علیہ۔کا عقیدہ سیدنا صدیق اکبر۔رضی اللہ عنہ۔حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔کے بعد سب سے افضل و برتر ہیں

مُطَابَقَتْهُ لِلتَّرْجَمَةِ ظَاهِرَةٌ ، وَذَالِكَ لِأَنَّ كَوْنَ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَى النَّبِيِّ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ اَبَا بَكْرٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ لَهٗ فَضْلاً كَثِيْراً وَاَنَّهٗ اَفْضَلُ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِيِّ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔.

اس کے ترجمہ سے مطابقت ظاہر ہے کیونکہ آپ حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔کو سب لوگوں سے محبوب تھے اور یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آپ کے مقدر میں بہت بڑی فضیلت ہے بلکہ حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔کے بعد سب لوگوں سے افضل ہیں۔

عمدۃ القاری فی شرح صحیح البخاری جلد ۱۷ صفحہ ۲۵۱

شارح بخاری علامہ ابن ملقن المتوفی ۸۰۴ھ کا عقیدہ

اھل سنت و جماعت کا اجماع ہے کہ سیدنا صدیق اکبر۔رضی اللہ عنہ۔ سب صحابہ کرام۔رضی اللہ عنہم۔سے افضل واعلیٰ ہیں

قَالَ :

اَلْاِجْمَاعُ مِنْ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ عَلٰی اَنَّ الصِّدِّيْقَ اَفْضَلُ الصَّحَابَةِ ، ثُمَّ عُمَرَ .

اھل سنت و جماعت کا اجماع ہے کہ

سیدنا صدیق اکبر۔رضی اللہ عنہ۔افضل الصحابہ۔سب صحابہ کرام۔رضی اللہ عنہم۔سے افضل و برتر۔ ہیں پھران کے بعد سیدنا فاروق اعظم۔رضی اللہ عنہ۔۔

-☆-

التوضیح لشرح الجامع الصحیح جلد ۲۰ صفحہ ۲۵۰

کسی عقیدہ پر اھل سنت کا اجماع اس عقیدہ کے حق و سچ ہونے کی نشانی ہے، شارح بخاری علامہ ابن ملقن -رحمۃ اللہ علیہ- کس واضح انداز میں فرما رہے ہیں کہ افضل الصحابہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں اور اس پر اھل سنت و جماعت کا اجماع ہے۔اب اجماعی عقیدہ سے پھر کر اپنے مخصوص عزائم کیلئے اھل سنت کو گمراہ کرنے کی کوشش کیا اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ ہوگی؟ کیا ایسا عالم جو حقیقت جانتے ہوئے بھی مسلمانوں کو ان کے اجماعی عقیدہ سے منحرف کرے وہ حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے غضب وناراضگی سے بچ سکے گا۔

سن لیجئے! جس سے حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ناراض ہو گئے اس کیلئے نجات کیسے ہوگی؟ اس لئے اے کج کلاہان علم ودانش آج ہی سنبھل جایئے امت کو گمراہی کے اندھیرے میں مت ڈالئے ایسا نہ ہو کہ جن کی شفاعت کی امید پر ہم جی رہے ہیں وہی ناراض ہو جائیں واللہ! اگر وہ ناراض ہو گئے تو سن لیجئے! اللہ تعالیٰ بھی پھر اپنے کرم کے دروازے بند کر دے گا۔

العیاذ باللہ من ذالک۔

سیدنا بلگرامی -رحمۃ اللہ علیہ- کا عقیدہ کہ اگر تمام امت کے ایمان کو صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- کے ایمان سے وزن کیا جائے تو سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- کا ایمان تمام امت کے ایمان سے وزنی ہوگا

حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے فرمایا:

لَوِ اتَّزَنَ اِيْمَانُ اَبِىْ بَكْرٍ مَعَ اِيْمَانِ جَمِيْعِ اُمَّتِىْ لَرَجَحَ .

اگر ابوبکر کے ایمان کا میری امت کے ایمان سے وزن کیا جائے تو صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- کا ایمان بھاری نکلے گا۔

سبع سنابل صفحہ ٦٦

خلافتِ راشدہ کی مدت تیس سال ہے یہ زمانہ سیدنا صدیق اکبر، سیدنا فاروق اعظم، سیدنا عثمان ذی النورین اور سیدنا علی مرتضٰی -رضی اللہ عنہم- کی خلافت مبارکہ تک ہے

أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ : أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ قَالَ : حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جَمْهَانَ ، عَنْ سَفِينَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ ـ:

الْخِلَافَةُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ سَنَةً ، ثُمَّ مُلْكًا بَعْدَ ذَالِكَ . قَالَ : فَحَسَبْنَا فَوَجَدْنَا أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيًّا .

السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث (۸۰۹۹) جلد ۷ صفحہ ۳۱۳
صحیح سنن ابو داوٗد رقم الحدیث (۴۶۴۶) جلد ۳ صفحہ ۱۲۹
قال الالبانی: حسن صحیح بالفاظ مختلفۃ
صحیح سنن ابو داوٗد رقم الحدیث (۴۶۴۷) جلد ۳ صفحہ ۱۳۰
قال الالبانی: حسن صحیح بالفاظ مختلفۃ

ترجمة الحديث:

سیدنا سفینہ-رضی اللہ عنہ جو حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کے آزاد کردہ غلام ہیں نے فرمایا: حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

میری امت میں خلافت -خلافت علی منہاج النبوۃ، خلافتِ راشدہ -تیس -۳۰-سال رہے گی پھر اس کے بعد بادشاہت ہوگی۔ راوی فرماتے ہیں:

ہم نے حساب لگایا تو ہم نے سیدنا ابوبکر صدیق، سیدنا عمر فاروق، سیدنا عثمان ذی النورین اور سیدنا علی مرتضٰی-رضی اللہ عنہم-کی خلافت تک پایا۔

-☆-

صحیح سنن الترمذی رقم الحدیث (۲۲۲۶) جلد۲ صفحہ۴۸۶

قال الالبانی: صحیح

سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ / رقم الحدیث (۴۵۹) جلد۱ صفحہ۸۲۰

قال الالبانی: قلت: ولذا لک قوی حدیثہ ھذا من سبق ذکرہ، ومنھم الحاکم صحح اسنادہ ھا؛ کما صححہ فی حدیث آخر ۳/۶۰۶ قرنہ احمد بھذا الحدیث، ووافقہ الذھبی

المستدرک للحاکم رقم الحدیث (۴۶۹۷) جلد۵ صفحہ۱۷۶۵

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۱۹۱۹) جلد۳۶ صفحہ۲۴۸

قال شعیب الارنؤوط اسنادہ حسن، رجالہ ثقات رجال الصحیح غیر سعید بن جُمھان-وھو الاسلمی ابو حفص البصری-فھو صدوق من رجال اصحاب السنن

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۱۹۲۸) جلد۳۶ صفحہ۲۵۶

قال شعیب الارنؤوط اسنادہ حسن، حشرج بن نُباتۃ العبسي وسعید بن جُمھان، صدوقان

البحر الزخار المعروف بمسند البزار / رقم الحدیث (۳۸۲۸) جلد۹ صفحہ۲۸۰

المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث (۱۳) جلد۱ صفحہ۵۵

المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث (۱۳۶) جلد۱ صفحہ۸۹

المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث (۶۴۴۲) جلد۷ صفحہ۸۳

المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (٦٤٤٣)	جلد ٧	صفحہ ٨٣
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (٦٤٤٤)	جلد ٧	صفحہ ٨٤
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (٦٦٥٧)	جلد ١٥	صفحہ ٣٤
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ حسن..................وباقی السند رجالہ ثقات		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (٦٩٤٣)	جلد ١٥	صفحہ ٣٩٢
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ حسن		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (٦٦٢٣)	جلد ٩	صفحہ ٣٤٩
قال الالبانی	حسن صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (٦٩٠٤)	جلد ١٠	صفحہ ٧٨
قال الالبانی	حسن صحیح		

حضور سیدنا نبی کریم - فدہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے زمانہ اقدس میں
حضرات صحابہ کرام - رضی اللہ عنہم - سب سے افضل سیدنا صدیق اکبر کو پھر
سیدنا عمر فاروق کو پھر سیدنا عثمان ذی النورین - رضی اللہ عنہم - کو جانتے تھے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ـ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ـ قَالَ :
كُنَّا نُخَيِّرُ بَيْنَ النَّاسِ فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ فَنُخَيِّرُ اَبَا بَكْرٍ ، ثُمَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، ثُمَّ عُثْمَانَ بنَ عَفَّانَ ـ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَ ـ .

ترجمة الحديث:

سیدنا عبداللہ بن عمر - رضی اللہ عنہما - نے فرمایا:
ہم حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے زمانہ اقدس میں کسی کو افضل جانتے تو سیدنا ابوبکر صدیق - رضی اللہ عنہ - کو سب سے افضل جانتے پھر سیدنا عمر فاروق - رضی اللہ عنہ - کو پھر سیدنا عثمان غنی - رضی اللہ عنہ - کو۔

صحیح البخاری　رقم الحدیث (۳۶۵۵)　جلد ۳　صفحہ ۱۱۲۵

سیدنا علی مرتضیٰ خلیفہ راشد اور سیدنا زبیر۔رضی اللہ عنہما۔کا فرمان ذیشان ھم سیدنا صدیق اکبر۔رضی اللہ عنہ۔کو خلافت کا زیادہ حقدار سمجھتے ہیں کیونکہ آپ صاحب غار اور ثانی اثنین ہیں اور حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔نے انہیں اپنی حیات مبارکہ میں نماز پڑھانے کا حکم فرمادیا تھا

قَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَالزُّبَیْرُ مَا غَضَبْنَا اِلَّا لِاَنَّا قَدْ اُخِّرْنَا عَنِ الْمُشَاوَرَۃِ وَاِنَّا نَرٰی اَبَابَکْرٍ اَحَقَّ النَّاسِ بِھا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ۔ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ۔ اِنَّہٗ لَصَاحِبُ الْغَارِ وَثَانِی اثْنَیْنِ وَاِنَّا لَنَعْلَمَ بِشَرْفِہٖ وَکِبْرِہٖ وَلَقَدْ اَمَرَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ ۔ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ۔ بِالصَّلَاۃِ بِالنَّاسِ وَھُوَ حَیٌّ .

حضرت علی اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

المستدرک للحاکم رقم الحدیث (۴۴۲۲) جلد۵ صفحہ۱۶۷۰

قال الحاکم ھذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین اولم یخرجاہ

قال الذھبی علی شرط البخاری ومسلم

ہمارا ناراض ہونا اس وجہ سے تھا کہ مشاورت کے معاملہ میں ہمیں موخر کیا گیا اور ہماری رائے یہی ہے کہ ابوبکر حضور سیدنا رسول اللہ ۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ کے بعد خلافت کے زیادہ حقدار تھے ۔ بے شک وہی صاحب غار اور ثانی اثنین ہیں اور بیشک ہم ان کی افضلیت اور بزرگی کو مانتے ہیں اور حضور سیدنا رسول اللہ ۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ نے اپنی زندگی میں ان کو نماز پڑھانے کا حکم فرمایا تھا۔

۔☆۔

سیدنا علی مرتضیٰ امیر المؤمنین ۔ رضی اللہ عنہ ۔ کی گواہی کہ حضور سیدنا نبی کریم ۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ کے بعد سب سے افضل سیدنا صدیق اکبر ۔ رضی اللہ عنہ ۔ ہیں پھر ان کے بعد سیدنا عمر فاروق ۔ رضی اللہ عنہ ۔ ہیں

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنْفِيَّةِ قَالَ :
قُلْتُ لِاَبِىْ : اَىُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ۔صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ ؟ قَالَ : اَبُوْبَكْرٍ ، قُلْتُ : ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ : ثُمَّ عُمَرُ ، وَخَشِيتُ اَنْ يَقُولَ عُثْمَانَ ، قُلْتُ : ثُمَّ اَنْتَ ؟ قَالَ : مَا اَنَا اِلَّا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

ترجمة الحديث:

سیدنا محمد بن حنفیہ ۔ رحمۃ اللہ علیہ ۔ نے فرمایا:
میں نے اپنے والد گرامی ۔ سیدنا علی مرتضیٰ امیر المؤمنین ۔ رضی اللہ عنہ سے عرض کی:

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۶۷۱)	جلد ۳	صفحہ ۱۱۲۹
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۴۶۲۹)	جلد ۳	صفحہ ۱۲۶
قال الالبانی	صحیح		

حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے بعد لوگوں میں کون سب سے بہتر وافضل ہے؟ انہوں نے فرمایا:

سیدنا ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ-۔ میں نے عرض کی: پھر ان کے بعد؟ تو آپ نے فرمایا: سیدنا عمر فاروق -رضی اللہ عنہ- اور مجھے ڈر ہوا کہ آپ اب سیدنا عثمان -رضی اللہ عنہ- کا نام لیں گے تو میں نے عرض کی: پھر آپ سب سے افضل ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا:

میں مسلمانوں میں سے ایک آدمی ہوں۔

-☆-

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- نے اپنے وصال اقدس پر کسی کو اپنا خلیفہ نہیں بنایا اگر کسی کو بناتے تو صدیق اکبر پھر عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو بناتے

أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ : أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ :

قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ ـ وَلَمْ يَسْتَخْلِفْ قَالَتْ : وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ ـ :

لَوْ كُنْتُ مُسْتَخْلِفًا أَحَدًا لَاسْتَخْلَفْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ .

السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث (۸۰۶۴) جلد ۷ صفحہ ۲۹۹

مسند اسحاق بن راھویہ رقم الحدیث (۱۲۵۳) جلد ۳ صفحہ ۶۶۰

فضائل الصحابۃ للامام احمد بن حنبل/رقم الحدیث (۲۰۳) جلد ۱ صفحہ ۱۸۹

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۴۳۴۶) جلد ۴۰ صفحہ ۴۰۳

قال شعیب الارنووط اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین

السنۃ لابی بکر بن خلال رقم الحدیث (۳۳۰) جلد ۱ صفحہ ۲۷۲

ترجمة الحديث:

سیدہ عائشہ صدیقہ ام المؤمنین -رضی اللہ عنہا- نے بیان فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا وصال مبارک ہوگیا جبکہ آپ نے کسی کو خلیفہ نہیں بنایا آپ -سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا- نے فرمایا اور حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

اگر میں کسی کو خلیفہ بناتا تو یقیناً ابوبکر کو اور پھر عمر کو خلیفہ بناتا۔

-☆-

المستدرک للحاکم   رقم الحدیث (۴۴۶۴)   جلد ۵   صفحہ ۱۶۸۵

قال الحاکم   ھذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ

قال الذھبی   علی شرط البخاری ومسلم

حضور سیدنا نبی کریم ۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ اگر کسی کو خلیفہ نامزد کرتے تو سب سے پہلے سیدنا صدیق اکبر پھر سیدنا فاروق اعظم پھر سیدنا ابو عبیدہ بن جراح ۔ رضی اللہ عنہم ۔ کو مقرر فرماتے

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، وَمُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ أَبِي عُمَيْسٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ :
سَمِعْتُ عَائِشَةَ ۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ۔ وَسُئِلَتْ مَنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ ۔ مُسْتَخْلِفًا لَوِ اسْتَخْلَفَ ؟ قَالَتْ : أَبُو بَكْرٍ ، ثُمَّ قِيلَ لَهَا : مَنْ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ ؟ قَالَتْ : عُمَرُ ، ثُمَّ قِيلَ لَهَا : مَنْ بَعْدَ عُمَرَ ؟ قَالَتْ : أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ ، ثُمَّ انْتَهَتْ إِلَى ذَا .

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۳۸۵/۹)		جلد ۴	صفحہ ۱۹۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۴۳۴۶)		جلد ۴۰	صفحہ ۴۰۳
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین	مختصراً		
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۸۱۴۵)		جلد ۷	صفحہ ۳۳۰

ترجمة الحديث:

جناب ابن ابی ملیکہ نے فرمایا:

میں نے سنا سیدہ عائشہ صدیقہ ام المؤمنین-رضی اللہ عنہا-کو جبکہ آپ سے پوچھا گیا اگر حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کسی خلیفہ بناتے تو کسے بناتے؟ آپ نے فرمایا:

ابوبکر صدیق-رضی اللہ عنہ-کو پھر عرض کی گئی: ابوبکر صدیق-رضی اللہ عنہ-کے بعد کس کو؟ تو آپ نے فرمایا:

عمر-رضی اللہ عنہ-کو پھر آپ سے عرض کی گئی: سیدنا عمر فاروق-رضی اللہ عنہ-کے بعد کس کو؟ آپ نے فرمایا:

سیدنا ابوعبیدہ بن جراح-رضی اللہ عنہ-کو پھر یہاں تک پہنچ کر آپ خاموش ہوگئیں۔

-☆-

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی حیات مبارکہ میں ہی حضرات صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- کہا کرتے تھے کہ اس امت میں حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے بعد سب سے افضل ابوبکر صدیق ہیں پھر عمر فاروق پھر عثمان غنی -رضی اللہ عنہم- ہیں

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ـ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ـ قَالَ:
كُنَّا نَقُوْلُ ـ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ حَيٌّ: ـ اَفْضَلُ اُمَّةَ النَّبِيِّ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ بَعْدَهُ اَبُوْبَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ عُثْمَانُ ـ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ـ.

صحیح سنن ابوداؤد رقم الحدیث (۴۶۲۸) جلد۳ صفحہ۱۲۶
قال الالبانی صحیح
فضائل الصحابۃ: (۵۶) ا/ ۱۰۷، ۱۰۸
الجامع لعلوم الامام احمد۴/ ۲۹۵

ترجمۃ الحدیث:

سیدنا عبداللہ بن عمر -رضی اللہ عنہما- نے فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ- فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- جب حَیّ -زندہ- تھے تو ہم کہا کرتے تھے: حضور سیدنا رسول اللہ- فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کی امت میں آپ کے بعد سب سے افضل سیدنا ابوبکر صدیق پھر سیدنا عمر فاروق پھر سیدنا عثمان غنی -رضی اللہ عنہم- ہیں۔

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- نے خواب میں دیکھا کہ آپ کنویں سے پانی نکال رہے ہیں، آپ کے بعد سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- نے ایک یا دو ڈول نکالے پھر فاروق اعظم -رضی اللہ عنہ- کی باری آئی تو وہ ڈول عظیم ڈول میں بدل گیا آپ نے خوب پانی نکالا

أَخْبَرَنِی عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، أَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ ۔ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِیَّ ۔صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ يَقُوْلُ :

بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ ، رَاَيْتُنِیْ عَلَی قَلِيْبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ ، فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ ، ثُمَّ اَخَذَهَا ابْنُ اَبِیْ قُحَافَةَ ، فَنَزَعَ ذَنُوْبًا اَوْذَنُوْبَيْنِ وَفِیْ نَزْعِهِ ضَعْفٌ ، وَلْيَغْفِرِاللّٰهُ لَهُ ، ثُمَّ اسْتَحَالَتِ الدَّلْوُ غَرْبًا ، فَاَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ ، فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ ابْنُ الْخَطَّابِ ، حَتّٰی ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ.

صحیح البخاری　　رقم الحدیث (٣٦٦٤)　　جلد٣　　صفحہ ١١٢٧

ترجمۃ الحدیث:

سیدنا ابو ہریرہ-رضی اللہ عنہ- نے روایت فرمایا کہ:

میں نے سنا حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ارشاد فرما رہے تھے:

میں سو رہا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو ایک کنویں پر دیکھا جس پر ڈول تھا تو میں نے اس سے جتنا اللہ تعالیٰ کو منظور تھا پانی نکالا پھر اس ڈول کو ابو قحافہ کے بیٹے -ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ- نے پکڑ لیا تو انہوں نے ایک ڈول یا دو ڈول پانی نکالا ان کے پانی نکالنے میں ضعف تھا اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے پھر وہ ڈول بڑے ڈول میں تبدیل ہو گیا تو اسے عمر بن خطاب -رضی اللہ عنہ- نے لے لیا تو میں نے لوگوں میں ایسا سردار نہیں دیکھا جو عمر بن خطاب کی طرح پانی نکالتا ہو حتی کہ لوگوں نے اپنے اونٹوں کو پانی پلا کر پانی کے گرد بٹھا دیا۔

-☆-

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۰۲۱)	جلد ۴	صفحہ ۲۱۹۸
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۰۲۲)	جلد ۴	صفحہ ۲۱۹۸
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۴۷۵)	جلد ۴	صفحہ ۲۳۳۳
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۳۹۲)	جلد ۴	صفحہ ۱۸۶۰
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۱۹۲)	جلد ۴	صفحہ ۸۰
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۷۵۸۸)	جلد ۷	صفحہ ۱۰۹
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۸۰۶۲)	جلد ۷	صفحہ ۲۹۹
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۸۹۸)	جلد ۱۵	صفحہ ۳۲۲
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۸۵۹)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۹
قال الالبانی:	صحیح		

عَبْقَرِی: ہرنادر چیز کو کہتے ہیں پھر سردار اور قوم کے بڑے شخص کو بھی کہنے لگے۔

لغات الحدیث ع/۱۱

اِغْرَاب: ڈھول بھرنا

سیدنا عمر -رضی اللہ عنہ- کے ہاتھ میں چرسہ ہو گیا یعنی بڑا ڈھول جو بھینس یا بیل کی کھال سے بنایا جاتا ہے جس سے کھیتوں اور باغوں کی آبیاری کرتے ہیں۔ لغات الحدیث غ/۲۰

حَتَّی ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ.

یہاں تک کہ لوگوں نے اپنے اونٹوں کو پانی پلا کر پانی کے گرد بٹھا دیا یعنی حضرت عمر -رضی اللہ عنہ- کے وقت میں اسلام ایسا پھیلے گا اور فتوحات اتنی بے شمار ہوں گی کہ لوگ مال اور دولت سے سیراب ہو جائیں گے۔

-☆-

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۷۹۳)	جلد ۹	صفحہ ۴
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (٦۴۴۲)	جلد ۸	صفحہ ۴٦۵
قال المحقق	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۲۸٦۹)	جلد ۱	صفحہ ۵۵۴
قال الالبانی	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۹۸٦)	جلد ۵	صفحہ ۴۰۰
قال الالبانی	متفق علیہ		

حضور سید نا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- نے فرمایا:
میرے بعد ابوبکر وعمر -رضی اللہ عنہما- کی اقتداء و پیروی کرنا

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ ۔ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :

اِنِّی لَآ اَدْرِی مَا قَدْرُ بَقَائِی فِيْكُمْ فَاقْتَدُوْا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِیْ ۔ وَاَشَارَ اِلَى اَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ ۔ .

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۹۷)	جلد ۱	صفحہ ۸۰
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۶۶۲)	جلد ۳	صفحہ ۵۰۲
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۶۶۳)	جلد ۳	صفحہ ۵۰۳
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۷۹۹)	جلد ۳	صفحہ ۵۴۸
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث:

سیدنا حذیفہ بن یمان -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ- فدہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

میں نہیں جانتا کہ میں تم میں کتنی دیر باقی رہوں گا پس پیروی واقتداء کرنا ان کی جو میرے -وصال- کے بعد ہوں گے اور آپ نے سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق -رضی اللہ عنہما- کی طرف اشارہ فرمایا۔

-☆-

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۲۵۱۱)	جلد ۱	صفحہ ۴۹۴
قال الالبانی	صحیح		
الجامع الکبیر للترمذی	رقم الحدیث (۳۶۶۲)	جلد ۶	صفحہ ۴۳
قال الدکتور بشار عواد معروف/ هذا حدیث حسن			
الجامع الکبیر للترمذی	رقم الحدیث (۳۶۶۳)	جلد ۶	صفحہ ۴۵
قال الدکتور بشار عواد معروف/ هذا حدیث حسن			
الجامع الکبیر للترمذی	رقم الحدیث (۳۷۹۹)	جلد ۶	صفحہ ۱۳۳
قال الدکتور بشار عواد معروف/ هذا حدیث حسن			
الجامع الکبیر للترمذی	رقم الحدیث (۳۹۹۱)	جلد ۶	صفحہ ۲۴۶
قال شعیب الارنؤوط	هذا حدیث حسن		
الجامع الکبیر للترمذی	رقم الحدیث (۳۹۹۳)	جلد ۶	صفحہ ۲۴۸
قال شعیب الارنؤوط	هذا حدیث حسن		
الجامع الکبیر للترمذی	رقم الحدیث (۴۱۳۳)	جلد ۶	صفحہ ۳۴۴
قال شعیب الارنؤوط	هذا حدیث حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۲۷۶)	جلد ۳۸	صفحہ ۳۰۹
قال شعیب الارنؤوط	حدیث حسن بطرقہ وشواهده		

مسندالامام احمد	رقم الحدیث(۲۳۳۸۶)	جلد ۳۸	صفحہ ۳۹۹
قال شعیب الارنؤوط	حدیث حسن بطرقہ وشواھدہ		
مسندالامام احمد	رقم الحدیث(۲۳۴۱۹)	جلد ۳۸	صفحہ ۴۱۸
قال شعیب الارنؤوط	حدیث حسن بطرقہ وشواھدہ		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۶۹۰۲)	جلد ۱۵	صفحہ ۳۲۸
قال شعیب الارنؤوط	ھذا حدیث صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(۶۸۶۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۴۱
قال الالبانی	حسن صحیح		

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے سیدنا جابر -رضی اللہ عنہ- سے فرمایا: جب بحرین کا مال آئے گا تو میں تمہیں اتنا اتنا دوں گا تو سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- نے سیدنا جابر کو اتنا اتنا اتنا مال عطا فرمایا

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ : لَوْ قَدْ جَاءَ نِي مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ أَعْطَيْتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا . فَلَمْ يَجِيءْ حَتَّى قُبِضَ النَّبِيُّ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ فَلَمَّا جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ ، أَمَرَ أَبُوبَكْرٍ مُنَادِيًا فَنَادَى : مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ دَيْنٌ أَوْ عِدَةٌ فَلْيَأْتِنَا ، فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ : اِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ قَالَ لِي كَذَا وَكَذَا ، فَحَثَا لِي ثَلَاثًا ۔ وَجَعَلَ سُفْيَانُ يَحْثُو بِكَفَّيْهِ جَمِيْعًا ، ثُمَّ قَالَ لَنَا : هَكَذَا قَالَ لَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ ۔ وَقَالَ مَرَّةً : فَأَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ ، فَسَأَلْتُ ، فَلَمْ يُعْطِنِي ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَلَمْ يُعْطِنِي ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقُلْتُ : سَأَلْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي ، ثُمَّ سَأَلْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي ، ثُمَّ سَأَلْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي ، فَإِمَّا أَنْ تُعْطِيَنِي ، وَإِمَّا أَنْ تَبْخَلَ عَنِّي قَالَ : قُلْتَ :

تَبْخَلُ عَنِّی ؟ مَا مَنَعْتُكَ مِنْ مَرَّةٍ اِلَّا وَأَنَا اُرِيدُ أَنْ أُعْطِيَكَ ، قَالَ سُفْيَانُ، وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ جَابِرٍ ، فَحَثَا لِي حَثْيَةً وَقَالَ : عُدَّهَا فَوَجَدْتُهَا خَمْسَ مِائَةٍ ، قَالَ : فَخُذْ مِثْلَهَا مَرَّتَيْنِ ، وَقَالَ يَعْنِي ابْنَ الْمُنْكَدِرِ : وَأَيُّ دَاءٍ أَدْوَأُ مِنَ الْبُخْلِ .

ترجمة الحديث:

سیدنا جابر -رضی اللہ عنہ- نے روایت فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

اگر میرے پاس بحرین سے مال آیا تو میں تمہیں اتنا اتنا اتنا دوں گا تو وہاں سے مال نہ آیا حتی کہ حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا وصال مبارک ہوگیا۔ جب بحرن کا مال آیا تو سیدنا ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ- نے ایک منادی کو حکم دیا جس نے ندادی جس کیلئے حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا کوئی قرض ہو یا وعدہ ہو تو وہ ہمارے پاس آئے تو میں آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کی:

حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے مجھ سے ایسے ایسے فرمایا تھا تو آپ نے تین مرتبہ چلو بھرا اور جناب سفیان راوی حدیث اپنی دونوں ہتھیلیوں کو جمع کرتے، چلو بناتے تو ہم سے ارشاد فرمایا:

ایسے، ھم سے جناب ابن المنکد ر نے فرمایا اور ایک مرتبہ انہوں نے یوں روایت کیا کہ:

میں سیدنا ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ- کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ سے سوال کیا تو

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۱۳۷)	جلد۲	صفحہ۹۶۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۳۰۱)	جلد۲۲	صفحہ۲۰۴

قال شعیب الارنووط   اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین

آپ نے مجھے عطا نہ فرمایا پھر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے عطا نہ فرمایا پھر میں تیسری مرتبہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کی:

میں نے آپ سے مانگا تو آپ نے عطا نہ فرمایا، پھر میں نے آپ سے مانگا تو آپ نے عطا نہ فرمایا، پھر میں نے آپ سے مانگا تو آپ نے عطا نہ فرمایا پس اب یا تو آپ مجھے دے دیں یا میرے بارے میں بخل سے کام لیجئے، آپ نے فرمایا:

تو نے کہا: میرے بارے میں بخل سے کام لیجئے ؟ میں نے جب بھی تجھے دینے سے انکار کیا تو میرے دل میں تھا کہ میں تجھے ضرور دوں گا۔

جناب سفیان نے فرمایا اور ہم سے جناب عمرو بن محمد بن علی نے اور انہوں نے سیدنا جابر۔رضی اللہ عنہ۔سے روایت کیا کہ:

آپ نے میرے لئے دراھم کا چلو بھر بھر کر دیا اور ارشاد فرمایا:

اسے گنو تو میں نے انہیں پانچ سو پایا، آپ نے فرمایا: اتنے دو مرتبہ اور لے لو۔

ابن منکدر روایت کرتے ہیں کہ سیدنا صدیق اکبر۔رضی اللہ عنہ۔نے فرمایا:

بخل سے بڑھ کر بدتر بیماری کون سے بیماری ہے۔

-☆-

امیر المؤمنین سیدنا علی مرتضٰی خلیفہ راشد -رضی اللہ عنہ- کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کے بعد اس امت میں سب سے افضل سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- ہیں اور ان کے بعد سب سے افضل سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہ- ہیں

عَنْ اَبِی جُحَیْفَۃَ ـ قَالَ : قَالَ لِیْ عَلِیٌّ ـ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ـ :
یَا اَبَا جُحَیْفَۃَ ! اَلَا اُخْبِرُکَ بِاَفْضَلِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ بَعْدَ نَبِیِّھَا ؟ قَالَ : قُلْتُ : بَلَی ، قَالَ : وَلَمْ اَکُنْ اَرَی اَنَّ اَحَداً اَفْضَلُ مِنْہُ ، قَالَ : اَفْضَلُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ بَعْدَ نَبِیِّھَا اَبُوْبَکْرٍ ، وَبَعْدَ اَبِیْ بَکْرٍ عُمَرُ ، وَبَعْدَھُمَا آخَرُ ثَالِثٌ ، وَلَمْ یُسَمِّہِ .

ترجمة الحديث:

جناب ابوجحیفہ نے فرمایا کہ مجھ سے سیدنا علی المرتضٰی -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:
اے ابوجحیفہ ! کیا تمہیں خبر نہ دوں اس امت کے سب سے افضل آدمی کی اس امت کے نبی کریم

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۸۳۵) جلد۲ صفحہ۲۰۱
قال شعیب الارنووط اسنادہ صحیح علی شرط مسلم، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر منصور بن عبدالرحمٰن الغدانی، فمن رجال مسلم

-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے بعد تو میں نے عرض کی:

ضرور بتایئے آپ -ابوحنیفہ- نے فرمایا: میرے خیال میں آپ -سیدنا علی رضی اللہ- سے افضل کون ہوگا آپ -سیدنا علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

اس امت میں سب سے افضل اس امت کے نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے بعد ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ- ہیں اور سیدنا ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ کے بعد سیدنا عمر فاروق -رضی اللہ عنہ- ہیں اور ایک تیسرے ہیں لیکن آپ نے ان کا نام ذکر نہیں فرمایا۔

-☆-

سیدنا علی المرتضٰی - رضی اللہ عنہ - کا فرمان ذیشان
حضور سیدنا رسول اللہ - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم - کے بعد سب سے بہتر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے اور سیدنا ابوبکر صدیق - رضی اللہ عنہ - کے بعد سیدنا عمر فاروق - رضی اللہ عنہ - تھے

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِیْ سَلْمَةَ ـ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ـ قَالَ : سَمِعْتُ عَلِیّاً ـ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ـ یَقُوْلُ :

خَیْرُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ أَبُوْبَکْرٍ ، وَخَیْرُ النَّاسِ بَعْدَ أَبِیْ بَکْرٍ ، عُمَرُ .

ترجمة الحدیث:

سیدنا عبداللہ بن سلمہ - رضی اللہ عنہ - نے فرمایا: میں نے سنا سیدنا علی المرتضٰی - رضی اللہ عنہ -

سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (١٠٦) جلد١ صفحہ٨٣

قال محمود محمد محمود الحدیث: صحیح

الظلال :١١٩٠-١١٩٨

فرمارہے تھے:

حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کے بعد لوگوں میں سب سے بہتر و افضل سیدنا ابو بکر صدیق - رضی اللہ عنہ - ہیں اور سیدنا ابو بکر صدیق - رضی اللہ عنہ - کے بعد سب سے بہتر و افضل سیدنا عمر فاروق - رضی اللہ عنہ - ہیں۔

-☆-

حضرات صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم اجمعین- کا عقیدہ

اس امت میں حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے بعد سب سے افضل ابوبکر صدیق ہیں پھر عمر فاروق پھر عثمان غنی رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ـ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ـ قَالَ :
اِنَّا كُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ حَيٌّ : اَفْضَلُ اُمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ بَعْدَهُ اَبُوْبَكْرٍ ، ثُمَّ عُمَرُ ، ثُمَّ عُثْمَان .

ترجمة الحديث:

سیدنا عبداللہ بن عمر -رضی اللہ عنہما- نے فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- جب حَیّ -زندہ- تھے تو ہم کہا کرتے تھے: حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی امت میں آپ کے بعد سب سے افضل سیدنا ابوبکر صدیق پھر سیدنا عمر فاروق پھر سیدنا عثمان غنی -رضی اللہ عنہم- ہیں۔

فضائل الصحابۃ: (٥٦) ا/ ١٠٧، ١٠٨ الجامع لعلوم الامام احمد ۴/ ٢٩٥

حضرات صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی موجودگی میں کہا کرتے تھے کہ اس امت میں سب سے افضل و برتر سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- ہیں پھر سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہ- پھر سیدنا عثمان غنی -رضی اللہ عنہ- ہیں۔

اس عقیدہ سے بڑھ کر سچا عقیدہ اور کون سا ہو سکتا ہے کہ حضور فخر آدم و بنی آدم علیہ السلام صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- کی زبان اقدس سے سنتے کہ افضل الامۃ سیدنا صدیق پھر فاروق پھر عثمان ہیں اور حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- اس عقیدہ کو سن کر اس کا انکار نہ کر کے اس کی تصدیق فرماتے اس سے بڑھ کر افضلیت صدیق کی اور کون سے دلیل ہوگی؟۔

سیدنا علی مرتضیٰ خلیفہ راشد-رضی اللہ عنہ-کا عقیدہ
حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کے بعد اس
امت میں سب سے بہتر وافضل سیدنا ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ- ہیں

عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ : سَمِعْتُ عَلِياً ـ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ـ يَقُوْلُ :
خَيْرُالْاُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا اَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ ، وَلَوْ شِئْتَ اَنْ اُسَمِّيَ الثَّالِثَ .

ترجمة الحديث:

جناب عمرو بن حریث نے فرمایا:
میں نے سنا سیدنا علی المرتضیٰ-رضی اللہ عنہ-ارشاد فرمارہے تھے:
اس امت کے نبی -فدہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کے بعد اس امت کے سب سے بہتر وافضل ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ- ہیں اگر تم چاہو تو میں تیسرے کا نام لے دوں۔

-☆-

فضائل الصحابۃ: (۳۹۶،۳۹۷)۱/ ۳۶۷،۳۶۸
الجامع لعلوم الامام احمد ۴/ ۲۰۰

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم - کے بعد اس امت میں
سب سے افضل و برتر سیدنا ابوبکر صدیق پھر سیدنا عمر فاروق - رضی اللہ عنہما - ہیں

عَنْ عَبْدِ خَیْرٍ عَنْ عَلِیٍّ ـ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ـ قَالَ :

اَلَا اُنَبِّئُکُمْ خَیْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بَعْدَ نَبِیِّهَا ؟ اَبُوْ بَکْرٍ ،ثُمَّ عُمَرُ .

ترجمة الحديث:

جناب عبدِ خیر روایت کرتے ہیں کہ سیدنا علی المرتضٰی - رضی اللہ عنہ - نے ارشاد فرمایا:

کیا میں تمہیں اس امت میں حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم - کے بعد سب سے افضل و برتر نہ بتاؤں؟ سب سے افضل ابوبکر ہیں پھر سیدنا عمر - رضی اللہ عنہما - ۔

-☆-

فضائل الصحابۃ: (۴۲۱،۴۲۲) ۱/ ۳۷۸،۳۷۹

الجامع لعلوم الامام احمد ۴/ ۲۰۱

سیدنا علی مرتضیٰ سید الاتقیاء- رضی اللہ عنہ- کا عقیدہ
اس امت میں حضور سیدنا نبی کریم- فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے بعد سب سے افضل سیدنا صدیق اکبر- رضی اللہ عنہ- ہیں

قَالَ عَبْدُاللّٰہِ : حَدَّثَنِیْ اَبِیْ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرَ ، ثَنَا شُعْبَۃُ ، عَنِ الْحَکَمِ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا جُحَیْفَۃَ سَمِعْتُ عَلِیًّا ـ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ـ قالَ :

اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ بَعْدَ نَبِیِّھَا ؟ فَقَالُوْا : نَعَمْ ، فَقَالَ : اَبُوْ بَکْرٍ ، ثُمَّ قَالَ : اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ بَعْدَ اَبِیْ بَکْرٍ ؟ قَالُوْا : نَعَمْ ، فَقَالَ : عُمَرُ .ثُمَّ قَالَ : اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ بَعْدَ عُمَرَ؟ فَقَالُوْا : نَعَمْ ، فَسَکَتَ .

ترجمۃ الحدیث:

سیدنا علی المرتضیٰ امیر المؤمنین- رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

کیا میں اس امت میں اس امت کے نبی- فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے بعد سب سے

الجامع لعلوم الامام احمد جلد ۴ صفحہ ۲۹۵

بہتر کی خبر نہ دوں؟ تو لوگوں نے کہا: ہاں ضرور دیجئے تو آپ نے فرمایا:

ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ- پھر فرمایا: کیا میں تمہیں اس امت کے سب سے بہتر کی خبر نہ دوں صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ- کے بعد؟ تو لوگوں نے کہا: ضرور دیجئے تو آپ نے فرمایا:

عمر فاروق-رضی اللہ عنہ- پھر ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس امت کے سیدنا عمر فاروق-رضی اللہ عنہ- کے بعد سب سے بہتر کے بارے میں نہ بتا دوں تو لوگوں نے کہا:

ضرور بتایئے تو آپ خاموش ہو گئے۔

-☆-

سیدنا علی مرتضٰی خلیفہ راشد-رضی اللہ عنہ-کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی ونفسی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کے بعد اس امت میں سب سے افضل سیدنا صدیق اکبر پھر سیدنا عمر فاروق-رضی اللہ عنہما-ہیں

عَنْ عَلِيٍّ ـ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ـ قَالَ :

خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا اَبُوبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ، وَلَوْ شِئْتُ لَسَمَّيْتُ الثَّالِثَ .

ترجمة الحديث:

سیدنا علی المرتضٰی-رضی اللہ عنہ-سے بسند صحیح مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا:

اس امت کے نبی-فدہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کے بعد اس امت کے سب سے بہتر وافضل ابوبکر صدیق-رضی اللہ عنہ-ہیں پھر عمر اور اگر میں چاہوں تو میں تیسرے کا نام لے دوں۔

-☆-

فضائل الصحابۃ:(۳۹۶،۳۹۷)۱/۳۶۷،۳۶۸

الجامع لعلوم الامام احمد ۴/۲۰۰

عقائد سلف صالحین صفحہ ۱۸۱

سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا علی المرتضٰی -رضی اللہ عنہما- میں سے ایک کے ساتھ جہاد میں جبریل امین -علیہ السلام- تھے اور دوسرے کے ساتھ حضرت میکائیل -علیہ السلام- تھے

عَنْ عَلِيٍّ ۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ يَوْمَ بَدرٍ لِيْ وَلِاَبِيْ بَكْرٍ :

عَنْ يَمِيْنِ اَحَدِكُمَا جِبْرِيْلُ وَمَعَ الْآخَرِ مِيْكَائِيْلُ ، وَاِسْرَافِيْلُ مَلَكٌ عَظِيْمٌ يَشْهَدُ الْقِتَالَ وَيَكُوْن فِى الصَّفِّ .

ترجمة الحديث:

سیدنا علی المرتضٰی امیر المؤمنین -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے مجھے اور سیدنا ابوبکر صدیق -رضی

المستدرک للحاکم رقم الحدیث (۴۶۵۳) جلد ۵ صفحہ ۱۷۵۲

قال الحاکم هذا حدیث صحیح الاسناد

قال الذهبی علی شرط مسلم

اللہ عنہما - سے فرمایا:

تم میں ایک کے ساتھ سیدنا جبریل علیہ السلام تھے اور دوسرے کے ساتھ سیدنا میکائیل علیہ السلام تھے اور سیدنا اسرافیل علیہ السلام بہت بڑے فرشتے ہیں وہ جہاد میں شریک ہوتے ہیں اور صف میں موجود ہوتے ہیں۔

-☆-

حضرات صحابہ کرام-رضی اللہ عنہم اجمعین-کا عقیدہ

حضرات صحابہ کرام-رضی اللہ عنہم اجمعین-حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کے زمانہ اقدس میں سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-کے برابر کسی کو نہیں سمجھتے تھے ان کے بعد سیدنا عمر پھر سیدنا عثمان ذی النورین-رضی اللہ عنہما-کو افضل جانتے تھے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔ قَالَ :

كُنَّا فِی زَمَنِ النَّبِیِّ۔ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ لَا نَعْدِلُ بِأَبِی بَكْرٍ أَحَدًا ، ثُمَّ عُمَرَ ، ثُمَّ عُثْمَانَ ، ثُمَّ نَتْرُكُ أَصْحَابَ النَّبِیِّ۔ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ لَا نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۶۹۷)	جلد ۳	صفحہ ۱۱۳۷
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۴۶۲۷)	جلد ۳	صفحہ ۱۲۵
قال الالبانی	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۹۷۱)	جلد ۵	صفحہ ۳۹۴

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے زمانہ اقدس میں ہم ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ- کے برابر کسی کو شمار نہیں کرتے تھے، ان کے بعد حضرت عمر، ان کے بعد حضرت عثمان غنی کو -رضی اللہ عنہما- پھر ہم ان کے بعد صحابہ میں فضیلت کے لحاظ سے درجہ بندی نہیں کرتے تھے۔

-☆-

دینِ اسلام سے پھر جانے والوں کیلئے اللہ تعالیٰ ایسی قوم لایا جن سے اللہ محبت فرماتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِیْنِهٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّهُمْ وَ یُحِبُّوْنَهٗۤ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ یُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآىٕمٍ ط ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ o

اے ایمان والو! جو پھر گیا تم میں سے اپنے دین سے۔ تو اسکی بدنصیبی۔ سو عنقریب لے آئیگا اللہ تعالیٰ ایک ایسی قوم محبت کرتا ہے اللہ ان سے اور وہ محبت کرتے ہیں اس سے۔ جو نرم ہوں گے ایمان داروں کیلئے بہت سخت ہوں گے کافروں کیلئے۔ جہاد کریں گے اللہ کی راہ میں اور نہ ڈریں گے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے۔ یہ محض۔ اللہ کا فضل۔ وکرم۔ ہے نوازتا ہے اسے جسے چاہتا ہے۔

-☆-

سورۃ المائدہ: آیت ۵۴

سیدنا حسن بصری ـ رضی اللہ عنہ ـ نے فرمایا:

قسم ہے! اس سے مراد سیدنا صدیق اکبر ـ رضی اللہ عنہ ـ ہیں جب عرب دین سے پھر گئے تو سیدنا صدیق اکبر ـ رضی اللہ عنہ ـ اور آپ کے اصحاب ـ رضوان اللہ علیہم اجمعین ـ ان سے لڑ کر انہیں اسلام میں واپس لائے۔

الصواعق المحرقہ صفحہ ۷۱

-☆-

امام ذھبی نے لکھا ہے کہ:

جب مدینہ کے اردگرد حضور سیدنا نبی کریم ـ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ـ کی رحلت کی خبر مشہور ہوئی تو عرب والوں کے بہت سے قبیلے اسلام سے پھر گئے اور زکوۃ ادا کرنے سے منکر ہو گئے۔ اس پر صدیق اکبر ـ رضی اللہ عنہ ـ ان سے جنگ کیلئے امادہ ہوئے تو حضرت عمر ـ رضی اللہ عنہ ـ اور اس کے علاوہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے کہا جنگ میں سرعت نہ کیجئے تو آپ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کی قسم! اگر انہوں نے اونٹ کا بچھڑا یا جانور کا گھٹنا باندھنے والی رسی دینے سے بھی انکار کیا جس کو وہ حضور سیدنا رسول اللہ ـ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ـ کے دور میں دیا کرتے تھے تو میں ان سے جنگ کروں گا۔ حضرت عمر ـ رضی اللہ عنہ ـ نے فرمایا:

آپ ان سے کیسے جنگ کریں گے حالانکہ حضور سیدنا نبی کریم ـ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ـ نے تو ارشاد فرمایا ہے:

اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَمَنْ قَالَهَا عَصَمَ مِنِّی مَالَهٗ وَدَمَهٗ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهٗ عَلَی اللّٰهِ .

کہ مجھے لوگوں سے اس وقت تک جنگ کرنے کا حکم دیا گیا ہے جب تک وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار نہ کر لیں جو اس طرح کرے گا اس کی جان و مال مجھ سے محفوظ ہو جائے گا علاوہ ازیں اس کے کہ

اس نے کسی کے حق کی ادائیگی کرنی ہو اور اس کا حساب اللہ عزوجل پر ہے۔

صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- نے جواب دیا:

اللہ کی قسم! جس نے نماز اور زکوۃ میں فرض کیا میں اس سے ضرور جنگ کروں گا۔ زکوۃ، مال کا حق ہے اور آپ نے اِلَّا بِحَقِّهَا کے الفاظ فرمائے ہیں۔ حضرت عمر -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کی قسم! میں نے ملاحظہ کیا کہ جنگ کے معاملے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- کا سینہ کھل چکا ہے تو میں نے سمجھ لیا کہ یہی حق بات ہے۔

-☆-

الصواعق المحرقہ صفحہ ۷۱،۷۲

جناب میمون بن مہران کا عقیدہ
سیدنا صدیق اکبر۔رضی اللہ عنہ۔بحیراء راھب کے زمانہ سے ہی ایمان لاچکے تھے

فرات بن سائب نے صاف بیان کیا اور قسم اٹھا کر میمون بن مہران نے بیان دیا الفاظ یہ ہیں:

قَالَ : وَاللّٰهِ لَقَدْ اٰمَنَ اَبُوْبَكْرٍ بِالنَّبِيِّ زَمَنَ بُحَيْرَا رَاهِبٍ .

اللہ تعالیٰ کی قسم! یقیناً سیدنا صدیق اکبر۔رضی اللہ عنہ۔حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔پر بحیرا راھب کے زمانہ سے ہی ایمان لاچکے تھے۔

علامہ عبدالعزیز صاحب نبراس اور علامہ بکر بن عبداللہ مزنی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- کی افضلیت صوم وصلاۃ کی کثرت کی وجہ سے نہیں بلکہ ان کے اخلاص، محبت حق اور دوام حضور کی وجہ سے ہے

اِنَّ اَصْلَ الْخَيْرِ هُوَ الْاِخْلَاصُ فِى الْعَمَلِ وَمَحَبَّةُ الْحَقِّ سُبْحَانَهُ وَدَوَامُ الْحُضُوْرِ مَعَهٗ وَهِىَ اُمُوْرٌ بَاطِنِيَّةٌ وَلِذَا قَالَ بَكْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْمُزَنِىُّ : مَا فَضَّلَكُمْ اَبُوْبَكْرٍ بِصَوْمٍ وَصَلَاةٍ وَلٰكِنْ بِشَىْءٍ فِىْ قَلْبِهٖ ...... انتهى .

بے شک اصل نیکی عمل میں اخلاص، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی محبت اور دوام الحضور مع اللہ ہے یہ باطنی امور ہیں۔اسی وجہ سے سیدنا بکر بن عبداللہ مزنی - رحمۃ اللہ علیہ - نے فرمایا:

سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- تم سے فضیلت و بزرگی کثرتِ صوم وصلاۃ کی وجہ سے نہیں لے گئے لیکن ایسی چیز کی وجہ سے لے گئے ہیں جو ان کے دل میں ہے۔

النبراس شرح شرح العقائد

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے بعد
سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- سے افضل و برتر کوئی نہیں، آپ
نے مرتدین سے مقاتلہ کر کے نبیوں جیسا کام کیا ہے

ابوبکر بن عیاش کہتے ہیں کہ میں نے ابوحفص سے سنا کہ کہتا تھا:
بعد از پیغمبر کوئی آدمی ابوبکر سے افضل نہیں کیونکہ اس نے مقاتلہ مرتدین میں نبی کا سا کام کیا ہے۔

تصفیہ مابین سنی وشیعہ ۱۹

سیدنا حامد حسن بلگرامی-رحمۃ اللہ علیہ-کا عقیدہ

سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-کا مرتبہ تمام صحابہ-رضی اللہ عنہم-سے کثرتِ صوم وصلاۃ کی وجہ سے نہیں بلکہ اس اخلاص وللّٰہیت کی وجہ سے ہے جو ان کے دل میں جاگزیں ھے

حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے اپنی زندگی میں ہی فرمادیا تھا:

مَا فَاقَ اَبُوْبَکْرٍ بِکَثْرَۃِ الصَّلَاۃِ وَالصِّیَامِ وَلٰکِنْ بِشَیْءٍ وَقَرَ فِیْ قَلْبِہٖ .

یعنی ابوبکر نمازوں اور روزوں کو کثرت کی وجہ سے سبقت نہیں لے گئے لیکن اس چیز کی وجہ سے جو ان کے دل میں ڈال دی گئی ہے۔

سبع سنابل صفحہ ۶۲

المنہاج (۲۲۳/۶)

سیدنا حامد حسن بلگرامی -رحمۃ اللہ علیہ- کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ہجرت کی رات سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- کے گھر گئے تو صدیق اکبر دروازے پر موجود ان کا انتظار کر رہے تھے تو عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے ایک دن فرمایا تھا ہجرت ایسے وقت میں ہوگی کو کسی کو پتہ نہیں چلے گا تو میں اس دن سے گھر نہیں سویا ہوں اور یہ حالت کسی اور سے ظاہر نہیں ہوئی

حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے مکہ مکرمہ میں صحابہ کے سامنے ہجرت کا ذکر فرمایا کہ اچانک ہوگی اور کانوں کان خبر تک نہ ہوگی۔ایک روز آدھی رات کے وقت جبریل امین حاضر ہوئے اور عرض کی کہ خدا کا ارشاد ہے کہ:

مکہ سے ہجرت کیجئے ،حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- اٹھ کھڑے ہوئے اور چل دیئے جب دروازے پر پہنچے تو دیکھا کہ ابوبکر موجود ہیں فرمایا:

سبع سنابل صفحہ ۶۳

اے ابوبکر! تمہیں کس نے خبر دی عرض کی: اس روز آپ نے فرمایا تھا کہ ہجرت ایسے وقت ہوگی کہ کسی کو پتہ نہ چلے گا اسی روز سے اپنے گھر نہیں سویا ہوں اور تمام رات حضور کے در دولت پر حاضر رہتا ہوں۔ پس یہ تپاک اور جاں سوزی اسی شیء عظیم کی نشانیوں میں سے ہے۔ جس کو ابوبکر صدیق ۔ رضی اللہ عنہ ۔ کے دل میں کافی مقدار میں رکھا گیا تھا اور یہ حالت کسی اور سے ظاہر نہ ہوئی۔

سیدنا فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

اللہ تعالیٰ نے جو چیز مصطفیٰ کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے سینہ اقدس میں ڈالی انہوں نے وہ چیز سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- کے سینہ میں ڈال دی

خواجہ اول کہ اول یار اوست ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْهُمَا فِی الْغَارِ اوست صدر دین صدیق اکبر قطب حق در ہمہ چیز از ہمہ بردہ سبق، ہر چہ حق از بارگاہ کبریاء ریخت درصدر شریف مصطفیٰ، آں ہمہ در سینہ صدیق ریخت، لاجرم لابداز وتحقیق ریخت، چوں توں کردی ثانی اثنین قبول، ثانی اثنین او بود بعد از رسول۔

جب تم ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْهُمَا فِی الْغَارِ کو مانتے ہو تو پھر یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے بعد آپ ہی افضل الامت ہیں۔ ہر وہ چیز جواب رب کبریاء کی بارگاہ سے مصطفیٰ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے سینہ اقدس میں ڈالی گئی تھی وہ آپ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے صدیق اکبر کے سینہ میں انڈیل دی بغیر شک وشبہ اور یہ بہت ہی ضروری بات ہے کہ واقعی ہر چیز انڈیل دی۔

منطق الطیر / ۲۸

سیدنا معاویہ بن قرہ -رضی اللہ عنہ- کا عقیدہ
حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- نے
سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- کو خلیفہ مقرر فرمایا

عَنْ مُبَارَكِ بْنِ فُضَالَةَ قَالَ : سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ قُرَّةَ يَقُوْلُ :
اِنَّ النَّبِيَّ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ اسْتَخْلَفَ اَبَا بَكْرٍ.

جناب مبارک بن فضالہ نے فرمایا: میں نے سنا سیدنا معاویہ بن قرہ -رضی اللہ عنہ- فرمارہے تھے:
حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- نے سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- کو خلیفہ مقرر فرمادیا۔

اصول الاعتقاد (۷/۱۳۶۹/۲۴۴۶)

سیدنا جعفر صادق کے والد گرامی سیدنا محمد باقر -رضی اللہ عنہما- کا فرمان ذیشان میں سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہ- سے محبت کرتا ہوں اور ان کی مغفرت کی دعا کرتا ہوں اور اھل بیت کا ہر فرد ان سے محبت کرتا ہے

عَنْ بَسَّامٍ الصَّيْرَفِيِّ، قَالَ : سَأَلْتُ اَبَا جَعْفَرٍ عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ وَعُمَرَ، فَقَالَ : وَاللّٰهِ اِنِّىْ لَأَتَوَلَّاهُمَا وَاسْتَغْفِرُ لَهُمَا، وَمَا اَدْرَكْتُ اَحَداً مِنْ اَهْلِ بَيْتِىْ اِلَّا وَهُوَ يَتَوَلَّاهُمَا.

جناب بسام صیرفی نے روایت فرمایا کہ:

میں نے سیدنا ابوجعفر -رضی اللہ عنہ- سے سیدنا ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ- اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہ- کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا:

اللہ کی قسم! میں ان دونوں سے دوستی کرتا ہوں اور میں ان کیلئے استغفار کرتا ہوں اور میں نے اپنے اھل بیت میں سے کسی ایک کو بھی نہ پایا جو ان دونوں سے محبت نہ کرتا ہو۔

سیر اعلام النبلاء (۴/۴۰۳)

سیدنا جعفر صادق کے والد گرامی سیدنا محمد باقر - رضی اللہ عنہما - کا فرمان ذیشان

اے اللہ! میں سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم - رضی اللہ عنہما - سے دوستی رکھتا ہوں اور ان سے محبت کرتا ہوں اگر میرے دل میں اس کا غیر ہو تو مجھے قیامت کے دن حضور سیدنا محمد مصطفیٰ - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم - کی شفاعت نصیب نہ کرنا۔ العیاذ باللہ من ذالک

وَفِيْهَا عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِىْ حَفْصَةَ وَكَانَ يَتَرَفَّضُ، قَالَ :
دَخَلْتُ عَلٰى اَبِىْ جَعْفَرٍ وَهُوَ مَرِيْضٌ فَقَالَ ـ وَاَظُنُّ قَالَ ذَالِكَ مِنْ اَجْلِىْ:
اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَتَوَلّٰى وَاُحِبُّ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ، اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ فِىْ نَفْسِىْ غَيْرَ هٰذَا، فَلَا نَالَتْنِىْ شَفَاعَةُ مُحَمَّدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ .

سالم بن ابی حفصہ جبکہ وہ رافضیت کی طرف میلان رکھتے تھے نے کہا:

سیر اعلام النبلاء (۴۰۶/۷)

میں سیدنا ابوجعفر -رحمۃ اللہ علیہ- کی بارگاہ میں حاضر ہوا جبکہ آپ مریض تھے اور میرا گمان ہے کہ آپ نے یہ میری وجہ سے فرمایا:

اے اللہ! میں سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق -رضی اللہ عنہما- سے دوستی اور محبت رکھتا ہوں۔

اے اللہ! اگر اس کا غیر میرے دل میں ہو تو مجھے قیامت کے دن حضور سیدنا محمد مصطفیٰ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی شفاعت نصیب نہ ہو۔

-☆-

سیدنا زین العابدین کے فرزند ارجمند سیدنا محمد باقر ـ رضی اللہ عنہ ـ نے فرمایا سیدنا ابوبکر ـ رضی اللہ عنہ ـ صدیق ہیں، وہ صدیق ہیں اور جو آپ کو صدیق نہ کہے اللہ تعالیٰ اس کے کسی قول کی دنیا و آخرت میں تصدیق نہ کرے

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : سَأَلْتُ اَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ عَنْ حِلْيَةِ السُّيُوْفِ، فَقَالَ :
لَا بَأْسَ بِهٖ، قَدْ حَلّٰى اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ سَيْفَهُ . قُلْتُ : وَتَقُوْلُ الصِّدِّيْق؟ فَوَثَبَ وَثْبَةً وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ قَالَ : نَعَمْ اَلصِّدِّيْقُ، نَعَمْ اَلصِّدِّيْقُ، فَمَنْ لَمْ يَقُلِ الصِّدِّيْقَ، فَلَا صَدَّقَ اللّٰهُ لَهُ قَوْلاً فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ.

جناب عروہ بن عبداللہ نے فرمایا:
میں نے سیدنا ابوجعفر محمد بن علی المعروف امام باقر ـ رضی اللہ عنہ ـ سے تلوار کے دستہ پر چاندی کا کام کروانے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا:

سیر اعلام النبلاء (۴/۴۰۸)

اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ سیدنا ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ- نے اپنی تلوار پر ایسا کام کروایا تھا۔

میں نے عرض کی: آپ بھی انہیں صدیق کہتے ہیں؟ تو آپ فوراً جھپٹے اور قبلہ کی طرف رخ کیا پھر فرمایا:

نعم وہ صدیق ہیں، ہاں وہ صدیق ہیں پس جو انہیں صدیق نہ کہے اللہ تعالیٰ اس کے کسی قول کی دنیا و آخرت میں تصدیق نہ کرے۔

-☆-

سیدنا محمد باقر بن سیدنا زین العابدین -رضی اللہ عنہما- نے فرمایا جو صدیق اکبر اور فاروق اعظم -رضی اللہ عنہما- کی فضیلت سے جاھل رہا وہ حقیقت میں سنت سے جاھل رہا

عَنْ يُوْنُسَ بْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ اَبِىْ جَعْفَرٍ يَعْنِى مُحَمَّد بْنَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ : مَنْ جَهِلَ فَضْلَ اَبِىْ بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَدْ جَهِلَ السُّنَّةَ.

جناب یونس بن بکیر سے روایت ہے کہ سیدنا ابوجعفر محمد بن علی بن حسین -رضی اللہ عنہم- نے فرمایا: جو سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہما- کی فضیلت سے بے خبر رہا وہ سنت سے بھی بے خبر رہا۔

اصول الاعتقاد (۲۳۲۴/۱۳۱۲/۷)
الشریعۃ للآجری (۱۸۶۳/۴۱۷/۳)

جناب محارب بن دثار کا عقیدہ
سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہما- سے بغض وعداوت منافقت ہے

عَنْ سُفْيَانَ قَالَ مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ :
بُغْضُ اَبِى بَكْرٍ وَعُمَرَ نِفَاقٌ.

جناب سفیان سے روایت ہے کہ جناب محارب بن دثار نے فرمایا:
سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہما- سے بغض منافقت ہے۔
حضرات شیخین کریمین -رضی اللہ عنہما- سے بغض وعداوت رکھنے والا مسلمان نہیں بلکہ منافق ہے۔

السنۃ للخلال (۱/۲۹۰)

سیدنا زید بن علی -رضی اللہ عنہما- نے فرمایا:

سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہما- سے براءت درحقیقت سیدنا علی مرتضٰی -رضی اللہ عنہ- سے براءت ہے

عَنْ هِشَامِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ :
اَلْبَرَاءَةُ مِنْ اَبِى بَكْرٍ وَعُمَرَ الْبَرَاءَةُ مِنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

جناب ھشام بن زبیر نے جناب زید بن علی سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا:
سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہما- سے براءت سیدنا علی مرتضٰی -رضی اللہ عنہ- سے براءت ہے۔

اصول الاعتقاد (۲۴۶۹/۱۳۸۱/۷)
الشریعۃ (۱۹۲۰/۴۶۰-۴۵۹/۳)

حضرات شیخین کریمین-رضی اللہ عنہما-کو برا بھلا کہنے والے کے پیچھے نماز جائز نہیں

عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ قَالَ : سَأَلْتُ اَبَا اِسْحَاقَ السَّبِيْعِيَّ :
فَمَا تَرَىٰ فِى الصَّلَاةِ خَلْفَ مَنْ يَسُبُّ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ ؟ قَالَ : اَلَسْتَ تَجِدُ غَيْرَهُمْ؟ قُلْتُ :بَلٰى . قَالَ : لَا تُصَلِّيْ خَلْفَهُمْ.

جناب حمزہ زیات نے فرمایا: میں نے جناب ابواسحاق سبیعی سے پوچھا:
وہ آدمی جو سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم-رضی اللہ عنہما-کو گالی دے آپ کے خیال میں اس کے پیچھے نماز کیسی ہے؟ آپ نے فرمایا:
کیا تو اسے لوگوں کے علاوہ اور نہیں پاتا جن کے پیچھے نماز پڑھ لے میں نے عرض کی: کیوں نہیں تو آپ نے فرمایا:
ان کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے۔

اصول الاعتقاد (۸/۱۵۴۵-۱۵۴۶/۲۸۱۴)

میں نے مدینہ منورہ میں کسی کو سیدنا صدیق اکبر پھر سیدنا فاروق اعظم پھر سیدنا عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہم کی افضلیت میں اختلاف کرتے نہ دیکھا

وفی السنة لِلْخَلَالِ عَنْهُ قَالَ :

دَخَلْتُ الْمَدِيْنَةَ وَالنَّاسُ مُتَوَافِرُوْنَ الْقَاسِمَ ابْنَ مُحَمَّدٍ وَسُلَيْمَانَ وَغَيْرَهُمَا فَمَا رَاَيْتُ اَحَداً يَخْتَلِفُ فِيْ تَقْدِيْمِ اَبِىْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ.

میں مدینہ منورہ داخل ہوا جبکہ لوگ کثرت سے سیدنا قاسم بن محمد اور سلیمان وغیرہ کی بارگاہ میں حاضر ہوکرتے تھے تو میں نے کسی ایک کو بھی نہ دیکھا جو سیدنا صدیق اکبر، سیدنا فاروق اعظم اور سیدنا عثمان ذی النورین ۔ رضی اللہ عنہم ۔ کی تقدیم وفضیلت میں اختلاف کرتا ہو۔

السنۃ للخلال (۱/۴۰۳)

جناب منصور بن معتمر -رحمۃ اللہ علیہ- کا فرمان
جو بدنصیب سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہما- کی
عزت کا خیال نہیں رکھتا اس کی عزت کرنے کی بھی کوئی ضرورت نہیں

عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ مُهَلْهَل السَّعْدِيّ قَالَ : قُلْتُ لِمَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمَرِ : اَتَنَاوَلُ السُّلْطَانَ وَاَنَا صَائِمٌ قَالَ : لَا قُلْتُ : اَتَنَاوَلُ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَتَنَاوَلُوْنَ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ قَالَ : نَعَمْ.

جناب مفضل بن مہلھل سعدی سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:

میں نے سیدنا منصور بن معتمر سے پوچھا:

کیا میں سلطان کو برا بھلا کہہ سکتا ہوں جبکہ میں روزہ سے ہوں تو آپ نے فرمایا:

نہیں، میں نے عرض کی: کیا میں ان لوگوں کو برا بھلا کہہ سکتا ہوں جو سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہما- کو برا بھلا کہیں تو آپ نے فرمایا: ہاں۔

اصول الاعتقاد (۲۳۹۰/۱۳۴۲/۷)

سیدنا مغیرہ کا فرمان
سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم-رضی اللہ عنہما-کو برا بھلا کہنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے

عَنْ مُغِيْرَةَ قَالَ :
كَانَ يُقَالُ : شَتْمُ اَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنَ الْكَبَائِرِ.

جناب مغیرہ نے فرمایا:
یہ کہا جاتا تھا کہ سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم-رضی اللہ عنہما-کو برا بھلا کہنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

اصول الاعتقاد (۲۳۸۷/۱۳۴۱/۷)

جناب یحی بن سعید -رحمۃ اللہ علیہ- کا عقیدہ
سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہما- کی سیدنا علی مرتضٰی -رضی اللہ عنہ- پر افضلیت میں کسی کو کوئی اختلاف نہیں ہے

جاء فی السیر ، الترمذی : حدثنا قتیبة ، حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ ، سَأَلْتُ یَحْیَی بْنَ سَعِیْدٍ فَقُلْتُ :

اَرَاَیْتَ مَنْ اَدْرَکْتَ مِنَ الْأَئِمَّةِ؟ مَا کَانَ قَوْلَهُمْ فِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ وَعَلِیٍّ؟ فَقَالَ : سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا رَاَیْتُ اَحَداً یَشُكُّ فِیْ تَفْضِیْلِ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ عَلٰی عَلِیٍّ ، اِنَّمَا کَانَ الْاِخْتِلَافُ فِیْ عَلِیٍّ وَعُثْمَانَ .

جناب جریر نے بیان فرمایا کہ میں نے جناب یحی بن سعید سے پوچھا تو عرض کی:

آپ کا کیا خیال ہے ان آئمہ -اماموں- کے بارے میں جنہیں آپ نے پایا اور ان کا سیدنا صدیق

سیر اعلام النبلاء (۵/۴۷۲-۴۷۳)

اکبر، سیدنا فاروق اعظم اور سیدنا علی مرتضیٰ - رضی اللہ عنہم - کے بارے میں کیا قول ہے؟ تو انہوں نے فرمایا:

سبحان اللہ! میں نے کسی ایک کو بھی نہ دیکھا جو سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم - رضی اللہ عنہما - کی سیدنا علی مرتضیٰ - رضی اللہ عنہ - پر افضلیت میں شک کرتا ہو اختلاف تو سیدنا علی مرتضیٰ اور سیدنا عثمان ذی النورین - رضی اللہ عنہما - میں ہے۔

-☆-

سیدنا عبداللہ بن حسن -رحمۃ اللہ علیہ- نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہما- پر
اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے اور جوان کیلئے خیر و بھلائی کی دعا
نہیں مانگتا اللہ تعالیٰ اسے خیر و بھلائی سے محروم رکھے

جاء فی اصول الاعتقاد : عَنْ اَبِی خَالِدٍ۔ یَعْنِی الْاَحْمَرَ۔ قَالَ :
سُئِلَ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ : صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِمَا وَلَا صَلَّی عَلٰی مَنْ لَا یُصَلِّیْ عَلَیْهِمَا.

جناب ابو خالد احمر نے فرمایا:

سیدنا عبداللہ بن حسن سے سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہما- کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ ان دونوں پر اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے اور جوان کیلئے خیر و بھلائی کی دعا نہیں مانگتا اللہ تعالیٰ اس پر خیر نازل نہ فرمائے۔

اصول الاعتقاد (۲۴۷۰/۱۳۸۱/۷)

سیدنا عبداللہ بن حسن -رحمۃ اللہ علیہ- کا عقیدہ:
سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہما-
سیدنا علی مرتضیٰ -رضی اللہ عنہ- سے افضل و برتر ہیں

عَنْ حَبِيْبٍ الْأَسَدِيِّ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ :
اَتَاهُ قَوْمٌ مِنَ الْكُوْفَةِ وَالْجَزِيْرَةِ فَسَأَلُوْهُ عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ فَالْتَفَتَ اِلَيَّ فَقَالَ:
اُنْظُرْ اِلٰى هٰؤُلَاءِ يَسْئَلُوْنِیْ عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ، لَهُمَا عِنْدِیْ اَفْضَلُ مِنْ عَلِيٍّ.

جناب حبیب اسدی جناب محمد سے اور وہ سیدنا عبداللہ بن حسن -رضی اللہ عنہما- سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا:

ان کے پاس کوفہ اور جزیرہ سے کچھ لوگ آئے تو انہوں نے آپ سے سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہ- کے بارے میں پوچھا تو آپ میری طرف متوجہ ہوئے پھر فرمایا:

دیکھو ان کی طرف یہ مجھ سے سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہ- کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ سن لو! وہ دونوں میرے نزدیک سیدنا علی مرتضیٰ -رضی اللہ عنہ- سے افضل ہیں۔

اصول الاعتقاد (۸/۱۴۵۴/۲۶۲۷)

جوآدمی سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-کے بارے میں نفرت رکھے سیدنا جعفر صادق بن سیدنا محمد باقر-رضی اللہ عنہما-اس سے ناراض ورنجیدہ ہیں

جاء فی سیر اعلام النبلاء فی ترجمة جعفر قال الذهبی :

وَكَانَ يَغْضِبُ مِنَ الرَّافِضَةِ وَيَمْقُتُهُمْ اِذَا عَلِمَ اَنَّهُمْ يَتَعَرَّضُوْنَ لِجَدِّهٖ اَبِىْ بَكْرٍ ظَاهِراً وَبَاطِناً . هٰذَا لَا رَيْبَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ الرَّافِضَةَ قَوْمٌ جَهَلَةٌ قَدْ هَوٰى بِهِمُ الْهَوَى فِى الْهَاوِيَةِ فَبُعْداً لَهُمْ.

جناب جعفر صادق-رضی اللہ عنہ-رافضیوں سے غضب میں تھے اور ان سے ناراض تھے جبکہ آپ نے جانا کہ وہ ان کے نانا سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-سے ظاہراً اور باطناً نفرت رکھتے ہیں یہ وہ چیز ہے جس میں شک نہیں لیکن راضی وہ قوم ہیں جنہیں ان کی جھوٹی خواہشات نے جہنم میں دھکیل دیا ہے پس ایسے لوگوں کیلئے پھٹکار ہے۔

سیر اعلام النبلاء (۲۵۵/۶)

سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت -رضی اللہ عنہ- المتوفی ۱۵۰ھ کا عقیدہ
حضرات صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- سے محبت کرنے والا متقی مومن ہے اور ان سے بغض رکھنے والا شقی منافق ہے

وجاء فی الوصیة مع شرحها قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ فِی اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ۔صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔:

وَيُحِبُّهُمْ كُلُّ مُؤْمِنٍ تَقِيٍّ وَيُبْغِضُهُمْ كُلُّ مُنَافِقٍ شَقِيٍّ .

سیدنا ابو حنیفہ نعمان بن ثابت -رضی اللہ عنہ- نے حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے صحابہ کرام کے بارے میں فرمایا:

ہر متقی مومن ان سے محبت کرتا ہے اور ہر شقی منافق ان سے نفرت کرتا ہے۔

الوصیة مع شرحها صفحہ ۱۴

جناب معمر کا عقیدہ

حضور - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے صحابہ کرام - رضی اللہ عنہم - کو نبوت کی مہک پہنچی ہے

اخرج الخلال فی السنة بسنده الی عبدالرزاق قَالَ : سَمِعْتُ مَعْمَراً يَقُوْلُ :
اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ اَصَابَتْهُمْ نَفْحَةٌ مِنَ النُّبُوَّةِ .

جناب معمر فرماتے تھے:
حضور سیدنا محمد رسول اللہ - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے صحابہ کرام - رضی اللہ عنہم - کو نبوت کی مہک پہنچی ہے۔

السنۃ للخلال (۱/۴۸۰)

سیدنا مسعر -رحمۃ اللہ علیہ- سے ایک آدمی ملا جو سیدنا صدیق وفاروق-رضی اللہ عنہما- کے بارے میں اچھے خیالات نہیں رکھتا تھا تو آپ نے اس سے فرمایا: مجھ سے دور رہو تم شیطان ہو

جاء فی اصول الاعتقاد : عَنْ مَالِكٍ اَبِی هِشَامٍ قَالَ :

كُنْتُ اَسِيْرُ مَعَ مِسْعَرٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ مِنَ الرَّافِضَةِ ۔ قَالَ : فَكَلَّمَهُ ۔ بِشَیْءٍ لَا اَحْفَظَهُ فَقَالَ لَهُ مِسْعَرٌ :

تَنَحَّ عَنِّیْ فَإِنَّكَ شَيْطَانٌ.

جناب مالک ابی ھشام نے فرمایا:

میں حضرت مسعر -رحمۃ اللہ علیہ- کے ساتھ جا رہا تھا کہ آپ سے ایک آدمی ملا ان لوگوں میں جو افضلیت صدیق کے منکر ہیں ۔پس اس نے آپ سے کوئی کلام کیا میں یاد نہ رکھ سکا کہ اس نے کیا کہا تو حضرت مسعر -رحمۃ اللہ علیہ- نے فرمایا:

مجھ سے دور ہو جا کیونکہ تو شیطان ہے۔

اصول الاعتقاد (۲۸۰۹/۱۵۴۴/۸)

سیدنا مالک بن مِغوَل ۔ رحمۃ اللہ علیہ ۔ نے وصیت کرتے ہوئے فرمایا:
سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم ۔ رضی اللہ عنہما ۔ سے محبت کرو پھر فرمایا:
سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم ۔ رضی اللہ عنہما ۔ سے محبت کرو ان دونوں بزرگوں سے محبت رکھنے والے کو اللہ تعالیٰ خیر کثیر عطا فرماتا ہے، ان دونوں بزرگوں سے محبت پر اس انعام کا امیدوار ہوں جو انعام عقیدہ توحید رکھنے پر ملتا ہے

قَالَ شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ : قُلْتُ لِمَالِكِ بْنِ مِغْوَلَ :
اَوْصِنِیْ قَالَ : اُوْصِيْكَ بِحُبِّ الشَّيْخَيْنِ اَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ . قُلْتُ اَوْصِنِیْ ، قَالَ : اُوْصِيْكَ بِحُبِّ الشَّيْخَيْنِ اَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ . قُلْتُ : اِنَّ اللّٰهَ اَعْطٰی مِنْ ذَالِكَ خَيْراً كَثِيْراً قَالَ : اَیْ لُكَعُ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ لَكَ عَلٰی حُبِّهِمَا مَا اَرْجُوْ لَكَ عَلٰی التَّوْحِيْدِ.

جناب شعیب بن حرب نے فرمایا:

اصول الاعتقاد (۷/۱۳۱۸/۲۳۳۸)

میں نے جناب مالک بن مغول سے عرض کی: مجھے وصیت کیجئے، آپ نے فرمایا:

میں تمہیں شیخین کریمین سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم - رضی اللہ عنہما - کی محبت کی وصیت کرتا ہوں۔ میں نے پھر عرض کی: مجھے وصیت کیجئے تو آپ نے فرمایا:

میں تمہیں شیخین کریمین سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم - رضی اللہ عنہما - کی محبت کی وصیت کرتا ہوں۔ میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ نے اس سے خیر کثیر عطا فرمائی ہے آپ نے فرمایا:

اے بیٹے! اللہ کی قسم! ان دونوں کی محبت کی بنا پر میں تجھ سے وہ امید رکھتا ہوں تو میں عقیدہ توحید پر قائم رہنے سے تجھ سے امید رکھتا ہوں۔

سیدنا مالک بن مِغوَل - رحمۃ اللہ علیہ - کا عقیدہ:

سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم - رضی اللہ عنہما - کا آخرت میں حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم - کا ساتھ ایسے ہوگا جیسے دنیا میں ان کا ساتھ ہے

وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ : قَالَ مَالِكُ بْنُ مِغْوَلَ :

لَئِنْ شِئْتُمْ لَأَحْلِفَنَّ لَكُمْ اِنَّ مَكَانَهُمَا فِي الآخِرَةِ مِثْلَ مَكَانِهِمَا فِي الدُّنْيَا ، يَعْنِي : اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ .

جناب ابن عیینہ نے فرمایا کہ جناب مالک بن مغول نے فرمایا:

اگر تم چاہو تو میں تمہیں قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ ان دونوں - صدیق وفاروق رضی اللہ عنہما - کا آخرت میں وہ مقام ومرتبہ ہے جیسا ان دونوں کا مقام دنیا میں ہے۔

-☆-

سبحان اللہ! آج بھی نظر دوڑائیے یہ تینوں بزرگ ہستیاں گنبد خضراء میں اکٹھی آرام فرما ہیں۔

تاریخ اسلام حوادث ۱۴۱-۱۶۱ھ صفحہ ۵۸۳

سیدنا سفیان-رحمۃ اللہ علیہ-جو آدمی کسی اور کو صدیق و فاروق-رضی اللہ عنہما-پر مقدم جانے اس کا شدت سے انکار کیا کرتے تھے

جاء فی السیر : قَالَ اَبُوْ بَکْرِ بْنِ عَیَاشٍ : کَانَ سُفْیَانُ یُنْکِرُ عَلٰی مَنْ یَقُوْلُ : اَلْعِبَادَاتُ لَیْسَتْ مِنَ الْاِیْمَانِ، وَعَلٰی مَنْ یُقَدِّمُ عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ اَحَداً مِنَ الصَّحَابَةِ.

جناب ابوبکر بن عیاش نے فرمایا:
جناب سفیان اس کا انکار کیا کرتے تھے جو عبادت کو ایمان سے شمار نہیں کرتا اور اس بھی انکار کیا کرتے تھے جو سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم-رضی اللہ عنہما-پر کسی صحابی کو مقدم کرتا ہو۔

سیر اعلام النبلاء (۲۵۲/۷)

سیدنا سفیان ۔رحمۃ اللہ علیہ۔ کا عقیدہ

سیدنا صدیق اکبر ۔رضی اللہ عنہ۔ کو گالی دینے والا اللہ کی قسم کافر ہے

اس کی نماز جنازہ ادا نہ کی جائے

عَنِ الْفَرْيَابِيِّ سَمِعْتُ سُفْيَانَ وَرَجُلٌ يَسْأَلُهُ عَنْ مَنْ يَشْتِمُ اَبَا بَكْرٍ؟ فَقَالَ : كَافِرٌ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ . قَالَ : نُصَلِّيْ عَلَيْهِ؟ قَالَ : لَا ، وَلَا كَرَامَةَ . قَالَ : فَزَاحَمَهُ النَّاسُ حَتّٰى حَالُوْا بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ ، فَقُلْتُ لِلَّذِيْ قَرِيْباً مِنْهُ : مَا قَالَ؟ قُلْنَا : هُوَ يَقُوْلُ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، مَا نَصْنَعُ بِهٖ؟ قَالَ : لَا تَمَسُّوْهُ بِأَيْدِيْكُمْ ، اِرْفَعُوْهُ بِالْخَشَبِ حَتّٰى تَوَارَوْهُ فِيْ قَبْرِهٖ .

جناب فریابی فرماتے ہیں:

میں نے سنا سیدنا سفیان سے ایک آدمی سوال کر رہا تھا اس آدمی کے بارے میں جو سیدنا صدیق اکبر ۔رضی اللہ عنہ۔ کو گالی دیتا ہے تو آپ نے فرمایا:

سیر اعلام النبلاء (۷/۲۵۳)

وہ اللہ عظیم کی قسم! وہ کافر ہے اس نے کہا: کیا ہم اس کی نماز جنازہ ادا کریں؟ آپ نے فرمایا: نہیں اس کی کوئی عزت وکرامت نہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگوں کی بھیڑ ہوگئی حتی کہ میرے اور ان کے درمیان حائل ہوگئے تو میں نے ان کے قریب ایک آدمی سے پوچھا: آپ نے کیا فرمایا؟ ھم نے کہا: وہ لا الہ الا اللہ کہتا ہے اب ہم اس کے ساتھ کیا کریں؟ آپ نے فرمایا:

اسے اپنے ہاتھوں سے مت چھونا اسے لکڑیوں سے اٹھاؤ حتی کہ اسے قبر میں پھینک کر اوپر مٹی ڈال کر چھپادو۔

سیدنا سفیان ثوری -رحمۃ اللہ علیہ- کا عقیدہ
شیخین کریمین یعنی سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہما-
کو مقدم جاننا سنت کی موافقت ہے

جاء فی اصول الاعتقاد عَنْ شُعَيْبِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ :

قُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ ۔ يَعْنِى السُّفْيَانَ الثَّوْرِىَّ ۔ مَا مُوَافَقَةُ السُّنَّةِ؟ قَالَ :تَقْدِمَةُ الشَّيْخَيْنِ اَبِىْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ لَا يَنْفَعُكَ مَا كَتَبْتَ حَتّٰى تُقَدِّمَ عُثْمَانًا وَعَلِيًّا عَلٰى مَنْ بَعْدَهُمَا.

جناب شعیب بن حرب نے فرمایا:

میں نے سیدنا سفیان ثوری -رحمۃ اللہ علیہ- سے عرض کی: اے ابوعبداللہ! سنت کی موافقت کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا:

شیخین کریمین سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہ- کو باقی تمام امت سے افضل واعلیٰ جاننا اے شعیب! جو تو نے لکھا یہ تجھے فائدہ نہ دے گا حتی کہ تو سیدنا عثمان ذی النورین اور سیدنا علی مرتضٰی -رضی اللہ عنہما- کو ان کے بعد والوں سے افضل و برتر نہ جانے۔

اصول الاعتقاد (۲۶۲۳/۱۴۵۳-۱۴۵۲/۸)

جناب شریک بن عبداللہ قاضی -رحمۃ اللہ علیہ- المتوفی 177ھ کا عقیدہ سیدنا علی مرتضٰی -رضی اللہ عنہ- کو سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- پر فضیلت دینے والا ذلیل ورسوا ہوگا کیونکہ بقول اس کے تمام صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین سب خطا پر ہیں نعوذ باللہ من ذالک

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ : قِيْلَ لِشَرِيْكٍ :

مَا تَقُوْلُ فِيْمَنْ يُفَضِّلُ عَلِيّاً عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ؟ قَالَ : اِذاً يَفْتَضِحْ ، يَقُوْلُ : اَخْطَأَ الْمُسْلِمُوْنَ .

جناب ابن عیینہ نے فرمایا:

جناب شریک سے عرض کی گئی اس آدمی کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں جو سیدنا علی مرتضٰی -رضی اللہ عنہ- کو سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- پر فضیلت وبرتری دیتا ہے؟ آپ نے فرمایا:

تب وہ آدمی ذلیل ورسوا ہوگا وہ کہتا ہے تمام مسلمانوں -تمام صحابہ کرام اور بعد کے تابعین وتبع تابعین- سب نے غلطی کی ہے۔

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنہج والتربیۃ جلد۲ صفحہ ۴۸۰

السیر اعلام النبلاء (۲۰۴/۸) وھو فی السنۃ للخلال (۳۷۶/۲)

جناب شریک بن عبداللہ قاضی -رحمۃ اللہ علیہ- المتوفی 177ھ کا عقیدہ
سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہما- پر
کسی ایک غیر نبی کو فضیلت دینے والا خیر سے محروم ہے

وَجَاءَ فِی السنة للخلال : قَالَ شَرِيْكٌ :
لَيْسَ يُقَدِّمُ اَحْداً عَلٰى اَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ فِيْهِ خَيْرٌ.

جناب شریک نے فرمایا:
جو آدمی سیدنا علی مرتضی -رضی اللہ عنہ- کو سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہما- پر فضیلت و برتری دے اس میں ذرہ بھی خیر و بھلائی -ایمان- نہیں ہے۔

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنہج والتربیۃ جلد۲ صفحہ۴۸۱
والسنۃ للخلال (۱/۳۷۶)

امام دارالھجرہ سیدنا مالک بن انس-رحمۃ اللہ علیہ-المتوفی 179ھ کا عقیدہ جو آدمی سنتِ مصطفیٰ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کو مضبوطی سے تھامے رکھے اور حضرات شیخین کریمین-رضی اللہ عنہما-سے محبت رکھے پھر اس کا اسی پر انتقال ہو جائے تو وہ صدیقین، شھداء اور صالحین کے ساتھ ہوگا اگر چہ اس کے اعمال میں کوتاہی ہوگئی ہو

وجاء فی طبقات الحنابلة : قَالَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ :

مَنْ لَزِمَ السُّنَّةَ وَسَلِمَ مِنْهُ اَصْهَارُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ ثُمَّ مَاتَ : كَانَ مَعَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَاِنْ قَصُرَ فِي الْعَمَلِ.

سیدنا مالک بن انس-رضی اللہ عنہ-نے فرمایا:

جس نے سنت کو لازم پکڑا اور اس سے حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کے اصھار محفوظ رہے پھر اسی اعتقاد پر وہ مر گیا تو وہ صدیقین، شھداء اور صالحین کے ساتھ ہوگا اگر چہ اس کے نیک عمل زیادہ نہ ہوں۔

طبقات الحنابلۃ (۴۱/۲)

امام مدینہ منورہ سیدنا امام مالک -رحمۃ اللہ علیہ- المتوفی 179ھ کا عقیدہ
سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہما- کا مقام و مرتبہ
وہی ہے جو آج ان کا ہے یعنی مزارات مبارکہ میں اکٹھے ہیں

وفی اصول الاعتقاد : قَالَ هَارُوْنُ الرَّشِيْدُ لِمَالِكٍ :
كَيْفَ كَانَ مَنْزِلَةُ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ ؟ قَالَ : كَقُرْبِ قَبْرِهِمَا مِنْ قَبْرِهٖ بَعْدَ وَفَاتِهٖ قَالَ : شَفَيْتَنِي يَا مَالِكُ !

ھارون الرشید نے سیدنا مالک بن انس -رضی اللہ عنہ- سے پوچھا:
حضور سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہما- کا حضور سیدنا رسول اللہ- فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے ساتھ کیا مقام و مرتبہ ہے؟ آپ نے فرمایا:

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنہج والتربیۃ جلد۳ صفحہ۲۵
أصول الاعتقاد (۱۳۷۸/۷/۲۴۶۱) والشریعۃ (۱۹۰۹/۴۵۲/۳)
وذکرہ فی مجموع الفتاوی (۴۰۳/۴) والمنہاج (۵۰۶/۷)

جیسے ان دونوں کی قبروں کا قرب ہے آپ کی قبر انور سے آپ کے وصال مبارک کے بعد۔

-☆-

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی قبر انور سے متصل سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- کی قبر ہے اوران کی قبر انور سے متصل سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہ- کی قبر انور ہے تو اس امت میں حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے بعد سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- کا مرتبہ ومقام ہے پھر صدیق اکبر کے بعد سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہ- کا مرتبہ ومقام ہے۔

سیدنا امام مالک بن انس-رضی اللہ عنہ-المتوفی 179ھ کا فرمان ذیشان سلف صالحین اپنی اولاد کو سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم-رضی اللہ عنہما- کی محبت کی ایسے تعلیم دیتے تھے جیسے انہیں قرآن کریم کی تعلیم دی جاتی ہے

وفیه عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ :
كَانَ السَّلَفُ يُعَلِّمُوْنَ اَولَادَهُمْ حُبَّ اَبِى بَكْرٍ وَعُمَرَ كَمَا يُعَلِّمُوْنَ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ .

سیدنا مالک بن انس-رحمۃ اللہ علیہ- نے فرمایا:
سلف صالحین اپنی اولاد کو سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہما- کی محبت یوں سکھاتے یاد کرواتے جیسے وہ قرآن کریم کی سورت یاد کرواتے۔

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنہج والتربیۃ جلد۳ صفحہ۲۵
أصول الاعتقاد (۲۳۲۵/۱۳۱۳/۷)

سیدنا امام مالک بن انس-رضی اللہ عنہ-المتوفی 179ھ کا ارشادگرامی
سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-کو برا بھلا کہنے والے کو درے مارے جائیں گے اور
سیدہ عائشہ صدیقہ ام المؤمنین-رضی اللہ عنہا-کو برا بھلا کہنے والے کو قتل کردیا جائے گا

وَقَالَ مَالِكٌ :

مَنْ سَبَّ اَبَا بَكْرٍ جُلِدَ، وَمَنْ سَبَّ عَائِشَةَ قُتِلَ، قِيْلَ لَهٗ : لِمَ؟ قَالَ : مَنْ رَمَاهَا فَقَدْ خَالَفَ الْقُرْآنَ، لِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ :

يَعِظُكُمُ اللّٰهُ أَنْ تَعُوْدُوا لِمِثْلِهٖٓ أَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ سورہ النور:١٧

سیدنا امام مالک امام دارالھجرہ-رحمۃ اللہ علیہ-فرماتے ہیں:

جس نے سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-کو برا بھلا کہا اسے درے مارے جائیں گے اور جس نے سیدہ عائشہ صدیقہ ام المؤمنین-رضی اللہ عنہا-کو برا بھلا کہا اسے قتل کردیا جائے گا۔ان سے عرض کی گئی: ایسا

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنھج والتربیۃ جلد٣ صفحہ٢٥

الصارم صفحہ٥٦٨

کیوں؟ آپ نے فرمایا:

جس نے سیدہ عائشہ صدیقہ-رضی اللہ عنہا-پر تہمت لگائی تو اس نے قرآن کریم کی مخالفت کی کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يَعِظُكُمُ اللَّهُ أَنْ تَعُودُوا لِمِثْلِهِ أَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ٥ سورہ النور:۱۷

نصیحت کرتا ہے تمہیں اللہ تعالیٰ کہ دوبارہ اس قسم کی بات ہرگز نہ کرنا اگر تم ایمان دار ہو۔

سیدنا امام مالک بن انس -رضی اللہ عنہ- المتوفی 179ھ کا عقیدہ و فرمان آئمہ اسلام میں سے کسی ایک نے بھی سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہما- کی سیدنا علی مرتضیٰ اور سیدنا عثمان ذی النورین -رضی اللہ عنہما- کی افضلیت کا انکار نہیں کیا

قَالَ ابْنُ الْقَاسِمِ :

سَأَلْتُ مَالِكاً عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ : مَا رَاَیْتُ اَحَداً مِمَّنِ اقْتُدِیَ بِهٖ یَشُكُّ فِیْ تَقْدِیْمِهِمَا ، یَعْنِیْ عَلٰی عَلِیٍّ وَعُثْمَانَ ، فَحَكَی اِجْمَاعَ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ عَلٰی تَقْدِیْمِهِمَا.

جناب ابوالقاسم نے فرمایا:

میں نے سیدنا امام مالک -رحمۃ اللہ علیہ- سے سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- اور سیدنا فاروق

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنہج والتربیۃ جلد ۳ صفحہ ۲۵

المنہاج (۲/۸۵)

اعظم-رضی اللہ عنہ- کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا:

ان احباب میں سے جن کی اقتداء کی جاتی ہے-آئمہ اھل اسلام- میں سے میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ وہ ان دونوں کی تقدیم وافضلیت میں شک کرتا ہو یعنی سیدنا علی مرتضٰی اور سیدنا عثمان ذی النورین -رضی اللہ عنہما- پر آپ نے ان دونوں کی تقدیم وافضلیت پر اھل مدینہ کا اجماع حکایت کیا ہے۔

-☆-

سیدنا امام مالک بن انس-رضی اللہ عنہ- کے زمانہ مبارک تک ایک بھی عالم، ایک بھی مفتی، ایک بھی مقتدا و پیشوا ایسا نہیں جو سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم-رضی اللہ عنہما- کی افضلیت کا منکر ہو بلکہ سب ان دونوں بزرگوں کی افضلیت وشرف کے دل وجان سے قائل تھے اور اس پر اھل مدینہ کا اجماع بھی ہے۔اب وہ لوگ سوچیں جو اھل سنت کہلوا کر پھر سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم-رضی اللہ عنہما- کی افضلیت کا دبے لفظوں سے-استعارہ وکنایہ سے-انکار کر رہے ہیں کہیں ایسا تو نہیں کہ دشمن نے ان کی مُٹھی بھر دی ہو۔دشمن بڑا چالاک وہوشیار ہے اور اپنے مفاد کیلئے کچھ بھی کر سکتا ہے۔

یاد رہے یہ دنیا یہ دنیا کی لذت صرف چند روزہ ہے وہ آدمی بڑا ہی نقصان اٹھانے والا ہے جو چند روزہ فائدہ کیلئے اپنا اخروی نقصان کر بیٹھے اور سیدنا محمد مصطفیٰ - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کی شفاعت سے محروم رہ جائے۔

اے نام نہاد علماء اھل سنت! اب بھی ہوش میں آجایئے اور اپنی آخرت تباہ نہ کیجیے۔

سیدنا حماد بن زید بن درھم -رحمۃ اللہ علیہ- المتوفی 179ھ کا ارشاد گرامی

قَال حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ :

لَئِنْ قَدَّمْتَ عَلِيّاً عَلٰى عُثْمَانَ لَقَدْ قُلْتُ اِنَّ اَصْحَابَ النَّبِيِّ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ قَدْ خَانُوا .

جناب حماد بن زید نے فرمایا:

اگر تو سیدنا علی مرتضٰی -رضی اللہ عنہ- کو سیدنا عثمان ذی النورین -رضی اللہ عنہ- پر مقدم کیا -افضل جانا- تو دراصل تو نے کہا کہ حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- سے خیانت کی ہے۔ العیاذ باللہ من ذالک۔

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنہج والتربیۃ جلد۳ صفحہ۴۳

اصول الاعتقاد (۲۵۵۷/۱۴۲۴/۷)

جناب احمد عجلی۔رضی اللہ عنہ۔کا اپنے بیٹے کو حکم

علم حدیث حاصل کرنے والوں سے جب گھر بھر جاتا تو بیٹے کو حکم دیتے کہ دیکھو جو حضرات صحابہ کرام میں سے کسی ایک کو بُرا بھلا کہے اسے گھر سے نکال دو

جاء فی السیر : قَالَ اَحْمَدُ الْعِجْلِیُّ :

كَانَ ثِقَةً صَاحِبَ سُنَّةٍ وَاتِّبَاعٍ، وَكَانَ اِذَا مُلِئَتْ دَارُهُ مِنْ اَصْحَابِ الْحَدِيْثِ، قَالَ لِاِبْنِهٖ اَحْوَصَ : يَا بُنَىَّ قُمْ، فَمَنْ رَاَيْتَهُ فِىْ دَارِى يَشْتِمُ اَحَداً مِنَ الصَّحَابَةِ فَأَخْرِجْهُ، مَا يَجِیْءُ بِكُمْ اِلَيْنَا؟

جناب احمد عجلی نے فرمایا:

آپ ثقہ، صاحب سنت واتباع تھے جب آپ کا گھر اصحاب حدیث۔طلاب حدیث نبوی۔سے

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنہج والتربیۃ جلد۳ صفحہ۴۶

السیر اعلام النبلاء (۲۸۲/۸)

تذکرۃ الحفاظ (۲۵۰/۱)

بھر جاتا تو اپنے بیٹے احوص سے فرماتے:

اے میرے پیارے بیٹے! اٹھو میرے گھر میں تم جسے دیکھو کہ حضرات صحابہ کرام۔رضی اللہ عنہم۔میں سے کسی کو بُرا بھلا کہتا ہے تو اسے گھر سے نکال دیجئے۔اے دل میں صحابہ کرام کا بغض رکھنے والو! تمہیں کیا چیز ہمارے پاس لاتی ہے۔

سیدنا عبداللہ بن مبارک-رضی اللہ عنہ-المتوفی 181ھ کا عقیدہ
جماعت سے مراد سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم-رضی اللہ عنہما-ہیں

جَاءَ فِی اُصُوْلِ الْاِعْتِقَادِ : عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ :
سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْمُبَارَكِ عَنِ الْجَمَاعَةِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرَ.

جناب علی بن حسن بن شقیق نے روایت فرمایا:
میں نے سیدنا عبداللہ بن مبارک سے پوچھا:-اھل السنۃ والجماعۃ میں-الجماعۃ سے کیا مراد ہے
آپ نے فرمایا:
سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم-رضی اللہ عنہما-۔

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنہج والتربیۃ جلد۳ صفحہ۵۸
اصول الاعتقاد (۷/۱۳۱۳/۲۳۲۶)

سیدنا عبداللہ بن مبارک -رضی اللہ عنہ- المتوفی 181ھ کا ارشاد گرامی:

جو آدمی سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا عمر فاروق -رضی اللہ عنہما- کو سب صحابہ سے افضل نہ مانے اس سے جفا کی جائے اور اسے اپنے آپ سے دور کر دیا جائے

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عِیْسٰی قَالَ :

سَمِعْتُ رَجُلاً یَسْأَلُ ابْنَ الْمُبَارَكِ عَمَّنْ قَالَ لَهُ اَنَّهُ لَا یَفْضِلُ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ هَلْ یَضُرُّ بِهٖ؟ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ : مَنْ لَمْ یُفَضِّلْ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَهُوَ اَهْلٌ اَنْ یُجْفٰی وَیُقْصٰی قَالَ : وَسَمِعْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ یُفَضِّلُ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَیَسْكُتُ عَنْ عَلِیٍّ وَعُثْمَانَ .

جناب حسن بن عیسیٰ نے فرمایا:

میں نے ایک آدمی کو سنا جو سیدنا عبداللہ بن المبارک سے پوچھ رہا تھا اس آدمی کے بارے میں جو سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہما- کو -باقی اصحاب پر- فضیلت نہیں دیتا کیا ایسا اسے

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنہج والتربیۃ جلد ۳ صفحہ ۵۸

اصول الاعتقاد (۸/۱۴۵۱/۲۶۱۸)

ضررو تکلیف دے گا؟ سیدنا عبداللہ بن مبارک -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

جس نے سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا عمر فاروق -رضی اللہ عنہما- کو فضیلت نہ دی وہ اس بات کا اھل ہے کہ اس سے جفا کی جائے اور اسے اپنے آپ سے دور کر دیا جائے اور فرمایا: میں نے سنا سیدنا عبداللہ بن المبارک سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہما- کو فضیلت دیتے تھے لیکن سیدنا علی مرتضیٰ اور سیدنا عثمان ذی النورین -رضی اللہ عنہما- کے بارے میں سکوت فرماتے تھے۔

سیدنا عبداللہ بن مبارک -رضی اللہ عنہ- المتوفی 181ھ کا فرمان
اھل ایمان حضرات صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- کے اجماع کو لیتے ہیں
سب حضرات صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- نے سیدنا عثمان غنی -رضی اللہ عنہ- کو
سیدنا علی مرتضیٰ -رضی اللہ عنہ- پر فضیلت دی اس لئے اھل ایمان کے نزدیک
سیدنا عثمان ذی النورین -رضی اللہ عنہ- افضل واعلیٰ ہیں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهٗ قَالَ :

نَأْخُذُ بِاِجْتِمَاعِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ وَنَدَعُ مَا سِوَاهُ، وَقَدِ اجْتَمَعُوْا عَلٰى اَنَّ عُثْمَانَ خَيْرُهُمْ، فَعُثْمَانُ خَيْرِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بَعْدَ اَبِىْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَبَعْدَهُمْ عَلِيٌّ.

سیدنا عبداللہ بن مبارک -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

ریاض الجنۃ بتخریج اصول السنۃ لابن ابی زمنین (۲۷۴/۱۹۷)

ھم حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے صحابہ کرام کے اجتماع کو لیتے ہیں اوراس کے ماسوا کوترک کرتے ہیں۔ حضرات صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- کا اس بات پر اجتماع ہوا کہ سیدنا عثمان ذی النورین ان سے بہتر وافضل ہیں پس سیدنا عثمان ذی النورین سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہما- کے بعد اس امت کے سب سے افضل وبہتر ہیں اور ان کے بعد سیدنا علی مرتضٰی -رضی اللہ عنہ- سب سے افضل وبرتر ہیں۔

سیدنا محمد بن سماک -رحمۃ اللہ علیہ- المتوفی 183ھ کا فرمان حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کے صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- کے عیب نکالنے والے کی کسی عبادت کا اس کیلئے کوئی فائدہ نہیں

اَيُّهَا الْعَائِبُ لِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ لَوْ نُمْتَ لَيْلَكَ وَاَفْطَرْتَ نَهَارَكَ لَكَانَ خَيْراً لَكَ مِنْ قِيَامِ لَيْلِكَ وَصِيَامِ نَهَارِكَ مَعَ سُوْءِ قَوْلِكَ فِيْ اَصْحَابِ نَبِيِّكَ . وَيْحَكَ ، فَلاَ قِيَامَ لَيْلٍ وَلاَ صِيَامَ نَهَارٍ وَاَنْتَ تَتَنَاوَلُ الْاَخْيَارَ .

اے حضور سیدنا محمد مصطفیٰ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کے صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- میں عیب نکالنے والے اگر تو ساری رات سویا رہتا اور دن کو روزہ نہ رکھتا تو تیرے لئے بہتر ہوتا تیرے رات بھر قیام اور دن بھر روزہ سے تیرے سوءِ اعتقاد کے ساتھ صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- کے بارے میں ۔ ہائے افسوس! رات کا قیام اور دن کا روزہ کوئی معنی نہیں رکھتا جبکہ تو اخیار میں طعنہ زنی کرتا ہے۔

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنہج والتربیۃ جلد۳ صفحہ۷۸

عبادت کا فائدہ ایمان کے ساتھ ہے اگر ایمان ہے تو عبادت نور علی نور ہے اگر ایمان ہے نہیں تو عبادت وریاضت کا کیا فائدہ یہ نماز، یہ روزے، یہ حج، یہ زکاۃ، یہ جھاد، یہ صدقہ وخیرات صرف اسی کا قبول ہے جس کا ایمان ہے اور جو ایمان سے تہی دامن ہے اسکی ان چیزوں سے اسے کوئی فائدہ نہیں ملنے والا یہ الٹا اس کیلئے وبال ہوں گی۔

ایمان حضرات صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- کی محبت اور ان کی افضلیت جاننے اور ماننے پر موقوف ہے وہ خوش قسمت آدمی جس کے سینے میں حضرات صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- کی محبت والفت کا چراغ جل رہا ہو اور پھر سب سے زیادہ محبت والفت سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہما- سے ہو جو زبان رسالت مآب میں سب صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- سے افضل وبرتر ہیں۔

سیدنا شیخ الاسلام معافی بن عمران۔رحمۃ اللہ علیہ۔المتوفی 185ھ کا ایمان سیدنا معاویہ۔رضی اللہ عنہ۔چھ سو عمر بن عبدالعزیز۔رضی اللہ عنہما۔سے افضل و برتر ہیں

روی الخلال فی السنة بسنده اِلٰی بِشْرِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ :

سُئِلَ الْمُعَافٰی وَاَنَا اَسْمَعُ اَوْ سَأَلْتُهٗ : مُعَاوِيَةُ اَفْضَلُ اَوْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ؟

فَقَالَ : كَانَ مُعَاوِيَةُ اَفْضَلُ مِنْ سِتِّمِائَةٍ مِثْلَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ.

جناب بشر بن حارث نے فرمایا:

جناب معافی سے سوال کیا گیا جبکہ میں سن رہا تھا یا میں نے آپ سے سوال کیا: سیدنا معاویہ۔رضی اللہ عنہ۔افضل ہیں یا سیدنا عمر بن عبدالعزیز۔رضی اللہ عنہ۔افضل ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا:

سیدنا معاویہ۔رضی اللہ عنہ۔سیدنا عمر بن عبدالعزیز جیسے چھ سو۔600۔سے افضل ہیں۔

۔☆۔

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنہج والتربیۃ جلد۳ صفحہ۸۵

السنۃ للخلال (۱/۴۳۵)

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا صحابی صحابی ہے -رضی اللہ عنہ- وہ صرف محبت مصطفیٰ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے وہ مرتبہ و مقام لے گیا جو سینکڑوں سال عبادت وریاضت سے بھی میسر نہیں آتا۔ حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے چہرہ انور کو ایمان کی حالت میں دیکھنا کوئی چھوٹی نیکی ہے اس سعادت سے بہرہ ور ہونے والوں کا مقام و مرتبہ قیامت کے دن دیکھنے والا ہوگا۔

اب اگر صحابیت کا شرف قسمت میں نہیں تو انکی محبت وچاہت کا اجر تو ضائع نہ کریں۔ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ قیامت کے دن آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ محبت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس محبت کے صدقے ہمیں قیامت کے دن صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- کے دامن سے چمٹنے کی توفیق عطا فرمائے۔

-☆-

شیخ الاسلام سیدنا معافٰی بن عمران - رحمۃ اللہ علیہ - المتوفی 185ھ کا عقیدہ صحابیِ رسول - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم - کے ساتھ غیر صحابی کا موازنہ نہیں ہوسکتا جس نے کسی صحابی کی بُرا بھلا کہا اس پر اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے

وروی اللالکائی بسنده اِلٰی رُبَاحِ بْنِ الْجَرَّاحِ الْمُوْصَلِیِّ قَالَ : سَمِعْتُ رَجُلاً سَأَلَ الْمُعَافٰی بْنَ عِمْرَانَ فَقَالَ :

یَا اَبَا مَسْعُوْدٍ اَیْنَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ مِنْ مُعَاوِیَۃَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ؟ فَغَضِبَ مِنْ ذَالِكَ غَضْبًا شَدِیْداً وَقَالَ : لَا یُقَاسُ بِأَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّمَ ۔ اَحَدٌ ، مُعَاوِیَۃَ صَاحِبُہٗ وَصِھْرُہٗ وَکَاتِبُہٗ وَاَمِیْنُہٗ عَلٰی وَحْیِ اللّٰہِ وَقَالَ ۔صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّمَ ۔ :

دَعُوْا لِی اَصْحَابِیْ وَاَصْھَارِیْ فَمَنْ سَبَّھُمْ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلَائِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ.

ایک آدمی نے جناب معافٰی بن عمران سے پوچھا:

اے ابومسعود! عمر بن عبدالعزیز کا معاویہ بن ابوسفیان کے مقابلہ میں کیا مرتبہ ومقام ہے؟ اس پر وہ سخت غصہ میں آ گئے اور فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کے صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- کے ساتھ کسی کو قیاس نہیں کیا جاسکتا سیدنا معاویہ حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کے صحابی، آپ کے سسر، آپ کے کاتب، اور اللہ کی وحی پر آپ کے امین ہیں اور حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- نے فرمایا:

میری خاطر میرے اصحاب اور میرے اصھار کو چھوڑ دو پس جس نے انہیں گالی دی -بُرا بھلا کہا- اس پر اللہ تعالیٰ، تمام فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

-☆-

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنھج والتربیۃ جلد۳ صفحہ۸۶

اصول الاعتقاد (۲۷۸۵/۱۵۳۱/۸)

سیدنا عبداللہ بن مبارک ۔ رحمۃ اللہ علیہ ۔ المتوفی 181ھ کا عقیدہ
جسے صدق اور صحابہ کرام ۔ رضی اللہ عنہم ۔ کی محبت نصیب ہو گئی
اس کی نجات اور سلامتی کی امید کی جا سکتی ہے

جاء فی الشریعة : عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ : سَمِعْتُ الْفُضَيْلَ بْنَ عَيَاضٍ يَقُوْلُ :

حُبُّ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ ذُخْرٌ اَدَّخِرُهٗ . ثُمَّ قَالَ: رَحِمَ اللّٰهُ مَنْ تَرَحَّمَ عَلٰى اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ وَاِنَّمَا يُحْسِنُ هٰذَا كُلُّهٗ بِحُبِّ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ قَالَ: وَسَمِعْتُ فُضَيْلاً يَقُوْلُ : قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ :

خَصْلَتَانِ مَنْ كَانَتَا فِيْهِ ؛ اَلصِّدْقُ وَحُبُّ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ اَرْجُوْ اَنْ يَنْجُوَ وَيَسْلَمَ.

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنہج والتربیۃ جلد۳ صفحہ۱۰۳

الشریعۃ (۱۲۲۴/۴۲۲/۲)

جناب عبدالصمد بن یزید نے فرمایا:

میں نے سنا سیدنا فضیل بن عیاض -رضی اللہ عنہ- فرما رہے تھے:

حضور سیدنا رسول اللہ- فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کے صحابہ کرام کی محبت ایسا ذخیرہ وخزانہ ہے جسے میں نے جمع کیا ہے پھر فرمایا:

اللہ تعالیٰ ایسے آدمی پر رحم وکرم فرمائے جو سیدنا محمد مصطفیٰ- فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کے صحابہ کرام- رضی اللہ عنہم- کیلئے اللہ کے حضور رحمت وکرم کی دعا مانگتا ہے یہ سب چیزیں حضور محمد مصطفیٰ- فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کے صحابہ کرام کی محبت کے ساتھ ہی اچھی ہیں۔ انہوں نے فرمایا:

میں نے سیدنا فضیل- رضی اللہ عنہ- کو سنا فرما رہے تھے کہ سیدنا عبداللہ بن مبارک- رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

جس آدمی میں دو خصلتیں ہوں 1- صدق 2- حضرات صحابہ کرام- رضی اللہ عنہم- کی محبت، میں امید رکھتا ہوں کہ وہ قیامت کے دن عذاب سے نجات پا جائے گا اور سلامت رہے گا - جنت میں داخل ہوگا-۔

سیدنا فضیل بن عیاض ـ رضی اللہ عنہ ـ المتوفی 187ھ کا عقیدہ اعمال صالحہ میں سب سے مضبوط اور پر اعتماد عمل سیدنا صدیق اکبر، سیدنا فاروق اعظم اور سیدنا ابوعبیدہ بن جراح ـ رضی اللہ عنہم ـ سے محبت ہے اور تمام صحابہ کرام ـ رضی اللہ عنہم ـ سے محبت ہے

وجاء فی السنة للخلال : قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ زَنْبُوْرٍ : قَالَ الْفُضَيْلُ :
اَوْثَقُ عَمَلِیْ فِیْ نَفْسِیْ حُبُّ اَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَاَبِیْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَحُبِّیْ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَمِيْعاً، وَكَانَ يَتَرَحَّمُ عَلٰی مُعَاوِيَةَ وَيَقُوْلُ :
كَانَ مِنَ الْعُلَمَاءِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

جناب محمد بن زنبور نے فرمایا: سیدنا فضیل بن عیاض ـ رضی اللہ عنہ ـ نے فرمایا:
میرے ہاں میرے اعمال میں میرا سب سے مضبوط، پر اعتماد عمل سیدنا صدیق اکبر، سیدنا فاروق

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنہج والتربیۃ جلد ۳ صفحہ ۱۰۳
السنۃ للخلال (۱/ ۴۳۸)

اعظم اور سیدنا ابوعبیدہ بن جراح -رضی اللہ عنہم- سے محبت ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کے تمام صحابہ کرام سے محبت ہے اور آپ -سیدنا فضیل رضی اللہ عنہ- سیدنا معاویہ -رضی اللہ عنہ- کیلئے رحمت وفضل کی دعا مانگا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے:

حضور سیدنا محمد مصطفیٰ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کے علماء صحابہ میں سے ہیں۔

سلطان ھارون الرشید المتوفی 193ھ کا قول

میں حضرات شیخین کریمین ۔ رضی اللہ عنہما ۔ سے محبت کرتا ہوں اور اس سے بھی محبت کرتا ہوں جو ان سے محبت کرتا ہے اور جو ان سے بغض وعداوت رکھتا ہے میں اسے سزا دیتا ہوں

جاء فی البداية والنهاية : قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ :
يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اُنْظُرْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَيُقَدِّمُوْنَهُمَا فَأَكْرِمْهُمْ بِعِزِّ سُلْطَانِكَ فَقَالَ الرَّشِيْدُ : اَوَ لَسْتُ كَذَالِكَ؟ اَنَا وَاللّٰهِ كَذَالِكَ اُحِبُّهُمَا وَاُحِبُّ مَنْ يُحِبُّهُمَا وَاُعَاقِبُ مَنْ يُبْغِضُهُمَا.

بعض اہل علم نے ھارون الرشید سے کہا:

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنہج والتربیۃ جلد۳ صفحہ ۱۳۰
البدایہ والنھایہ (۱۰/۲۲۴)

اے امیر المؤمنین! ان لوگوں کی طرف دیکھئے جو سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہما- سے محبت کرتے ہیں اور انہیں باقی صحابہ کرام سے مقدم جانتے ہیں پس ان کی عزت کیجئے اپنی حکومت کی عزت کرنے کے سبب تو ھارون الرشید نے کہا:

کیا میں ایسا نہیں ہوں؟ پس اللہ کی قسم! ان دونوں -شیخین کریمین رضی اللہ عنہما- سے محبت کرتا ہوں اور جو ان دونوں سے محبت کرتا ہے اس سے بھی محبت کرتا ہوں اور میں جو ان دونوں سے نفرت کرتا ہے بغض رکھتا ہے میں اسے سزا دیتا ہوں۔

فقیہ و محدث جناب ابوبکر بن عیاش المتوفی 194ھ کا ارشاد

سیدنا صدیق اکبر - رضی اللہ عنہ - خلافت کے منصب تک یوں پہنچے کہ آٹھ دن تک آپ نماز کی امامت کرواتے رہے اللہ تعالیٰ نے ان کی امامت کے خلاف کوئی حکم نازل نہیں فرمایا نہ حضور - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم - نے کوئی حکم دیا اور نہ صحابہ کرام - رضی اللہ عنہم - نے اس پر اعتراض کیا

قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيْلٍ الْعَنْزِيّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْقُرَشِيُّ عَنْ اَبِى بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ قَالَ لِيَ الرَّشِيْدُ :

كَيْفَ اُسْتُخْلِفَ اَبُوْ بَكْرٍ : قُلْتَ : يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ سَكَتَ اللّٰهُ وَسَكَتَ رَسُوْلُهُ وَسَكَتَ الْمُؤْمِنُوْنَ . قَالَ : مَا زِدْتَنِىْ اِلَّا عَمًى . قُلْتُ : مَرِضَ النَّبِىُّ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ ثَمَانِيَةَ اَيَّامٍ ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ بِلَالٌ فَقَالَ :

مُرُوا اَبَابَكْرٍ يُصَلِّى بِالنَّاسِ ، فَصَلّٰى بِالنَّاسِ ثَمَانِيَةَ اَيَّامٍ وَالْوَحْىُ يَنْزِلُ ، فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لِسَكُوْتِ اللّٰهِ ، وَسَكَتَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِسَكُوْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ـ صَلّٰى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ ۔ فَأَعْجَبَهٗ ذَالِكَ، فَقَالَ :
بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ.

جناب ابوبکر بن عیاش نے فرمایا: مجھ سے خلیفہ ھارون الرشید نے کہا:
سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- کو کیسے خلیفہ بنایا گیا؟ میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ خاموش رہا، حضور سیدنا رسول کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - خاموش رہے اور تمام صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- خاموش رہے۔ ھارون الرشید نے کہا:
تیری اس گفتگو نے مجھے اور زیادہ بے بصیرت کر دیا ہے میں نے کہا: حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - آٹھ دن بیمار رہے تو ان کے پاس سیدنا بلال -رضی اللہ عنہ- حاضر خدمت ہوتے رہے تو آپ نے ارشاد فرمایا:
ابوبکر کو میرا حکم پہنچاؤ کہ نماز کی امامت کروائیں لوگوں -صحابہ کرام رضی اللہ عنہم- کو آپ نے آٹھ دن نماز پڑھائی وحی الٰہی نازل ہوتی رہی حضور سیدنا رسول اللہ - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - اللہ تعالیٰ کے خاموش رہنے کی وجہ سے خاموش رہے تو اس ھارون الرشید کو یہ جواب بہت بھلا معلوم ہوا تو اس نے کہا:
اللہ تعالیٰ آپ کو برکتوں سے سرفراز فرمائے۔

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنہج والتربیۃ جلد ۳ صفحہ ۱۳۸، ۱۳۹
المیزان (۴/۵۰۱)
سیر اعلام النبلاء (۸/۵۰۶)

فقیہ ومحدث جناب ابوبکر بن عیاش المتوفی 194ھ کاارشاد

مھاجرین صحابہ کرام-رضی اللہ عنہم-کواللہ تعالیٰ نے صادقین-سچے-کہا جسے اللہ تعالیٰ صادق کہے وہ جھوٹ نہیں بول سکتاان صادقین نے بیک زبان کہایاخلیفۃ رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-

عَنْ اَبِی هِشَامٍ الرِّفَاعِيِّ : سَمِعْتُ اَبَا بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ يَقُوْلُ :
اَبُوْ بَكْرِ الصِّدِّيْقُ خَلِيْفَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ فِيْ نَصِّ الْقُرْآنِ ، لِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَقُوْلُ :
لِلْفُقَرَآءِ الْمُهَاجِرِيْنَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلاً مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ۝ سورہ الحشر:۸ قَالَ : فَمَنْ سَمَّاهُ اللّٰهُ صَادِقًا فَلَيْسَ يَكْذِبُ ، هُمْ قَالُوْا : يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ .

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنھج والتربیۃ جلد۳ صفحہ۱۳۹

سیر اعلام النبلاء (۸/۵۰۰-۵۰۱)

جناب ابوھشام رفاعی نے فرمایا:

میں نے سنا جناب ابوبکر بن عیاش فرما رہے تھے:

سیدنا صدیق اکبر ۔ رضی اللہ عنہ ۔ خلیفۂ رسول اللہ ۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ ہیں نصِ قرآنی میں کیونکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

لِلْفُقَرَآءِ الْمُهَاجِرِيْنَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلاً مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَo

۔ نیز وہ مال ۔ نادار مہاجرین کیلئے ہے جنہیں ۔ جبراً ۔ نکال دیا گیا تھا ان کے گھروں سے اور جائیدادوں سے یہ ۔ نیک بخت ۔ تلاش کرتے رہتے ہیں اللہ کا فضل اور اس کی رضا اور ۔ ہر وقت ۔ مدد کرتے رہتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کی یہی راست باز لوگ ہیں۔

پس جس کا نام اللہ تعالیٰ نے صادق رکھا ہو وہ کاذب نہیں ہوسکتا انہیں صادق لوگوں نے کہا:

يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ اے حضور سیدنا رسول اللہ ۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ کے خلفیہ۔

۔☆۔

حافظ العصر جناب سفیان بن عیینہ المتوفی 198ھ کا طرز علم

جو آدمی حضرات صحابہ کرام - رضی اللہ عنہم - کو گالی دے اس کے جنازے میں شریک ہونے والے سے سفیان بن عیینہ ایک سال تک کلام نہیں کرتے

عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ : سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ يَقُوْلُ لِرَجُلٍ :
مِنْ اَيْنَ جِئْتَ ؟ قَالَ : مِنْ جَنَازَةِ فُلَانٍ ، قَالَ سُفْيَانُ : لَا اُحَدِّثُكَ بِحَدِيْثٍ سَنَةً ، فَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَلَا تَعُدْ ، نَظَرْتُ اِلٰى رَجُلٍ يَشْتِمُ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ فَاتَّبَعْتَ جَنَازَتَهٗ؟.

جناب عبد الصمد نے فرمایا: میں نے سنا سیدنا سفیان بن عیینہ ایک آدمی سے فرما رہے تھے:
کہاں سے آئے ہو؟ اس نے عرض کی: فلاں آدمی کے جنازہ میں شرکت کر کے آیا ہوں تو سیدنا سفیان بن عیینہ نے فرمایا:

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنہج والتربیۃ جلد ۳ صفحہ ۱۷۲
اصول الاعتقاد (۸/۱۵۴۶/۲۸۱۶)

تجھ سے ایک سال تک کوئی کلام نہیں کروں گا پس اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو اور آئندہ ایسے نہ کرنا میں نے اس آدمی کو دیکھا ہے جو حضور سیدنا محمد مصطفیٰ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- کو برا بھلا کہہ رہا ہے پھر بھی تو اس کے جنازہ میں شریک ہو گیا ہے؟۔

-☆-

حافظ العصر سیدنا سفیان بن عیینہ المتوفی 198ھ کا طرز علم اور ایمان اھل ہوس کو جھنجھوڑنے کیلئے کافی ہے، کوئی ایمان سیکھے تو ایسے نفوس قدسیہ سے سیکھے۔ حضرات صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- کو برا بھلا کہنے والے کے جنازہ میں شرکت کرنے والے سے ایک سال تک مقاطعہ فرمایا اس سے قطع تعلقی فرمائی، اس سے بول چال بند کر دی۔

ایسا انہوں نے کیوں کیا؟ ایسا انہیں ان کے ایمان نے کہا، ایمان جب دل میں مضبوطی سے اپنا گھر کر لیتا ہے تو پھر ایسا ہی طرز عمل ظاہر ہوتا ہے۔ ایک مومن و مسلم کی سعادتیں حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم- سے تعلق میں وابسطہ ہیں، اس کی جملہ سعادتیں آپ ہی کے دامن کرم سے ہیں۔ جو آدمی آپ کے پیارے صحابہ، آپ کے جانثاروں، آپ کے غلاموں کے دشمن سے ذرا سی بھی ہمدردی رکھے تو ایک مومن کا ایمان کب گوارا کرتا ہے کہ ایسے آدمی سے تعلقات قائم رکھے جائیں، اس سے راہ ورسم رکھا جائے۔

سن لیجئے! ہمارے تعلقات، ہماری ہمدردیاں، ہماری نسبتیں سب کی سب حضور ختمی مرتبت -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم- کی نعلین پاک کی نوک پر قربان ہیں تو جن نفوس قدسیہ نے زندگی بھر حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم- کی غلامی کا شرف حاصل کیا، آپ کے دامن کرم سے وابستہ رہے اپنے مال وجان اور اپنی اولاد تک کو ناموسِ مصطفیٰ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم- پر قربان کر دیا ایسے خوش بخت وسعید افراد سے کوئی دلی کدورت رکھے ہمارا اس سے کوئی تعلق و واسطہ نہیں ہے ہم کھرے اور سچے مسلمان ہیں، ہمیں کوئی تعلق وراہ ورسم نہیں چاہیئے، ہمیں بس اللہ کے محبوب حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم- کی غلامی چاہیئے، اسی غلامی پر ناز ہے اور اسی غلامی کے صدقے جی رہے ہیں۔

ناصر الدین سیدنا امام شافعی ۔ رحمۃ اللہ علیہ ۔ المتوفی 204ھ کا عقیدہ

سیدنا صدیق اکبر ۔ رضی اللہ عنہ ۔ کی خلافت کا فیصلہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں سے نازل فرمایا اور اس پر تمام صحابہ کرام ۔ رضی اللہ عنہم ۔ کے دلوں کو جمع فرمادیا

عَنِ الشَّافِعِیِّ اَنَّہٗ قَالَ :
خَلَافَۃُ اَبِیْ بَکْرٍ ۔ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۔ حَقٌّ قَضَاھَا اللّٰہُ فِیْ سَمَائِہٖ وَجَمَعَ عَلَیْھَا قُلُوْبَ عِبَادِہٖ.

سیدنا امام شافعی ۔ رحمۃ اللہ علیہ ۔ نے فرمایا:
سیدنا صدیق اکبر ۔ رضی اللہ عنہ ۔ کی خلافت حق ہے جس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں سے نازل فرمایا اور اس پر اپنے بندوں کے دلوں کو جمع فرمادیا۔

اجتماع الجیوش (۱۵۴)
ومجموع الفتاوی (۵/۵۳)

ناصر الدین سیدنا امام شافعی -رحمۃ اللہ علیہ- المتوفی 204ھ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے بعد خلافت اور افضلیت سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- کیلئے ہے پھر سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہ- کیلئے ہے پھر سیدنا عثمان ذی النورین -رضی اللہ عنہ- کیلئے ہے

وجاء فی الشریعة : عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ، سَمِعْتُ الشَّافِعِيَّ يَقُوْلُ : فِي الْخَلَافَةِ وَالتَّفْضِيْلِ : لِأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ.

جناب ربیع بن سلیمان نے فرمایا:

میں نے سنا سیدنا امام شافعی -رحمۃ اللہ علیہ- فرما رہے تھے:

خلافت اور افضلیت سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- کیلئے ہے، سیدنا عمر فاروق -رضی اللہ عنہ- کیلئے ہے، سیدنا عثمان ذی النورین -رضی اللہ عنہ- کیلئے ہے اور سیدنا علی مرتضٰی -رضی اللہ عنہ- کیلئے ہے۔

موسوعة مواقف السلف فی العقیدة والمنہج والتربیة جلد۳ صفحہ۲۱۸

الشریعة (۱۲۸۳/۲۰/۳) وجامع بیان العلم وفضلہ (۱۱۷۴/۲)

جوخلیفہ اول ہے یعنی سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ- وہ ساری امت میں سب سے افضل ہیں اور جوخلیفہ ثانی ہیں یعنی سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہ- وہ سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ- کے بعد ساری امت میں افضل و برتر ہیں اور جو خلیفہ ثالث ہے یعنی سیدنا عثمان ذی النورین-رضی اللہ عنہ- وہ حضرات شیخین کریمین کے بعد ساری امت سے افضل واعلیٰ ہیں اور جو خلیفہ رابع ہیں یعنی سیدنا علی مرتضیٰ-رضی اللہ عنہ- وہ ان خلفاء ثلاثہ کے بعد ساری امت میں سب سے افضل واعلیٰ ہیں یہی اھل سنت کا ایمان ہے، یہی اھل سنت کا دین ہے، اھل سنت کا مرنا جینا اسی ایمان پر ہے۔

اے اللہ! وہ علماء اھل سنت جو کسی کے بہکاوے میں آکر یا بھول پن کی وجہ سے اس عقیدہ سے پھر گئے ہیں انہیں پھر اسی عقیدہ وایمان پر واپس لے آ اور انہیں اور انہیں حضرات خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم کی افضلیت کا اقرار واعلان کرنے کی توفیق عطا فرما۔

-☆-

امام اھل الاسلام سیدنا امام شافعی -رحمۃ اللہ علیہ- المتوفی 204ھ کا عقیدہ
حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے صحابہ کرام
-رضی اللہ عنہم- علم وعقل، دین وفضل میں ھم سے فوق ہیں اوران کی رائے
ہماری رائے سے بہتر وافضل ہے

قال شیخ الإسلام وما احسن ما قَالَ الشَّافِعِیُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِیْ رِسَالَتِهٖ :
هُمْ فَوْقَنَا ۔ یَعْنِی اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ۔ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ فِیْ كُلِّ عِلْمٍ وَعَقْلٍ وَدِیْنٍ وَفَضْلٍ ، وَكُلُّ سَبَبٍ یُنَالُ بِهٖ عِلْمٌ اَوْ یُدْرَكُ بِهٖ هُدًی ، وَرَاْیُهُمْ لَنَا خَیْرٌ مِنْ رَاْیِنَا لِاَنْفُسِنَا.

سیدنا امام شافعی -رحمۃ اللہ علیہ- نے فرمایا:

حضور سیدنا محمد مصطفیٰ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- ھم پر ہر چیز میں فوقیت رکھتے ہیں علم وعقل میں، دین وفضل میں اور ہر سبب جس کے ذریعے علم پایا جاتا ہے یا جس سے ھدایت ملتی ہے ان کی رائے ہمارے لئے ہماری رائے سے بہتر وافضل ہے۔

مجموع الفتاوی (۵/۵۳) ودرءالتعارض (۵/۷۳)
والمنھاج (۶/۸۱)

امام العصر سیدنا امام شافعی - رحمۃ اللہ علیہ - المتوفی 204ھ کا عقیدہ
سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم - رضی اللہ عنہما - کی افضلیت کے بارے میں
حضرات صحابہ کرام اور تابعین عظام - رضی اللہ عنہم اجمعین - میں کوئی اختلاف نہیں ہے

وَقَالَ الشَّافِعِيُّ :
لَمْ يَخْتَلِفِ الصَّحَابَةُ وَالتَّابِعُوْنَ فِيْ تَقْدِيْمِ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ.

سیدنا امام شافعی - رحمۃ اللہ علیہ - نے فرمایا:
حضرات صحابہ کرام اور تابعین عظام - رضی اللہ عنہم اجمعین - نے سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم - رضی اللہ عنہما - کی تقدیم میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

-☆-

سیدنا امام شافعی - رحمۃ اللہ علیہ - کا کتنا واضح اور دوٹوک عقیدہ ہے کہ حضرات صحابہ کرام اور حضرات

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنہج والتربیۃ جلد۳ صفحہ۲۲۰
المنہاج (۸۶/۲)

تابعین عظام رضی اللہ عنہم میں سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم - رضی اللہ عنہما - کی افضلیت وتقدیم پر کوئی اختلاف نہیں۔

اب جس عقیدہ پر تمام صحابہ کرام - رضی اللہ عنہم - اور حضرات تابعین - رضی اللہ عنہم - کا اجماع ہوا ایسے عقیدہ کے حق وسچ ہونے میں کسے اختلاف ہوسکتا ہے یہی وہ نفوس قدسیہ جن کے ذریعے ہمیں اسلام پہنچا اگر کسی بات پر ان کا اتفاق واتحاد ہوتو وہ بات اھل اسلام کے دین وایمان کی جان ہے۔ وہی راہ حق ہے، وہی طریقِ صواب ہے اور وہی صراطِ مستقیم ہے ہاں جو اس طریقہ اور اس راہ سے ہٹ جائے گا وہ سن لے:

مَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَاءَ تْ مَصِيْرًا○

جو مومنوں کے راستہ وطریقہ کے علاوہ کوئی اور راہ تلاش کرتا ہے تو ہم اسے ادھر ہی پھیر دیتے ہیں جدھر وہ پھر رہا ہے اور ہم اسے جہنم میں پھینکیں گے اور وہ جہنم بہت بری جگہ ہے۔

-☆-

محدث کبیر جناب عبدالرزاق - رحمۃ اللہ علیہ - المتوفی 211ھ کا عقیدہ

میں سیدنا صدیق اکبر اور فاروق اعظم - رضی اللہ عنہما - پر سیدنا علی مرتضٰی - رضی اللہ عنہ - کو فضیلت میں کبھی بھی میرے دل وضمیر نے اس کی اجازت نہ دی میں سیدنا عثمان ذی النورین اور سیدنا علی مرتضٰی - رضی اللہ عنہما - سے محبت کرتا ہوں جس نے ان نفوس قدسیہ سے محبت نہ کی وہ مومن نہیں ہے میرے اعمال میں سب سے زیادہ پر اعتماد عمل ان سے محبت والفت ہے

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ شَبِيْبٍ قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّزَّاقِ يَقُوْلُ :

مَا انْشَرَحَ صَدْرِىْ قَطُّ اَنْ اُفَضِّلَ عَلِيّاً عَلٰى اَبِىْ بَكْرٍ وَعُمَرَ، فَرَحِمَهُمَا اللّٰهُ، وَرَحِمَ عُثْمَانَ وَعَلِيّاً، مَنْ لَمْ يُحِبَّهُمْ فَمَا هُوَ بِمُؤْمِنٍ، اَوْثَقُ عَمَلِىْ حُبِّىْ اِيَّاهُمْ.

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنہج والتربیۃ جلد۳ صفحہ۲۶۱

سیر (۵۷۴-۵۷۳/۹)

المیزان (۶۱۲/۲)

جناب سلمہ بن شبیب نے فرمایا:

میں نے سنا جناب عبدالرزاق فرمارہے تھے:

میرا کبھی بھی اس بات پر سینہ کشادہ نہ ہوا کہ میں سیدنا علی مرتضٰی۔رضی اللہ عنہ۔کو سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا عمر فاروق۔رضی اللہ عنہما۔پر فضیلت دوں اللہ تعالٰی ان دونوں کو اپنی رحمتوں سے مالا مال فرمائے اور سیدنا عثمان ذی النورین اور سیدنا علی مرتضٰی۔رضی اللہ عنہما۔پر رحم فرمائے پس جس نے ان سب سے محبت نہ کی وہ مومن ہی نہیں اور میرے اعمال میں سب سے پر اعتماد عمل ان نفوس قدسیہ سے محبت و چاہت ہے۔

سیدنا امام شافعی ۔ رحمۃ اللہ علیہ ۔ المتوفی 204ھ کا عقیدہ ونظریہ سیدنا صدیق اکبر، سیدنا فاروق اعظم، سیدنا عثمان ذی النورین، سیدنا علی مرتضیٰ اور سیدنا عمر بن عبد العزیز ۔ رضی اللہ عنہم اجمعین ۔ خلفاء راشدین ہیں

عَنْ غَيْلَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ الْمَصَرِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ الشَّافِعِيَّ يَقُوْلُ:
اَلْخُلَفَاءُ خَمْسَةٌ : اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ.

جناب غیلان بن مغیرہ مصری نے فرمایا:
میں نے سنا سیدنا امام شافعی ۔ رحمۃ اللہ علیہ ۔ ارشاد فرما رہے تھے:
خلفاء راشدین پانچ ہیں:
سیدنا صدیق اکبر، سیدنا فاروق اعظم، سیدنا عثمان ذی النورین، سیدنا علی مرتضیٰ اور سیدنا عمر بن عبد العزیز ۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین ورضی اللہ عنہ ورضوا عنہ ۔

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنہج والتربیۃ جلد ۳ صفحہ ۲۱۷
اصول الاعتقاد (۸/۱۴۷۴/۲۶۶۶) والسیر (۱۰/۲۰)

جناب محمد بن یوسف فریابی المتوفی 212ھ کا عقیدہ

سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم - رضی اللہ عنہما - سب صحابہ سے افضل ہیں کیونکہ انہیں حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے فضیلت وشرف عطا فرمایا

قِيْلَ لِمُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ الْفِرَيْاَبِيِّ :
مَا تَقُوْلُ فِيْ اَبِىْ بَكْرٍ وَعُمَرَ؟ قَالَ : قَدْ فَضَّلَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ وَقَدْ اَخْبَرَنِى رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ اِنَّ بَعْضَ الْخُلَفَاءِ اَخَذَ رَجُلَيْنِ مِنَ الرَّافِضَةِ فَقَالَ لَهُمَا : وَاللّٰهِ لَانْ لَمْ تُخْبِرَانِىْ بِالَّذِىْ يَحْمِلُكُمَا عَلٰى تَنْقِيْصِ اَبِىْ بَكْرٍ وَعُمَرَ لَأَقْتُلَنَّكُمَا فَأَبَيَا . فَقُدِّمَ اَحَدُهُمَا فَضُرِبَ عُنُقُهٗ . ثُمَّ قَالَ لِلآخَرِ : وَاللّٰهِ لَإِنْ لَمْ تُخْبِرْنِىْ لَأَلْحَقَنَّكَ بِصَاحِبِكَ. قَالَ :فَتُؤْمِنُنِىْ؟ قَالَ لَهُ : نَعَمْ . قَالَ : فَإِنَّا اَرَدْنَا النَّبِىَّ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ فَقُلْنَا : لَا يُتَابِعُنَا النَّاسُ عَلَيْهِ ، فَقَصَدْنَا قَصْدَ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ فَتَابَعَنَا النَّاسُ عَلٰى ذَالِكَ .

جناب محمد بن یوسف فریابی سے کہا گیا:

آپ سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہما- کے بارے میں کیا کہتے ہیں انہوں نے فرمایا:

ان دونوں کو حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے عزت وفضیلت بخشی ہے۔قریش کے ایک آدمی نے مجھے بتایا بعض خلفاء نے رافضیوں کے دو آدمی پکڑ لئے تو ان دونوں سے کہا اللہ کی قسم! اگر تم دونوں نے مجھی نہ بتایا کہ تمہیں سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہما- کی تنقیص پر کیا چیز ابھارتی ہے تو میں تم دونوں کو قتل کر دوں گا۔پس ان دونوں نے بتانے سے انکار کر دیا پس ان میں سے ایک کو آگے بڑھایا گیا پس اس کی گردن اڑا دی گئی پھر دوسرے سے کہا:

اللہ کی قسم! اگر تم نے مجھے نہ بتایا تو میں تجھے تیرے ساتھی سے ملا دوں گا اس نے کہا: کیا تم مجھے امان دیتے ہو؟ آپ نے اس سے کہا: ہاں تو اس نے کہا:

بیشک ہم نے حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا ارادہ کیا تو لوگوں نے ہماری بات نہ مانی، ہمارے پیچھے نہ آئے تو ھم نے ان دو آدمیوں کا قصد کیا تو اس پر لوگ ہمارے پیچھے آ گئے

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنہج والتربیۃ جلد۳ صفحہ۲۷۲

اصول الاعتقاد (۲۸۱۲/۱۵۴۴/۸)

حافظ وعابد جناب قَبِیصَہ بن عُقْبہ المتوفی 215ھ کا عقیدہ
حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے تمام صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم اجمعین- سے محبت اھل سنت کی علامت ہے

عَنْ اَبِی زُرْعَةَ الرَّازِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ قَبِيْصَةَ بْنَ عُقْبَةَ يَقُوْلُ :
حُبُّ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ كُلِّهِمْ سُنَّةٌ.

قبیصہ بن عقبہ فرماتے ہیں:
حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے تمام صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم اجمعین- سے محبت سنت ہے- اھل سنت کی علامت ونشانی ہے-۔

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنھج والتربیۃ جلد۳ صفحہ۲۸۹
اصول الاعتقاد (۲۳۲۷/۱۳۱۳/۷)

شیخ امام محدث کبیر علی بن مدینی - رحمۃ اللہ علیہ المتوفی 234ھ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم - کے بعد اس امت میں سب سے افضل سیدنا صدیق اکبر - رضی اللہ عنہ -، پھر سیدنا فاروق اعظم - رضی اللہ عنہ - پھر سیدنا عثمان ذی النورین - رضی اللہ عنہ - ہیں

خَیْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بَعْدَ نَبِیِّهَا اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّیْقُ، ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، نُقَدِّمُ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةَ كَمَا قَدَّمَهُمْ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ وَلَمْ یَخْتَلِفُوْا فِیْ ذَالِكَ، ثُمَّ مِنْ بَعْدِ الثَّلَاثَةِ اَصْحَابُ الشُّوْرٰى الْخَمْسَةُ: عَلِیٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَیْرُ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ، كُلُّهُمْ یَصْلُحُ لِلْخَلَافَةِ، وَكُلُّهُمْ اِمَامٌ كَمَا فَعَلَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ.

اس کے نبی - حضور سیدنا محمد رسول اللہ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم - کے بعد اس امت میں سب سے افضل وبرتر سیدنا صدیق اکبر - رضی اللہ عنہ - ہیں پھر سیدنا فاروق اعظم - رضی اللہ عنہ - پھر سیدنا

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنہج والتربیۃ جلد۳ صفحہ۴۱۹

عثمان ذی النورین -رضی اللہ عنہ- ھم ان تین بزرگوں کو مقدم رکھتے ہیں -سب سے افضل و برتر جانتے ہیں- جیسے انہیں حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کے صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- نے مقدم کیا اس میں انہوں نے کوئی اختلاف نہ کیا۔ پھر ان تین ہستیوں کے بعد پانچ اصحاب شوری -رضی اللہ عنہم اجمعین- ہیں یعنی سیدنا علی مرتضٰی، سیدنا طلحہ، سیدنا زبیر، سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف اور سیدنا سعد بن مالک -رضی اللہ عنہم اجمعین- یہ سب کے سب خلافت کی اہلیت رکھتے ہیں اور سارے کے سارے امام ہیں جیسے حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کے صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- نے کیا۔

سیدنا امام احمد بن حنبل ۔ رحمۃ اللہ علیہ ۔ المتوفی 241ھ اور سیدنا اسحاق بن راھویہ ۔ رحمۃ اللہ علیہ ۔ المتوفی 237ھ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم ۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ۔ کے بعد
روئے زمین پر سب سے افضل سیدنا صدیق اکبر ۔ رضی اللہ عنہ ۔ ہیں
پھر ان کے بعد سب سے افضل سیدنا فاروق اعظم ۔ رضی اللہ عنہ ۔ ہیں
پھر ان کے بعد سب سے افضل سیدنا عثمان ذی النورین ۔ رضی اللہ عنہ ۔
ہیں پھر ان کے بعد سب سے افضل سیدنا علی مرتضٰی ۔ رضی اللہ عنہ ۔ ہیں

روی ابن عبد البر فی جامع بیان العلم بسندہ الی سَلَمَةَ بْنِ شَبِيْبٍ قَالَ :
قُلْتُ لِأَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلَ : مَنْ تُقَدِّمُ؟ قَالَ : اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ فِي الْخَلَافَةِ . قَالَ سَلَمَةُ : وَكَتَبْتُ اِلٰى اِسْحَاقَ بْنِ رَاهَوَيْهِ : مَنْ تُقَدِّمُ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ ؟ فَكَتَبَ اِلَيَّ : لَمْ يَكُنْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ عَلَى الْاَرْضِ اَفْضَلُ مِنْ اَبِىْ بَكْرٍ، وَلَمْ يَكُنْ بَعْدَهُ

اَفْضَلُ مِنْ عُمَرَ، وَلَمْ يَكُنْ بَعْدَهُ عُمَرَ اَفْضَلُ مِنْ عُثْمَانَ، وَلَمْ يَكُنْ عَلَى الْاَرْضِ بَعْدَ عُثْمَانَ خَيْرٌ وَلَا اَفْضَلُ مِنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ.

جناب سلمہ بن شبیب نے فرمایا:

میں نے سیدنا امام احمد بن حنبل-رحمۃ اللہ علیہ- سے عرض کی: آپ کسے افضل و برتر جانتے ہیں تو آپ نے فرمایا:

سیدنا ابوبکر صدیق، سیدنا عمر فاروق، سیدنا عثمان غنی، سیدنا علی مرتضیٰ-رضی اللہ عنہم-کو خلافت میں افضل جانتا ہوں۔ جناب سلمہ نے فرمایا:

میں نے جناب اسحاق بن رھویہ کو لکھا کہ حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کے صحابہ کرام میں سے آپ کسے سب سے آگے، مقدم و افضل جانتے ہیں؟ انہوں نے میری طرف جواب لکھا کہ:

حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کے بعد روئے زمین پر سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ- سے افضل کوئی نہ تھا اور ان کے بعد سیدنا فاروق اعظم-رضی اللہ عنہ- سے افضل کوئی نہ تھا اور سیدنا فاروق اعظم-رضی اللہ عنہ- کے بعد سیدنا عثمان ذی النورین-رضی اللہ عنہ- سے افضل کوئی نہ تھا اور سیدنا عثمان ذی النورین-رضی اللہ عنہ- کے بعد کوئی بھی بہتر و افضل نہ تھا سیدنا علی مرتضیٰ-رضی اللہ عنہ- کے

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنہج والتربیۃ جلد۳ صفحہ۴۵۱

جامع بیان العلم وفضلہ (۱۱۷۲/۲)

شیخ الاسلام سیدنا امام احمد بن حنبل - رحمۃ اللہ علیہ - المتوفی 241ھ کا عقیدہ خلافت راشدہ میں سب سے مقدم سیدنا صدیق اکبر پھر سیدنا فاروق اعظم پھر سیدنا عثمان ذی النورین پھر سیدنا علی مرتضٰی - رضی اللہ عنہم اجمعین - ہیں جس نے سیدنا علی مرتضٰی - رضی اللہ عنہ کو سیدنا عثمان ذی النورین سے افضل جانا اس نے اصحاب شوریٰ کی عیب جوئی کی ہے

وجاء فی البداية والنهاية : قَالَ اَحْمَدُ حِيْنَ اجْتَازَ بِحِمْص وَقَدْ حُمِلَ اِلَى الْمَأْمُوْنِ فِى زَمَنِ الْمِحْنَةِ، وَدَخَلَ عَلَيْهِ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِىُّ فَقَالَ لَهُ : مَا تَقُوْلُ فِى الْخَلَافَةِ؟ فَقَالَ : اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ ثُمَّ عَلِىٌّ، وَمَنْ قَدَّمَ عَلِيًّا عَلٰى عُثْمَانَ فَقَدْ اَزْرٰى بِأَصْحَابِ الشُّوْرٰى لِأَنَّهُمْ قَدَّمُوْا عُثْمَانَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ.

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنہج والتربیۃ جلد۴ صفحہ۲۲

البدایۃ والنھایۃ (۱۰/۳۴۲)

المنہاج (۱/۵۳۳-۵۳۴)

سیدنا امام احمد بن حنبل -رحمۃ اللہ علیہ- نے فرمایا جب آپ حمص سے آگے نکل گئے جبکہ ایام محنہ میں آپ کو مامون کی طرف لے جایا جا رہا تھا اور ان کے پاس عمرو بن عثمان حمص داخل ہوئے تو کہا:

آپ خلافت کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا:

سب سے پہلے سیدنا صدیق اکبر پھر سیدنا فاروق اعظم پھر سیدنا عثمان ذی النورین، پھر سیدنا علی مرتضٰی -رضی اللہ عنہم اجمعین- ہیں جس نے سیدنا علی مرتضٰی -رضی اللہ عنہ- کو سیدنا عثمان ذی النورین -رضی اللہ عنہ- پر مقدم کیا تو س نے اصحاب شوری کی عیب جوئی کی کیونکہ انہوں نے ہی سیدنا عثمان ذی النورین -رضی اللہ عنہ- کو مقدم کیا تھا۔

شیخ الاسلام سیدنا امام احمد بن حنبل۔رحمۃ اللہ علیہ۔المتوفی 241ھ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔کے بعد اس امت میں سب سے افضل سیدنا صدیق اکبر۔رضی اللہ عنہ۔پھر سیدنا فاروق اعظم۔رضی اللہ عنہ۔پھر سیدنا عثمان ذی النورین۔رضی اللہ عنہ۔ہیں

عَنْ حَنْبَلَ قَالَ : سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِى اَحْمَدَ اَيْضاً سُئِلَ عَنِ التَّفْضِيْلِ فَقَالَ :

اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَاَمَّا الْخَلَافَةُ فَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعِلىٌّ لِأَنَّ النَّبِيَّ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ قَالَ :

اَلْخَلَافَةُ فِىْ اُمَّتِىْ ثَلَاثُوْنَ سَنَةً وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : كُنَّا نُفَاضِلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ فَنَقُوْلُ اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ ، قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ : وَلَا نَتَعَدَّى الْاَثْرَ وَالْاِتِّبَاعَ ، فَالْاِتِّبَاعُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ وَمَنْ بَعْدَهٗ لِأَصْحَابِهٖ اِذَا رَضِىَ اَصْحَابُهٗ بِذَالِكَ ، وَكَانُوْا هُمْ يُفَاضِلُوْنَ

بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ، هُوَ ذَا فَلَا يَعِيبُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ فَعَلَيْنَا اَنْ نَّتَّبِعَ مَا مَضٰى عَلَيْهِ سَلَفُنَا وَنَقْتَدِىَ بِهِمْ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ.

جناب حنبل نے فرمایا:

میں نے سنا سیدنا ابوعبداللہ امام احمد بن حنبل -رحمۃ اللہ علیہ- کو جب آپ سے افضلیت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:

سیدنا ابوبکر صدیق، سیدنا عمر فاروق، سیدنا عثمان ذی النورین -رضی اللہ عنہم- لیکن خلافت میں تو سیدنا صدیق اکبر، سیدنا فاروق اعظم، سیدنا عثمان ذی النورین اور سیدنا علی مرتضٰی -رضی اللہ عنہم اجمعین- ہیں کیونکہ حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

میری امت میں خلافت -خلافت راشدہ- تیس -30- سال ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر -رضی اللہ عنہما- نے فرمایا:

ھم حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے زمانہ اقدس میں فضیلت دیا کرتے تھے پس ہم کہا کرتے تھے:

سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- پھر سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہ- پھر سیدنا عثمان ذی النورین -رضی اللہ عنہ- جناب ابوعبداللہ امام احمد بن حنبل -رحمۃ اللہ علیہ- نے فرمایا:

ھم حدیث اور اتباع سے تجاوز نہیں کر سکتے، اتباع حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی اور آپ کے بعد آپ کے صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- کی وہ صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم اجمعین- بعض بعض کو شرف وفضیلت دیا کرتے تھے تب وہ بعض بعض کی عیب جوئی نہ کیا کرتے تھے۔ پس ھم پر لازم ہے کہ جو ہمارے اسلاف گزر گئے -حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین- اور انکی اتباع و پیروی کریں۔

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنھج والتربیۃ جلد۴ صفحہ۲۳

اصول الاعتقاد (۲۶۲۵/۱۴۵۳/۸)

قائد المسلمین سیدنا امام احمد بن حنبل ـ رحمۃ اللہ علیہ ـ المتوفی 241ھ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم ـ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ـ کے بعد اس امت میں سب سے افضل خلفاء راشدین ہیں یعنی سیدنا صدیق اکبر، سیدنا فاروق اعظم سیدنا عثمان ذی النورین اور سیدنا علی مرتضٰی ـ رضی اللہ عنہم اجمعین ـ

روی ابن عبد البر بسنده الی اَبِیْ عَلِیِّ الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اللَّیْثِ الرَّازِیِّ قَالَ : سَأَلْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلَ فَقُلْتُ :

یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ مَنْ تُفَضِّلُ؟ فَقَالَ : اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِیٍّ، وَهُمُ الْخُلَفَاءُ ، فَقَالَ : یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اِنَّمَا اَسْأَلُكَ عَنِ التَّفْضِیْلِ مَنْ تُفَضِّلُ؟ قَالَ :

اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِیٌّ، وَهُمُ الْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُوْنَ الْمَهْدِیُّوْنَ، وَرَدَّ الْبَابَ فِیْ وَجْهِیْ .

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنہج والتربیۃ جلد۴ صفحہ۲۳

جامع بیان العلم (۱۱۷۲/۲)

جناب ابوعلی حسن بن احمد بن لیث رازی نے بیان کیا کہ:

میں نے سیدنا امام احمد بن حنبل -رحمۃ اللہ علیہ- سے پوچھا: آپ کسے فضیلت دیتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا:

سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہ- سیدنا عثمان ذی النورین -رضی اللہ عنہ- سیدنا علی مرتضٰی -رضی اللہ عنہ- یہ خلفائے کرام ہیں تو انہوں نے کہا:

اے ابوعبداللہ! میں آپ سے تفضیل -افضلیت- کے بارے میں پوچھ رہا ہوں آپ کسے افضل وبرتر قرار دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا:

سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ-، سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہ- سیدنا عثمان ذی النورین -رضی اللہ عنہ- اور سیدنا علی مرتضٰی -رضی اللہ عنہ- یہی خلفاء راشدین مھدیین ہیں اور آپ نے دروازہ میرے چہرے پر بند کر دیا۔

امام المسلمین سیدنا امام احمد بن حنبل - رحمۃ اللہ علیہ - المتوفی 241ھ کا عقیدہ جو کہے سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر، سیدنا عثمان، سیدنا علی - رضی اللہ عنہم - وہ اھل سنت سے ہے اور جو ایسے کہے ابوبکر، عمر، علی اور عثمان - رضی اللہ عنہم - وہ رافضی اور بدعتی ہے

فی السنة للخلال عَنْ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلَ قَالَ :

مَنْ قَالَ : اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَهُوَ صَاحِبُ سُنَّةٍ ، وَمَنْ قَالَ : اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَعُثْمَانُ فَهُوَ رَافِضِيٌّ ، اَوْ قَالَ : مُبْتَدِعٌ .

جناب امام احمد بن حنبل - رحمۃ اللہ علیہ - نے فرمایا:

جس نے کہا سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر، سیدنا عثمان پس وہ صاحب سنت ہے - اھل سنت سے ہے - اور جس نے کہا: ابوبکر، عمر، علی اور عثمان وہ رافضی ہے یا فرمایا: وہ بدعتی ہے۔

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنھج والتربیۃ جلد۴ صفحہ۲۴

السنۃ للخلال (۱/۳۸۱)

شیخ الاسلام سیدنا امام احمد بن حنبل -رحمۃ اللہ علیہ- المتوفی 241ھ کا عقیدہ

سب سے افضل و برتر سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- ہیں، پھر سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہ- پھر سیدنا عثمان ذی النورین -رضی اللہ عنہ- اور حدیث سفینہ کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم کہتے ہیں سیدنا علی مرتضٰی -رضی اللہ عنہ- ھم سیدنا علی مرتضیٰ -رضی اللہ عنہ- کی قرابت، رشتہ...........قدیمی اسلام اور عدل کی وجہ سے دل میں عزت واحترام پاتے ہیں

فی السنة لعبد الله انه قَالَ : سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ :

اَلسُّنَّةُ فِی التَّفْضِیلِ الَّذِیْ نَذْهَبُ اِلَیْهِ اِلٰی مَا رُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ یَقُوْلُ :

اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ، وَاَمَّا الْخَلاَفَةُ فَنَذْهَبُ اِلٰی حَدِیْثِ سَفِیْنَةَ فَیَقُوْلُ: اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِیٌّ فِی الْخُلَفَاءِ ، نَسْتَعْمِلُ الْحَدِیْثَیْنِ جَمِیْعاً وَلَا نَعِیْبُ مِنْ رُبْعِ بِعَلِیّ، لِقَرَابَتِهٖ وَصِهْرِهٖ وَاِسْلَامِهِ الْقَدِیْمِ وَعَدَلِهٖ.

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنہج والتربیۃ جلد۴ صفحہ۲۴

السنۃ لعبداللہ (۲۴۳)

جناب عبداللہ نے فرمایا:

میں نے اپنے والد گرامی سیدنا امام احمد بن حنبل-رحمۃ اللہ علیہ-سے سنا آپ فرماہے تھے:

افضلیت میں سنت وہی ہے جو ہم بیان کرتے ہیں جیسے سیدنا عبداللہ بن عمر-رضی اللہ عنہما-نے روایت کیا آپ فرماتے تھے:

سب سے افضل سیدنا صدیق اکبر، پھر سیدنا فاروق اعظم، پھر سیدنا عثمان ذی النورین-رضی اللہ عنہم اجمعین-لیکن خلافت کے مسئلہ میں ہم حدیث سفینہ کی طرف جاتے ہیں وہ فرماتے ہیں:

صدیق اکبر، فاروق اعظم، عثمان ذی النورین اور علی مرتضیٰ-رضی اللہ عنہم اجمعین-اور خلفاء کے معاملہ میں ھم دونوں حدیثوں پر عمل کرتے ہیں۔ پہلے خلیفہ بھی سیدنا صدیق اکبر ہیں اور سب سے افضل بھی سیدنا صدیق اکبر پھر سیدنا فاروق اعظم دوسرے خلیفہ اور ان کے بعد افضل بھی سیدنا فاروق اعظم-رضی اللہ عنہ-علی ھذا القیاس اور ھم سیدنا علی مرتضیٰ-رضی اللہ عنہ-کے چوتھے نمبر پر آنے پر عیب نہیں لگاتے ان کی حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-سے قربت-رشتہ داری-ان کے قدیم اسلام اور ان کے عدل کی وجہ سے۔

امام المسلمین سیدنا امام احمد بن حنبل۔رحمۃ اللہ علیہ۔المتوفی 241ھ کا عقیدہ جو سیدنا علی مرتضٰی۔رضی اللہ عنہ۔کو چوتھا خلیفہ راشد نہ مانے وہ گھریلو گدھے سے بدتر ہے

قال شیخ الإسلام فی المنهاج : وَقَالَ اَحْمَدُ:
مَنْ لَمْ یُرَبِّعَ بِعَلِیٍّ فِی الْخَلاَفَةِ فَهُوَ اَضَلُّ مِنْ حِمَارِ اَهْلِهٖ.

شیخ الاسلام منہاج میں فرماتے ہیں:
سیدنا امام احمد بن حنبل۔رحمۃ اللہ علیہ۔نے فرمایا:
جو آدمی سیدنا علی مرتضٰی۔رضی اللہ عنہ۔کو خلافت میں چوتھے نمبر پر شمار نہ کرے وہ گھریلو گدھے سے بھی زیادہ گمراہ ہے۔

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنہج والتربیۃ جلد۴ صفحہ۲۵
المنہاج (۴/۴۰۲)

سیدنا امام احمد بن حنبل -رحمۃ اللہ علیہ- المتوفی 241ھ کا ارشاد گرامی
جو سیدنا علی مرتضیٰ -رضی اللہ عنہ- کو چوتھا خلیفہ راشد نہ مانے
اس سے بول چال ختم کرو اور اس سے نکاح وغیرہ بھی نہ کرو

جاء فی طبقات الحنابلة عَنْهُ قَالَ :

مَنْ لَمْ يُرَبِّعْ بِعَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فِی الْخَلَافَةِ فَلَا تُكَلِّمُوْهُ وَلَا تُنَاكِحُوْهُ.

طبقات الحنابلہ میں ہے آپ نے ارشاد فرمایا:

جو سیدنا علی مرتضیٰ -رضی اللہ عنہ- کو چوتھا خلیفہ راشد نہ مانے تم اس سے نہ کلام کرو اور نہ ہی ایسے آدمی سے نکاح کرو۔

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنہج والتربیۃ جلد۴ صفحہ۲۶

طبقات الحنابلۃ (۱/۴۵)

سیدنا امام احمد بن حنبل -رحمۃ اللہ علیہ- المتوفی 241ھ کا موقف

اللہ تعالیٰ سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہما- کو اپنی بے پناہ رحمتوں سے مالا مال کرے اور جوان دونوں ہستیوں سے بغض وعداوت رکھتا ہے اھل اسلام کا اس سے کوئی تعلق نہیں

وفیها : سُئِلَ اَحْمَدُ عَنْ اَبِی بَکْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ :
تَرَحَّمْ عَلَیْهِمَا، وَتَبَرَّأْ مِمَّنْ یُبْغِضُهُمَا.

سیدنا امام احمد بن حنبل -رحمۃ اللہ علیہ- سے پوچھا گیا
سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہما- کے بارے میں تو آپ نے ارشاد فرمایا:
ان کیلئے رحمت وفضل کی دعا مانگا کرو اور جوان سے بغض وعداوت رکھے اس سے براءت کا اظہار کرو۔

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنھج والتربیۃ جلد ۴ صفحہ ۲۸
السنۃ للخلال (۱/۳۱۳)

امام المسلمین سیدنا امام احمد بن حنبل ـ رحمۃ اللہ علیہ ـ المتوفی 241ھ کا عقیدہ

جس نے سیدنا علی مرتضیٰ ـ رضی اللہ عنہ ـ کو سیدنا صدیق اکبر ـ رضی اللہ عنہ ـ پر فضیلت دی اس نے حضور سیدنا نبی کریم ـ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ـ پر طعن کیا، جس نے سیدنا علی مرتضیٰ ـ رضی اللہ عنہ ـ کو سیدنا فاروق اعظم ـ رضی اللہ عنہ ـ پر فضیلت دی اس نے حضور سیدنا نبی کریم ـ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ـ پر اور سیدنا صدیق اکبر ـ رضی اللہ عنہ ـ پر طعن کیا اور جس نے سیدنا علی مرتضیٰ ـ رضی اللہ عنہ ـ کو سیدنا عثمان ذی النورین ـ رضی اللہ عنہ ـ پر فضیلت دی اس نے سیدنا صدیق اکبر پر، سیدنا فاروق اعظم پر اور اھل شوریٰ پر اور مہاجرین وانصار ـ رضی اللہ عنہم ـ پر طعن کیا ہے

وفیہا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَوْفٍ الْحِمْصِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلَ وَسُئِلَ عَنِ التَّفْضِيْلِ فَقَالَ :

مَنْ قَدَّمَ عَلِيّاً عَلٰى اَبِىْ بَكْرٍ فَقَدْ طَعَنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ وَمَنْ قَدَّمَهٗ عَلٰى عُمَرَ، فَقَدْ طَعَنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ۔ وَعَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ، وَمَنْ قَدَّمَہٗ عَلٰی عُثْمَانَ فَقَدْ طَعَنَ عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ وَعَلٰی عُمَرَ وَعَلٰی اَھْلِ الشُّوْرٰی وَعَلٰی الْمُھَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ.

جناب محمد بن عوف حمصی نے فرمایا:

میں نے سنا سیدنا امام احمد بن حنبل -رحمۃ اللہ علیہ- سے افضلیت کے بارے میں سوال کیا جا رہا تھا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

جس نے سیدنا علی مرتضٰی -رضی اللہ عنہ- کو سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- پر فضیلت دی تو اس نے حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- پر طعن کیا ہے اور جس نے آپ کو سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہ- پر فضیلت دی اس نے حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- اور سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- پر طعن کیا ہے اور جس نے آپ کو سیدنا عثمان -رضی اللہ عنہ- پر فضیلت دی اس نے سیدنا صدیق اکبر، سیدنا فاروق اعظم اور تمام اہل شوریٰ -رضی اللہ عنہم- بلکہ تمام مہاجرین وانصار پر طعن کیا ہے۔

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنہج والتربیۃ جلد۴ صفحہ۲۹

السنۃ للخلال (۱/۴/۳۷)

امام المسلمین سیدنا احمد بن حنبل ۔ رحمۃ اللہ علیہ ۔ المتوفی 241ھ کا عقیدہ
اس امت میں حضور سیدنا نبی کریم ۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ کے
بعد سب سے افضل سیدنا صدیق اکبر ۔ رضی اللہ عنہ ۔ ہیں اور سیدنا صدیق اکبر
۔ رضی اللہ عنہ ۔ کے بعد سب سے افضل سیدنا فاروق اعظم ۔ رضی اللہ عنہ ۔ ہیں اور
سیدنا فاروق اعظم ۔ رضی اللہ عنہ ۔ کے بعد سب سے افضل سیدنا عثمان ذی النورین
۔ رضی اللہ عنہ ۔ ہیں اور سیدنا عثمان ذی النورین ۔ رضی اللہ عنہ ۔ کے بعد سب سے
افضل سیدنا علی مرتضٰی ۔ رضی اللہ عنہ ۔ ہیں

وفیہ قال فی الرسالۃ التی رواھا ابو العباس احمد بن یعقوب الإصطخری وغیرہ :

وَخَيْرُ الْأُمَّةِ بَعْدَ النَّبِيِّ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ اَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ بَعْدَ اَبِيْ بَكْرٍ، وَعُثْمَانُ بَعْدَ عُمَرَ، وَعَلِيٌّ بَعْدَ عُثْمَانَ، وَوَقَفَ قَوْمٌ وَهُمْ خُلَفَاءُ رَاشِدُوْنَ مَهْدِيُّوْنَ، ثُمَّ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ بَعْدَ

هٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعَةِ خَيْرُ النَّاسِ، لَا يَجُوْزُ لِأَحَدٍ اَنْ يَذْكُرَ شَيْئًا مِنْ مَسَاوِيْهِمْ، وَلَا يَطْعَنُ عَلٰى اَحَدٍ مِنْهُمْ بِعَيْبٍ وَلَا نَقْصٍ، فَمَنْ فَعَلَ ذَالِكَ فَقَدْ وَجَبَ تَأْدِيْبُهٗ وَعَقُوْبَتُهٗ، لَيْسَ لَهٗ اَنْ يَعْفُوَ عَنْهُ، بَلْ يُعَاقِبُهٗ وَيَسْتَتِيْبُهٗ، فَإِنْ تَابَ قَبِلَ مِنْهُ، وَاِنْ ثَبَتَ اَعَادَ عَلَيْهِ الْعَقُوْبَةَ وَخَلَّدَهٗ فِي الْحَبْسِ حَتّٰى يَمُوْتَ اَوْ يُرَاجِعَ.

آپ نے ارشاد فرمایا:

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے بعد اس امت مسلمہ میں سب سے افضل وبہتر سیدنا صدیق اکبر ہیں اور سیدنا فاروق اعظم سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہما- کے بعد اور سیدنا فاروق اعظم کے بعد سیدنا عثمان ذی النورین -رضی اللہ عنہ- اور سیدنا عثمان ذی النورین -رضی اللہ عنہ- کے بعد سیدنا علی مرتضٰی -رضی اللہ عنہ- سب سے افضل وبرتر ہیں اور قوم نے یہاں توقف فرمایا کہ وہ خلفاء راشدین مھدیین ہیں پھر ان چار خلفاء کے بعد حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- سب لوگوں سے بہتر وافضل ہیں۔

کسی آدمی کیلئے جائز نہیں کہ ان کی مجتھدانہ خطاؤں کا بھی تذکرہ کرے اور نہ ان میں سے کسی عیب اور نقص سے طعنہ لگائے پس جس نے ایسا کر دیا تو اس کی تادیب اور اس کو سزا دینا واجب ہو گیا یہ مناسب نہیں کہ اسے معاف کر دیا جائے بلکہ اسے سزا دی جائے گی اور اسے توبہ کرنے کے بارے میں کہا جائے گا اگر وہ توبہ کرے تو اس کی توبہ قبول کر لی جائے گی اگر وہ اپنے فاسد عقیدے پر ثابت قدم رہے تو اسے دوبارہ سزا دی جائے گی اور اسے ہمیشہ قید خانہ میں -جیل میں- رکھا جائے گا حتی کہ وہ جیل میں ہی مر جائے یا وہ اپنے فاسد عقیدہ سے رجوع کرے۔

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنھج والتربیۃ جلد ۴ صفحہ ۳۲

الصارم (۵۷۰)

حافظ الحجۃ المحدث ابومسعود احمد بن فرات رازی المتوفی 258ھ کی خواہش وتمنا کہ انہیں سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہما- کی محبت میں شہید کردیا جائے

عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مَحْمُوْدِ بْنِ صَبِيْحٍ : سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ الرَّازِيَّ يَقُوْلُ : وَدَدْتُ اَنِّيْ اُقْتَلُ فِيْ حُبِّ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ .

جناب احمد بن محمود بن صبیح نے فرمایا:

میں نے سنا جناب ابومسعود رازی فرما رہے تھے:

میری یہ خواہش ہے کہ مجھے سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہما- کی محبت میں شہید کردیا جائے۔

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنہج والتربیۃ جلد۴ صفحہ ۲۵۰

سیر اعلام النبلاء (۴۸۴/۱۲)

سید الحفاظ سیدنا ابوزرعہ رازی -رحمۃ اللہ علیہ- المتوفی 264ھ کا ارشاد گرامی حضرات صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- پر طعنہ زنی کرنے والا زندیق ہے ان نفوس قدسیہ پر طعن کر کے وہ لوگ کتاب وسنت کو باطل کرنا چاہتے ہیں کیونکہ حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے قرآن وسنت کے یہی صحابہ گواہ ہیں

عَنْ اَحْمَدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ التُّسْتُرِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ اَبَا زُرْعَةَ يَقُوْلُ : اِذَا رَاَيْتَ الرَّجُلَ يَنْتَقِصُ اَحَداً مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ زِنْدِيْقٌ وَذَالِكَ اَنَّ الرَّسُوْلَ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ عِنْدَنَا حَقٌّ وَالْقُرْآنُ حَقٌّ وَاِنَّمَا اَدّٰى اِلَيْنَا هٰذَا الْقُرْآنَ وَالسُّنَنَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ـصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ وَاِنَّمَا يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَجْرَحُوْا شُهُوْدَنَا لِيُبْطِلُوا الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ وَالْجَرْحُ بِهِمْ اَوْلىٰ وَهُمْ زَنَادِقَةٌ.

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنہج والتربیۃ جلد۴ صفحہ۲۸۲

الکفایۃ (۴۹) تاریخ دمشق (۳۳-۳۲/۳۸)

جناب احمد بن محمد بن سلیمان تُستری نے فرمایا:

میں نے سنا جناب ابوزرعہ فرمارہے تھے:

جب تم دیکھو کسی آدمی کو کہ وہ حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- میں سے کسی ایک کی تنقیص کرتا ہے تو جان لیجئے وہ زندیق ہے اور اگر وہ اس وجہ سے کہ حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ہمارے نزدیک حق ہیں، قرآن حق ہے اور یہ قرآن اور سنتیں ھم تک حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- نے پہنچائی ہیں۔ وہ -زندیق- یہ چاہتے ہیں کہ وہ ہمارے گواہوں کو داغدار کردیں تاکہ وہ کتاب وسنت کو باطل قرار دے دیں اس لئے ان کی جرح اولی ہے کیونکہ وہ زندیق -بے دین- ہیں۔

حافظ امام ابن ابی عاصم - رحمۃ اللہ علیہ - المتوفی 267ھ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم - کے بعد سب سے عالم، سب سے افضل، سب سے بڑے زاھد، سب سے بڑے بہادر اور سب سے بڑے سخی سیدنا صدیق اکبر - رضی اللہ عنہ - ہیں

وَاَبُوْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقُ اَعْلَمُهُمْ عِنْدِیْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ـ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ وَاَفْضَلُهُمْ وَاَزْهَدُهُمْ وَاَشْجَعُهُمْ وَاَسْخَاهُمْ .

میرے نزدیک سیدنا صدیق اکبر - رضی اللہ عنہ - حضور سیدنا رسول اللہ - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم - کے بعد سب سے بڑے عالم، سب سے افضل، سب سے بڑے زاھد، سب سے بڑے شجاع وبہادر اور سب سے بڑے سخی ہیں۔

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنہج والتربیۃ　　جلد ۴　　صفحہ ۴۱۸

امام زاھد حافظ ابن ابی عاصم ۔ رحمۃ اللہ علیہ ۔ المتوفی 287ھ کا عقیدہ

سیدنا صدیق اکبر ۔ رضی اللہ عنہ ۔ کا نام مبارک صدیق اللہ تعالیٰ نے آسمان سے نازل فرمایا اور حضور ۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ۔ کے بعد تمام مسلمانوں نے آپ کی بیعت کی اور آپ کی بیعت پر سب نے اتفاق کیا

وَلَمْ يَفْعَلْ هٰذَا اَحَدٌ مِنْهُمْ ، وَقَالَ فِيْ قِصَّةِ الْكِتَابِ الَّذِيْ اَرَادَ النَّبِيُّ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ اَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ :
يَأْبَى اللّٰهُ وَيُدْفَعُ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ، وَسَمَّاهُ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ الصِّدِّيْقَ وَبُوْيِعَ وَاتَّفَقَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى بَيْعَتِهٖ ، وَعَلِمُوْا اَنَّ الصَّلَاحَ فِيْهَا فَسَمُّوْهُ خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ۔صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ وَخَاطَبُوْهُ بِهَا.

صدیق اکبر کے علاوہ کسی اور کا امام بننا اللہ تعالیٰ اس کا انکار کر دے گا اور مومن اس کو قبول نہیں کریں

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنہج والتربیۃ جلد۴ صفحہ۴۱۸

گے اور اللہ تعالیٰ نے ان کا نام آسمان سے صدیق رکھا اور آپ کی - وصال نبی علیہ السلام کے بعد - بیعت کی گئی اور آپ کی بیعت پر تمام مسلمانوں نے اتفاق کیا اور انہوں نے جانا صلاح و بہتری اس میں ہے۔ پس انہوں نے آپ کا نام خلیفۃ رسول اللہ - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - رکھا اور اسی نام سے آپ کو مخاطب کیا۔

امام مفسر حافظ محمد بن جریر طبری - رحمۃ اللہ علیہ - المتوفی 310ھ کا عقیدہ سیدنا صدیق اکبر - رضی اللہ عنہ - اور سیدنا فاروق اعظم - رضی اللہ عنہ - کو جو ھدایت کا امام نہ مانے وہ بدعتی ہے

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيْرٍ : مَنْ قَالَ :
اَنَّ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَيْسَا بِإِمَامَيْ هُدًى، اَيْش هُوَ؟ قَالَ : مُبْتَدِعٌ . فَقَالَ ابْنُ جَرِيْرٍ اِنْكَاراً عَلَيْهِ : مُبْتَدِعٌ مُبْتَدِعٌ . هٰذَا يُقْتَلُ.

محمد بن جریر نے کہا:
جس نے کہا سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم - رضی اللہ عنہما - امام ھدٰی نہیں ہیں وہ کون ہے
انہوں نے کہا: بدعتی تو ابن جریر نے انکار کرتے ہوئے کہا:
صرف بدعتی بدعتی، اسے قتل کر دیا جائے۔

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنہج والتربیۃ جلد ۵ صفحہ ۳
سیر اعلام النبلاء (۱۴/۲۷۵)

حافظ بن حافظ ابوبکر ابن ابوداود ۔ رحمۃ اللہ علیہما ۔ المتوفی 316ھ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم ۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ کے بعد سب سے افضل آپ کے دونوں وزیر سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم ۔ رضی اللہ عنہما ۔ ہیں پھر سیدنا عثمان ذی النورین پھر سیدنا علی مرتضٰی ۔ رضی اللہ عنہما ۔ ہیں

وَقُلْ : اِنَّ خَیْرَ النَّاسِ بَعْدَ مُحَمَّدٍ وَزِیْرَاہُ قِدْماً ثُمَّ عُثْمَانُ الْاَرْجَحُ
وَرَابِعُھُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ بَعْدَھُمْ عَلِیٌّ حَلِیْفَ الْخَیْرِ بِالْخَیْرِ مُنْجِحُ

کہیے حضور سیدنا محمد مصطفٰی ۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ کے بعد لوگوں میں سب سے بہتر وافضل آپ کے پرانے دو وزیر ۔ سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہما ۔ ہیں پھر راجح قول میں سیدنا عثمان ذی النورین ۔ رضی اللہ عنہ ۔ ہیں اور ان میں چوتھے ان کے بعد ساری مخلوق سے بہتر علی مرتضٰی ۔ رضی اللہ عنہ ۔ ہیں جو خیر کے حلیف ہیں اور خیر کے ساتھ کامیاب ہونے والے ہیں ۔

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنھج والتربیۃ جلد ۵ صفحہ ۶۵

امام المسلمین سیدنا ابوالحسن اشعری - رحمۃ اللہ علیہ - المتوفی 324ھ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے سیدنا صدیق اکبر - رضی اللہ عنہ - کو امامت کیلئے آگے کر کے یہ واضح کر دیا کہ وہ تمام صحابہ کرام سے بڑے عالم اور قاری ہیں کیونکہ حدیثِ پاک میں ہے قوم کی قرآن کا سب سے بڑا قاری امامت کروائے

قَالَ الشَّيْخُ اَبُو الْحَسَنِ الْاَشْعَرِيُّ :

وَتَقْدِيْمُهٗ لَهٗ اَمْرٌ مَعْلُوْمٌ بِالضَّرُوْرَةِ مِنْ دِيْنِ الْإِسْلَامِ . قَالَ : وَتَقْدِيْمُهٗ لَهٗ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّهٗ اَعْلَمُ الصَّحَابَةِ وَاَقْرَؤُهُمْ لَمَا ثَبَتَ فِى الْخَبْرِ الْمُتَّفَقَ عَلٰى صِحَتِهٖ بَيْنَ الْعُلَمَاءِ . اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ قَالَ:

يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ كَانُوْا فِى الْقِرَاءَ ةِ سَوَاءٌ فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَاِنْ كَانُوْا فِى السُّنَّةِ سَوَاءٌ فَاَكْبَرُهُمْ سِنًّا فَاِنْ كَانُوْا فِى السِّنِّ سَوَاءٌ فَاَقْدَمُهُمْ مُسْلِماً

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنہج والتربیۃ جلد ۵ صفحہ ۸۷

جناب شیخ ابوالحسن اشعری -رحمۃ اللہ علیہ- نے فرمایا:

سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- کا سب سے مقدم ہونا ضروریات دین اسلام سے امر معلوم ہے

آپ نے فرمایا:

آپ کو مقدم کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ تمام صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- سے سب سے بڑے عالم اور سب سے بڑے قاری تھے جبکہ ثابت ہے اس حدیث سے جس کی صحت علماء کرام کے درمیان متفق ہے حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے فرمایا:

قوم کی امامت وہ کروائے جو ان میں سے کتاب اللہ سب سے زیادہ پڑھنے والا ہے اگر وہ قراءت میں برابر ہیں تو جو ان میں سے سنت کا زیادہ عالم ہو وہ امامت کروائے ،اگر وہ سنت میں برابر ہوں تو جو عمر میں بڑا ہے وہ امامت کروائے اگر عمر میں وہ برابر ہوں تو جو ان میں قدیمی مسلمان ہے وہ امامت کروائے۔

امام مفسر ابن کثیر المتوفی 774ھ کی رائے میں امام المسلمین سیدنا ابوالحسن اشعری -رحمۃ اللہ علیہ- کا یہ عقیدہ سونے کے پانی سے لکھے جانے کے قابل ہے

قُلْتُ ۔ اَیِ ابْنِ کَثِیْرٍ ۔ وَھٰذَا مِنْ کَلَامِ الْاَشْعَرِیِّ رَحِمَہُ اللّٰہُ مِمَّا یَنْبَغِیْ اَنْ یُکْتَبَ بِمَاءِ الذَّھَبِ ثُمَّ قَدِ اجْتَمَعَتْ ھٰذِہِ الصِّفَاتُ کُلُّھَا فِی الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَاَرْضَاہُ.

امام ابن کثیر نے فرمایا:

میں -یعنی ابن کثیر- کہتا ہوں: یہ کلام امام ابوالحسن اشعری -رحمۃ اللہ علیہ- کا ہے جسے چاہیے کہ سونے کے پانی سے لکھا جائے پھر یہ تمام صفات ساری کی ساری سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- وارضاہ عنا میں جمع ہوگئی ہیں۔

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنھج والتربیۃ جلد۵ صفحہ۸۸

البدایہ والنھایہ (۲۰۷/۵)

اھل اسلام پر حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی سنت اور حضرات خلفاء راشدین مھدیین -رضی اللہ عنہم- کی سنت لازم ہے

وَقَالَ النَّبِيُّ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ ـ :
عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ، عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّواجِذِ.
فَهُمْ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ ـ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَمَنِ اتَّبَعَهُمْ بِإِحْسَانٍ ـ .

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے فرمایا:
تم پر میری سنت لازم ہے اور خلفاء راشدین کی سنت لازم ہے جو ھدایت یافتہ ہیں اسے مضبوطی سے تھامے رکھو پس وہ -خلفاء راشدین- سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہ- سیدنا عثمان ذی النورین -رضی اللہ عنہ- اور سیدنا علی مرتضٰی -رضی اللہ عنہم وَمَنِ اتَّبَعَهُمْ بِإِحْسَانٍ-

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنھج والتربیۃ جلد۵ صفحہ۲۳۰
الشریعۃ (۲۰/۳)

المحدث القدوۃ شیخ الحرم الشریف ابوبکر محمد بن حسین آجری بغدادی -رحمۃ اللہ علیہ- المتوفی 360ھ کا ایمان

اللہ تعالیٰ جس مومن سے خیر و بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اس کے صحت ایمان کی علامت حضرات خلفاء راشدین -رضی اللہ عنہم- سے محبت والفت ہے

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ ۔ رَحِمَهُ اللّٰهُ ۔ :
مِنْ عَلَامَةِ مَنْ اَرَادَ اللّٰهُ ۔ عَزَّوَجَلَّ ۔ بِهٖ خَيْراً مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَصِحَّةِ اِيْمَانِهِمْ مَحَبَّتَهُمْ لِأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ ۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ۔ .

جناب محمد بن حسین -رحمۃ اللہ علیہ- نے فرمایا:
جس سے اللہ عزوجل خیر و بھلائی کا ارادہ کرے مومنین میں سے اس کی علامت اور اس کے ایمان کی صحت کی علامت ان کا سیدنا صدیق اکبر، سیدنا فاروق اعظم، سیدنا عثمان ذی النورین اور سیدنا علی مرتضیٰ -رضی اللہ عنہم- سے محبت کرنا ہے۔
الشریعۃ (۲۱/۳)

خلیفہ راشد سیدنا علی مرتضٰی -رضی اللہ عنہ- نے پہلے خلفاء کی خلافت کو دل و جان سے تسلیم کیا آپ کو معلوم تھا کہ حضرات خلفاء حق کی معیت میں امور سلطنت سرانجام دے رہے ہیں۔سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہ- نے جب با جماعت صلاۃ تراویح کا اہتمام کیا تو آپ نے اسے پسند فرمایا اور زبان و دل سے کہا نَوَّرَ اللّٰهُ قَبْرَكَ يَابْنَ الْخَطَّابِ كَمَا نَوَّرْتَ مَسَاجِدَنَا اے ابن خطاب! اللہ تعالیٰ آپ کی قبر کو یوں منور کرے جیسے آپ نے ہماری مساجد کو منور کر دیا

لَوْ عَلِمَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ الْحَقَّ فِي غَيْرِ مَا حَكَمَ بِهِ اَبُوْ بَكْرٍ لَرَدَّهٗ، وَلَمْ يَأْخُذْهُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ، وَلٰكِنْ عَلِمَ اَنَّ الْحَقَّ هُوَ الَّذِيْ فَعَلَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ فَأَجْرَاهُ عَلٰى مَا فَعَلَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَكَذَا فَعَلَ عُمَرُ فِي اَهْلِ نَجْرَانَ، وَكَذَا لَمَّا سَنَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قِيَامَ شَهْرِ رَمْضَانَ، وَجَمَعَ النَّاسَ عَلَيْهِ، اَحْيَا بِذَالِكَ سُنَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ فَصَلَّاهَا الصَّحَابَةُ فِيْ جَمِيْعِ الْبَلْدَانِ، وَصَلَّاهَا عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمَّا اُفْضَتِ الْخِلَافَةُ اِلَيْهِ

صَلاَّهَا وَاَمَرَ بِالصَّلاَةِ، وَتَرَحَّمَ عَلٰى عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ :
نَوَّرَ اللّٰهُ قَبْرَكَ يَا بْنَ الْخَطَّابِ، كَمَا نَوَّرْتَ مَسَاجِدَنَا، وَقَالَ : اَنَا اَشَرْتُ عَلٰى عُمَرَ بِذَالِكَ.

اگر سیدنا علی مرتضیٰ -رضی اللہ عنہ- جانتے کہ حق سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- نے جس کا حکم دیا ہے اس کے غیر میں ہے تو آپ ان کے حکم کو رد کر دیتے اور اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرتے لیکن آپ کو علم ہے کہ حق وہی ہے جو سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- نے کیا ہے تو جو سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- نے کیا تھا آپ نے اسے جاری رکھا ایسے ہی سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہ- نے اھل نجران کے بارے میں کیا۔

ایسے ہی جب سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہ- نے شہر رمضان میں قیام کو سنت قرار دیا اور لوگوں کو اس پر جمع کیا اور اس کے ذریعے حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی سنت مبارکہ کا احیاء کیا تو تمام صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- نے تمام شہروں میں اس نماز کو ادا کیا اور سیدنا علی مرتضیٰ -رضی اللہ عنہ- نے بھی اس نماز -نماز تراویح- کو ادا کیا۔ جب خلافت سیدنا علی مرتضیٰ -رضی اللہ عنہ- کے سپرد کی گئی تو آپ نے بھی اس نماز کو پڑھا -اس سنت کو جاری کیا- اور اس نماز کے پڑھنے کا حکم ارشاد فرمایا اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہ- کیلئے اللہ تعالیٰ سے رحم و کرم کی دعا کی تو کہا:

اے فاروق اعظم ! اللہ تعالیٰ آپ کی قبر کو یوں منور کرے جیسے آپ نے ہماری مساجد کو منور کر دیا اور فرمایا: میں نے سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہ- کو اس جانب اشارہ دیا تھا۔

الشریعۃ (۳/۲۷)

خلیفہ راشد سیدنا علی مرتضیٰ -رضی اللہ عنہ- جو طریقہ سیدنا صدیق اکبر، سیدنا فاروق اعظم یا سیدنا عثمان ذی النورین -رضی اللہ عنہم اجمعین- نے اپنایا اس کی دل وجان سے پیروی کرتے رہے

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ ـ رَحِمَهُ اللّٰهُ ـ :

مُرَادُنَا مِنْ هٰذَا، اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمْ يَزَلْ مُتَّبِعاً لِمَا سَنَّهُ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مُتَّبِعاً لَهُمْ يَكْرَهُ مَا كَرِهُوْا وَيُحِبُّ مَا اَحَبُّوْا، حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ شَهِيْداً الَّذِيْ لَا يُحِبُّهُ اِلَّا مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ وَلَا يُبْغِضُهُ اِلَّا مُنَافِقٌ شَقِيٌّ.

جناب محمد بن حسین -رحمۃ اللہ علیہ- نے فرمایا:

اس سے ہماری مراد یہ ہے کہ سیدنا علی مرتضیٰ -رضی اللہ عنہ- مسلسل متبع رہے اس کے جو طریقہ سیدنا

الشریعۃ (۳/۳۱)

صدیق اکبر، سیدنا فاروق اعظم اور سیدنا عثمان ذی النورین-رضی اللہ عنہم- نے اپنایا ان کے متبع بنتے ہوئے ہر اس چیز کو ناپسند کیا جسے انہوں نے ناپسند کیا اور ہر اس چیز سے محبت کرنے لگے جس سے انہوں نے محبت کی حتی کہ اللہ عزوجل نے آپ کو شہید کی حالت میں قبض کیا آپ سے محبت تو متقی مومن ہی کرتا ہے اور بغض تو بدبخت منافق ہی کرتا ہے۔

جس خوش نصیب نے حضرات خلفاء راشدین -رضی اللہ عنہم- سے محبت کی، انکی خلافت وامامت پر راضی ہوا، ان کا متبع بنا درحقیقت وہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا متبع بنا

وَقَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ :

وَالْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُوْنَ فَهُمْ : اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، فَمَنْ كَانَ لَهُمْ مُحِبّاً رَاضِياً بِخِلاَفَتِهِمْ، مُتَّبِعاً لَهُمْ، فَهُوَ مُتَّبِعٌ لِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، وَلِسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ وَمَنْ اَحَبَّ اَهْلَ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ الطَّيِّبِيْنَ، وَتَوَلَّاهُمْ وَتَعَلَّقَ بِأَخْلاَقِهِمْ، وَتَأَدَّبَ بِأَدَبِهِمْ، فَهُوَ عَلَى الْمَحَجَّةِ الْوَاضِحَةِ، وَالطَّرِيْقِ الْمُسْتَقِيْمِ وَالْاَمْرِ الرَّشِيْدِ، وَيُرْجٰى لَهُ النَّجَاةُ .

آپ -رحمۃ اللہ علیہ- نے فرمایا:

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنہج والتربیۃ جلد۵ صفحہ۲۳۸

خلفاء راشدین وہ سیدنا صدیق اکبر، سیدنا فاروق اعظم، سیدنا عثمان ذی النورین اور سیدنا علی مرتضیٰ -رضی اللہ عنہم اجمعین- ہیں پس جو آدمی ان سے محبت کرنے والا، ان کی خلافت پر راضی ان کا متبع ہے تو وہ کتاب اللہ عزوجل -قرآن کریم- اور حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی سنت کا متبع ہے اور جس نے حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے اھل بیت جو طیب ہیں سے محبت کی اور ان سے دوستی کی، ان کی اخلاق کریمانہ سے تعلق رکھا اور ان کے آداب مبارکہ سے متادب ہوا تو وہ واضح حجت، صراط مستقیم اور امر رشید پر ہے اور اس کی نجات وبخشش کی امید کی جا سکتی ہے۔

سیدنا علی مرتضٰی امیر المؤمنین-رضی اللہ عنہ-سیدنا صدیق اکبر،سیدنا فاروق اعظم اور سیدنا عثمان ذی النورین-رضی اللہ عنہم اجمعین-سے ان کی زندگی میں،ان کی خلافت کے زمانہ میں اوران کی وفات کے بعد بھی ان سے محبت کرتے رہے،سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-کے وصال پرآپ سخت غمگین ہوئے،سیدنا فاروق اعظم-رضی اللہ عنہ-کی شہادت پرآپ طویل روئے اورسیدنا عثمان ذی النورین-رضی اللہ عنہ-کی شہادت پراللہ تعالیٰ نے آپ کوان کے خون سے بری رکھااورآپ کی شہادت ان کے نزدیک ظلم مبین تھی

اِعْلَمُوْا رَحِمَنَا اللّٰهُ وَاِيَّاكُمْ اَنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيَّ بْنَ اَبِىْ طَالِبٍ ـ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ـ لَا يَحْفَظُ عَنْهُ الصَّحَابَةُ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنْ اَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا مَحَبَّةَ اَبِىْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِىْ حَيَاتِهِمْ وَفِى خَلَافَتِهِمْ وَبَعْدَ وَفَاتِهِمْ .

فَأَمَّا فِىْ خَلَافَتِهِمْ فَسَامِعٌ لَهُمْ مُطِيْعٌ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهُ، وَيُعَظِّمُ قَدْرَهُمْ

وَيُعَظِّمُوْنَ قَدْرَهٗ، صَادِقٌ فِيْ مَحَبَّتِهٖ لَهُمْ، مُخْلِصٌ فِي الطَّاعَةِ لَهُمْ، يُجَاهِدُ مَنْ يُجَاهِدُوْنَ، وَيُحِبُّ مَا يُحِبُّوْنَ، وَيَكْرَهُ مَا يَكْرَهُوْنَ، يَسْتَشِيْرُوْنَهٗ فِي النَّوَازِلِ؛ فَيُشِيْرُ مَشْوَرَةً نَاصِحٍ مُشْفِقٍ مُحِبٍّ، فَكَثِيْرٌ مِنْ سِيْرَتِهِمْ بِمَشْوَرَتِهٖ جَرَتْ، فَقُبِضَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَحَزِنَ لِفَقَدِهٖ حُزْناً شَدِيْداً، وَقُتِلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَبَكٰى عَلَيْهِ بُكَاءً طَوِيْلاً، وَقُتِلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ظُلْماً؛ فَبَرَّاْهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ دَمِهٖ، وَكَانَ قَتْلُهٗ عِنْدَهٗ ظُلْماً مُبِيْناً.

جان لیجئے اللہ تعالیٰ ہم پر اور تم پر رحمتیں نازل فرمائے بیشک امیر المؤمنین سیدنا علی مرتضیٰ ـ رضی اللہ عنہ ـ سے حضرات صحابہ کرام ـ رضی اللہ عنہم ـ تابعین کرام اور ان کے بعد آئمہ مسلمین نے ان سے صرف سیدنا صدیق اکبر، سیدنا فاروق اعظم، اور سیدنا عثمان ذی النورین ـ رضی اللہ عنہم ـ کی محبت ہی محفوظ رکھی ہے ان کی زندگی میں، ان کے زمانہ خلافت میں اور ان کی وفات کے بعد۔

بہر حال ان کے زمانہ خلافت میں ان کی بات سننے والے ان کے متبع تھے جو ان سے محبت کرتے تھے اور وہ ان سے محبت کرتے تھے آپ ان کی قدر ومنزلت کی تعظیم کرتے تھے اور وہ آپ کی قدر ومنزلت کا خیال رکھتے تھے۔ آپ ان سے اپنی محبت میں صادق تھے، انکی اطاعت میں مخلص تھے جس سے وہ جہاد کرتے یہ بھی اس سے جہاد کرتے، جس سے وہ محبت کرتے یہ بھی ان سے محبت کرتے، جسے وہ ناپسند کرتے یہ بھی اسے ناپسند کرتے، آنے والے مصائب میں وہ ان سے مشورہ کرتے اور آپ انہیں ایک ناصح، مشفق اور محبّ کا مشورہ دیتے۔ ان کی سیرت میں بہت سی چیزیں آپ سے مشورہ سے ہوئیں سیدنا صدیق اکبر ـ رضی اللہ عنہ ـ آپ ان کے وصال پر بہت زیادہ غمگین ہوئے سیدنا فاروق اعظم ـ رضی اللہ عنہ ـ شہید ہوئے تو آپ ان کی شہادت پر طویل روئے سیدنا عثمان ذی النورین ـ رضی اللہ عنہ ـ کو ظلماً شہید کیا گیا تو اللہ عزوجل نے ان کے خون سے آپ کو بری رکھا اور ان کا قتل آپ کے نزدیک واضح ظلم تھا۔

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنہج والتربیۃ جلد ۵ صفحہ ۲۴۰، ۲۴۱

حضرات خلفاء راشدین سے محبت وہ متقی مومن کرتا ہے جسے اللہ عزوجل نے حق کی توفیق عطا فرمائی ہو اور ان کی محبت سے وہی پیچھے رہتا ہے جو بدنصیب ہو اور راہ حق سے پھسل چکا ہو ہمارا مذھب یہ ہے کہ مسئلہ خلافت اور مسئلہ افضلیت سے کہتے ہیں پہلے سیدنا صدیق اکبر ـ رضی اللہ عنہ ـ پھر سیدنا فاروق اعظم ـ رضی اللہ عنہ ـ پھر سیدنا عثمان ذی النورین ـ رضی اللہ عنہ ـ پھر سیدنا علی مرتضیٰ ـ رضی اللہ عنہ ـ ہیں

وَقَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ :

فَلَنْ يُحِبَّهُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ، قَدْ وَفَّقَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِلْحَقِّ وَلَنْ يَتَخَلَّفَ عَنْ مَحَبَّتِهِمْ، اَوْ عَنْ مَحَبَّةِ وَاحِدٍ مِنْهُمْ اِلَّا شَقِيٌّ قَدْ خَطِيَ بِهٖ عَنْ طَرِيْقِ الْحَقِّ؛ وَمَذْهَبُنَا فِيْهِمْ اِنَّا نَقُوْلُ فِی الْخَلَافَةِ وَالتَّفْضِيْلِ : اَبُوْبَكْرٍ؛ ثُمَّ عُمَرُ؛ ثُمَّ عُثْمَانُ؛ ثُمَّ عَلِيٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ.

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنہج والتربیۃ جلد ۵ صفحہ ۲۴۱

ان حضرات خلفاء راشدین سے صرف متقی مومن ہی محبت کرتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حق و سچ کی توفیق عطا فرمائی اور ان کی محبت سے پیچھے نہیں رہتا اور نہ ان میں سے کسی ایک کی محبت سے پیچھے رہتا مگر شقی و بد بخت جو طریق حق -صراطِ مستقیم- سے خطا کھا گیا اور ان نفوس قدسیہ میں ہمارا مذھب یہ ہے کہ ھم خلافت وافضلیت میں کہتے ہیں سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- پھر سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہ- پھر سیدنا عثمان ذی النورین -رضی اللہ عنہ- پھر سیدنا علی مرتضٰی -رضی اللہ عنہ- ۔

سیدنا صدیق اکبر، سیدنا فاروق اعظم، سیدنا عثمان ذی النورین اور سیدنا علی مرتضیٰ -رضی اللہ عنہم- کی محبت صرف اس امت کے اتقیاء -پرہیزگاروں- کے دلوں میں ہے

وَيُقَالُ :

رَحِمَكُمُ اللّٰهُ اِنَّهُ لَا يَجْتَمِعُ حُبُّ اَبِىْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ اِلَّا فِى قُلُوْبِ اَتْقِيَاءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ.

اللہ تعالیٰ تم پر رحم وکرم فرمائے سیدنا صدیق اکبر، سیدنا فاروق اعظم، سیدنا عثمان ذی النورین اور سیدنا علی مرتضیٰ -رضی اللہ عنہم- کی محبت صرف اس امت کے متقی لوگوں کے دلوں میں جمع ہوتی ہے۔

الشریعۃ (۴۱۲/۳، ۴۱۳)

جناب ابوعبداللہ بن حنیف شیرازی المتوفی 371ھ کا عقیدہ

تمام مہاجرین وانصار-رضی اللہ عنہم- نے اتفاق کیا کہ امامت وخلافت میں سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-مقدم ہوں گے کیونکہ وہ افضل الامۃ ہیں

ثُمَّ ذكر الخلاف فی الإمامة واحتج عليها، وَذَكَرَ اِتِّفَاقَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ عَلٰى تَقْدِيْمِ "الصِّدِّيْقِ "وَاَنَّهٗ اَفْضَلُ الْاُمَّةِ.

اورانہوں نے مہاجرین وانصار-رضی اللہ عنہم-کا اتفاق ذکر کیا سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-کی تقدیم پر اور یہ کہ آپ افضل امت ہیں۔

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنہج والتربیۃ جلد ۵ صفحہ ۳۲۳

حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کے بعد اس امت میں سب سے بہتر اور سب سے افضل سیدنا صدیق اکبر، پھر سیدنا فاروق اعظم، پھر سیدنا عثمان ذی النورین، پھر سیدنا علی مرتضیٰ -رضی اللہ عنہم اجمعین- ہیں

وَيَجِبُ اَنْ يُحَبَّ الصَّحَابَةُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ كُلُّهُمْ وَنَعْلَمُ اَنَّهُمْ خَيْرُ الْخَلْقِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ وَاَنَّ خَيْرَهُمْ كُلِّهِمْ وَاَفْضَلَهُمْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ اَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ، ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، ثُمَّ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ ـ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ـ وَيُشْهَدُ لِلْعَشْرَةِ بِالْجَنَّةِ.

اور واجب ولازم ہے کہ حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کے اصحاب میں سے تمام صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- سے محبت کی جائے کیونکہ وہ حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنہج والتربیۃ جلد ٦ صفحہ ١٠٧

علیہ وآلہ وسلم۔ کے بعد ساری مخلوق سے بہتر وافضل ہیں اور بیشک ان سب سے بہتر اوران سب سے افضل حضورسیدنارسول اللہ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے بعد سیدنا صدیق اکبر، پھر سیدنا فاروق اعظم، پھر سیدنا عثمان ذی النورین، پھر سیدنا علی مرتضیٰ۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔ ہیں اور دس صحابہ کرام۔ رضی اللہ عنہم۔ کے جنتی ہونے کی گواہی دی جاتی ہے۔

عالم الاندلس حافظ عثمان بن ابوعمر والدانی المتوفی 444ھ کا عقیدہ

سب صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- میں بہتر وافضل سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- پھر ان کے بعد سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہ- پھر ان کے بعد سیدنا عثمان ذی النورین -رضی اللہ عنہ- پھر ان کے بعد حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کے نواسوں کے والد گرامی سیدنا علی مرتضیٰ -رضی اللہ عنہم اجمعین-

وَاَفْضَلُ الصَّحَابَةِ الصِّدِّيْقُ وَبَعْدَهُ الْمُهَذَّبُ الْفَارُوْقُ
وَبَعْدَهُ عُثْمَانُ ذُو النُّوْرَيْنِ وَبَعْدَهُ عَلِيٌّ اَبُو السِّبْطَيْنِ

حضرات صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- میں سب سے افضل سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- ہیں اور ان کے بعد مُہذب سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہ- ہیں اور ان کے بعد سیدنا عثمان ذی النورین ہیں اور ان کے بعد سیدنا علی مرتضیٰ، حسنین کے والد گرامی -رضی اللہ عنہم- ہیں۔

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنہج والتربیۃ جلد۶ صفحہ۱۵۱

شیخ الاسلام ابوعثمان صابونی نیسا پوری المتوفی 449ھ کا عقیدہ

گواہی بھی دیتے ہیں اور ایمان بھی رکھتے ہیں کہ حضور سیدنا رسول اللہ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کے صحابہ کرام میں سے سب سے افضل سیدنا صدیق اکبر پھر سیدنا فاروق اعظم پھر سیدنا عثمان ذی النورین پھر سیدنا علی مرتضٰی۔رضی اللہ عنہم۔ہیں

جَاءَ فِی عَقِیْدَةِ السَّلَفِ لَهُ اَنَّهُ قَالَ :

وَيَشْهَدُوْنَ وَيَعْتَقِدُوْنَ اَنَّ اَفْضَلَ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ۔ اَبُوْ بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرَ، ثُمَّ عُثْمَانَ، ثُمَّ عَلِيٌّ، وَاِنَّهُمُ الْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُوْنَ، الَّذِيْنَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ۔ خَلَافَتَهُمْ بِقَوْلِهٖ ۔ فِيْمَا رَوَاهُ سَعِيْدُ بْنُ جَمْهَانَ عَنْ سَفِيْنَةَ : ۔ اَلْخِلَافَةُ بَعْدِيْ ثَلَاثُوْنَ سَنَةً وَبَعْدَ انْقِضَاءِ اَيَّامِهِمْ عَادَ الْاَمْرُ اِلَى الْمُلْكِ الْعَضُوْضِ عَلٰى مَا اَخْبَرَ عَنْهُ الرَّسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.

عقیدہ سلف میں آیا ہے کہ آپ نے فرمایا:

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنہج والتربیۃ جلد۶ صفحہ۱۷۴

وہ گواہی دیتے ہیں اور اعتقاد رکھتے ہیں کہ حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- میں سب سے افضل سیدنا صدیق اکبر پھر سیدنا فاروق اعظم پھر سیدنا عثمان ذی النورین پھر سیدنا علی مرتضیٰ -رضی اللہ عنہم- ہیں اور یہی خلفاء راشدین ہیں جن کی خلافت کا ذکر حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- نے فرمایا ہے اپنے اس ارشاد گرامی میں جسے سعید بن جمھان نے سیدنا سفینہ سے روایت کیا کہ میرے بعد خلافت تیس سال ہے ان دنوں کے گزرنے کے بعد معاملہ سخت گیر بادشاہت تک آجائے گا۔آپ حضرات کی خلافت ہی خلافت راشدہ ہے جس کی خبر حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- نے دی ہے۔

شیخ الاسلام ابوعثمان صابونی نیساپوری المتوفی 449ھ کا عقیدہ

سیدنا صدیق اکبر۔رضی اللہ عنہ۔کی خلافت حضور سیدنا رسول اللہ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کے وصال مبارک کے بعد حضرات صحابہ کرام۔رضی اللہ عنہم۔کے اختیار و اتفاق ان کے متفقہ قول سے ہوئی کہ حضور سیدنا رسول اللہ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔نے نماز کے حکم میں اپنا خلیفہ مقرر فرمایا تو امور سلطنت میں آپ کو خلیفہ کیوں نہ تسلیم کر لیں

وَيَثْبُتُ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ خَلَافَةَ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ بِاخْتِيَارِ الصَّحَابَةِ وَاتِّفَاقِهِمْ عَلَيْهِ، وَقَوْلِهِمْ قَاطِبَةً : رَضِيَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ لِدِيْنِنَا فَرَضِيْنَاهُ لِدُنْيَانَا، يَعْنِي اَنَّهُ اسْتَخْلَفَهُ فِي اِقَامَةِ الصَّلَوَاتِ الْمَفْرُوْضَاتِ بِالنَّاسِ اَيَّامَ مَرْضِهٖ ۔ وَهِيَ الدِّيْنُ ۔ فَرَضِيْنَاهُ خَلِيْفَة لِلرَّسُوْلِ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ عَلَيْنَا فِيْ اُمُوْرِ دُنْيَانَا.

اور اصحاب حدیث حضور سیدنا رسول اللہ- فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کے وصال کے بعد سیدنا صدیق اکبر- رضی اللہ عنہ- کی خلافت حضرات صحابہ کرام- رضی اللہ عنہم- کے اختیار اور اتفاق سے ثابت کرتے ہیں اور ان کا قول قاطبہ: حضور سیدنا رسول اللہ- فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- جس سے ہمارے دین کیلئے راضی ہوئے پس ہم اس سے اپنی دنیا کیلئے راضی ہوگئے یعنی حضور- فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- نے آپ کو لوگوں کی فرض نمازوں کے قیام میں اپنا خلیفہ بنایا اپنی بیماری کی ایام میں جبکہ وہ دین ہے تو ھم راضی ہوگئے ھم نے پسند کرلیا حضور سیدنا رسول اللہ- فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کے مقرر کردہ خلیفہ کو اپنے امور دنیا میں۔

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنھج والتربیۃ جلد ٦ صفحہ ١٧٤

شیخ الاسلام ابوعثمان صابونی نیساپوری المتوفی 449ھ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم - اپنی حیات مبارکہ میں ہی صدیق اکبر - رضی اللہ عنہ - کی شان بیان کیا کرتے تھے تاکہ صحابہ کرام - رضی اللہ عنہم - کو معلوم ہو جائے کہ وہی خلافت وامامت کے زیادہ حقدار ہیں اسی وجہ سے انہوں نے آپ کو اتفاقاً خلیفہ منتخب کیا سیدنا ابوھریرہ - رضی اللہ عنہ - آپ کی خلافت کی برکات دیکھ کر کہہ اٹھے کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں اگر ابوبکر - رضی اللہ عنہ - خلیفہ نہ بنتے تو عبادت الٰہی نہ ہوتی

وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ يَتَكَلَّمُ فِى شَأْنِ اَبِىْ بَكْرٍ فِىْ حَالِ حَيَاتِهٖ، بِمَا يُبَيِّنُ لِلصَّحَابَةِ اَنَّه اَحَقُّ النَّاسِ بِالْخَلَافَةِ بَعْدَهٗ، فَلِذَالِكَ اتَّفَقُوْا عَلَيْهِ وَاجْتَمَعُوْا، فَانْتَفَعُوْا بِمَكَانِهٖ وَاللّٰهِ، وَارْتَفَعُوْا بِهٖ وَارْتَفَقُوْا، حَتّٰى قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ :

وَاللّٰهِ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَوْلَا اَنَّ اَبَا بَكْرٍ اسْتُخْلِفَ لَمَا عُبِدَ اللّٰهَ.

حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- اپنی ظاہری زندگی میں صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- کی شان کے بارے میں کلام کیا کرتے تھے جس سے آپ صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- کیلئے واضح کردیا کرتے کہ ان کے بعد وہی تمام لوگوں میں سے خلافت کے حقدار ہیں۔ اسی وجہ سے تمام صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- نے ان پر اتفاق کیا اور اکٹھے ہوگئے اور آپ کے مکان ومرتبہ سے فائدہ حاصل کیا اور آپ کی وجہ سے بلند ہوئے ایک دوسرے کے رفیق ہوئے حتی کہ سیدنا ابوھریرہ -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

قسم ہے اس اللہ کی جس کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں اگر صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- خلیفہ نہ بنتے تو اللہ کی عبادت نہ ہوتی۔

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنھج والتربیۃ جلد ٦ صفحہ ١٧٤

سیدنا صدیق اکبر،سیدنا فاروق اعظم،سیدنا عثمان ذی النورین اورسیدنا علی مرتضیٰ
-رضی اللہ عنہم-خلفاء راشدین مہدیین ہیں اوریہی خلفاء حضورسیدنا رسول اللہ
-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-کے بعد سب لوگوں سے افضل واعلیٰ ہیں

قَالَ اَبُوْ عُمَرَ :

اَلْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُوْنَ الْمَهْدِيُّوْنَ : اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ، وَهُمْ اَفْضَلُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ .

جناب ابوعمر نے فرمایا:

خلفاء راشدین مہدیین سیدنا صدیق اکبر،سیدنا فاروق اعظم،سیدنا عثمان ذی النورین اورسیدنا علی مرتضیٰ-رضی اللہ عنہم-ہیں اوریہی حضورسیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-کے بعد افضل الناس ہیں۔

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنہج والتربیۃ جلد ۶ صفحہ ۱۷۴

جامع بیان العلم وفضلہ (۲/۱۱۶۸)

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کے بعد سب لوگوں سے افضل و بہتر آپ صدیق، آپ غار میں انیس سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- ہیں

وَاَقُوْلُ خَیْرُ النَّاسِ بَعْدَ مُحَمَّدٍ　　صَدِیْقُہٗ وَاَنِیْسُہٗ فِی الْغَارِ
ثُمَّ الثَّلَاثَۃُ بَعْدَہٗ خَیْرُ الْوَرٰی　　اَکْرِمْ بِھِمْ مِنْ سَادَۃٍ اَطْھَارِ
ھٰذَا اعْتِقَادِیْ وَالَّذِیْ اَرْجُوْ بِہٖ　　فَوْزِیْ وَعِتْقِیْ مِنْ عَذَابِ النَّارِ

میں کہتا ہوں حضور سیدنا محمد مصطفیٰ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کے بعد سب لوگوں سے افضل آپ کے صدیق اور آپ کے غار میں انیس -سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ- ہیں۔
پھر باقی تین خلفاء راشدین سب مخلوق سے بہتر ہیں وہ بڑے ہی معزز ہیں اور طیب و طاھر سادات ہیں یہی میرا ایمان و اعتقاد ہے اور اسی پر میں امید رکھتا ہوں اپنی کامیابی کی اور عذاب جہنم سے اپنی آزادی کی۔

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنہج والتربیۃ　　جلد ٦　　صفحہ ٣١٩

مفتی خراسان شیخ الشافعیہ ابوالمظفر منصور بن محمد سمعانی المتوفی 489ھ کا عقیدہ

سیدنا صدیق اکبر - رضی اللہ عنہ - سیدنا علی مرتضٰی - رضی اللہ عنہ - سے زیادہ عالم تھے

اس بات پر اجماع امت ہے اسی وجہ سے سیدنا صدیق اکبر - رضی اللہ عنہ - حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی موجودگی میں فتوی دیتے، حکم ارشاد فرماتے، منع فرماتے اور خطبہ دیا کرتے تھے جب حضور - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ہجرت کی اور حنین کے دن وہ لوگوں کو اسلام کی طرف بلاتے تھے جبکہ حضور - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - خاموش تھے

جاء فی المنهاج :

وَقَدْ نَقَلَ غَيْرُ وَاحِدٍ الْإِجْمَاعَ عَلٰى اَنَّ اَبَا بَكْرٍ اَعْلَمُ مِنْ عَلِيٍّ ، مِنْهُمُ الْإِمَامُ مَنْصُوْرُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ السَّمْعَانِيُّ الْمَرُوْزِيُّ اَحَدُ اَئِمَّةِ الشَّافِعِيَّةِ ، وَذَكَرَ فِي كِتَابِهٖ ''تَقْوِيْمُ الْاَدِلَّةِ'' الْإِجْمَاعُ مِنْ عُلَمَاءِ السُّنَّةِ : اَنَّ اَبَا بَكْرٍ اَعْلَمُ مِنْ عَلِيٍّ ، كَيْفَ وَاَبُوْ بَكْرٍ كَانَ بِحَضْرَةِ النَّبِيِّ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُفْتِيْ وَيَأْمُرُ وَيَنْهٰى وَيَخْطُبُ ،

كَمَا كَانَ يَفْعَلُ ذَالِكَ إِذَا خَرَجَ النَّبِيُّ ۔صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ۔ هُوَ وَإِيَّاهُ يَدْعُو النَّاسَ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَلَمَّا هَاجَرَا، وَيَوْمَ حُنَيْنٍ، وَغَيْرَ ذَالِكَ مِنَ الْمُشَاهِدِ، وَهُوَ سَاكِتٌ يُقِرُّهٗ، وَلَمْ تَكُنْ هٰذِهِ الْمَرْتَبَةُ لِغَيْرِهٖ.

کئی علماء نے اس بات پر اجماع نقل کیا ہے کہ سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- سیدنا علی مرتضیٰ -رضی اللہ عنہ- سے زیادہ عالم تھے ان میں سے امام منصور بن عبدالجبار سمعانی مروزی ہیں جو آئمہ شافعیہ میں سے ایک ہیں اور آپ نے اپنی کتاب تقویم الادلہ میں علماء اھل سنت کا اجماع ذکر کیا ہے کہ سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- سیدنا علی مرتضیٰ -رضی اللہ عنہ- سے زیادہ عالم تھے ایسا کیوں نہ ہو جبکہ سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی بارگاہ میں حاضر ہو کر فتوی دیتے، حکم دیتے۔ منع کرتے اور خطبہ ارشاد فرماتے جیسے آپ ایسا کرتے جب حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نکلتے وہ لوگوں کو اسلام کی طرف بلاتے جب ان دونوں نے ہجرت کی، یوم حنین پر، اور اس کے علاوہ دیگر مشاھد پر جبکہ حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- خاموش ہوتے ان کے خطبہ کی تائید فرمار ہے ہوتے یہ مرتبہ ومقام آپ کے علاوہ کسی اور کیلئے نہ ہوا۔

-☆-

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنہج والتربیۃ جلد ٦ صفحہ ٣٨٣

منھاج السنۃ (٥٠٢/٧)

شیخ الاسلام محی السنۃ حسین بن مسعود بغوی-رحمۃ اللہ علیہ-المتوفی 516ھ کا عقیدہ
حضرات خلفاء راشدین یعنی سیدنا صدیق اکبر، سیدنا فاروق اعظم، سیدنا عثمان ذی النورین، سیدنا علی مرتضٰی-رضی اللہ عنہم اجمعین-انبیاء ومرسلین کے بعد تمام لوگوں سے افضل وبرتر ہیں اوران کی افضلیت کی ترتیب خلافت کی ترتیب کی طرح ہے یعنی سب سے پہلے اور سب سے افضل سیدنا صدیق اکبر پھر سیدنا فاروق اعظم پھر سیدنا عثمان ذی النورین پھر سیدنا علی مرتضٰی-رضی اللہ عنہم اجمعین-ہیں

قَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَحْتَ حَدِيْثِ الْعِرْبَاضِ :
وَالْحَدِيْثُ يَدُلُّ عَلٰى تَفْضِيْلِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ مِنَ الصَّحَابَةِ، وَهُمْ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ، فَهٰؤُلَاءِ اَفْضَلُ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ، وَتَرْتِيْبُهُمْ فِى الْفَضْلِ، كَتَرْتِيْبِهِمْ فِى الْخَلَافَةِ، فَأَفْضَلُهُمْ اَبُوْ بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرَ، ثُمَّ عُثْمَانَ، ثُمَّ عَلِيٌّ ، وَكَمَا خَصَّ النَّبِيُّ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ هٰؤُلَاءِ مِنْ بَيْنِ الصَّحَابَةِ بِاِتِّبَاعِ سُنَّتِهِمْ، فَقَدْ خَصَّ مِنْ بَيْنِهِمْ اَبَا

بَكْرٍ وَعُمَرَ فِیْ حَدِیْثِ حُذَیْفَةَ عَنِ النَّبِیِّ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ :
اِقْتَدُوا بِاللَّذَیْنِ مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ.

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سیدنا عرباض بن ساریہ -رضی اللہ عنہ- کی حدیث کے تحت فرمایا:

اور حدیث پاک دلالت کرتی ہے خلفاء راشدین کی افضلیت پر ان کے ماسوا صحابہ کرام علیہم السلام پر پس وہ خلفاء صدیق اکبر، فاروق اعظم، عثمان ذی النورین اور علی مرتضٰی -رضی اللہ عنہم اجمعین- ہیں۔ پس یہ چاروں حضرات انبیاء کرام و مرسلین عظام علیہم السلام کے بعد سب سے افضل ہیں اور ان کی افضلیت میں ترتیب ان کی خلافت میں ترتیب کی طرح ہے۔

پس سب سے افضل سیدنا صدیق اکبر پھر سیدنا فاروق اعظم پھر سیدنا عثمان ذی النورین اور پھر سیدنا علی مرتضٰی -رضی اللہ عنہم- جیسے حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے تمام صحابہ میں سے انہیں ان کی سنت کی پیروی کرنے کیلئے مخصوص فرمایا۔ پس ان میں سے سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہما- کو مخصوص فرمالیا۔ حدیث حذیفہ میں حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے فرمایا:

میرے بعد آنے والے دو -خلفاء- کی اقتداء و پیروی کرو ابوبکر صدیق اور عمر بن خطاب -رضی اللہ عنہما-۔

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنہج والتربیۃ جلد ۷ صفحہ ۱۵

الامام شیخ القراء ابوالعز قلانسی المتوفی 521ھ کا عقیدہ
سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-کوسب سے مقدم وافضل نہ ماننے والا
زندگی بھر میرا دوست نہیں بن سکتا

انشد ابو العز القلانسی:

اِنَّ مَنْ لَمْ يُقَدِّمِ الصِّدِّيْقَا ... لَمْ يَكُنْ لِیْ حَتّٰی الْمَمَاتِ صِدِّيْقَا

وَالَّذِیْ لَا يَقُوْلُ قَوْلِیْ فِی الْفَا ... رُوْقِ اَهْوٰی لِشَخْصِهٖ تَفْرِيْقَا

وَبِنَارِ الْجَحِيْمِ بَاغِضُ عُثْمَانَ ... وَيَهْوِیْ مِنْهَا مَكَانًا سَحِيْقَا

مَنْ يُوَالِیْ عِنْدِیْ عَلِيًّا وَعَادَا ... هُمْ جَمِيْعاً عَدَدْتُهٗ زَنْدِيْقَا

جو آدمی سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-کوسب صحابہ کرام سے مقدم افضل نہیں مانتا وہ مرنے تک میرا دوست نہیں ہے۔

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنہج والتربیۃ جلد ۷ صفحہ ۶۸

لسان المیزان (۱۴۴/۵)

اور وہ آدمی جو سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہ- کے بارے میں میری بات نہیں کہتا تو ایسے آدمی سے میں جدائی کا خواہش مند ہوں۔

اور سیدنا عثمان ذی النورین -رضی اللہ عنہ- سے بغض وعداوت رکھنے والے کیلئے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ مکان سحیق میں گرے گا۔

میرے نزدیک جو سیدنا علی مرتضٰی -رضی اللہ عنہ- سے دوستی رکھے اور باقی تمام سے عداوت ودشمنی رکھے میں اسے زندیق شمار کرتا ہوں۔

قوام السنۃ اسماعیل بن محمد تیمی اصبھانی المتوفی 535ھ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے بعد افضل العلماء سیدنا صدیق اکبر، پھر سیدنا فاروق اعظم، پھر سیدنا عثمان ذی النورین، پھر سیدنا علی مرتضیٰ -رضی اللہ عنہم- ہیں ان میں سے پہلے دو سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہما- حدیث پاک کی روشنی میں ان کی شان نہایت ہی بلند ہے

فَأَفْضَلُ الْعُلَمَاءِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ مَنْ اُوْلِى الْاَمْرِ : اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ ثُمَّ عَلِيٌّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، ثُمَّ الْاَكَابِرْ فَالْاَكَابِرُ مِنَ الْعَشْرَةِ ، وَغَيْرِهِمْ مِنَ الصَّحَابَةِ الَّذِيْنَ اَبَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ فَضَائِلَهُمْ، وَاَمَرَ بِالْاِقْتِدَاءِ بِهِمْ، فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ :

اِقْتَدُوا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِىْ اَبِىْ بَكْرٍ وَعُمَرَ.

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنہج والتربیۃ جلد ۷ صفحہ ۹۷

حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے بعد افضل العلماء وہ ہیں جو منصب خلافت پر متمکن ہوئے، سیدنا صدیق اکبر پھر سیدنا فاروق اعظم پھر سیدنا عثمان ذی النورین پھر سیدنا علی مرتضیٰ-رضی اللہ عنہم-اجمعین پھر بڑے پھر ان کے بعد بڑے عشرہ مبشرہ میں سے اور دیگر صحابہ کرام میں سے جن کے فضائل حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-بیان فرماتے اور ان کی اقتداء کا حکم دیا حضور فداہ ابی وامی-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے فرمایا:

میرے بعد دو خلفاء کی پیروی کرہ سیدنا صدیق اکبر اور فاروق اعظم-رضی اللہ عنہما-۔

فقیہ ابوالخیر یحیٰ بن سالم عمرانی المتوفی 558ھ کا عقیدہ

سلف صالحین کا عقیدہ ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کے بعد امام برحق سیدنا صدیق اکبر۔رضی اللہ عنہ۔ہیں اور آپ کی امامت حضرات صحابہ کرام۔رضی اللہ عنہم۔کے اجماع سے منعقد ہوئی

قال رحمه الله فی الانتصار :

اِخْتَلَفَ النَّاسُ فِی الْإِمَامَةِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ۔ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ فَذَهَبَ اَهْلُ الْحَدِیْثِ وَعُلَمَاءُ السَّلَفِ اَنَّ الْإِمَامَ الْحَقَّ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ۔ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ هُوَ اَبُوْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَاَنَّ اِمَامَتَهٗ ثَبَتَتْ بِعَقْدِ الصَّحَابَةِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ الْإِمَامَةُ لَهٗ بِظَوَاهِرِ اَدِلَّةٍ اسْتَنْبِطُوْهَا مِنْ قَوْلِ النَّبِیِّ ۔صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ وَلَمْ یَنُصَّ النَّبِیَّ ۔ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ عَلٰی اِمَامَتِهٖ وَلَا عَهِدَ بِهَا اِلَیْهِ وَلَا اِلٰی اَحَدٍ مِنَ الصَّحَابَةِ، وَاِنَّهٗ هُوَ اَحَقُّ النَّاسِ بِالْإِمَامَةِ فِیْ وَقْتِهٖ، وَاَنَّ الْإِمَامَ الْحَقَّ بَعْدَهٗ هُوَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، ثُمَّ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ ثُمَّ

عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، وَدَرَجَاتُهُمْ فِي الْفَضْلِ عَلٰى دَرَجَاتِهِمْ فِي الْإِمَامَةِ.

حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے بعد امام وخلیفہ کون ہے اس میں لوگ اختلاف کرتے ہیں لیکن محدثین کرام اور امت مسلمہ کے علماء سلف کا عقیدہ ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے بعد امام حق سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- ہیں اور آپ کی امامت حضرات صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- کے آپ کیلئے امامت منعقد کرنے سے ثابت ہوئی ظاهری دلائل کے ساتھ جو انہوں نے حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے ارشادات گرامی سے مستنبط کئے اور حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے اس پر نص نہیں فرمائی اور نہ ہی اس کا آپ کی جانب عہد لیا گیا اور نہ ہی حضرات صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- کی جانب سے اور وہی اپنے وقت میں لوگوں میں سب سے زیادہ امامت کے حقدار تھے اور آپ کے بعد امام برحق سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہ- ہیں پھر سیدنا عثمان ذی النورین پھر سیدنا علی مرتضٰی -رضی اللہ عنہم- ہیں ان کی افضلیت میں درجہ ان کے امامت کے درجہ کے مطابق ہے۔ یعنی سب سے پہلے خلیفہ سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- ہیں اسی طرح سب سے افضل بھی سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- ہیں۔ آپ کے بعد سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہ- خلیفہ ہیں تو آپ کے بعد سب سے افضل بھی سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہ- ہیں اور ان کے بعد سیدنا عثمان ذی لنورین -رضی اللہ عنہ- خلیفہ ہیں تو ان کے بعد سب سے افضل سیدنا عثمان ذی النورین -رضی اللہ عنہ- ہیں اور ان کے بعد سیدنا علی مرتضٰی -رضی اللہ عنہ- خلیفہ ہیں تو ان کے بعد سب سے افضل بھی سیدنا علی مرتضٰی -رضی اللہ عنہ- ہیں۔

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنہج والتربیۃ جلد ۷ صفحہ ۱۴۶

ھمارا اعتقاد وایمان ہے کہ اس امت میں حضور سید نا رسول اللہ - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے بعد سب سے افضل اور سب سے بہتر، حضور کے سب سے خاص دوست، اسلام میں آپ کے بھائی، ہجرت اور غار میں آپکے رفیق سیدنا صدیق اکبر - رضی اللہ عنہ - ہیں جو آپ کی زندگی میں آپ کے وزیر اور آپ کے وصال کے بعد آپ کے خلیفہ ہیں

وَقَالَ فی الاقتصاد :

وَنَعْتَقِدُ اَنَّ خَيْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاَفْضَلَهَا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ صَاحِبُه الْاَخَصُّ، وَاَخُوْهُ فِی الْإِسْلَامِ، وَرَفِيْقُهُ فِی الْهِجْرَةِ وَالْغَارِ اَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ، وَزِيْرُهُ فِی حَيَاتِهٖ، وَخَلِيْفَتُهُ بَعْدَ وَفَاتِهٖ، عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُثْمَانَ عَتِيْقُ بْنُ اَبِی قُحَافَةَ .

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنہج والتربیۃ جلد ۷ صفحہ ۲۶۷

ھم اعتقاد رکھتے ہیں کہ اس امت میں سب سے بہتر اور سب سے افضل حضور سیدنا رسول اللہ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کے بعد آپ کے سب سے خاص ساتھی اور اسلام میں بھائی اور ہجرت میں اور غار میں رفیق سیدنا صدیق اکبر۔رضی اللہ عنہ۔ ہیں وہ آپ کی حیات میں آپ کے وزیر اور آپ کی وفات کے بعد آپ کے خلیفہ ہیں اس کا اسم گرامی عبداللہ بن عثمان عتیق بن ابی قحافہ۔رضی اللہ عنہ۔ ہے۔

حضرات صحابہ کرام - رضی اللہ عنہم - سب کے سب عادل ہیں، اولیاء اللہ ہیں، اس کے برگزیدہ ہیں اور انبیاء ورسل کے بعد اللہ کی مخلوق میں سب سے افضل ہیں پس یہی اھل سنت کا مذھب ہے

قُلْتُ : فَالصَّحَابَةُ كُلُّهُمْ عَدُوْلٌ، اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ تَعَالَى وَاَصْفِيَاؤُهُ، وَخِيَرَتُهُ مِنْ خَلْقِهِ بَعْدَ اَنْبِيَائِهِ وَرُسُلِهِ . هٰذَا مَذْهَبُ اَهْلِ السُّنَّةِ، وَالَّذِيْ عَلَيْهِ الْجَمَاعَةُ مِنْ اَئِمَةِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ.

میں کہتا ہوں کہ:

تمام صحابہ کرام - رضی اللہ عنہم - عادل ہیں، اللہ تعالیٰ کے اولیاء ہیں، اس کے برگزیدہ ہیں اور اس کی مخلوق میں حضرات انبیاء کرام اور رسولان عظام علیہم السلام کے بعد سب سے افضل و برتر ہیں یہی اھل سنت کا مذھب ہے اسی اعتقاد پر اس امت کے آئمہ کی جماعت ہے۔

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنہج والتربیۃ   جلد ۷   صفحہ ۴۰۱

امام محمد بن عبداللہ الحاکم النیساپوری ـ رحمۃ اللہ علیہ ـ المتوفی 405ھ کا عقیدہ

سیدنا صدیق اکبر ـ رضی اللہ عنہ ـ کا نام صدیق اللہ تعالیٰ نے آسمان سے اتارا ہے

عَنْ اَبِی یَحْیٰ سَمِعَ عَلِیّاً یَحْلِفُ لانزل اللّٰہُ تَعَالٰی اسْم اَبِیْ بَکْرٍ ـ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ـ مِنَ السَّمَاءِ صِدِّیْقاً .

المستدرک للحاکم (۴۴۶۱) ۴/۴

جناب ابو یحیٰ سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا سیدنا علی مرتضیٰ ـ رضی اللہ عنہ ـ حلفاً کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے سیدنا ابوبکر صدیق ـ رضی اللہ عنہ ـ کا نام صدیق اتارا ہے۔

ـ☆ـ

عَنِ الضَّحَّاکِ ثَنَا النَّزَّالُ بْنُ سَبْرَۃَ قَالَ :

وَافَقْنَا عَلِیّاً رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ طَیِّبَ النَّفْسِ وَ ھُوَ یَمْزَحُ فَقُلْنَا حَدِّثْنَا عَنْ اَصْحَابِکَ قَالَ : کُلُّ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ـ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ـ اَصْحَابِیْ فَقُلْنَا : حَدِّثْنَا عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ فَقَالَ : ذَاکَ امْرُءٌ سَمَّاہُ اللّٰہُ صِدِّیْقاً عَلٰی لِسَانِ جِبْرِیْلَ وَمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِمَا .

المستدرک للحاکم (۴۴۶۲) ۴/۴

جناب نزال بن سبرہ نے بیان فرمایا:

ایک ہمیں سیدنا علی مرتضٰی-رضی اللہ عنہ-سے اتفاق کہ آپ بڑے خوش نفس ہیں اور آپ مزاح فرما رہے ہیں تو ہم نے عرض کی:

اپنے اصحاب کے بارے میں کچھ فرمایئے تو آپ نے فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کے تمام اصحاب میرے اصحاب ہیں پھر ہم نے عرض کی: سیدنا ابوبکر-رضی اللہ عنہ-کے بارے میں بیان کیجئے تو آپ نے فرمایا:

صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-وہ ذات ہے اللہ تعالیٰ نے ان کا نام صدیق رکھا جبریل امین اور سیدنا محمد مصطفیٰ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کی زبان مبارک پر۔

-☆-

سیدنا محمد بن حسن واسطی-رحمۃ اللہ علیہ-المتوفی ۶۷۷ھ کا عقیدہ

اجمع اهل السنة على ان افضلهم على الاطلاق ابوبكر ثم عمر .

تمام اہل سنت کا اجماع ہے کہ تمام صحابہ کرام-رضی اللہ عنہم-سے سیدنا صدیق اکبر پھر سیدنا فاروق اعظم-رضی اللہ عنہما-علی الاطلاق افضل ہیں۔

مجمع الاحباب ۱/۱۲۵

سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم ـ رضی اللہ عنہما ـ سے بغض منافقت ہے اور سیدنا صدیق اکبر ـ رضی اللہ عنہ ـ میں شک کرنا سنتِ مصطفیٰ ـ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ـ میں شک کرنا ہے

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ :

كَانَ يُقَالُ بُغْضُ بَنِيْ هَاشِمٍ نِفَاقٌ وَبُغْضُ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ نِفَاقٌ وَالشَّاكُ فِي اَبِيْ بَكْرٍ كَالشَّاكِ فِي السُّنَّةِ.

جناب طلحہ بن مصرف نے فرمایا:

یہ کہا جاتا تھا کہ

بنی ھاشم کا بغض نفاق ہے، سیدنا صدیق اکبر وسیدنا فاروق اعظم ـ رضی اللہ عنہما سے بغض رکھنا نفاق ہے اور سیدنا صدیق اکبر ـ رضی اللہ عنہ ـ میں شک کرنے والا سنتِ مصطفیٰ ـ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ـ میں شک کرنے والا ہے۔

اصول الاعتقاد (۷/۱۳۴۲/۲۳۸۹)

الصارم والمسلول (۵۸۴)

امام اھل سنت سیدنا اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا قدس سرہ کا عقیدہ

علماء اھل سنت اس آدمی کو جو سیدنا علی مرتضیٰ -رضی اللہ عنہ- کو سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- سے افضل جانے اسے اھل سنت میں شمار نہیں کرتے بلکہ اسے اھل بدعت کی شاخ جانتے ہیں

اے عزیز! جیسے تمام ایمانیات پر یقین لانے سے آدمی مسلمان ہوتا ہے اور ایک کا انکار کافر مرتد کر دیتا ہے اسی طرح سنی وہ جو تمام عقائد اھل سنت میں ان کے موافق ہو اگر ایک میں بھی خلاف کرتا ہے ہرگز سنی نہیں بدعتی ہے اسی لئے علمائے دین تفضیلیہ- جو حضرت علی -رضی اللہ عنہ- کو حضرت ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ- سے افضل جانے- کو اھل سنت میں شمار نہیں کرتے اور انہیں اہل بدعت کی شاخ جانتے ہیں۔

مطلع القمرین =/۱۳۹

سیدنا امام اعظم نعمان بن ثابت ابوحنیفہ-رحمۃ اللہ علیہ-المتوفی ۱۵۰ھ کا عقیدہ

حضرات انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے بعد سب سے افضل سیدنا صدیق اکبر پھر سیدنا فاروق اعظم پھر سیدنا عثمان ذی النورین پھر سیدنا علی مرتضیٰ-رضی اللہ عنہم-ہیں

وَاَفْضَلُ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِيِّيْنَ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ثُمَّ عُمَرُ بْنُ خَطَّابٍ الْفَارُوْقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ثُمَّ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ ذُوالنُّوْرَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے بعد انسانوں سے افضل سیدنا ابوبکر صدیق-رضی اللہ عنہ-ہیں ان کے بعد سیدنا عمر بن خطاب فاروق-رضی اللہ عنہ-اوران کے بعد حضرت عثمان بن عفان ذوالنورین-رضی اللہ عنہ-اوران کے بعد سیدنا علی بن ابی طالب المرتضیٰ-رضی اللہ عنہ-ہیں

فقہ اکبر

سیدنا امام مالک - رضی اللہ عنہ - المتوفی ۱۷۹ھ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے بعد سب سے افضل سیدنا صدیق اکبر پھر سیدنا فاروق اعظم - رضی اللہ عنہ - ہیں

اِنَّ مَالِكًا رَحِمَهُ اللّٰهُ سُئِلَ اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ بَعْدَ نَبِيِّهِمْ فَقَالَ : اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ قَالَ اَوَفِيْ ذَالِكَ شَكٌّ .

حضرت امام مالک - رحمۃ اللہ علیہ - سے پوچھا گیا:

حضور - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے بعد کون افضل ہے؟ فرمایا: ابوبکر صدیق اور پھر عمر کیا اس میں کوئی شک ہے؟

الصواعق المحرقہ = /۵۷

سیدنا محدث ابن حجر مکی - رحمۃ اللہ علیہ - المتوفی ۹۷۴ھ کا عقیدہ، سیدنا امام بیہقی - رحمۃ اللہ علیہ - کا عقیدہ اور سیدنا امام شافعی - رحمۃ اللہ علیہ - المتوفی ۲۰۴ھ کا عقیدہ سیدنا صدیق اکبر - رضی اللہ عنہ - کی افضلیت ظنی کیسے ہوسکتی ہے جبکہ حضرات صحابہ کرام اور حضرات تابعین - رضی اللہ عنہم - نے سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم - رضی اللہ عنہما - کی فضیلت پر اجماع کیا ہے

فَكَيْفَ وَالْحَاكِيْ لِاِ جْمَاعِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ عَلٰى تَفْضِيْلِ اَبِىْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَتَقْدِيْمِهِمَا عَلٰى سَائِرِ الصَّحَابَةِ مِنْ اَكَابِرِ الْاَئِمَّةِ مِنْهُمُ الشَّافِعِىُّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ كَمَا حَكَاهُ عَنْهُ الْبَيْهَقِىُّ وَغَيْرُهُ .

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی افضلیت ظنی کیسے ہوسکتی ہے؟ جبکہ آئمہ کبار کی ایک جماعت جن میں امام شافعی بھی ہیں نے تمام صحابہ سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کو افضل اور مقدم قرار دیا اور اس پر صحابہ اور تابعین کا اجماع بھی نقل فرمایا جیسا کہ امام بیہقی نے کتاب اعتقاد میں اس کی تفصیل لکھی ہے۔

الصواعق المحرقہ = ۵۸/

امام اھل سنت سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہ اور
علامہ عبدالرؤوف مناوی۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ المتوفی 1021ھ کا عقیدہ
حضرات شیخین کریمین۔ رضی اللہ عنہما۔ سب مسلمانوں سے اعلیٰ صفت میں اور
حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد قدر و منزلت میں سب سے بڑے ہیں

علامہ مناوی تیسیر شرح جامع صغیر، امام علامہ سیوطی میں زیر حدیث صالح المؤمنین ابوبکر و عمر۔ رضی اللہ عنہما۔ فرماتے ہیں:

اَیْ ھُمَا اَعْلَی الْمُؤْمِنِیْنَ صِفَۃً وَاَعظَمُھُمْ بَعْدَ الْاَنْبِیَاءِ .

یعنی ابوبکر و عمر۔ رضی اللہ عنہما۔ سب مسلمانوں سے اعلیٰ ہیں صفت میں اور انبیاء کے بعد سب سے بڑے ہیں قدر و منزلت میں۔

شیخ المحققین سیدنا عبدالحق محدث دہلوی - رحمۃ اللہ علیہ - کا عقیدہ

سیدنا ابوبکر صدیق وسیدنا فاروق اعظم - رضی اللہ عنہما - کاروبار دنیا ودیں میں مقدم ہیں اورحضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے دونوں وزیر ومشیر ہیں

مزید نقل فرمایا کہ شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی بیان وجہ تفضیل شیخین میں فرماتے ہیں:

ایشاں - یعنی شیخین رضی اللہ عنہما - بزرگ بودند ومقرب درکاروبار دنیاودین مقدم ابوبکر وعمر ہر دووزیر ومشیر آنحضرت بودند - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - ۔

یہ دونوں یعنی سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم - رضی اللہ عنہما - بزرگ اور مقرب ہوئے دنیا ودین کے کاروبار میں بعد سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق - رضی اللہ عنہما - دونوں وزیر ومشیر حضور - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - ہوئے۔

حضرات انبیاء کرام اور مرسلین عظام صلوات اللہ علیہم کے بعد سب سے افضل مرتبہ و مقام میں سب سے اعظم اور حضور سیدنا رسول اللہ۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی خلافت کے سب سے زیادہ حقدار سیدنا صدیق اکبر۔ رضی اللہ عنہ۔ ہیں اور روئے زمین پر اس وقت ان اوصاف حمیدہ سے متصف سیدنا صدیق اکبر۔ رضی اللہ عنہ۔ کے علاوہ کوئی نہ تھا

ثُمَّ يَجِبُ الْاِيْمَانُ وَالْمَعْرِفَةُ بِاَنَّ خَيْرَ الْخَلْقِ وَاَفْضَلَهُمْ وَاَعْظَمَهُمْ مَنْزِلَةً عِنْدَاللّٰهِ بَعْدَ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَاَحَقَّهُمْ بِخَلَافَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ وَنَعْلَمُ اَنَّهٗ قَدْ مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ۔ وَلَمْ يَكُنْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَدٌ بِالْوَصْفِ الَّذِيْ قَدَّمْنَا ذِكْرَهٗ عَلٰى غَيْرِهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ثُمَّ مِنْ بَعْدِهٖ عَلٰى هٰذَا التَّرْتِيْبِ وَالصِّفَةِ اَبُوْحَفْصٍ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ثُمَّ مِنْ بَعْدِهِمَا عَلٰى هٰذَا التَّرْتِيْبِ وَالنَّعْتِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ ثُمَّ عَلٰى هٰذَا النَّعْتِ وَالصِّفَةِ مِنْ بَعْدِهِمْ اَبُوالْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ انتهى ملخصا .

پھر واجب ہے ایمان لانا اور پہچاننا کہ تمام جہاں سے بہتر اور افضل اور خدا کے نزدیک مرتبہ میں بڑے انبیاء ومرسلین کے بعد اور خلافت رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے مستحق تر ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ- ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے انتقال فرمایا اور روئے زمین پر یہ وصف کسی میں نہ تھا سوائے سیدنا صدیق کے پھر ان کے بعد اسی ترتیب اور صفت پر عمر بن الخطاب ہیں رضی اللہ عنہما پھر ان کے بعد اسی ترتیب اور وصف پر عثمان بن عفان پھر اسی نعت اور وصف پر ان سب کے بعد ابوالحسن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں۔

مطلع القمرین صفحہ ۴۵

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے مسلمانوں کے ساتھ مل کر جو آخری نماز ادا کی وہ سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- کے پیچھے ادا کی

عَنْ أَنَسٍ قَالَ :

آخِرُ صَلاَةٍ صَلاَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ـ مَعَ الْقَوْمِ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ .

سیدنا انس بن مالک -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے صحابہ کے ہمراہ ابوبکر -رضی اللہ عنہ- کے پیچھے صرف ایک کپڑے میں نماز ادا فرمائی جو آپ کے کندھوں پر ڈالا ہوا تھا۔

اس کا سر بائیں ہاتھ کے نیچے اور باقی دائیں کندھے پر تھا اور دوسرا سرا دائیں ہاتھ کے نیچے تھا -اور بقیہ حصہ بائیں کندھے پر تھا-۔

صحیح سنن النسائی رقم الحدیث (۷۸۴) جلد ۱ صفحہ ۲۶۰

قال الالبانی صحیح الاسناد

سیدنا عمر - رضی اللہ عنہ - نے فرمایا:

كَانَ اَبُوْبَكْرٍ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَاَحَبُّنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ .

ابوبکر صدیق - رضی اللہ عنہ - ہمارے سردار تھے اور ہم سب سے زیادہ اچھے تھے اور ہم سب سے زیادہ حضور سیدنا رسول اللہ - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم - کے محبوب تھے۔

-☆-

المستدرک للحاکم — رقم الحدیث (۴۴۲۱) — جلد ۵ — صفحہ ۱۶۷۰

قال الحاکم — صحیح علی شرطھما ولم یخرجاہ

قال الذھبی — علی شرط البخاری ومسلم

یہ حدیث حضرت عبداللہ ابن عباس، حبیب بن ابی حبیب، حضرت انس رضی اللہ عنہم سے مروی احادیث کی تائیدو توثیق کرتی ہے۔امام حاکم نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: صحیح علی شرطھما ولم یخرجاہ حضرت عمر-رضی اللہ عنہ- سے مروی یہ حدیث شیخین- بخاری مسلم- کی شرائط کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کی تخریج نہیں فرمائی۔

-☆-

سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- کی خلافت مبارکہ باجماع صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم اجمعین- کے منعقد ہوئی

جیسا کہ حضرت عمر -رضی اللہ عنہ- کے دل میں ڈال دیا گیا کہ وہ سقیفہ بنی ساعدہ کے مجمع صحابہ میں اعلان کر دیں کہ خلافت کے حقدار ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ- ہیں کیونکہ ان میں تین ایسی خصوصیات ہیں جو ان کے سوا کسی اور میں نہیں پائی جاتیں:

ثَانِی اثنین اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ جب رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- غار میں تھے تو ابوبکر ثانی تھے اور آپ کے یار غار تھے۔

۲- ابوبکر آپ کے صاحب خاص اور محبّ بااختصاص تھے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِذْ یَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ.

۳- یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ابوبکر کیلئے معیت خاصہ کا ذکر فرمایا ہے فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا جبکہ علم اور احاطہ قدرت کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کی معیت عام ہے ۔حضرت عمر فاروق -رضی اللہ عنہ- کے اعلان ، وضاحت اور بیعت کرنے کے بعد جناب حضرت ابوبکر -رضی اللہ عنہ- کو خلیفہ منتخب کر لیا گیا یہ سب کچھ آیت استخلاف کی عملی تفسیر اور وعدہ کی تکمیل تھی جو خلافت ابوبکر باجماع صحابہ کی صورت میں جلوہ گر ہوئی۔

سیدنا علامہ ابن حجر مکی -رحمۃ اللہ علیہ- المتوفی 974ھ اور
علامہ ابن جوزی -رحمۃ اللہ علیہ- کا عقیدہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- کو الاتقی سب سے بڑا متقی قرار دیا اور اس اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَاللّٰہِ اَتْقَاکُمْ تم میں سب سے زیادہ معزز و مکرم وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے تو اللہ تعالیٰ نے سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- کو سب امت سے معزز و مکرم بنا دیا

وَ سَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَی o الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَکّٰی o وَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓی o اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰی o وَلَسَوْفَ یَرْضٰی o

اور دور رکھا جائے گا اس سے سب سے بڑے پرہیزگار کو جو دیتا ہے اپنا مال تا کہ وہ پاک ہو جائے اور نہیں ہے کسی کا اس پر کوئی احسان کہ بدلہ دیا جا رہا ہو مگر طلب کرتے ہوئے اپنے رب تعالیٰ کی رضا اور یقیناً وہ اس سے راضی ہو جائے گا۔

سورہ لیل: ۱۷تا۲۱

قَالَ ابْنُ الْجَوْزِیُّ :

اَجْمَعُوْا اَنَّهَا نَزَلَتْ فِیْ اَبِیْ بَكْرٍ فَفِیْهَا التَّصْرِیْحُ بِاَنَّهٗ اَتْقٰی مِنْ سَائِرِ الْاُمَّةِ وَالْاَتْقٰی هُوَ الْاَكْرَمُ عِنْدَاللّٰهِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰی اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَاللّٰهِ اَتْقَاكُمْ الْاَكْرَمُ عِنْدَاللّٰهِ هُوَ الْاَفْضَلُ فَتُنْتَجُ اَنَّهٗ اَفْضَلُ مِنْ بَقِیَّةِ الْاُمَّةِ .

علامہ ابن الجوزی نے فرمایا:

تمام علماء اور مفسرین کا اجماع ہے کہ یہ آیت سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ- کے حق میں نازل ہوئی ہے اور اس آیت میں تصریح ہے کہ وہی باقی ساری امت سے زیادہ، متقی و پرہیز گار ہیں اتقی وہ عنداللہ اکرم ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَاللّٰهِ اَتْقَاكُمْ

تم میں سب سے معزز اللہ تعالیٰ کے ہاں، سب سے زیادہ اللہ کے ہاں متقی ہے پس وہی افضل و برتر ہے پس اس سے نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ باقی امت سے افضل و اعلیٰ ہیں۔

الصواعق المحرقہ ٦٦

تمام مفسرین کا اجماع ہے کہ الاتقی -سب سے بڑے متقی- سے مراد سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- ہیں

اَلاٰیَۃُ نَزَلَتْ فِیْ اَبِیْ بَکْرٍ کَمَا اَخْرَجَہُ الْبَزَّارُ عَنِ الزُّبَیْرِ ابْنِ الْعَوَامِ وَابْنُ جَرِیْرٍ وَابْنُ الْمُنْذَرِ وَالْاٰجْرِیُّ وَابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ عَنْ عُرْوَۃَ وَالْحَاکِمُ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقٍ وَقَالَ صَحِیْحٌ عَلَی شَرْطِ مُسْلِمٍ وَقَالَ الْفَخْرُ الرَّازِیُّ اَجْمَعَ الْمُفَسِّرُوْنَ عَلٰی اَنَّ الْمُرَادَ بِالْاَتْقٰی اَبُوْبَکْرٍ وَصِیْغَۃُ التَّفْضِیْلِ تَقْتَضِی الْخُصُوْصَ وَمَنْ عَمَّمَھَا احْتَاجَ اِلٰی تَاْوِیْلِ الْاَتْقٰی بِالتَّقِیِّ وَھُوَ مَجَازٌ قَطْعاً وَالْمَجَازُ خِلَافُ الْاَصْلِ وَلَا یُصَارُ اِلَیْہِ اِلَّا بِدَلِیْلٍ وَلَا دَلِیْلَ بَلِ الدَّلِیْلُ یُعَارِضُہٗ ھُوَ سَبَبُ النُّزُوْلِ وَاِجْمَاعُ الْمُفَسِّرِیْنَ فَالَامُ لِلْعَھْدِ .

کہ یہ آیہء کریمہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی ہے جیسا کہ محدث البزاز نے زبیر بن العوام، ابن جریر، ابن المنذر، آجری، ابنابی حاتم، حاکم وغیرہ محدثین نے روایت کیا ہے۔ امام

الصواعق المحرقہ، ٦٦

حاکم نے فرمایا:

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہونے والی یہ روایت صحیح ہے اور شرائط مسلم پر پوری اترتی ہے۔امام فخر الدین رازی نے فرمایا:

تمام مفسرین کا اس پر اجماع ہے کہ اَلْاَتْقٰی سے مراد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں،اتقی اسم تفضیل کا صیغہ ہے جو خصوص کا تقاضا کرتا ہے اور جن لوگوں نے معنی عموم لینے کیلئے یہ تاویل کی کہ اَلْاَتْقٰی ،تَقِیٌّ کے معنی میں ہے انہوں نے مجازی معنی مراد لیا ہے اور معنی مجازی اصل معنی کے خلاف ہے لفظ کو دلیل کے بغیر معنی حقیقی سے معنی مجازی میں استعمال نہیں کیا جا سکتا اور یہاں مجازي معنی مراد لینے کیلئے کوئی دلیل نہیں بلکہ معنی مجازي کے خلاف دلیل موجود ہے اور وہ تین چیزیں ہیں: سبب نزول،تمام مفسرین کا اجماع،الاتقی میں الف لام کا عہد خارجی کیلئے ہونا۔

سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-کے غارِ ثور میں ساتھی تھے اور حوضِ کوثر پر بھی ساتھی ہوں گے

وَقَدْ اَخْرَجَ الدَّارَ قُطْنِیْ ، وَابْنُ شَاهِیْنَ وَابْنُ مَرْدَوَیْهِ وَغَیْرُهُمْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ۔ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ لِاَبِیْ بَکْرٍ ۔ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔ : اَنْتَ صَاحِبِیْ فِی الْغَارِ وَاَنْتَ مَعِیْ عَلَی الْحَوْضِ .

امام دار قطنی ، امام ابن شاھین ، امام ابن مردویہ وغیرہم نے یہ حدیث تخریج کی ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-نے سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-سے فرمایا:
تم غار کے میرے ساتھی ہو اور حوض کوثر پر بھی تم میرے ساتھ ہو گے۔

روح المعانی، الجزء العاشر، صفحہ ۹۷

سیدنا علی مرتضٰی -رضی اللہ عنہ- کا عقیدہ

سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- کی وفات پر خلافتِ نبوت منقطع ہوگئی اور کہا:

اے صدیق اکبر! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، آپ حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- سے الفت کرنے والے، آپ کے انیس، آپکو راحت پہنچانے والے، آپ کا اعتماد، آپ کے راز دان اور مشیر تھے

رَوَی الْحَافِظُ اَبُوْسَعْدِ بْنُ السَّمَانِ وَغَیْرُہٗ مِنَ الْمُحَدِّثِیْنَ اَیْضًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِیْلِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّہٗ لَمَّا قُبِضَ اَبُوْبَکْرٍ الصِّدِّیْقُ وَسُجِّیَ عَلَیْہِ ارْتَجَّتِ الْمَدِیْنَۃُ بِالْبُکَاءِ کَیَوْمٍ قُبِضَ فِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ۔ فَجَاءَ عَلِیٌّ بَاکِیًا مُسْتَرْجِعًا وَھُوَ یَقُوْلُ : اَلْیَوْمَ انْقَطَعَتْ خَلَافَۃُ النُّبُوَّۃِ فَوَقَفَ عَلَی بَابِ الْبَیْتِ الَّذِیْ فِیْہِ اَبُوْبَکْرٍ مُسَجًّی فَقَالَ : رَحِمَکَ اللّٰہُ اَبَابَکْرٍ کُنْتَ الف رَسُوْلِ اللّٰہِ ۔صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ۔ وَاَنِیْسَہٗ وَمُسْتَرْوِحَہٗ وَثِقَتَہٗ وَمَوْضِعَ سِرِّہٖ وَمَشَاوَرَتِہٖ کُنْتُ اَوَّلَ قَوْمِہٖ اِلَّا مَا اَخْلَصَھُمْ اِیْمَانًا .

حافظ ابوسعید بن السمان وغیرہ محدثین نے محمد بن عقیل بن ابی طالب سے روایت کیا ہے کہ جب حضرت ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ- کی روح جسم عنصری سے پرواز کر گئی اور آپ کو چادر میں لپیٹ دیا گیا تو پورا مدینہ آہ و بکا سے لرز گیا جس طرح حضور سیدنا رسول اللہ- فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی وفات کے موقعہ پر ہوا تھا۔ حضرت علی -رضی اللہ عنہ- روتے ہوئے اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتے ہوئے آئے تو کہنے لگے:

آج خلافت نبوت ختم ہوگئی ہے، آپ نے اس گھر کے دروازے پر جس میں حضرت ابوبکر چادر میں لپٹے ہوئے رکھے تھے کھڑے ہوکر فرمایا:

اے ابوبکر! اللہ آپ پر رحم فرمائے آپ حضور سیدنا رسول اللہ- فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی الفت گاہ اور انس کا محل، راحت کی آماجگاہ، باعتماد جائے راز اور مشیر خاص تھے۔ آپ پیغمبر کی قوم میں سب سے پہلے مسلمان اور مخلص مومن تھے۔

-☆-

تحفہ اثنا عشریہ، ۲۲۳

سیدنا علی مرتضیٰ - رضی اللہ عنہ - کا عقیدہ

اے صدیق اکبر! آپ حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے سمع و بصر کی طرح تھے جب لوگوں نے حضور - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کو جھٹلایا آپ نے ان کی تصدیق کی اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں آپ کو صدیق کہا

كُنْتَ عِنْدَهُ بِمَنْزِلَةِ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ صَدَقْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ حِيْنَ كَذَبَهُ النَّاسُ فَسَمَّاكَ اللّٰهُ فِيْ تَنْزِيْلِهٖ صَدِّيْقًا ، فَقَالَ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ وَالَّذِيْ جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖ اُوْلَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ، فَالَّذِيْ جَاءَ بِالصِّدْقِ مُحَمَّدٌ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ وَصَدَّقَ بِهٖ اَبُوْبَكْرٍ .

آپ حضور - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے نزدیک سمع اور بصر کی مانند تھے جب لوگوں نے حضور - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی تکذیب کی اس وقت آپ نے حضور سیدنا رسول اللہ - فداہ

تحفہ اثنا عشریہ، ۲۲۳

ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم-کی تصدیق کی ۔قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام صدیق رکھا کہنے والوں میں جوسب سے بڑا اعزت والا ہے اس نے فرمایا:

وَالَّذِیْ جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِہٖ اُوْلٰٓئِکَ ھُمُ الْمُتَّقُوْنَ ، فَالَّذِیْ جَاءَ بِالصِّدْقِ مُحَمَّدٌ ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّمَ ۔ ہیں اور وَصَدَّقَ بِہٖ اُوْلٰٓئِکَ ھُمُ الْمُتَّقُوْنَ آپ ہیں۔

سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہ- کا ارشاد گرامی
حضور سیدنا نبی کرم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے بعد
سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- خلیفہ ہیں لیکن آپ کا عرصہ مختصر ہوگا

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ایک روایت ہے کہ:
حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے فرمایا:
میرے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوں گے گے لیکن آپ تھوڑا عرصہ ہی ٹھہریں گے۔

غنیۃ الطالبین (اردو) صفحہ ۱۹۵

سیدنا علی مرتضٰی -رضی اللہ عنہ- کو حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- نے بتادیا تھا کہ میرے بعد مسلمانوں کے امیر صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- ہوں گے

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- نے دنیا میں تشریف لے جانے سے پہلے مجھ سے یہ وعدہ کیا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے بعد مسلمانوں کے امیر ہوں گے پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، ان کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ امیر ہوں گے۔

غنیۃ الطالبین (اردو) صفحہ ۱۹۵

امام ابوجعفر احمد، مُحب طبری ۔ رحمۃ اللہ علیہ ۔ کا عقیدہ

سیدنا علی مرتضیٰ ۔ رضی اللہ عنہ ۔ نے سیدنا صدیق اکبر ۔ رضی اللہ عنہ ۔ سے عرض کی ھم آپ کی نہ فضیلت کے منکر ہیں اور نہ خیر کی کثرت وفراوانی کے جسے اللہ ذوالجلال نے آپ کی طرف بہایا ہے

فَانْطَلَقَ اَبُوْبَكْرٍ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى عَلِيٍّ وَقَدْ جَمَعَ بَنِيْ هَاشَمَ عِنْدَهٗ فَقَامَ عَلِيٌّ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ : اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهٗ لَمْ يَمْنَعْنَا اَنْ نُبَايِعَكَ يَا اَبَا بَكْرٍ اِنْكَاراً لِفَضِيْلَتِكَ وَلَا نَفَاسَةٍ عَلَيْكَ بِخَيْرٍ سَاقَهُ اللّٰهُ اِلَيْكَ .

حضرت ابوبکر صدیق ۔ رضی اللہ عنہ ۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے گھر پہنچے تو دیکھا کہ وہاں بنوھاشم کا مجمع لگا ہوا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اللہ تعالیٰ کی ذات مقدسہ کے مطابق اس کی حمد وثنا بیان کی پھر فرمایا:

الریاض النضرۃ جلد ۱ صفحہ ۱۱۷

الریاض النضرۃ جلد ۱ صفحہ ۲۴۳

اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد اے ابوبکر! ہمارے بیعت نہ کرنے کا مقصد یہ نہیں تھا کہ ہم آپ کی فضیلت کے منکر ہیں یا اس خیر کی نفاست کے منکر ہیں اللہ تعالیٰ نے جس کو آپ کی طرف بہایا ہے یعنی خیر کی کثرت اور فراوانی عطا فرمائی ہے۔

-☆-

سیدنا صدیق اکبر۔رضی اللہ عنہ۔سَابِقٌ بِالْخَیْرَاتِ ھیں

قَالَ اللّٰہُ عَزَّ من قَائِلٍ :

ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللَّهِ ذَالِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ o

پھر ہم نے وارث کیا کتاب کا ان کو جنہیں چن لیا اپنے بندوں میں سے پس کوئی ان میں اپنی جان پر ستم کرنے والا ہے اور کوئی بیچ کی چال چلنے والا اور کوئی آگے بڑھ جانے والا ہے بھلائیوں میں، خدا کی پروانگی سے یہی ہے بڑی فضیلت۔

سورۃ فاطر:۳۲

مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین صفحہ نمبر ۱۶۴

علامہ بدرالدین عینی شارح صحیح البخاری -رحمۃ اللہ علیہ- کا عقیدہ

تمام علماء اھل سنت کا عقیدہ

اس مت کے افضل صدیق وفاروق وذی النورین -رضی اللہ عنہم- ہیں

وَفِیْ رِوَایَةِ التِّرْمَذِیُّ :
كُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ حَیٌّ اَبُوْبَكْرٍ ، عُمَر ، عُثْمَانُ .

حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی حیات مبارکہ میں ہم کہا کرتے تھے حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے بعد ابوبکر صدیق افضل ہیں اوران کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اوران کے بعد سیدنا عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ افضل ہیں پھر فرمایا:
وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ بِلَفْظٍ كُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ

عمدۃ القاری فی شرح صحیح البخاری جلد ١٦ صفحہ ٢۴٦

حَيٌّ اَفْضَلُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَيَسْمَعُ ذَالِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ فَلاَ يُنْكِرُهٗ .

محدث طبرانی نے اس حدیث کو ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی حیات مبارکہ میں ہم کہا کرتے تھے کہ:

حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے بعد سب امت سے افضل ابوبکر پھر عمر اور پھر عثمان -رضی اللہ عنہم- ہیں۔ حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سنا کرتے تھے لیکن اس کا -افضلیت کا- انکار نہیں فرماتے تھے۔

محدثین کرام اس حدیث کے بعد فرماتے ہیں:

وَعَلٰى هٰذَا اَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ .

اھل سنت و جماعت کا بھی یہی عقیدہ ہے۔

عمدۃ القاری فی شرح صحیح البخاری جلد ۱۶ صفحہ ۲۴۶

رواہ الطبرانی فی الکبیر، تدریب الراوی صفحہ ۱۵۷، ۱۵۸

سیدنا ملاعلی قاری مکی -رحمۃ اللہ علیہ- المتوفی ۱۰۱۴ھ کا عقیدہ

حضرات صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- نے بالاتفاق آپ کو خلیفہ بنایا اور حضرات صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم اجمعین- کا اجماع حجت قطعیہ ہے

وَلِذَا قَالَتِ الصَّحَابَةُ رَضِيَهُ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ لِدِيْنِنَا اَوَمَا نَرْضٰى بِهٖ فِيْ اَمْرِدُنْيَانَا وَذَالِكَ حِيْنَ اجْتَمَعُوْا فِيْ سَقِيْفَةِ بَنِيْ سَاعِدَةَ وَاسْتَقَرَّ رَاْيُهُمْ بَعْدَ الْمُشَاوَرَةِ وَالْمُنَازَعَةِ عَلٰى خَلَافَةِ اَبِيْ بَكْرٍ ، وَاِجْمَاعُ الصَّحَابَةِ حُجَّةٌ قَاطِعَةٌ لِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا يَجْتَمِعُ اُمَّتِيْ عَلَى الضَّلَالَةِ وَقَدْ بَايَعَهٗ عَلٰى رُؤُوْسِ الْاَشْهَادِ.

اسی فضیلت کی وجہ سے صحابہ کرام نے کہا کہ حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ہمارے دین کیلئے پسند فرمایا تو کیا ان کو اپنی دنیا کیلئے پسند نہ کریں اور یہ اتفاق اس وقت ہوا جب تمام صحابہ سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع تھے۔ باہمی مشاورت، بحث ونزاع کے بعد سب نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت پر اتفاق رائے کرلیا، صحابہ کرام کا اجماع حجت قطعیہ ہے کیونکہ حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- نے فرمایا ہے کہ:

میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوگی ببانگ دہل تمام صحابہ نے آپ کی بیعت کی۔

شرح فقہ اکبر، ۷۶ مطبوعہ سعیدی کراچی

سیدنا امام فخر الدین رازی صاحب تفسیر کا ارشاد گرامی:

اللہ تعالیٰ نے اس ھدایت کے طلب کرنے کا حکم دیا جس ہدایت پر سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ- اور باقی صدیقین کاربند ہیں

قَوْلُهُ : اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ يَدُلُّ عَلٰى إِمَامَةِ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ؛ لِأَنَّا ذَكَرْنَا أَنَّ تَقْدِيْرَ الآيَةِ : صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ وَاللّٰهُ تَعَالٰى قَدْ بَيَّنَ فِيْ آيَةٍ أُخْرٰى إِنَّ الَّذِيْنَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مَنْ هُمْ فَقَالَ : فَأُوْلٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ النساء:٦٩ الآيَةَ وَلَا شَكَّ أَنَّ رَأْسَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَرَئِيْسَهُمْ أَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، فَكَانَ مَعْنَى الآيَةِ أَنَّ اللّٰهَ أَمَرَنَا أَنْ نَطْلُبَ الْهِدَايَةَ الَّتِيْ كَانَ عَلَيْهَا أَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ وَسَائِرُ الصِّدِّيْقِيْنَ .

یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ- کی امامت پر دلالت کرتی ہے کیونکہ ہم نے تحریر کیا ہے کہ یہ آیہ ءمقدسہ کی اصل ترتیب یہ ہے:

تفسیر کبیر جلد ۱ صفحہ ۲۲۱ (۱۵۸)

ہمیں ان لوگوں کا وہ راستہ دکھا جن پر تو نے انعام فرمایا ہے ہماری اس درخواست پر اللہ تعالیٰ نے دوسری آیت میں منعم علیھم کی وضاحت فرمائی کہ مُنْعَمْ عَلَيْهِمْ انبیاء اور صدیقین ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں کہ صدیقوں کے سردار اور پیشوا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ پس آیت مذکورہ کا معنی یہ ہوا کہ اللہ نے ہمیں اس ہدایت کے طلب کرنے کا حکم دیا ہے جس ہدایت پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور باقی صدیقین تھے۔

سیدنا محمود آلوسی بغدادی - رحمۃ اللہ علیہ - کا عقیدہ

أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ سے مراد حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم - ہیں اور سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم - رضی اللہ عنہما - ہیں

اس میں ایک قول یہ بھی ہے کہ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ سے مراد حضرت محمد - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم -

وَقِيْلَ مُحَمَّدٌ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ ـ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ـ .

اور کہا گیا کہ اس سے مراد حضرت محمد - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم - اور حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما ہیں۔

تفسیر روح المعانی جلد ۱ صفحہ ۹۴ (۷۴)

مفسر قرآن حافظ ابن کثیر المتوفی 774ھ اور سیدنا ابوالعالیہ - رحمۃ اللہ علیہما - کا عقیدہ اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ سے مراد حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - ہیں اور آپ کے بعد آپ کے دونوں خلفاء یعنی سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم - رضی اللہ عنہما - ہیں

حافظ عماد الدین ابن کثیر نقل فرماتے ہیں کہ ابوالعالیہ فرماتے ہیں:

اس سے مراد حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - اور آپ - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کے بعد دونوں خلفاء ہیں ۔ ابوالعالیہ اس قول کی تصدیق وتحسین کرتے ہیں۔

تفسیر ابن کثیر جلد ۱ صفحہ ۳۶

سیدنا پیر مہر علی شاہ گولڑوی -رحمۃ اللہ علیہ- کا عقیدہ

سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہما- کی خلافت نص قرآن سے ثابت ہے بلکہ تمام خلفاء راشدین کی خلافت نص قرآن سے ثابت ہے

الغرض صاف طور پر ثابت ہوگیا کہ آیت استخلاف کے ساتھ وعدہ دیئے گئے وہی اشخاص تھے جو اپنے اپنے وقت میں خلیفہ ہوئے آگے چل کر ارشاد فرماتے ہیں:

پس نہ صرف شیخین -رضی اللہ عنہما- کی خلافت نص قرآنی سے ثابت ہوگئی بلکہ خلافت خلفائے اربعہ علیہم الرضوان بھی نص قرآنی سے ثابت ہے۔

تصفیہ مابین سنی وشیعہ ۱۲

رئیس العارفین محبّ النبی سیدنا محمد فخر الدین چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ
حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کے بعد سب سے
افضل و برتر سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- ہیں پھر سیدنا فاروق اعظم پھر
سیدنا عثمان ذی النورین پھر سیدنا علی مرتضٰی -رضی اللہ عنہم اجمعین- ہیں

عقیدہ نمبر ۴۹

افضل الناس بعد وجود مبارک حضرت رسول اللہ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم حضرت ابوبکر صدیق بن قحافہ است رضی اللہ عنہ بعد ایشاں حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بعد ایشاں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تعالٰی عنہ بعد ایشاں حضرت مرتضٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ ابن ابی طالب۔

آدمیوں میں سب سے بزرگ بعد وجود مبارک رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وسلم- کے حضرت ابوبکر صدیق بن قحافہ ہیں رضی اللہ عنہ۔ بعد ان کے حضرت عمر بن خطاب -رضی اللہ تعالٰی عنہ- ہیں بعد ان کے حضرت عثمان بن عفان -رضی اللہ تعالٰی عنہ- ہیں بعد ان کے حضرت مرتضٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ ابن ابی طالب ہیں۔

عقائد نظامیہ مع ترجمہ/ ۲۷

امام العرفاء سیدنا پیر مہر علی تاجدار گولڑہ شریف اور جناب ابوبکر بن عیاش ۔ رحمۃ اللہ علیہما ۔ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم ۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم ۔ کے بعد سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے کوئی بھی افضل و برتر نہیں کیونکہ انہوں نے مرتدین کے خلاف جہاد کر کے نبیوں جیسا کام کیا ہے

جناب ابوبکر بن عیاش ۔ رحمۃ اللہ علیہ ۔ کہتے ہیں:

میں نے ابوحفص سے سنا کہ کہتا تھا بعد از پیغمبر ۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم ۔ کوئی آدمی ابوبکر سے افضل نہیں کیونکہ اس نے مقاتلہ مرتدین میں نبی کا سا کام کیا ہے۔

تصفیہ مابین سنی وشیعہ صفحہ ۱۹

حضرت سید پیر مہر علی شاہ گولڑوی-رحمۃ اللہ علیہ-نے بھی شیخین-ابوبکر صدیق، عمر فاروق رضی اللہ عنہما-کی افضلیت کو قطعی قرار دیا ہے فرماتے ہیں:

پس نہ صرف شیخین-رضی اللہ عنہما-کی خلافت نص قرآنی سے ثابت ہوگئی بلکہ خلافت خلفائے اربعہ علیہم الرضوان بھی نص قرآنی سے ثابت ہے۔

تصفیہ مابین سنی وشیعہ صفحہ ۱۲

صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- کی خلافت وامامت عظمٰی پر حضرات صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- کا اجماع ہے

وَغَايَةُ الْاَمْرِ اَنَّهٗ رَاجَعَ رَاْيَهٗ فَظَهَرَ لَهُ الْحَقُّ فَبَايَعَهٗ .

جن احباب نے موقعہ پر بیعت نہیں کی تھی جب انہوں نے غور کیا تو ان کے سامنے حق ظاہر ہوگیا -کہ ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ- اس کے اھل ہیں -تو انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ- کی بیعت کرلی۔

المسامرۃ:/ ٢٥٧

سیدنا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی -رحمۃ اللہ علیہ- المتوفی 1239ھ کا عقیدہ
اگر کوئی آدمی سیدنا علی مرتضیٰ -رضی اللہ عنہ- کو حضرات شیخین کریمین پر فضیلت دے تو سیدنا علی مرتضیٰ -رضی اللہ عنہ- اسے 80 درے ماریں گے

اگر کسے را خواہم شنید کہ مرا بر شیخین تفضیل ے دہد او را حد افتراء کہ ہشتہا د چابک است خواہم زد۔

اگر کسی آدمی کے متعلق میں نے سنا کہ وہ مجھے شیخین یعنی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق سے افضل مانتا یا کہتا ہے تو ایسا کہنا یا عقیدہ رکھنا افتراء ہے اور وہ آدمی مفتری ہے اور افتراء کی حد اسی کوڑے ہیں میں اس کو اسی کوڑے لگاؤں گا۔

تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۵

مقتدائے اہل اسلام سیدنا نعمان بن ثابت ابوحنیفہ -رضی اللہ عنہ- المتوفی ۱۵۰ھ
نے خواب میں اپنے آپ کو حوض کوثر پر دیکھا اور انہیں حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ
علیہ وآلہٖ وسلم- کے اذن سے حوض کوثر کا پانی پلایا گیا انہوں نے دیکھا کہ حضور
-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کے دائیں جانب سیدنا ابراھیم خلیل اللہ
علیہ السلام ہیں اور بائیں جانب سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- ہیں

وامام ابوحنیفہ -رضی اللہ عنہ- میگوید چوں نوفل بن حیان -رضی اللہ عنہ- وفات یافت بخواب دیدم قیامت است وجملہ خلق اندر حسابگاہ قائم اند پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم دید متشمر ایستادہ برلب حوض خود وبر راست وچپ دی مشائخ دیدم ایستادہ، وپیرے دیدم نیکوروئے وبرسر موئے سفید گزاشتہ وخد برخد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نہادہ واندر براب وے نوفل را دیدم ایستادہ چوں مرا بدید بسوئے من آمد وسلام گفتم مرا آب دہ گفت از پیغامبر دستوری خواہم پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم اشارت کرد تا مرا آب داد، من ازاں آب بخوردم ومراصحاب خود را بدادم کہ ازاں جام ہیچ چیز کم نگشت گفتم با نوفل برراست پیغمبر آں پیر کیست، گفت ابراہیم خلیل صلاۃ اللہ علی نبیا وعلیہ، دیگر برچپ وے ابابکر صدیق -رضی اللہ عنہ-۔

سیدنا امام ابوحنیفہ-رضی اللہ عنہ-فرماتے ہیں:

نوفل بن حیان فوت ہوگئے ان کی وفات کے بعد میں نے دیکھا کہ قیامت قائم ہے اور تمام مخلوق حساب دینے کیلئے میدان حشر میں کھڑے ہیں۔میں نے آپ کے دائیں بائیں مشائخ عظام بھی کھڑے دیکھے، میں نے ایک نہایت نورانی چہرے والے بزرگ دیکھے جنہوں نے اپنے سر پر سفید رنگ کے بال رکھے ہوئے تھے اور اپنا رخسار حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کے رخسار مبارک پر رکھا ہوا تھا ان کے برابر میں نوفل بن حیان کو کھڑے ہوئے دیکھا جب انہوں نے مجھے-امام ابوحنیفہ-دیکھا تو میرے پاس آ گئے میں نے ان سے کہا:

مجھے پانی پلاؤ انہوں نے فرمایا: مجھے پیغمبر-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-سے پوچھنے دو۔پیغمبر -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے اپنی مبارک انگلی سے اشارہ فرمایا کہ پانی پلاؤ تب انہوں نے مجھے پانی دیا اور میں نے پیا اور اپنے ساتھیوں کو پلایا لیکن اس پیالے-جام-سے ذرا بھر پانی کم نہ ہوا میں-امام ابوحنیفہ-نے نوفل بن حیان سے پوچھا کہ پیغمبر-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کے دائیں طرف کھڑے ہوئے بزرگ کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا:

یہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ صلوۃ اللہ علی نبینا وعلیہ ہیں اور پیغمبر خدا-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کے بائیں طرف ابوبکر صدیق-رضی اللہ عنہ-ہیں۔

کشف المحجوب /۱۲۴

سیدنا میمون بن مھران -رحمۃ اللہ علیہ- سے کسی نے پوچھا کیا شیخین افضل ہیں یا سیدنا علی مرتضیٰ تو ان کلمات کو سن کر آپ پر لرزہ طاری ہو گیا اور ہاتھ سے عصا گر گیا اور فرمایا: مجھے یہ گمان نہ تھا کہ اس زمانہ تک زندہ رہوں گا جس میں لوگ ابوبکر وعمر -رضی اللہ عنہما- کے برابر کسی کو بتائیں گے

حضرت میمون بن مہران سے سوال ہوا کہ شیخین افضل ہیں یا علی؟ اس کلمے کے سنتے ہی ان کے بدن پر لرزہ پڑا یہاں تک کہ عصا مبارک ہاتھ سے گر گیا اور فرمایا:
مجھے گمان نہ تھا کہ اس زمانے تک زندہ رہوں گا جس میں لوگ ابوبکر وعمر -رضی اللہ عنہما- کے برابر کسی کو بتائیں گے یہاں سے ظاہر ہے کہ زمانہ صحابہ وتابعین میں تفضیل شیخین پر اجماع تھا اور اس کے خلاف سے ان کے کان محض نا آشنا اور اسے ایسا جلی وصریح اور خلاف کو ناگوار اور قبیح سمجھے کہ بجرد سوال صدمہ عظیم گزرا دفعتۃً بدن کانپ اٹھا۔ اسی طرح امام شافعی وغیرہ اکابر آئمہ وسادات الامۃ اس معنی پر اجماع صحابہ وتابعین نقل کرتے ہیں۔ کما حکاہ البیھقی .

مطلع القمرین صفحہ ۶۳

تاجدار گولڑہ سیدنا مہر علی شاہ - رحمۃ اللہ علیہ - کا عقیدہ

جماعت متقدمہ میں جس کا انفاق وقتال مقدم وگا وہ سب سے افضل ہوگا

سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم - رضی اللہ عنہما - کا انفاق وقتال مقدم ہے

لہٰذا ان کی خلافت راشدہ خلافت خاصہ ٹھہری جس میں خلیفہ کا افضل ہونا ضروری ہے

اور جماعت متقدمہ پر مفہوم موافق یعنی جماعت متقدمہ میں سے جس کا انفاق وقتال مقدم ہوگا وہ سب سے افضل ہوگا۔ شیخین کا انفاق وقتال احادیث صحیحہ سے مقدم ثابت ہے، لہٰذا ان کی خلافت راشدہ خلافت خاصہ ٹھہری جس میں خلیفہ کا افضل ہونا ضروری سمجھا گیا ہے۔

تصفیہ مابین سنی وشیعہ صفحہ ۲۸

امیر المؤمنین فی الحدیث سیدنا محمد بن اسماعیل -رضی اللہ عنہ- کا عقیدہ اور صاحب ارشاد الساری سیدنا قسطلانی -رحمۃ اللہ علیہ- المتوفی 923ھ کا عقیدہ حضرات صحابہ کرام اور تابعین عظام -رضی اللہ عنہم- کا اجماع ہے کہ اس امتِ مصطفیٰ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- میں سب سے افضل سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- ہیں

اَلْمُرَادُ بِالْبَعْدِیَّةِ هٰهُنَا الزَّمَانِیَّةُ وَاَمَّا الْبَعْدِیَّةِ فِی الرُّتْبَةِ فَیُقَالُ فِیْهَا الْاَفْضَلُ بَعْدَ الْاَنْبِیَاءِ اَبُوْبَكْرٍ وَقَدْ اَطْبَقَ عَلٰی اَنَّهٗ اَفْضَلُ الْاُمَّةِ حَكَی الشَّافِعِیُّ وَغَیْرُهٗ اِجمَاعَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِیْنَ عَلَی ذَالِكَ .

بعد النبی -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- میں بعدیۃ زمانیہ اور بعدیۃ رتبیہ ہوسکتی ہے اور اس بات پر اجماع ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ- پوری امت سے افضل ہیں۔ حضرت امام شافعی اور دیگر آئمہ نے افضلیت ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ- پر صحابہ اور تابعین کا اجماع ہونا بیان فرمایا ہے۔

سیدنا محمد بن اسماعیل بخاری -رحمۃ اللہ علیہ- نے باب فضل ابی بکر بعد النبی -فداہ ابی وامی صلی اللہ

علیہ وآلہٖ وسلم ۔ کے تحت اس حدیث پاک کو ذکر فرمایا ہے یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ان کا عقیدہ وایمان بھی وہی ہے کہ سیدنا صدیق اکبر ۔ رضی اللہ عنہ ۔ حضور سیدنا نبی کریم ۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ۔ کے بعد سب سے افضل وبرتر ہیں۔

-☆-

ارشادالساری شرح صحیح البخاری (۳۶۵۵)

الجامع الصحیح للبخاری جلد ۷ صفحہ ۳۸۲

سیدنا علی مرتضٰی -رضی اللہ عنہ- کا فرمان

اے صدیق اکبر! آپ کی صحبت حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے ساتھ نہایت حسین تھی، آپ ہی صاحب غار اور ثانی اثنین تھے، آپ پر ہی سکینت نازل ہوئی اور آپ ہی ھجرت میں آپ کے رفیق تھے

اَحْسَنُ الصُّحْبَةِ ، ثَانِی الْاِثْنَیْنِ وَمَا صَاحِبُهٗ فِی الْغَارِ وَالْمُنْزَلُ عَلَیْهِ السَّكِیْنَةُ وَرَفِیْقُهٗ فِی الْهِجْرَةِ .

آپ کی صحبت حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے ساتھ نہایت ہی حسین ہے۔ آپ ہی ثانی اثنین اور صاحب غار ہیں، آپ پر ہی اللہ نے سکینہ کا نزول فرمایا، آپ ہجرت کے رفیق خاص ہیں۔

تحفہ اثنا عشریہ = /۲۲۳

سیدنا سعید بن مسیّب -رضی اللہ عنہ- کا عقیدہ

سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے وزیر ومشیر تھے، آپ اسلام میں ثانی، غار میں ثانی یوم بعداز عریش میں ثانی اور روضہ اقدس میں ثانی ہیں اور حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- آپ سے کسی کو مقدم نہ کیا کرتے تھے

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ :

کَانَ اَبُوْبَکْرٍ الصِّدِّیْقُ ۔ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۔ مِنَ النَّبِیِّ ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ۔ مَکَانَ الْوَزِیْرِ وَکَانَ یُشَاوِرُہٗ فِی جَمِیْعِ اُمُوْرِہٖ وَکَانَ ثَانِیَہٗ فِی الْاِسْلَامِ وَکَانَ ثَانِیْہِ فِی الْغَارِ وَکَانَ ثَانِیْہِ فِی الْعَرِیْشِ یَوْمَ بَدْرٍ ، وَکَانَ ثَانِیَہٗ فِی الْقَبْرِ وَلَمْ یَکُنْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ۔ یُقَدِّمُ عَلَیْہِ اَحَداً .

المستدرک للحاکم نیشاپوری جلد۳ صفحہ۶۳

سیدنا سعید بن المسیب -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

حضرت ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ- کا مقام حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے نزدیک ایک وزیر کا تھا، آپ اپنے تمام معاملات میں ان سے مشورہ لیتے تھے۔ اسلام کے حوالے سے آپ ثانی ہیں، غار میں بھی آپ ثانی تھے، معرکہ بدر کے موقعہ پر حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کیلئے بنائے گئے چھپر میں بھی آپ ثانی تھے، قبر انور میں بھی آپ ثانی ہیں، حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کسی صحابی کو آپ سے مقدم نہیں سمجھتے تھے۔

ایک دن حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- نے فرمایا:
ابھی ایک آدمی آئے گا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے بعد اس سے بہتر اور اس سے افضل
کسی کو پیدا نہیں فرمایا اور اس کی قیامت کے دن نبیوں جیسی شفاعت ہوگی تو سیدنا
صدیق اکبر حاضر خدمت ہوئے تو حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ
وآلہٖ وسلم- اٹھے تو ان کا بوسہ لیا اور گلے لگالیا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:
كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ فَقَالَ : يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ لَمْ يَخْلُقِ اللّٰهُ بَعْدِیْ اَحَداً خَيْراً مِنْهُ وَلَا اَفْضَلَ وَلَهٗ شَفَاعَةٌ مِثْلُ شَفَاعَةِ النَّبِيِّيْنَ ، فَمَا بَرِحْنَا حَتّٰى طَلَعَ اَبُوْبَكْرٍ فَقَامَ النَّبِيُّ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ فَقَبَّلَهٗ وَالْتَزَمَهٗ .
خرجه الحافظ الخطيب ابوبكر احمد بن ثابت البغدادی .

الریاض النضرۃ: جلد ۱ صفحہ ۶۳

الریاض النضرۃ: جلد ۱ صفحہ ۱۳۶، ۱۳۷

سیدنا جابر بن عبداللہ -رضی اللہ عنہما- نے فرمایا:

ہم حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کے دربار گوہر بار میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا:

تمہارے سامنے ایک آدمی نمودار ہونے والا ہے میرے بعد اللہ تعالیٰ نے اس سے بہتر اور افضل کسی انسان کو پیدا نہیں فرمایا، اس کا مرتبہ شفاعت انبیاء کے مرتبہ شفاعت جیسا ہوگا۔ تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ حضرت ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ- نمودار ہوئے -آ گئے- حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کھڑے ہو گئے آپ کی پیشانی کو بوسہ دیا اور گلے لگا لیا۔

-☆-

حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے فرمایا:
اے ابودرداء اس آدمی کے آگے چل رہے ہو جو دنیا وآخرت میں تجھ سے
بہتر ہے اور حضرات انبیاء کرام اور رسولان عظام علیہم الصلاۃ والسلام کے
بعد ابوبکر سے افضل کسی آدمی پر نہ سورج طلوع ہوا اور نہ غروب

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ ـ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ـ قَالَ :
رَاٰنِی النَّبِیُّ ـ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ـ اَمْشِی اَمَامَ اَبِیْ بَکْرٍ فَقَالَ : یَا اَبَا الدَّرْدَاءِ اَتَمْشِیْ اَمَامَ مَنْ ھُوَ خَیْرٌ مِنْکَ فِی الدُّنْیَا وَالآخِرَۃِ ؟ مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ وَلَا غَرَبَتْ عَلٰی اَحَدٍ بَعْدَ النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ اَفْضَلَ مِنْ اَبِیْ بَکْرٍ .خرجه المخلص الذهبی و خرجه الدار قطنی .

سیدنا ابودرداء-رضی اللہ عنہ-نے فرمایا:
حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے مجھے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے

الریاض النضرۃ جلد۱صفحہ۱۳۶

آگے آگے چلتے ہوئے دیکھ لیا تو فرمایا:

اے ابودرداء! تم اس آدمی کے آگے چلتے ہو جو تم سے دنیا و آخرت میں بہتر ہے کسی آدمی پر سورج طلوع ہوا نہ غروب جو انبیاء اور مرسلین کے بعد ابوبکر سے افضل ہو۔

-☆-

مقتدائے اھل اسلام سیدنا جعفر صادق ۔رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

حضرات انبیاء کرام ورسولان عظام علیہم السلام کے بعد کسی آدمی پر سورج طلوع وغروب نہ ہوا جو صدیق اکبر ۔رضی اللہ عنہ۔ سے افضل و برتر ہو اور میں امید رکھتا ہوں کہ مجھے قیامت کے دن سیدنا صدیق اکبر ۔رضی اللہ عنہ۔ کی شفاعت نصیب ہو

خَرَّجَهُ السَّمَانُ فِی الْمُوَافَقَةِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَقَدْ سُئِلَ عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ فَقَالَ : مَا اَقُوْلُ فِيْهِ لَا اَقُوْلُ فِيْهِ اِلَّا خَيْراً اَوْ قَالَ : اِلَّا الْخَيْرَ بَعْدَ حَدْيِثٍ حَدَّثَنِيْهِ اَبِیْ مُحَمَّدٌ قَالَ : حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَلِیٌّ قَالَ : حَدَّثَنِیْ اَبِی الْحُسَيْنُ سَمِعْتُ اَبِیْ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ:سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:
مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ الْحَدِيْثَ بِتَمَامِهٖ قَالَ : لَا اَنَا لَنِیَ اللّٰهُ شَفَاعَةَ جَدِّیْ اِنْ كُنْتُ كَذِبْتُ فِيْمَا رَوَيْتُ لَكَ وَاِنِّیْ لَاَرْجُوْ شَفَاعَةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْنِی اَبَابَكْرٍ .

محدث السمان نے الموافقہ میں حضرت جعفر بن محمد سے مروی حدیث کی تخریج کی ہے آپ یعنی امام جعفر الصادق رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ حضرت ابوبکر کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں؟ ارشاد فرمایا:

میں ان کے بارے میں کچھ نہیں کہتا میں ان کے بارے میں اچھا ہی کہتا ہوں اس حدیث کے بعد جو میرے والد محمد رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کی تھی انہوں نے فرمایا:

مجھے یہ حدیث میرے باپ علی نے بتائی تھی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ -زین العابدین- نے فرمایا: تھا کہ یہ حدیث مجھے میرے والد گرامی حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے بتائی تھی اور انہوں نے فرمایا تھا کہ میں نے سنا میرے والد گرامی حضرت علی المرتضٰی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے: میں نے سنا حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- فرما رہے تھے:

کسی آدمی پر سورج طلوع ہوا نہ غروب جو انبیاء مرسلین کے بعد ابوبکر رض اللہ عنہ سے افضل ہو پھر امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جو حدیث اے سائل میں نے تیرے سامنے بیان کی ہے اگر میں اس میں جھوٹا ہوں تو اللہ تعالیٰ مجھے اپنے جد امجد -حضور سیدنا نبی کریم فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی شفاعت نصیب نہ کرے اور بے شک میں امید رکھتا ہوں کہ قیامت کے دن ابوبکر صدیق بھی میری شفاعت فرمائیں گے۔

الریاض النضرۃ جلد ۱ صفحہ ۱۳۶

شیخ الاسلام ابوالحسن علی بن عثمان دُوسی کا عقیدہ
سیدنا صدیق اکبر۔رضی اللہ عنہ۔تمام صحابہ کرام۔رضی اللہ عنہم۔
پر بغیر کسی شک واحتمال کے افضل و برتر ہیں

وَلِلصِّدِّيْقِ رُجْحَانٌ جَلِيٌّ   عَلَى الْاَصْحَابِ مِنْ غَيْرِ احْتِمَالٖ

اورصدیق اکبر رضی اللہ عنہ کوتمام صحابہ رضی اللہ عنہم پر بغیر۔شک اور۔احتمال کے۔مرتبہ میں۔رجحان۔اورفضیلت۔ہے۔

وَلِلْفَارُوْقِ رُجْحَانٌ وَفَضْلٌ   عَلَى عُثْمَانَ ذِى النُّوْرَيْنِ عَالِيٖ

اورحضرت فاروق رضی اللہ عنہ کیلئے حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ پر عالی شان فضیلت ورجحان ہے۔

وَذُو النُّوْرَیْنِ حَقًّا کَانَ خَیْراً مِّنَ الْکَرَّارِ فِیْ صَفِّ الْقِتَالِ

اورحضرت ذوالنورین رضی اللہ عنہ بالتحقیق ـ علی شیر خدا ـ میدان جنگ میں بار بار آنے والے سے بہتر ہیں۔

وَ لِلْکَرَّارِ فَضْلٌ بَعْدَ هٰذَا عَلَی الاَغْیَارِ طُرًّا لَا تُبَالِ

اوراس کے بعد حیدر کرار کیلئے تمام اپنے غیروں سے فضیلت ہے ـ اس تفضیل میں ـ پرواہ نہ کر۔

-☆-

وَحَاصِلُ مَعْنَی الْبَیْتِ :

اِنّ اَبَابَکْرٍ الصِّدِّیْقَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَفْضَلُ الصَّحَابَةِ اَجْمَعِیْنَ بِاتِّفَاقِ الْمُسْلِمِیْنَ وَاِذَا کَانَ اَفْضَلَهُمْ کَانَ اَفْضَلَ جَمِیْعِ النَّاسِ بَعْدَ الْاَنْبِیَاءِ عَلَیْهِمُ السَّلاَمُ بِالضَّرُوْرَةِ لِثُبُوْتِ ذَالِكَ بِالْکِتَابِ وَالسُّنَّةِ ، وَاِجْمَاعِ اَهْلِ السُّنَّةِ ، قَالَ تَعَالٰی : ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَکِیْنَتَهٗ عَلَیْهِ اَیْ عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ ـ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ـ لِاَنَّهٗ هُوَ الَّذِیْ خَافَ وَقَالَ عَلَیْهِ السَّلاَمُ :

مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلٰی اَحَدٍ بَعْدَ النَّبِیِّیْنَ اَفْضَلَ مِنْ اَبِیْ بَکْرٍ وَقَدْ تَقَدَّمَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ـ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ـ :

عقیدہ اھل المعالی فی شرح قصیدہ بدءالامالی صفحہ ۹

كُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ـ حَيٌّ : اَفْضَلُ اُمَّتِهٖ بَعْدَهٗ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ زَادَ الطَّبْرَانِيُّ فَيَبْلُغُ ذَالِكَ النَّبِيُّ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ـ فَلَا يُنْكِرُهٗ . وَرُوِىَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ لِلنَّبِيِّ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ـ مَنْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ : عَائِشَةُ فَقَالَ : وَمِنَ الرِّجَالِ ؟ قَالَ : اَبُوْهَا فَمَنْ قَالَ اِنَّ اَحَداً بَعْدَ النَّبِيِّ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ـ اَفْضَلُ مِنْ اَبِيْ بَكْرٍ كَانَ مُعْتَزِلِيًّا رَافِضِيًّا .

اس شعر کا حاصل معنی یہ ہے کہ سیدنا صدیق اکبر ۔ رضی اللہ عنہ ۔ تمام صحابہ کرام ۔ رضی اللہ عنہم ۔ سے افضل ہیں اس میں تمام مسلمانوں کا اتفاق واجماع ہے ۔ اگر وہ صحابہ کرام ۔ رضی اللہ عنہم ۔ سے افضل و برتر ہیں تو لامحالہ، ھدایۃً حضرات انبیاء کرام ۔ علیہم السلام ۔ کے بعد تمام لوگوں سے افضل و برتر ہیں ۔ اس وجہ سے کہ کتاب وسنت اور اجماع امت سے ثابت ہے:

ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ.

آپ دوسرے تھے دو سے جب وہ دنوں غارِ ۔ ثور ۔ میں تھے، جب وہ فرما رہے تھے اپنے رفیق کو کہ مت غمگین ہو یقیناً اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے ۔ پھر نازل کی اللہ نے اپنی تسکین ان پر ۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے سکینت سیدنا صدیق اکبر ۔ رضی اللہ عنہ ۔ پر نازل فرمائی کیونکہ یہی وہ ہستی ہے جنہیں غار میں اندیشہ ہوا اور حضور سیدنا رسول اللہ ۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ۔ نے فرمایا:

نبیوں کے بعد ابوبکر صدیق سے افضل و برتر کسی پر سورج نہ طلوع ہوا نہ غروب ۔ پہلے گزر چکا ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمرو ۔ رضی اللہ عنہما ۔ سے مروی ہے کہ ہم کہا کرتے تھے جبکہ حضور سیدنا رسول اللہ ۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ۔ اپنی حیات ظاہرہ کے ساتھ زندہ تھے:

آپ کی امت کے افضل آپ کے بعد سیدنا صدیق اکبر، سیدنا فاروق اعظم اور سیدنا عثمان ذی النورین-رضی اللہ عنہم- ہیں۔

امام طبرانی کا یہ اضافہ بھی ہے:

یہ بات حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-تک پہنچتی تو آپ اس کا انکار نہ فرماتے اور سیدنا عمرو بن العاص-رضی اللہ عنہ-سے مروی ہے کہ حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-سے عرض کیا:

لوگوں میں آپ کو سب سے محبوب کون ہے؟ آپ نے فرمایا:

عائشہ تو عرض کی: لوگوں میں کون؟ آپ نے فرمایا:

اس کا باپ اور جو یہ کہے کہ حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کے بعد کوئی سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-سے افضل ہے تو وہ معتزلی ورافضی ہے۔

نخبۃ اللآلی لشرح بدء الامالی صفحہ ۷۷

امام المحدثین سیدنا جلال الدین سیوطی - رحمۃ اللہ علیہ - المتوفی ۹۱۱ھ کا عقیدہ

حضرات صحابہ کرام - رضی اللہ عنہم اجمعین - حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی موجودگی میں کہا کرتے تھے کہ اس امت میں سب سے افضل سیدنا صدیق اکبر، سیدنا فاروق اعظم اور سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - اسے سنا کرتے تھے لیکن انکار نہیں فرماتے تھے

فَاِنْ کَانَ فِی الْقِصَّةِ تَصْرِیْحٌ بِاطِّلَاعِهٖ ۔ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ فَمَرْفُوْعٌ اِجْمَاعاً کَقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ کُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۔ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ حَيٌّ اَفْضَلُ هٰذِهِ الْاُمَّةَ بَعْدَ نَبِیِّهَا اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَیَسْمَعُ ذَالِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ۔ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ فَلَا یُنْکِرُهٗ .

رواہ الطبرانی فی الکبیر، تدریب الراوی صفحہ ۱۵۷، ۱۵۸

اگر واقعہ میں یہ صراحت پائی جائے کہ رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-اس پر مطلع ہیں تو بالا جماع وہ حدیث مرفوع ہوگی جیسے حضرت عبداللہ بن عمر-رضی اللہ عنہما-کی یہ حدیث کہ رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کی حیات مبارکہ میں ہم کہا کرتے تھے کہ:

نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کے بعد سب امت سے افضل ابوبکر پھر عمر اور پھر عثمان-رضی اللہ عنہم-ہیں۔حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-سنا کرتے تھے لیکن اس کا انکار نہیں فرماتے تھے۔

وَقَدْ جَمَعُوْا عَلَيْهِ غَيْرَ اَنَّ عَلِيًّا وَالْعَبَّاسَ وَبَعْضاً لَمْ يُبَايِعُوا فِيْ ذَالِكَ الْوَقْتِ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِمْ فَجَاءُوْا فَقَالَ : هٰذَا عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَلَا بَيْعَةَ لِيْ فِيْ عُنُقِهٖ وَهُوَ بِالْخَيَارِ فِيْ اَمْرِهٖ اِلَّا وَاَنْتُمْ بِالْخَيَارِ جَمِيْعًا فِيْ بَيْعَتِكُمْ اِيَّایَ فَاِنْ رَاَيْتُمْ لَهُ غَيْرِیْ فَاَنَا اَوَّلُ مَنْ يُبَايِعُوْهُ فَقَالَ عَلِيٌّ ۔ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔ لَا نَرٰی لَهَا اَحداً غَيْرَكَ فَبَايَعَهٗ هُوَ وَسَائِرُ الْمُتَخَلِّفِيْنَ .

صحابہ نے بالاجماع ابوبکر صدیق۔رضی اللہ عنہ۔کی بیعت کی، حضرت علی، حضرت عباس اور بعض دیگر اصحاب۔رضی اللہ عنہم۔نے۔حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کی تجہیز وتکفین کی وجہ سے۔بیعت نہ کی۔سیدنا ابوبکر صدیق۔رضی اللہ عنہ۔نے ان کو بلایا وہ آئے تو سیدنا ابوبکر صدیق۔رضی

المسامرہ، ۲۵۷

اللہ عنہ- نے مجلس میں موجود صحابہ سے فرمایا:

دیکھو یہ علی مرتضٰی ہیں ان کی گردن میں -ابھی- میری بیعت کی ڈوری نہیں اس کے باوجود بیعت کرنے یا نہ کرنے کے معاملہ میں با اختیار ہیں پھر حاضرین محفل سے مخاطب ہو کر فرمایا:

ہاں آپ بھی اپنی اپنی بیعت کے معاملہ میں خود مختار ہیں اگر آپ میرے علاوہ کسی اور کو بہتر سمجھیں تو اس کی بیعت کرنے والا سب سے پہلا آدمی میں ہوں گا اس پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ بول اٹھے ہم آپ کے علاوہ کسی کو بھی بیعت کے قابل نہیں سمجھتے۔ حضرت علی نے اور دیگر نے پیچھے رہ جانے والوں نے حضرت ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ- کی بیعت کی۔

عمدۃ التحقیق در افضلیت ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ- صفحہ ۴۳

سیدنا علی مرتضیٰ -رضی اللہ عنہ- اور سیدنا زبیر -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا ہماری رائے میں سیدنا ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ- حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے بعد خلافت وامامت کے زیادہ حقدار ہیں کیونکہ آپ ہی صاحبِ غار اور ثانی اثنین ہیں اور حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے اپنی زندگی مبارک میں انہیں نماز پڑھانے کا حکم دیا

محقق ابن الہمام نے فرمایا:

وَقَدْ ذَكَرَمُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ فِى مَغَازِيْهِ اَنَّ عَلِياًّ وَالزُّبَيْرِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالاَ : مَا غَضِبْنَا اِلاَّ لِاَنَّا اُخِّرْنَا عَنِ الْمَشْوَرَةِ وَاِنَّا لَنَرَى اَنَّ اَبَابَكْرٍ اَحَقُّ النَّاسِ بِهَا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ وَاَنَّهٗ لَصَاحِبُ الْغَارِ وَثَانِى الْاِثْنَيْنِ وَاِنَّا لَنَعْرِفُ لَهٗ شَرْفَهٗ وَسِنَّهٗ وَلَقَدْ اَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ اَنْ يُصَلِّىَ بِالنَّاسِ وَهُوَ حَىٌّ .

المسامرہ، ۲۵۷

موسیٰ بن عقبہ نے اپنے مغازی میں ذکر کیا ہے کہ سیدنا علی مرتضٰی اور سیدنا زبیر۔رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ نے فرمایا:

ہماری ابوبکر صدیق۔رضی اللہ عنہ۔سے کوئی رنجش نہ تھی بات صرف اتنی تھی کہ خلافت کے معاملہ ہم سے مشورہ نہیں کیا گیا اور بے شک ہماری رائے میں حضور سیدنا رسول اللہ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔کے بعد تمام صحابہ سے زیادہ خلافت کے حقدار ابوبکر۔رضی اللہ عنہ۔ہیں۔بیشک وہی صاحب غار ہیں اور ثانی اثنین کے مصداق بھی وہی ہیں ہم ان کے شرف اور ان کی بزرگی کا اعتراف کرتے ہیں۔بے شک حضور سیدنا رسول اللہ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔نے نماز پڑھانے کا حکم دیا تھا جب کہ آپ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔زندہ تھے۔

صاحب غنیۃ الطالبین کا عقیدہ
خلفائے راشدین تمام صحابہ سے افضل ہیں

ان میں پہلے چار حضرت خلفائے راشدین سب سے افضل تھے اور ان چاروں میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پھر حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو پھر حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو پھر حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فضیلت حاصل ہے۔ ان چاروں حضرات نے سرکار دوعالم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے بعد -بطور مجموعی- تیس سال تک خلافت کے فرائض انجام دیئے۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دوسال سے کچھ اوپر، حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے دس سال، حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے بارہ سال اور حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے چھ سال خلیفہ رہے۔

خلفائے راشدین نے خلافت بزور شمشیر یا جبر کے ذریعہ حاصل نہیں کی تھی نہ اپنے فضل سے چھینی تھی بلکہ معاصرین پر ان کو فضیلت حاصل تھی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اتفاق اور رضامندی سے ان کو خلافت ملی تھی۔

غنیۃ الطالبین (اردو) صفحہ ۱۹۳

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ- منصب خلافت پر تمام مھاجرین وانصار -رضی اللہ عنہم- کے اتفاق سے فائز ہوئے، سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- کی امامت وخلافت پر تمام صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- سے سیدنا علی مرتضٰی -رضی اللہ عنہ- کا موقف زیادہ سخت تھا

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلافت منصب پر مہاجرین وانصار کے اتفاق آراء سے فائز ہوئے تھے۔ حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کے وصال کے بعد انصار سے چند مقررین نے اپنی تقروں میں کہا کہ ایک امیر ہم میں سے اور ایک تم میں سے ہو لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے -اس کے جواب میں- فرمایا:

اے گروہ انصار! کیا تم واقف نہیں کہ حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امامت کرنے کا حکم دیا تھا؟ انصار نے بیک زبان ہو کر کہا: ہاں! یہ سچ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بتاؤ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بہتر آگے بڑھنے کو کس کا جی چاہتا ہے -کون ہے جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے آگے بڑھے؟- انصار نے کہا کہ معاذ اللہ! ہم

حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ سے آگے بڑھیں۔

ایک دوسری روایت میں اس طرح ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم میں سے کس کا جی چاہتا ہے کہ حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ کو جس مقام پر حضور سید نا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- نے کھڑا کیا تھا وہاں سے ان کو ہٹا دے۔پس مہاجرین،انصار کے ساتھ متفق ہو گئے اور سب نے حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی،ان میں حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ بھی تھے۔اسی لیے صحیح روایت میں کہا گیا ہے کہ جب حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی گئی تو آپ تین دن تک مسلسل کھڑے ہو کر اعلان فرماتے رہے۔

اے لوگو!میں اپنی بیعت کو واپس لیتا ہوں کیا کوئی ایسا آدمی ہے جس نے مجبوراً میری بیعت کی ہے؟

اس پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کھڑے ہوئے اور فرمایا:

ہم آپ کے عہد کو نہیں توڑتے اور نہ اپنی بیعت کبھی واپس لیں گے۔حضور سید نا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- نے آپ کو مقدم کیا ہے تو کون آپ کو پیچھے کرے گا۔

ہمیں ثقہ-معتبر-راویوں سے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ کی امامت کے سلسلے میں تمام صحابہ کرام سے حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کا مؤقف زیادہ سخت تھا۔

غنیۃ الطالبین(اردو) صفحہ ۱۹۴

جنگ جمل کے بعد سیدنا علی مرتضیٰ -رضی اللہ عنہ- کا ارشاد مبارک

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے حکما سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- کو مصلی امامت پر بٹھایا، نماز اسلام کا بازو وقوت ہے پس ہم دنیا کیلئے اس بات پر راضی ہوئے جسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ہمارے دین کیلئے پسند فرمایا

ایک روایت میں ہے کہ:

جنگ جمل کے بعد حضرت عبداللہ بن الاکوع، حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس آئے اور پوچھا کیا حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے اس -خلافت کے- سلسلے میں آپ سے کوئی وعدہ فرمایا تھا۔ آپ نے جواب دیا ہم نے اپنے معاملے میں غور کیا تو دیکھا کہ نماز، اسلام کا بازو -قوت- ہے۔ پس ہم اپنی دنیا کے لیے اسی بات پر راضی ہوئے جسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ہمارے دین کیلئے پسند فرمایا اور وہ یوں کہ حضور سیدنا نبی پاک -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے اپنی علالت کے دنوں میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو فرض نماز پڑھانے کیلئے

اپنا نائب بنایا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہر نماز کے وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور نماز کی اطلاع کرتے تو آپ فرماتے، ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں اور حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم - اپنی حیات طیبہ میں صحابہ کرام سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی شان میں اس قسم کی گفتگو فرماتے جس سے صحابہ کرام پر واضح ہوا کہ حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم - کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلافت کے زیادہ حقدار ہیں۔

-☆-

غنیۃ الطالبین (اردو) صفحہ ۱۹۴

صاحبِ غنیۃ الطالبین کا عقیدہ

حضرات صحابہ کرام - رضی اللہ عنہم - نے سیدنا صدیق اکبر - رضی اللہ عنہ - کی خلافت پر اجماع کیا

اسی طرح حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، اور حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایات ہیں، جن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حضرات اپنے اپنے دور میں خلافت کے زیادہ حقدار تھے۔ ان روایات میں سے ایک ابن بطہ کی روایت ہے جو اپنی سند کے ساتھ حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا:

بارگاہ نبوی - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - میں عرض کیا گیا: یارسول اللہ - فداک ابی وامی صلی اللہ علیک وسلم -! ہم آپ کے بعد کس کو اپنا میر بنائیں؟ آپ نے فرمایا:

اگر تم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اپنا امیر بناؤ گے تو انہیں دنیا میں امین وزاہد اور آخرت سے رغبت رکھنے والے پاؤ گے اور اگر تم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنا امیر منتخب کرو گے تو انہیں مضبوط اور اگر حضرت علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم کو اپنا امیر چنو گے تو انہیں ہدات دینے والے اور ہدایت یافتہ پاؤ گے۔

یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت پر اجماع کیا۔

غنیۃ الطالبین (اردو) صفحہ ۱۹۵

ہمارے امام حضرت احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے ایک دوسری روایت ہے کہ:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت واضح نص اور اشارہ دونوں سے ثابت ہے۔ حضرت حسن بصری اور محدثین کی ایک جماعت - رحمہم اللہ - کا یہی مسلک ہے۔ اس روایت کی وجہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کردہ ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

جب مجھے آسمان کی طرف معراج کرایا گیا تو فرشتوں نے کہا: اے محمد مصطفیٰ - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم - اللہ تعالیٰ جو چاہے کرتا ہے لیکن آپ کے بعد حضرت سیدنا صدیق اکبر - رضی اللہ عنہ - خلیفہ ہوں گے۔

غنیۃ الطالبین (اردو) صفحہ ۱۹۵

سیدنا شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی - رحمۃ اللہ علیہ - کا عقیدہ
سیدنا علی مرتضٰی امیر المؤمنین - رضی اللہ عنہ - نے خود بیان فرمایا کہ
اس امت میں سب سے بہتر سیدنا صدیق اکبر - رضی اللہ عنہ - اور
ان کے بعد سیدنا فاروق اعظم - رضی اللہ عنہ - ہیں

دار قطنی سے روایت کی گئی ہے کہ ابو جحیفہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ساری امت سے افضل اعتقاد کرتے تھے ایک جماعت اس کے مخالف بھی تھی۔ ان کی مخالفت سے آپ کو سخت رنج ہوا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ انہیں غمگین دیکھ کر علیحدہ لے گئے ان سے فرمایا:

اے ابا جحیفہ! اس رنجش کا سبب کیا ہے؟ اس نے اپنا حال بیان کیا تو آپ نے فرمایا:

ابی جحیفہ سنو! میں تمہیں بتاؤں کہ اس امت کا اس وقت بہترین انسان کون ہے؟ اس امت میں سب سے بہتر سیدنا صدیق اکبر - رضی اللہ عنہ - ہیں اور ان کے بعد حضرت عمر - رضی اللہ عنہ - ہیں۔

ابو جحیفہ کہتے ہیں کہ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ حدیث میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زبان مبارک سے بالمشافہ سنی تھی اور میں اسے ہرگز چھپا نہیں سکتا۔

حضرت ابو جحیفہ مزید فرماتے ہیں کہ:

میں نے یہ حدیث اپنے کانوں سے سنی کہ حضرت علی -رضی اللہ عنہ- نے کوفہ کے منبر پر فرمایا کہ:

حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے بعد سیدنا صدیق اکبر ہیں اور پھر سیدنا عمر فاروق -رضی اللہ عنہما-۔

-☆-

تکمیل الایمان ۱۶۷ مطبوعہ مکتبہ نبویہ لاھور

سیدنا شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی - رحمۃ اللہ علیہ - کا عقیدہ

سیدنا علی مرتضیٰ امیر المؤمنین - رضی اللہ عنہ - نے سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم - رضی اللہ عنہما - کی مدح وثنا میں اتنے خطبے ارشاد فرمائے کہ علماء اھل سنت حضرات شیخین کی افضلیت پر یقین کامل رکھتے ہیں

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی مدح وثناء میں اتنے خطبے کہے ہیں کہ ان کے مطالعہ کے بعد کسی کو دم مارنے کی ہمت نہیں رہتی اگر علمائے اہل سنت حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی افضلیت پر بلکہ اس افضلیت کی قطعیت پر یقین رکھتے ہیں تو وہ حق پر ہیں۔

تکمیل الایمان ۱۶۹ مطبوعہ مکتبہ نبویہ لاهور

امام ابو جعفر احمد ۔ محبّ طبری ۔ رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا رسول اللہ ۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ۔ کا ارشاد گرامی:

کسی فرد کو صدیق اکبر ۔ رضی اللہ عنہ ۔ پر فضیلت نہ دینا بیشک وہ دنیا و آخرت میں سب سے افضل ہیں

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :

كُنَّا عِنْدَ بَابِ النَّبِيِّ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ـ نَفْراً مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ ، نَتَذَاكَرُ الْاَنْصَارَ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُنَا فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ـ فَقَالَ :

فِيْمَ اَنْتُمْ ؟ فَقُلْنَا : نَتَذَاكَرُ الْفَضَائِلَ قَالَ : فَلَا تُقَدِّمُوْا عَلٰى اَبِىْ بَكْرٍ اَحَداً فَاِنَّهٗ اَفْضَلُكُمْ فِى الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ .

سیدنا جابر بن عبد اللہ ۔ رضی اللہ عنہما ۔ نے ارشاد فرمایا:

الریاض النضرۃ جلد ۱ صفحہ ۱۳۷

ھم مہاجرین وانصار کا ایک گروہ حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم- کے دروازہ اقدس پر تھے ہم انصار- دین حق کی مددواعانت کرنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم- کا تذکرہ کر رہے تھے کہ ہماری آوازیں بلند ہوگئیں تو حضور سیدنا رسول اللہ- فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم- ہمارے پاس تشریف لائے تو ارشاد فرمایا:

تم کیا کررہے تھے؟ ہم نے عرض کی: ھم فضائل ومناقب کا ذکر کررہے تھے آپ نے ارشاد فرمایا:
لیکن کسی کو صدیق اکبر- رضی اللہ عنہ- سے آگے- افضل وبرتر- نہ قرار دنیا کیونکہ وہ دنیا وآخرت میں تم سب سے افضل واعلیٰ ہے۔

-☆-

علامہ ابوشکورمحمد بن عبدالسعید سالمی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کے نزدیک صاحب فضیلت اور افضل الامت سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-ہیں

علامہ ابوشکورمحمد بن عبدالسعید سالمی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث نقل کی ہے کہ:

صحابہ کرام حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وا لہ وسلم-کے در اقدس پر جمع ہوئے اور ان میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ موجود نہ تھے ہر صحابی اپنی اپنی فضیلت بیان کر رہے تھے جب آوازیں بلند ہوئیں تو حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وا لہ وسلم-باہر تشریف فرما ہوئے اور ارشاد فرمایا:

کیا بات کر رہے تھے کہ تمہاری آوازیں بلند ہوئیں؟ عرض کی: ہم فضیلت کا ذکر کرتے تھے فرمایا: تم میں ابوبکر بھی موجود تھے یا نہیں؟ عرض کی: نہیں فرمایا: پھر تم میں کسی کو فضیلت نہیں معلوم ہوا حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وا لہ وسلم-کے نزدیک صاحب فضیلت اور افضل الامت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں۔

تمہید،۳۶۶مطبوعہ فرید بکسٹال

سیدنا امام مالک-رضی اللہ عنہ-المتوفی ۱۷۹ھ کا عقیدہ اور

امام شرف الدین نووی-رحمۃ اللہ علیہ-المتوفی 676ھ کا عقیدہ

سب صحابہ کرام-رضی اللہ عنہم-سے افضل سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-ہیں

حضرت امام مالک سے جب دریافت کیا گیا کہ ساری امت میں افضل کون ہے؟ تو آپ نے فرمایا حضرت ابوبکر صدیق پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہما پھر نقل فرمایا امام نووی نے اصول حدیث میں لکھا ہے کہ سب اصحاب سے افضل تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

صاحب صواعق محرقہ امام ابن حجر مکی ۔ رحمۃ اللہ علیہ ۔ المتوفی ۹۷۴ھ کا عقیدہ

علماء اسلام ۔ رحمۃ اللہ علیہم ۔ کا ارشاد گرامی ہے کہ حدیث پاک میں واضح دلالت ہے کہ سیدنا صدیق اکبر ۔ رضی اللہ عنہ ۔ افضل الصحابہ علی الاطلاق ہیں اور آپ ہی خلافت کے سب سے زیادہ حقدار اور امامت کے سب سے زیادہ حقدار ہیں

وَفِیْ رِوَایَةٍ عَنْهُ اَنَّهُ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ قَالَ :

اُخْرُجْ وَقُلْ لِاَبِیْ بَكْرٍ اَنْ يُّصَلِّیْ بِالنَّاسِ ، فَخَرَجَ فَلَمْ يَجِدْ عَلَى الْبَابِ اِلَّا عُمَرَ فِیْ جَمَاعَةٍ لَيْسَ فِيْهِمْ اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ : يَا عُمَرُ ! صَلِّ بِالنَّاسِ ، فَلَمَّا كَبَّرَ ، وَكَانَ صَيِّتاً وَسَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ صَوْتَهُ قَالَ :

يَاْبَى اللّٰهُ وَالْمُسْلِمُوْنَ اِلَّا اَبَابَكْرٍ ، يَاْبَى اللّٰهُ وَالْمُسْلِمُوْنَ اِلَّا اَبَا بَكْرٍ ، يَاْبَى اللّٰهُ وَالْمُسْلِمُوْنَ اِلَّا اَبَا بَكْرٍ .

وَفِیْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ كَبَّرَ عُمَرُ فَسَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ تَكْبِيْرَةً فَاطْلَعَ رَاْسَهُ مُغْضِبًا فَقَالَ : اَيْنَ اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِیْ قُحَافَةَ قَالَ الْعُلَمَاءُ

فِی هَذَا الْحَدِیْثِ اَوْضَحُ دَلَالَةٍ عَلٰی اَنَّ الصِّدِّیْقَ اَفْضَلُ الصَّحَابَةِ عَلَی الْاِطْلَاقِ اَحَقُّهُمْ بِالْخِلَافَةِ وَاَوْلَاهُمْ بِالْاِمَامَةِ قَالَ قَوْلُهٗ الْاَشْعَرِیُّ قَدْ عُلِمَ بِالضَّرُوْرَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ـ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ اَمَرَ الصِّدِّیْقَ اَنْ یُصَلِّیَ بِالنَّاسِ مَعَ حُضُوْرِ الْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ مَعَ یَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ لِکِتَابِ اللّٰهِ ، فَدَلَّ اَنَّهٗ کَانَ اَقْرَؤُهُمْ اَیْ اَعْلَمُهُمْ بِالْقُرْآنِ ، وَقَدِ اسْتَدَلَّ الْاَصْحَابُ اَنْفُسُهُمْ بِهٰذَا عَلٰی اَنَّهٗ اَحَقُّ بِالْخَلَافَةِ مِنْهُمْ عُمَرُوَ مَرَّ کَلَامُهٗ فِی فَضْلِ الْمُبَایَعَةِ وَمِنْهُمْ عَلِیّي .

سیدنا ابوزمعہ - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ:

حضور سیدنا رسول اللہ - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ان سے فرمایا:

باہر جاؤ اور ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تو آپ نکلے تو دروازے پر سیدنا فاروق اعظم - رضی اللہ عنہ - کو پایا جو صحابہ کی ایک جماعت میں تھے لیکن ان میں سیدنا صدیق اکبر - رضی اللہ عنہ - نہ تھے۔ تو انہوں نے عرض کی:

اے فاروق! آپ لوگوں کو نماز پڑھا دیجئے۔ پس جب آپ نے تکبیر کہی اور آپ بلند آواز والے تھے اور حضور سیدنا رسول اللہ - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے آپ کی آواز کو سن لیا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ اور مسلمان ابوبکر کے علاوہ کسی کو قبول نہیں کریں گے، اللہ تعالیٰ اور مسلمان ابوبکر کے علاوہ کسی کو قبول نہیں کریں گے، اللہ تعالیٰ اور مسلمان ابوبکر کے علاوہ کسی کو قبول نہیں کریں گے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے کہ حضرت عمر نے تکبیر کہی تو حضور سیدنا رسول اللہ - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے سنی اپنا سر مبارک غصہ کی حالت میں اوپر اٹھایا اور فرمایا:

ابوبکر قحافہ کے بیٹے کہاں ہیں؟ علمائے محدثین نے فرمایا ہے کہ:

یہ حدیث واضح دلیل ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق علی الاطلاق تمام صحابہ سے افضل اور خلافت نبویہ

کے زیادہ حقدار ہیں اور امامت کیلئے سب سے زیادہ موزوں اور مناسب ہیں۔

امام ابوالحسن اشعری نے فرمایا کہ یہ بات ضروری طور پر معلوم ہوگئی ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- نے مہاجرین اور انصار صحابہ کی موجودگی میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو لوگوں کو نماز پڑھانے کا حکم فرمایا۔ آپ کا فرمان ہے کہ:

لوگوں کو نماز وہ آدمی پڑھائے جو کتاب اللہ کا سب سے بڑا قاری ہو، آپ کا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم دینا اس بات کی دلیل ہے کہ ابوبکر صدیق قرآن حکیم کے سب سے بڑے عالم تھے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی امامت کے تقرر کیلئے حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- نے جو فرمان جاری فرمایا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس سے استدلال کیا ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی خلافت کی سب سے زیادہ اھل اور حقدار تھے ان استدلال کرنے والے صحابہ میں حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما ہیں۔

-☆-

الصواعق المحرقہ ۲۳

صاحبِ تاریخ دمشق علامہ ابن عساکر ۔ رحمۃ اللہ علیہ ۔ کا عقیدہ

سیدنا علی مرتضیٰ ۔ رضی اللہ عنہ ۔ کا فرمان ذیشان ہے کہ

حضور سیدنا نبی کریم فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری موجودگی میں سیدنا صدیق اکبر ۔ رضی اللہ عنہ ۔ کو امام بنایا تو ھم نے اپنی دنیا کیلئے پسند کیا جسے حضور سیدنا نبی کریم فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے دین کیلئے پسند فرمایا تھا

اخرج ابن عساکر عنه ۔ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔:
لَقَدْ اَمَرَ النَّبِیُّ ۔ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ اَبَابَکْرٍ اَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ وَاِنِّیْ شَاهِدٌ وَمَا اَنَا بِغَائِبٍ وَمَابِیْ مَرْضٌ فَرَضِيْنَا لِدُنْيَانَا مَا رَضِيَهُ النَّبِیُّ ۔ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ لِدِيْنِنَا .

علامہ ابن عساکر ۔ رضی للہ عنہ ۔ نے آپ سے یعنی سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ

ابن عساکر، الصواعق المحرقہ ۲۳

آپ نے فرمایا:

بے شک حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں اور بے شک میں وہاں موجود تھا غائب نہ تھا اور مجھے کوئی بیماری بھی نہ تھی پس ہم اپنی دنیا کیلئے بھی اس آدمی کی خلافت وامارت پر راضی ہیں جس آدمی کو حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ہمارے دین کیلئے پسند فرمایا تھا۔

علامہ ابنِ حجر ھیتمی ۔ رحمۃ اللہ علیہ ۔ المتوفی ۹۷۴ھ کا عقیدہ

سیدنا ابوبکر صدیق ۔ رضی اللہ عنہ ۔ سب صحابہ کرام ۔ رضی اللہ عنہم ۔ سے افضل و برتر ہیں اور آپ ہی امامت کے سب سے زیادہ حقدار ہیں کیونکہ مُرُوا اَبَابَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ حدیث متواتر ہے

وَاعْلَمْ اَنَّ ھٰذَا الْحَدِیْثَ مُتَوَاتِرٌ فَاِنَّہٗ وَرَدَ مِنْ حَدِیْثِ عَائِشَۃَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِاللّٰہِ بْنِ زَمْعَۃَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَعَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَحَفْصَۃَ .

جان لیجئے یہ حدیث ۔ مُرُوا اَبَابَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ ۔ ابوبکر کو میرا حکم پہنچاؤ کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں ۔ حدیث متواتر ہے کیونکہ

یہ الفاظ مبارکہ سیدہ عائشہ صدیقہ، سیدنا عبداللہ بن مسعود، سیدنا عبداللہ ابن عباس، سیدنا عبداللہ بن عمر، سیدنا عبداللہ بن زمعہ اور سیدنا ابوسعید خدری، سیدنا علی بن ابی طالب اور سیدہ حفصہ ۔ رضی اللہ عنہم اجمعین ۔ سے مروی ہیں۔

الصواعق المحرقہ ۲۳

محدث کبیر علامہ ابن حجر مکی -رحمۃ اللہ علیہ- المتوفی ۹۷۴ھ کا عقیدہ
سیدنا عبد اللہ بن مسعود -رضی اللہ عنہ- نے خلافت صدیق اکبر -رضی اللہ
عنہ- پر اجماع صحابہ کا ذکر فرمایا ہے علامہ ابن حجر مکی -رحمۃ اللہ علیہ- کے زمانہ
سے لے کر صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- کے زمانہ تک کا اجماع امت ہے کہ
سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- خلافت کے حقدار تھے

فَانْظُرْ اِلٰی مَا صَحَّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَهُوَ مِنْ اَكَابِرِ الصَّحَابَةِ وَفُقَهَائِهِمْ وَمُتَقَدِّمِيْهِمْ مِنْ حِكَايَةِ الْاِجْمَاعِ مِنَ الصَّحَابَةِ جَمِيْعاً عَلٰی خِلَافَةِ اَبِیْ بَكْرٍ وَلِذَا كَانَ هُوَ الْاَحَقُّ بِالْخِلَافَةِ عِنْدَ جَمِيْعِ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ فِیْ كُلِّ مَا عَصْرٍ مِنَّا اِلٰی الصَّحَابَةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ .

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جو صحابہ کبار، فقہائے صحابہ اور متقدمین صحابہ میں سے ہیں نے

الصواعق المحرقہ ۱۳

فرمایا ہے کہ:

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت پر تمام صحابہ کا اجماع ہوا تھا اسی لئے صحابہ کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ پاک سے لے کر آج تک حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت پر مسلسل اہل سنت و جماعت کا اجماع چلا آ رہا ہے۔ اجماع صحابہ میں یہ تسلیم کیا تھا کہ تمام صحابہ میں ابوبکر سب سے افضل ہیں اور وہی خلافت کے حقدار ہیں۔

امام ربانی سیدنا عبدالوھاب شعرانی -رحمۃ اللہ علیہ- المتوفی 973ھ کا عقیدہ

سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- ساری امت سے افضل اس لئے ہیں کہ سیدنا علی مرتضٰی -رضی اللہ عنہ- سے مروی صحیح حدیث میں ہے کہ صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- تم سے افضل کثرتِ صوم وصلاۃ کی وجہ سے نہیں بلکہ ایک مخصوص شي کی وجہ سے ہے جو ان کے سینے میں قرار پکڑ گئی ہے

وَدَلِیْلُ اَھْلِ السُّنَّۃِ فِیْ تَفْضِیْلِ اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا الْحَدِیْثَ الصَّحِیْحَ مَا فَضَّلَکُمْ اَبُوْبَکْرٍ بِکَثْرَۃِ صَوْمٍ وَلَا صَلَاۃٍ وَلٰکِنْ بِشَیْءٍ وَقَرَ فِیْ صَدْرِہٖ وَھُوَ نَصٌّ صَرِیْحٌ فِیْ اَنَّہٗ اَفْضَلُھُمْ .

سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- کے افضل الصحابہ ہونے کی دلیل یہ حدیث صحیح ہے جو سیدنا علی مرتضٰی -رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے کہ ابوبکر صدیق تم سے افضل و برتر کثرتِ صوم وصلاۃ کی وجہ سے نہیں لیکن ایک چیز -رازِ الٰہی- کی وجہ سے ہے جو ان کے سینے میں قرار پکڑ گئی ہے اور یہ حدیث پاک آپ کے افضل الصحابہ ہونے میں نص صریح ہے۔

الیواقیت والجواھر ۲/۴۳۷

امام ربانی سیدنا عبدالوھاب شعرانی ۔رحمۃ اللہ علیہ۔المتوفی 973ھ کا عقیدہ

سیدنا صدیق اکبر ۔رضی اللہ عنہ۔ ساری امت سے افضل اس لئے ہیں کہ حضور سیدنا نبی کریم ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ کے ظاھری زمانہ میں سب صحابہ کرام کہا کرتے تھے حضور سیدنا نبی کریم ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ کے بعد سب سے افضل سیدنا صدیق اکبر ۔رضی اللہ عنہ۔ ہیں

وَفِی الْبُخَارِی عَنِ ابْنِ عُمَرَ کُنَّا نَقُوْلُ : خَیْرُ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِیِّ ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ۔ اَبُوْبَکْرٍ ثُمَّ عُمَر ثُمَّ عُثْمَانُ وَلَا یُنْکِرُ ذَالِکَ عَلَیْنَا ۔

بخاری میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ:

ہم حضور سیدنا رسول اللہ ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ کے زمانہ اقدس میں کہا کرتے تھے کہ حضور سیدنا نبی کریم ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ کے بعد حضرت ابوبکر خیر الناس ہیں اور ان کے بعد حضرت عمر اور ان کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم ہیں۔ آپ ھم پر ھماری اس بات کا انکار نہ کیا کرتے تھے۔

الیواقیت والجواھر ۲/۴۳۷

سیدنا ابوالحسن اشعری -رحمۃ اللہ علیہ- کا عقیدہ
سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- افضل الامت اس لئے ہیں کہ آپ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نظرِ رضا میں رہتے تھے جہاں غضب کا گزر نہیں

وَمِمَّا فُضِّلَ بِہٖ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ مَا زَالَ بِعَیْنِ الرِّضَا مِنَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اَیْ بِحَالَۃٍ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ فِیْھَا عَلَیْہِ ۔

سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- کو جن چیزوں کی وجہ سے باقی امت پر فضیلت دی گئی ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ عزوجل کی بارگاہ سے نظرِ رضا میں رہے ہیں یعنی آپ ہمیشہ ایسی حالت وکیفیت میں رہے ہیں کہ جس میں غضب الٰہی کا شائبہ تک نہ تھا۔

الیواقیت والجواھر صفحہ ۴۳۷

شیخ اکبر سیدنا محی الدین ابن عربی -رحمۃ اللہ علیہ- کا عقیدہ
سیدنا صدیق اکبر کی افضلیت اس "سرّ" کی وجہ سے ہے سرّ وہ ثابت قدمی ہے
جو حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے وصال کے دن
سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- سے ظاہر ہوئی

وَاعْلَمْ اَنَّ الْاِشَارَةَ بِهٰذَا السِّرِّ ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اِلٰى مَا وَقَعَ لَهٗ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ مَوْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ مِنَ الثُّبَاتِ حِيْنَ اضْطَرَبَتْ عُقُوْلُ الصَّحَابَةِ ذَالِكَ الْيَوْمَ .

جان لیجئے اس سرّ -راز- سے اشارہ اس جانب ہے جو آپ -رضی اللہ عنہ- سے حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے وصال کے دن ظاہر ہوا وہ ثابت قدمی ہے جبکہ صحابہ کرام کی عقلیں اس دن مضطرب ہوگئی تھیں ۔ واللہ اعلم

-☆-

الیواقیت والجواہر للشعرانی

شیخ اکبر سیدنا محی الدین ابن عربی -رحمۃ اللہ علیہ- کا عقیدہ
امام ربانی سیدنا عبدالوھاب شعرانی -رحمۃ اللہ علیہ- المتوفی ۹۷۳ھ کا عقیدہ
سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- کی فضیلت تمام صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- پر اس سِرّ کی وجہ سے تھی جس کی قرارگاہ آپ کا سینہ مبارک تھا

اِعْلَمْ اَلسِّرُّ الَّذِیْ وَقَرَ فِیْ صَدْرِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَفُضِّلَ بِہٖ عَلٰی غَیْرِہٖ هُوَ الْقُوَّةُ الَّتِیْ ظَهَرَتْ فِیْہِ یَوْمَ مَوْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ـ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ فَكَانَتْ لَهُ كَالْمُعْجِزَةِ فِی الدَّلَالَةِ عَلٰی دَعْوَی الرِّسَالَةِ ، فَقَوِیَ حِیْنَ ذَهَلَتِ الْجَمَاعَةُ .

جان لیجئے کہ وہ ''سِرّ'' جو سیدنا ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ- کے سینہء اطہر میں قرار پکڑ گیا تھا اور جس کی وجہ سے آپ کو دیگر صحابہ پر فضیلت دی گئی وہ قوت ہے جو آپ میں اس دن ظاہر ہوئی جس دن حضور سیدنا نبی کریم

الیواقیت والجواھر صفحہ ۴۳۸

-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کا وصال ہوا تھا یہ قوت ایسے ہی تھی جیسے کوئی رسول اپنی رسالت کا دعوی کرے اوراس کی تائید میں معجزہ کا ظہوراورصدور ہوپس اس وقت آپ بہت بڑی قوت کے حامل تھے جبکہ باقی صحابہ کے قلوب واذہان سے حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کی موت کا ذہول -نسیان- ہوچکا تھا۔

سیدنا ابن حجر مکی - رحمۃ اللہ علیہ - المتوفی ۹۷۴ھ کا عقیدہ اور امیر المؤمنین سیدنا علی مرتضٰی - رضی اللہ عنہ - خلیفہ راشد کا فرمان کہ جو مجھے صدیق و فاروق - رضی اللہ عنہما - پر فضیلت دے گا میں اسے مفتری کی سزا دوں گا - اسے دُرّے ماروں گا -

وَصَحَّحَ الذَّهَبِيُّ وَغَيْرُهٗ طُرُقًا اُخْرٰى عَنْ عَلِيٍّ بِذَالِكَ وَفِى بَعْضِهَا اَلَا وَاِنَّهٗ بَلَغَنِىْ اَنَّ رِجَالاً يُفَضِّلُوْنِى عَلَيْهِمَا فَمَنْ وَجَدْتُهٗ فَضَّلَنِى عَلَيْهِمَا فَهُوَ مُفْتَرٍ عَلَيْهِ مَا عَلَى الْمُفْتَرِىْ اَلَا وَكُنْتُ تَقَدَّمْتُ فِى ذَالِكَ تَعَاقَبْتُ اَلَا وَاِنِّىْ اَكْرَهُ الْعَقُوْبَةَ قَبْلَ التَّقَدُّمِ .

امام ذھبی اور دیگر محدثین نے اور اسناد سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کو صحیح فرمایا ہے اور بعض روایات میں اَلَا وَاِنَّهٗ بَلَغَنِىْ کے الفاظ بھی آئے ہیں کہ بے شک کچھ لوگ مجھے ان دونوں - سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہما - پر فضیلت دیتے ہیں۔ پس میں نے جس کو پالیا کہ وہ مجھے ان

الصواعق المحرقہ ۶۰

دو ہستیوں -صدیق وفاروق رضی اللہ عنہما- پر فضیلت وشرف دیتا ہے تو وہ مفتری ہے اور اس کیلئے وہی سزا ہے جو مفتری کی سزا ہے۔سنو اگر مجھے واقعی اس کا افتراء ساز ہونا معلوم ہو جاتا تو میں اس کو سزا دے دیتا لیکن ثبوت سے پہلے سزا دینے کو میں پسند نہیں کرتا۔

وَاَخْرَجَ الدَّارَ قُطْنِیُّ عَنْہُ لَا اَجِدُ اَحَداً فَضَّلَنِیْ عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ اِلَّا جَلَدْتُہٗ حَدَّ الْمُفْتَرِی .

محدث دارقطنی نے اس حدیث کی تخریج کی ہے کہ میں نے جس کسی کو بھی پایا کہ وہ مجھے ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما سے افضل سمجھتا ہے تو میں اس کو مفتری کی حد کی سزا دوں گا۔

الصواعق المحرقہ ۶۰

سیدنا امام شافعی۔رحمۃ اللہ علیہ۔المتوفی 204ھ کا عقیدہ

سیدنا صدیق اکبر۔رضی اللہ عنہ۔کی خلافت پر تمام صحابہ کرام۔رضی اللہ عنہم۔
کا اجماع ہوا حضرات صحابہ کرام۔رضی اللہ عنہم۔کو حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی
وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔کے وصال مبارک کے بعد آسمان کے نیچے سیدنا
صدیق اکبر۔رضی اللہ عنہ۔سے افضل و برتر کوئی نظر نہ آیا اس لئے انہوں نے
سیدنا صدیق اکبر کو اپنا خلیفہ بنالیا

وَاَخْرَجَ الْبَیْهَقِیُّ عَنِ الزَّعْفَرَانِیِّ قَالَ سَمِعْتُ الشَّافِعِیَّ یَقُوْلُ :

اَجْمَعَ النَّاسُ عَلٰی خِلَافَةِ اَبِیْ بَکْرٍ وَذَالِكَ اَنَّهُ اضْطَرَبَ النَّاسُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ـ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ فَلَمْ یَجِدُوا تَحْتَ اَدِیْمِ السَّمَاءِ خَیْرٌ مِنْ اَبِیْ بَکْرٍ فَوَلُّوْهُ رِقَابَهُمْ .

الصواعق المحرقۃ ۱۳

امام بیہقی نے زعفرانی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا:

میں نے سنا سیدنا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرما رہے تھے:

لوگوں -صحابہ کرام رضی اللہ عنہم - نے سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- کی خلافت پر اجماع فرما لیا ہے یہ اس وجہ سے کہ حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کے وصال مبارک کے بعد لوگ مضطرب و پریشان ہو گئے تو انہوں نے آسمان کے نیچے سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- سے افضل واعلیٰ کسی کو نہ پایا تو انہوں نے آپ کو اپنی گردنوں کا والی بنا دیا -خلیفہ وحکمران بنا دیا-۔

-☆-

الامام ابوجعفر احمد - المحب الطبری - رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - قیامت کے دن سب سے پہلے اپنے روضہ اطہر سے باہر آئیں گے پھر صدیق اکبر پھر فاروق اعظم - رضی اللہ عنہما -

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ : اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْہُ الْاَرْضُ ثُمَّ اَبُوْبَکْرٍ ثُمَّ عُمَرُ الحدیث .

سیدنا عبداللہ بن عمر - رضی اللہ عنہما - سے مروی ہے کہ حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

سب سے پہلے جو قبر سے اٹھے گا وہ میں ہوں گا پھر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ قبر سے نکلیں گے پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ۔

الریاض النضرۃ جلد ۱ صفحہ ۱۶۳

محدث ابن حجر مکی۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ المتوفی ۹۷۴ھ کا عقیدہ

عظماء ملت اور علماء امت کا اجماع ہے کہ اس امت میں سب سے افضل سیدنا صدیق اکبر پھر سیدنا فاروق اعظم۔ رضی اللہ عنہما۔ ہیں

اِعْلَمْ اَنَّ الَّذِیْ اَطْبَقَ عَلَیْہِ عُظَمَاءُ الْمِلَّۃِ وَعُلَمَاءُ الْاُمَّۃِ اِنَّ اَفْضَلَ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اَبُوْبَکْرٍ الصِّدِّیْقُ ثُمَّ عُمَرُ ۔

تجھے علم ہونا چاہئے کہ جس امر پر ملت کے اعاظم آئمہ اور امت کے علماء کا اتفاق ہے وہ یہ ہے کہ امت محمدیہ علی صاحبہا الصلاۃ والسلام میں سب سے افضل صدیق اکبر ہیں اور ان کے بعد سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما ہیں۔

الصواعق المحرقۃ للامام ابن حجر مکی صفحہ ۵۷

علامہ حافظ عماد الدین ابوالفدا اء اسماعیل بن عمر ابن کثیر دمشقی المتوفی 774ھ کا عقیدہ

سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہ- نے صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- کے مجمع میں فرمایا:

سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- سب صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- سے افضل و برتر ہیں

ثانی اثنین اذ ھما فی الغار ہیں

وَاِنَّ اللّٰہَ قَدْ جَمَعَ اَمْرَکُمْ عَلٰی خَیْرِکُمْ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ۔ وَثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ ھُمَا فِی الْغَارِ فَقُوْمُوْا فَبَایِعُوْہُ فَبَایَعَ النَّاسُ اَبَابَکْرٍ بَعْدَ بِیْعَةِ السَّقِیْفَةِ ۔

سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہ- نے خطبہ میں ارشاد فرمایا:

بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارا امر تم میں جو سب سے بہتر و افضل ہے اس پر جمع فرما دیا وہ صاحب رسول اللہ -فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم- ہیں اور ثانی اثنین ہیں جب وہ دونوں غار میں تھے پس اٹھو اور ان کی بیعت کرو پس لوگوں نے سقیفہ کی بیعت کے بعد سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- سے بیعت کی ۔

البدایہ والنھایہ ۶/۳۰۱

مفسر قرآن حافظ ابن کثیر دمشقی -رحمۃ اللہ علیہ- المتوفی 774ھ کا عقیدہ

سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- کی خلافت پر تمام صحابہ کرام، مہاجرین وانصار کا اجماع ہوا اور حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا معجزہ مبارکہ ظاہر ہوا کہ اللہ تعالیٰ اور مومن صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ کی امامت وخلافت کے علاوہ کسی اور کیلئے انکاری ہیں

وَمَنْ تَاَمَّلَ مَا ذَكَرْنَاهُ ظَهَرَ لَهٗ اِجْمَاعُ الصَّحَابَةِ الْمُهَاجِرِيْنَ مِنْهُمْ وَالْاَنْصَارِ عَلٰى تَقْدِيْمِ اَبِىْ بَكْرٍ وَظَهَرَ بُرْهَانُ قَوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَاْبَى اللّٰهُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَابَكْرٍ .

کہ جو دلائل ہم نے نقل کئے ہیں جو آدمی ان میں غور وتدبر کرے گا اس کیلئے روز روشن کی طرح یہ ظاہر ہو جائے گا کہ حضرت ابوبکر کی تقدیم -خلافت- پر انصار ومہاجرین کا اجماع منعقد ہوا ہے اور اس کی دلیل یہ حدیث ہے اور حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا یہ فرمان:
اللہ تعالیٰ اور تمام مومن صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- کے علاوہ کسی اور کی امامت قبول نہیں کریں گے

البدایہ والنھایہ ۵/۲۱۹

امام الاولیاء سیدنا علی ہجویری داتا گنج بخش۔رحمۃ اللہ علیہ۔کا عقیدہ سیدنا صدیق اکبر۔رضی اللہ عنہ۔حضرات انبیاء کرام۔علیہم السلام۔کے بعد سب سے افضل و برتر ہیں

صحابہ کرام میں سے شیخ الاسلام بعد از انبیاء خیر الانام علیہ السلام خلیفہ وامام تارکین دنیا کے سردار، صاحبان خلوت کے شہنشاہ، آفات دنیاوی سے پاک وصاف، امیر المؤمنین سیدنا ابوبکر عبداللہ بن عثمان ابی قحافہ صدیق اکبر۔رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ہیں۔

کشف المحجوب (اردو) صفحہ ۱۱۸

سرتاج الاتقیاء سیدنا داتا گنج بخش علی ہجویری جلابی-رحمۃ اللہ علیہ-کا عقیدہ سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-کا مرتبہ ومقام انبیاء کرام-علیہم السلام-کے بعد ساری مخلوق سے برتر وافضل ہے

سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ تعالیٰ عنہ-کا رُتبہ انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد ساری مخلوق سے افضل ومقدم ہے اور یہ جائز نہیں کہ کوئی ان سے آگے قدم رکھے اور معنوی اعتبار سے مقدم ہو جائے کیونکہ آپ نے فقر اختیاری کو فقر اضطراری پر مقدم وافضل رکھا ہے یہی تمام مشائخ طریقت کا مذہب ہے۔

کشف المحجوب (اردو) صفحہ ۱۲۰

شیخ الاسلام قاضی زین الدین رمضان بن شرف الدین ملیباری شافعی -رحمۃ اللہ علیہ- المتوفی سنہ 815ھ اور شیخ امام محقق عفیف الدین عبداللہ بن اسعد یافعی یمنی -رحمۃ اللہ علیہ- کا عقیدہ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے افضل ومقدم سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں

اَصْحَابُہٗ خَیْرُ الْقُرُوْنِ وَخَیْرُھُمْ
عَلٰی وَفْقِ مَا قَدْ قُدِّمُوْا ثُمَّ اُخِّرُوْا

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے صحابہ خیر القرون والے ہیں اور ان میں سب سے بہتر وافضل وہ ہیں جنہیں منصب خلافت کیلئے مقدم کیا گیا پھر وہ جنہیں ان سے موخر کیا گیا۔

نُجُوْمُ الْھُدٰی کُلَّ عُدُوْلٍ اَوَلُو النَّدٰی
فَضَائِلُھُمْ مَشْھُوْرَۃٌ لَیْسَ تُنْکَرٗ

یہ ہر راہِ حق سے پھسلنے والے کیلئے ھدایت کے ستارے ہیں، لطف وکرم والے ہیں، ان کے فضائل

ومناقب مشہور القرون ہیں جن کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔

وَاَفْضَلُهُمْ صَدِّيْقُهُمْ صَاحِبُ الْعُلٰى

وَرَابِعُهُمْ فِى الْفَضْلِ ذُوالْفَضْلِ حَيْدَرٌ

ان میں سب سے افضل و برتر بلندیوں والے سیدنا صدیق اکبر۔ رضی اللہ عنہ۔ ہیں اور فضل وکمال میں چوتھے نمبر پر فضل و شرف سے آراستہ سیدنا علی حیدر کرّار۔ رضی اللہ عنہ۔ ہیں۔

-☆-

عمدۃ الاصحاب ونزھۃ الاحباب صفحہ۲۳

سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت ۔ رحمۃ اللہ علیہ ۔ المتوفی ۱۵۰ھ کا عقیدہ

وَاَفْضَلُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ۔ اَبُوْبَکْرٍ الصِّدِّیْق ۔ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۔ ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، ثُمَّ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ ، ثُمَّ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ ۔ رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ ۔ .

حضور سیدنا رسول اللہ ۔ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ کے بعد سب لوگوں سے افضل سیدنا ابوبکر صدیق پھر سیدنا عمر بن الخطاب پھر سیدنا عثمان بن عفان پھر سیدنا علی بن ابی طالب ۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین ۔ ہیں ۔

۔☆۔

فقہ اکبر = /۱۸۲

سیدنا ملاعلی قاری مکی -رحمۃ اللہ علیہ- المتوفی 1014ھ کا عقیدہ
سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- افضل الناس بعد الانبیاء علیہم السلام ہیں

اَلْحَاصِلُ اَنَّ اَفْضَلَ النَّاسِ بَعْدَ الْاَنْبِيَاءِ ۔ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ ۔ اَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ ۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔ وَهُوَ الصِّدِّيْقُ لِكَثْرَةِ صِدْقِهٖ وَتَحْقِيْقِهٖ وَقُوَّةِ تَصْدِيْقِهٖ وَسَبْقِ تَوْفِيْقِهٖ فَهُوَ اَفْضَلُ الْاَوْلِيَاءِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالآخِرِيْنَ وَقَدْ حُكِيَ الْاِجْمَاعُ عَلٰى ذَالِكَ .

حاصل مراد یہ ہے کہ حضرات انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے بعد سب سے افضل سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- ہیں اور وہی صدیق ہیں کثرت صدق، تحقیق، قوت تصدیق اور ازلی توفیق سے پس اولین وآخرین میں افضل الاولیاء ہیں اور اسی پر اجماع ہے۔

شرح الفقہ الاکبر

امام اھل سنت سیدنا اعلیٰ حضرت-رحمۃ اللہ علیہ-کا عقیدہ سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-کو تمام صحابہ کرام-رضی اللہ عنہم- پر واضح فضیلت و برتری حاصل ہے

قصیدہ بدء الامالی میں ہے:

وَ لِلصِّدِّیْقِ رُجْحَانٌ جَلِیٌّ عَلَی الْاَصْحَابِ مِنْ غَیْرِ احْتِمَالٖ

سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-کو تمام صحابہ کرام-رضی اللہ عنہم-پر واضح فضیلت ہے بغیر کسی احتمال ہے۔

-☆-

قصیدہ بدء الامالی: ص۹

مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین صفحہ نمبر ۱۳۸

تمام مفسرین کرام-رحمۃ اللہ علیہم اجمعین-کا اجماع ہے کہ
وَسَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقٰی میں الْاَتْقٰی سے مراد سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-ہیں

آیۂ کریمہ میں باجماع مفسرین اتقیٰ سے جنابِ سیدنا المتقین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مراد ہیں امام محی السنۃ بغوی فرماتے ہیں یعنی: ابابکر قول الجمیع اور امام علامہ شمس الدین ابن الجوزی نے بھی اس پر اجماع نقل کیا، اور یہ معنی ابوبکر بن ابی حاتم وطبرانی وابن زہیر ومحمد بن اسحٰق وغیرہم محدثین کی احادیث میں وارد، حتی کہ طبرسی نے باوجو دِرفض تفسیر مجمع البیان میں اسی کو مقبول رکھا اور انکار کا یارا اور اقرار سے چارہ نہ پایا، معہٰذا آیت کے لئے دوسرا محمل صحیح متصور ہی نہیں کہ بالضرور یہاں وہی مقصود جو افضل امت محمدی ہے صلی اللہ علیہ والہ وسلم ورنہ آیۂ اولی سے مناقضت لازم آئے اور ہم اور ہمارے مخالفین متفق کہ موارئے صدیق و مرتضٰی رضی اللہ عنھما افضل امت نہیں پس بالاتفاق تیسرا مراد نہیں ہوسکتا مگر آیتِ اخیرہ کا سیاق شاہد کہ مولی علی کرم اللہ وجہہ مراد نہیں کہ آگے ارشاد ہوتا ہے وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزٰی اس پر کسی کا ایسا احسان نہیں جسکا عوض دیا جائے۔ یہ صفت جنابِ مولی کرم اللہ تعالی وجہہ پر کب صادق کہ ان پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے احسانات دنیویہ بھی جن میں معاوضہ ومکافات جاری بکثرت ہیں۔

مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین صفحہ نمبر ۱۶۴

سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-سب صحابہ کرام-رضی اللہ عنہم-سے افضل واعلیٰ ہیں

تیسرے وہ اعلیٰ درجہ کے مطیع ومنقاد سراپا اہتداورشاد جوحسنات کی طرف مسارت کرتے اور میدانِ خیرات میں قصب السبق لے جاتے ہیں ان کی نسبت ان کا مالک مہربان فرماتا ہے:

ذَالِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْر سورۃ التوبۃ:۱۰۲ فضل کبیر و بزرگی عظیم انہیں کو حاصل صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سب بنسبت بقیۂ امت اسی قسم میں داخل لہٰذا اوہی صحابہ میں سرفراز اور اس صفتِ شریفہ کے ساتھ ممتاز ہو کہ بحکم آیہ کریمہ افضلیتِ مطلقہ اسی کا بہرۂ خاصہ، لیکن ہم جو غور کرتے اور کان لگا کر سنتے ہیں تو دربارِ رسالت سے پیہم اراکینِ دولت وعمائدِ سلطنت بلکہ خود اس بادشاہِ عرش بارگاہ علیہ الصلوۃ والسلام من اللہ کی نور افشاں صدائیں گوشِ دل کو اپنی شعاع ریزیوں سے معدنِ انور ومنزلِ اقمار کر رہی ہیں کہ ہاں وصف مذکور میں اس بارگاہِ اکرام کے وزیر اعظم یعنی جنابِ صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-کو سب پر تفوقِ ظاہر وتقدمِ باہر ہے حتی کہ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ اس ذات جامع البرکات کا نام قرار پایا اور صیغۂ مبالغہ نے تازہ دکھایا

فَقَدْ اَخْرَجَ اَبُوْ يَعْلٰى عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :

كُنْتُ فِى الْمَسْجِدِ اُصَلِّىْ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ وَمَعَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ فَوَجَدَنِىْ اَدْعُوْ فَقَالَ : سَلْ تُعْطَه ثُمَّ قَالَ : اَرَادَ اَنْ يَقْرَءَ الْقُرْآنَ غَضًّا طَرِيًّا فَلْيَقْرَءُ بِقِرَاءَةِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ فَرَجَعْتُ اِلٰى مَنْزِلِىْ فَاَتَانِىْ اَبُوْ بَكْرٍ فَبَشَّرَنِىْ ثُمَّ اَتَانِىْ عُمَرُ فَوَجَدَ اَبَا بَكْرٍ خَارِجاً قَدْ سَبَقَهٗ فَقَالَ : اِنَّكَ لَسَبَّاقٌ بِالْخَيْرِ.

مسند ابی یعلی الموصلی ۱۶-۱۷

یعنی حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں نماز پڑھتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لائے اور حضور کے ہمراہ صدیق وفاروق تھے پس حضور نے مجھے دعا کرتے پایا فرمایا مانگ تجھے دیا جائے گا پھر فرمایا جو شخص قرآن کو تر وتازہ پڑھنا چاہے وہ ابن امِ عبد یعنی عبداللہ بن مسعود کی قراءت پر پڑھے، بعدہ میں اپنے گھر لوٹ آیا صدیق آئے اور مجھے اس دولتِ عظمیٰ کے حصول اور حضور کے ان کلمات ارشاد فرمانے کا مژدہ دیا پھر فاروق آئے تو ابوبکر کو نکلتے پایا کہ پہلے ہی خوشخبری دے چکے ہیں پس عمر رضی اللہ عنہ نے صدیق سے کہا بے شک آپ سباق بالخیر اور نیکیوں میں نہایت پیشی لے جانے والے ہیں۔

وَاَخْرَجَ اَبُوْ بَكْرِ بْنِ اَبِىْ شَيْبَةَ مِنْ حَدِيْثِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فِىْ قِصَّةِ سَقِيْفَةَ بَنِىْ سَاعِدَةَ فِىْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ اِنَّهٗ قَالَ :

يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ اِذْهُمَا فِى الْغَارِ اَبُوْ بَكْرٍ السَّبَّاقُ الْمُبِيْنُ. کنز العمال-۱۴۱۰۳

یعنی امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے گروہ انصار! اے جماعت مسلمین بے شک امرِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ان کے بعد زیادہ مستحق دوسرا ان دو کا ہے جب وہ دونوں غار میں تھے ابوبکر

سباق مبین جن کا خیرات میں بہت پیشی لے جانا ظاہر وروشن ہے۔

اَقُوْلُ وَ رَبِّیْ یَغْفِرْلِیْ یہ کلمات حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے مجمع صحابہ میں سقیفۂ بنی ساعدہ میں فرمایا جب انصارِ کرام بقصدِ خلافت مجتمع ہوئے اور مہاجرین سے کہتے تھے ایک امیر ہم میں ایک تم میں، نزاع ومناظرہ نے طول کھینچا تھا طرفین سے باب استدلال وا تھا اس وقت فاروق نے فضائلِ جلیلۂ صدیق اوران کا صاحب الغار وسباق بالخیرات ہونا اظہار اوراس سے استحقاقِ خلافت پر استظہار کیا کہ اسی کلمہ پر فیصلہ ہوگیا انصار خلافت سے باز آئے اور دستِ صدیق پر بیعت کی پس ثابت ہوا کہ صدیق کا ان اوصاف سے اتصاف تمام حاضرین کو مسلم ومقبول تھا ورنہ معرکۂ مباحثہ میں اسکے اذعان وقبول اوراس کی بنا پر منازعت سے رجوع وعدول کے کیا معنی تھے اور خود ارشاد فاروقی میں لفظ مبین اس معنی پر دلیلِ مبین کہ صدیق کی نہایت سبقت بالخیرات روشن ومبین ہے اور کون اس سے آگاہ نہیں۔

-☆-

وَاَخْرَجَ الْبُخَارِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ

لَیْسَ فِیْکُمْ مَنْ تَقْطَعُ الْاَعْنَاقَ اِلَیْهِ مِثْلَ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ فِی مَجْمَعِ الْبِحَارِ اَیْ لَیْسَ فِیْکُمْ سَابِقُ الْخَیْرَاتِ یَقْطَعُ اَعْنَاقَ مُسَابِقِیْهِ حَتّٰی یَلْحَقَهٗ صحیح ابن حبان:۴۱۵

خلاصہ یہ کہ تم میں یہ شان سبقت بالخیرات کی صدیق ہی میں ہے کہ جو ان سے فضائل وحسنات میں مسابقت کرے پیچھے رہ جائے اوران تک نہ پہنچنے پائے۔

-☆-

وَاَخْرَجَ الْبَزَّارُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ:

زَعَمَ اَنَّهٗ لَمْ یُرِدْ خَیْراً قَطُّ اِلَّا سَبَقَهٗ اِلَیْهِ اَبُوْ بَکْرٍ. کنزل العمال:۳۵۶۲۳

یعنی عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

میں نے کبھی کسی بھلائی کا ارادہ نہ کیا مگر یہ کہ ابوبکر اس کی طرف مجھ سے سبقت لے گئے۔

-☆-

وَ اَخْرَجَ الطَّبْرَانِیُّ عَنْ اَمِیْرِ الْمُوْمِنِیْنَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ :

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا اسْتَبَقْنَا اِلٰی خَیْرٍ قَطُّ اِلَّاسَبَقَنَا اِلَیْہِ اَبُوْ بَکْرٍ المعجم الاوسط:۷۱۶۸

یعنی مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں:

قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ہم نے کبھی کسی خیر و نیکی کی طرف ایک دوسرے سے بڑھ جانا نہ چاہا مگر یہ کہ ابوبکر ہم سے اس کی طرف سبقت و پیشی کر گئے۔

-☆-

وَ اَخْرَجَ ابْنُ عَسَاکِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ۔ :

حَدَّثَنِیْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنَّہٗ مَا سَبَقَ اَبَا بَکْرٍ اِلٰی خَیْرٍ اِلَّاسَبَقَہٗ اَبُوْ بَکْرٍ.

کنزل العمال:۳۵۶۱۶

یعنی سرور عالم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے مجھ سے فرمایا:

عمر بن الخطاب نے بیان کیا کہ اس نے جب کسی خیر میں ابوبکر سے مسابقت کی ہے ابوبکر اس پر سبقت لے گیا۔

مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین صفحہ نمبر ۱۷۵ سے لیکر ۱۷۸

اولوالفضل کی خلعتِ گراں قیمت سیدنا صدیق اکبر ۔رضی اللہ عنہ۔ کو عطا ہوئی

قَالَ رَبَّنَا ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ فِیْ تَنْزِيْلِهٖ الْعَلِيِّ الْحَكِيْمِ:

وَلَا يَاْتَلِ اُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوا اُولِی الْقُرْبٰى وَالْمَسَاكِيْنَ وَالْمُهَاجِرِيْنَ فِی سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ النور:۲۲

اور قسم نہ کھائیں بڑائی اور گنجائش والے تم میں سے قرابت داروں اور محتاجوں اور خدا کی راہ میں گھر بار چھوڑنے والوں کو دینے کی اور چاہیئے کہ بخش دیں اور در گذر کریں کیا تم دوست نہیں رکھتے کہ خدا تمہیں بخشنے والا مہربان ہے۔

احادیث صحیحہ سے ثابت ہوا کہ آیت میں اولوالفضل کا خلعتِ گراں قیمت صدیق اکبر کو عطا ہوا۔

فَقَدْ اَخْرَجَ الْاِمَامُ الْبُخَارِیُّ عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ الصِّدِّيْقَةِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فِی حَدِيْثِ الْاِفْكِ الطَّوِيْلِ قَالَتْ :

فَلَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذَا فِیْ بَرَاءَ تِیْ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقُ وَ کَانَ یُنْفِقُ عَلٰی مِسْطَحِ بْنِ اُثَاثَةَ لِقَرَابَتِهٖ مِنْهُ وَ فَقْرِهٖ وَاللّٰهِ لَاُنْفِقُ عَلٰی مِسْطَحٍ شَیْئًا اَبَدًا بَعْدِی الَّذِیْ قَالَ فِی عَائِشَةَ مَا قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ :

وَلَا یَأْتَلِ اُولُو الْفَضْلِ مِنْکُمْ وَالسَّعَةِ سورۃالنور:۲۲ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاُحِبُّ اَنْ یَغْفِرَ اللّٰهُ لِیْ فَرَجَعَ اِلٰی مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِیْ کَانَ یُنْفِقُ عَلَیْهِ وَ قَالَ : وَاللّٰهِ لَا اَنْزَعُهَا مِنْهُ اَبَدًا صحیح البخاری:۲٦٦۱

حاصل یہ کہ حضرت مسطح بن اثاثہ رضی اللہ عنہ کہ فقراءِ مہاجرین سے تھے اور صدیق کے رشتہ دار اور صدیق بوجہ ان کی فقر وقرابت کے ان کی خبر گیری کرتے اور بسلوک وانفاق پیش آتے، جب بلائے افک میں مبتلا ہوئے اور حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ نے دامنِ عفت مامن محبوبۂ سید المرسلین - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی طہارت اور ہرلوث سے اس کی براءت دس آیتیں نازل کر کے ظاہر فرمائی، صدیق نے قسم کھائی اب مسطح کو کچھ نہ دوں گا اللہ جل جلالہ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ فضل و وسعت والے اہل قرابت و مساکین ومہاجرین پر اتفاق کی قسم نہ کھائیں اور ان کی اس خطا سے جو نادانستگی میں اتفاقا صادر ہوگئی در گذریں معاف کریں آخروہ بھی تو ہماری بخشش کے طلبگار ہیں جب صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ ارشاد سنا کہا خدا کی قسم! میں دوست رکھتا ہوں کہ اللہ مجھے بخشے اور جوادرار مسطح کا مقرر تھا جاری فرمایا اور قسم کھائی کبھی بند نہ کروں گا۔

اب عقلِ سلیم غور کرے کہ:

صحابہ کرام سب اولوالفضل اور بزرگی اولے تھے۔ قرآن عزیز میں بالتخصیص جنابِ امام المتقین رضی اللہ عنہ کو اس صفت سے یاد فرمانا دلیلِ واضح ہے کہ یہ وصف ان کی ذات سے ایک خصوصیت خاصہ رکھتا ہے اور جو افضلیت انہیں حاصل دوسرے کو نہیں جیسا کہ تمام صحابہ شرفِ صحبت سے مشرف تھے مگر لفظ صاحبی

کہ بیسیوں حدیثوں میں آیا خاص اسی جناب گردوں قباب کے لئے ہے کہ جیسی صحبت انہیں ملی دوسرے کو میسر نہ ہوئی، سولہ برس کی عمر سے رفاقتِ حضور اختیار کی عمر بھر حاضرِ دربار وشریکِ ہر کار ومونسِ لیل ونہار رہے بعدِ وفات کنارِ جاناں میں جاپائی روزِ قیامت حضور کے ہاتھ میں ہاتھ محشور ہوں گے حوضِ کوثر پر ہم راہِ رکاب رہیں گے پھر فردوسِ اعلیٰ میں رفاقتِ دائمی ہے۔

عارف سنی حکیم سنائی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں:

بود چندان کرامت و فضلش　　که اولو الفضل خواند ذو الفضلش

روز و شب ماه و سال درهمه کار　　ثانی اثنین اذهما فی الغار

صورت و سیرتش همه جان بود　　زان زچشم عوام پنهاں بود

وہ حق جو حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- لیکر آئے اس کی تصدیق کرنے والے سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- ہیں

قَالَ اللّٰہُ جَلَّ ذِکْرُہٗ:

اَلَّذِیْ جَاءَ بِالصِّدْقِ وَ صَدَّقَ بِہٖ اُوْلٰٓئِكَ ھُمُ الْمُتَّقُوْنَ۝ سورۃ الزمر، آیت ۳۳

جو سچ لایا اور جس نے اس کی تصدیق کی وہ لوگ پرہیزگار ہیں۔

امیر المؤمنین مولی علی کرم اللہ وجہہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

اَلَّذِیْ جَاءَ بِالْحَقِّ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ صَدَّقَ بِہٖ اَبُوْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقُ . کنز العمال: ۴۵۷۶

جو حق لائے وہ محمد مصطفیٰ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- اور جس نے تصدیق کی وہ ابو بکر صدیق -رضی اللہ عنہ- ہیں۔

مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین صفحہ نمبر ۱۸۲

سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-فتح مکہ سے قبل اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے جہاد کرنے والے یقیناً آپ حضرات صحابہ کرام-رضی اللہ عنہم- سے افضل و برتر ہیں

قَالَ عَزَّ ذِكْرُهٗ:

لَا يَسْتَوِىْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قَاتَلَ ؕ اُوْلٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْ بَعْدُ وَ قَاتَلُوْا ۔ سورۃ الحدید:۱۰

برابر نہیں تم میں جس راہِ خدا میں خرچ کیا فتح مکہ سے پہلے اور لڑا وہ درجہ میں بڑے ان سے جنہوں نے صرف کیا بعد فتح کے اور لڑے، آیۂ کریمہ باعلی نداء منادی کہ جنہوں نے ابتدائے اسلام میں جو زمانہ ضعف وغربت تھا اپنی جان و مال سے اس کی امداد واعانت کی وہ عند اللہ ان سے افضل جنہوں نے بعد اس کے غنا وشوکت وظہور وقوت وثبات وقرار وامن وانتشار کے قتال وانفاقِ مال کیا اب جیسے تاریخ وقائع اسلام اور اس کے حالات ابتدئیہ پر وقوف ہے وہ بالیقین جانتا ہے کہ جیسے نازک اوقات میں اور جس حسن و خوبی کے ساتھ صدیق رضی اللہ عنہ نے اسلام پر جان نثاری وسپرداری و پروانہ وای کی داد دی کسی سے نہ بن پڑی پھر بشہادتِ قرآن کون ان سے ہمسری کرسکتا ہے۔

مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین صفحہ نمبر ۱۸۳

صراطِ مستقیم حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- اور سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہما- ہیں

قَالَ تَعَالٰی وَتَقَدَّسَ : اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ

ہم کو سیدھا راستہ چلا۔

حضرت خواجہ حسن بصری وابو العالیہ کہ دونوں حضرات اجلہ علمائے تابعین سے ہیں تفسیر آیت میں فرماتے ہیں:

رَسُوْلُ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ـ وَصَاحِبَاهُ .

صراط مستقیم حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- ہیں اور ان کے دونوں یار صدیق و فاروق -رضی اللہ عنہما-۔

مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین صفحہ نمبر ۱۸۴

سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-کواللہ تعالیٰ نے تمام صحابہ کرام کا امام بنادیا اور آپ کے حق میں یہ دعا قبول ہوئی وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَاماً

آیا اب یہی آیۂ کریمہ اپنی اس تفسیر پر صاف صاف نہیں کہہ رہی ہے کہ شیخین بعد سید الکونین صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے امام متبوع و پیشوا و مقتدا و اطوع و اتقی و افضل و اعلی و اکرم امت ہیں عزیز! اسی ارشاد کا اثر ہے کہ امیر المؤمنین مولی علی کرم اللہ وجہہ نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی نعش اقدس پر فرمایا: میں ان سے زیادہ کسی کی نسبت یہ نہیں چاہتا کہ اس کے جیسے عمل کر کے خدا سے ملوں (تاریخ مدینہ دمشق ۳۰/۴۴۲) پھر جب جناب فاروق رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا ان کے جنازے پر بھی ایسا ہی کلمہ کہا (صحیح البخاری/ ایچ ایم سعید کمپنی ۲/۲۷۴) سبحان اللہ، اللہ جل جلالہ نے کیا خوب دعا قبول فرمائی شیخین کی:

وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَاماً (سورۃ الفرقان:۷۴)

ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا کردے کہ انہیں تمام امت کا امام بنادیا اور صحابہ جیسے متقین کو ان کی تقلید کا حکم فرمایا:

ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ O (سورۃ الجمعۃ:۴)

مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین صفحہ نمبر ۱۸۵

صالح المؤمنین سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم - رضی اللہ عنہما - ہیں

قَالَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ تَعَالٰی مَجْدُہٗ:

فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ مَوْلٰہُ وَ جِبْرِیْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ بَعْدَ ذَالِکَ ظَھِیْرٌ o
سورۃ التحریم:۴

پس بے شک خدا اس کا مولی ہے اور جبریل اور مسلمانوں میں کے نیک اور فرشتے بعد اسکے مددگار ہیں، آیۂ کریمہ میں اکابر صحابہ مثل حضرت عبداللہ بن مسعود و سلطان المفسرین عبداللہ بن عباس و عبداللہ بن عمرو، و ابی بن کعب، و بریدۂ اسلمی، و ابوامامہ باہلی اور افاضل تابعین مثل سعید بن جبیر و میمون بن مہران و عکرمہ و خواجہ حسن بصری و مقاتل بن سلیمٰن وغیرہم رضوان اللہ علیہم اجمعین صٰلح المؤمنین کو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنھما سے تفسیر کرتے ہیں بلکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس آیات کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں:

صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ اَبُوْ بَکْرٍ وَ عُمَرَ. جمع الجوامع:۳۴۵۵

علامہ عبدالرؤف مناوی-رحمۃ اللہ علیہ-المتوفی 1021ھ کا عقیدہ
مومنین کی اعلیٰ صفات سے متصف ہیں اور حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد سب سے اعظم قدر و منزلت والے ہیں

علامہ عبدالرؤف مناوی رحمۃ اللہ علیہ نے تیسیر شرح جامع الصغیر امام علامہ جلال الملۃ والدین سیوطی میں حدیث مذکور

صٰلِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ کی یوں شرح کی :اَیْ هُمَا اَعْلٰی الْمُؤْمِنِیْنَ صِفَةً وَاَعْظَمُهُمْ بَعْدَ الْاَنْبِیَاءِ قَدْراً .

فیض القدیر شرح جامع الصغیر:۴۹۸۵

یعنی وہ دونوں مومنین سے اعلیٰ ھیں صفت کے اعتبار سے اور انبیاء کرام کے بعد اعظم ہیں قدر و منزلت کے اعتبار سے۔

اس عبارت سے استدلالِ فقیر کی عجب تائید ہوگئی۔

ایسے مہاجر فقراء جنہیں گھروں سے بے دخل کیا گیا، مال ودولت سے محروم کیا گیا فضل ورضائے الٰہی کے طلبگار ہیں وہ اللہ تعالٰی اور اس کے رسول کریم ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ۔کی مدد کرنے والے ہیں یہی راست باز صادق لوگ ہیں ایسے مہاجرین ہیں جن کا سیدنا صدیق اکبر ۔رضی اللہ عنہ ۔کی افضلیت پر اجماع ہے

قَالَ جَلَّتْ آلَاءُ ہٗ : لِلْفُقَرَآءِ الْمُھٰجِرِیْنَ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ وَ اَمْوَالِھِمْ یَبْتَغُوْنَ فَضْلاً مِّنَ اللّٰہِ وَ رِضْوَانًا وَّ یَنْصُرُوْنَ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ اُوْلٰٓئِکَ ھُمُ الصّٰدِقُوْنَ o

سورۃ الحشر:۸

ان فقیروں ہجرت کرنے والوں کے لئے جو نکالے گئے اپنے گھروں اور مالوں سے خدا کے فضل و رضا کی تلاش اور اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے وہ لوگ ہیں سچے۔آیۂ کریمہ میں اللہ سبحانہ وتعالٰی مہاجرین کے سچے راست گو ہونے کی گواہی دیتا ہے اور مہاجرین کا تفضیل شیخین پر اجماع ہے کم کوئی مہاجری ہوگا جس نے افضلیتِ ابی بکر وعمر صریحا یا تلویحا ارشاد نہ فرمائی ہو۔

وَ سَتَرٰی ذَالِکَ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی .

مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین صفحہ نمبر ۱۸۸

حضرات صحابہ کرام-رضی اللہ عنہم-حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کی موجودگی میں جبکہ آپ سن رہے ہوتے تھے کہ اس امت کے سب سے افضل صدیق اکبر، فاروق اعظم اور عثمان ذی النورین-رضی اللہ عنہم-ہیں حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-خود سنتے لیکن انکار نہیں فرماتے تھے

امام ہمام جبل الحفظ بحرطمطام علامۃ الورٰی صاحب کتاب المصطفٰے صلی اللہ علیہ والہ وسلم امیر المؤمنین فی الحدیث سیدنا محمد بن اسماعیل بخاری اور حافظِ اجل حبر اکمل ابو داؤد سلیمان بن اشعث سنجری سجستانی اور محدث کبیر عالم خبیر ابوالقاسم سلیمٰن بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ تعالی علیہم اجمعین باسانید خود ہا حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں:

وَهٰذَا لَفْظُ الطَّبْرَانِيِّ وَهُوَ اَصْرَحُ فِي الرَّفْعِ قَالَ:

كُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ حَيٌّ اَفْضَلُ هَذِهِ الْاُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَيَسْمَعُ ذَالِكَ

رَسُولُ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ فَلَا يُنْكِرُهُ .

المعجم الکبیر:۱۳۱۳۲

یعنی ہم حضور سیدنا رسول اللہ – فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم – کی حیات مبارکہ میں کہا کرتے تھے کہ:

حضور سیدنا نبی کریم – فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم – کے بعد سب امت سے افضل ابوبکر پھر عمر اور پھر عثمان – رضی اللہ عنہم – ہیں۔ حضور سیدنا رسول اللہ – فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم – سنا کرتے تھے لیکن اس کا – افضلیت کا – انکار نہیں فرماتے تھے۔

امام اھل سنت سیدنا اعلیٰ حضرت ۔رحمۃ اللہ علیہ۔ کا عقیدہ
یہ سورج طلوع ہوا نہ غروب کسی ایسے آدمی پر جو سیدنا
صدیق اکبر ۔رضی اللہ عنہ۔ سے افضل و برتر ہو

عبد بن حمید اپنی مسند اور ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیسابوری صحیح مستدرک اور حافظ ابونیم حلیۃ الاولیاء میں اور حافظ محمود بن النجار بچند طرقِ اسناد سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روای، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلٰی اَحَدٍ اَفْضَلَ مِنْ اَبِیْ بَکْرٍ اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ نَبِیٌّ . کنزل العمال:۳۲۶۱۹

نہ طلوع کیا آفتاب نے اور نہ غروب کیا کسی آدمی پر جو ابوبکر رضی اللہ عنہ سے افضل ہو سوا نبی کے۔

امام اھل سنت سیدنا اعلیٰ حضرت – رحمۃ اللہ علیہ – کا عقیدہ
کسی ایسے آدمی پر جو سیدنا صدیق اکبر – رضی اللہ عنہ – سے افضل ہو
یہ سورج طلوع ہی نہیں ہوا

طبرانی سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور سید نا العلمین – فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – فرماتے ہیں:

مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰی اَحَدٍ مِنْکُمْ اَفْضَلَ مِنْ اَبِیْ بَکْرٍ . (المعجم الاوسط:۷۳۰۶)

تم میں کسی ایسے پر آفتاب نہ نکلا جو ابو بکر سے افضل ہو۔

مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین صفحہ نمبر ۱۹۴

طبرانی حضرت اسعد زرارہ رضی اللہ عنہ سے راوی:

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ـ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ قَالَ :

اِنَّ رُوْحَ الْقُدْسِ جِبْرِيْلَ اَخْبَرَنِیْ اَنَّ خَيْرَ اُمَّتِكَ بَعْدَكَ اَبُوْبَكْرٍ المعجم الاوسط: ٦٤٤٨

یعنی حضور سیدنا رسول اللہ- فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- فرماتے ہیں:

بے شک روح القدس جبریل نے مجھے خبر دی کہ بہتر آپ کی امت کے بعد آپ کے ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت -رحمۃ اللہ علیہ- کا عقیدہ
انبیاء کرام -علیہم السلام- کے علاوہ سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ-
سب لوگوں سے بہتر ہیں

طبرانی معجم کبیر اور احمد بن عدی کامل میں حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں حضور خیر البشر علیہ الصلوۃ والتحیۃ فرماتے ہیں:

اَبُوْ بَکْرٍ خَیْرُ النَّاسِ اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ نَبِیٌّ الکامل فی ضعفاء الرجال:۱۴۱۲

ابوبکر سب آدمیوں سے بہتر ہیں سوا انبیا کے۔

مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین صفحہ نمبر ۱۹۵

امام اھل سنت اعلیٰ حضرت -رحمۃ اللہ علیہ- کا عقیدہ
حضرات انبیاء ومرسلین -علیہم السلام- کے تمام صحابہ کرام سے اور
صاحب یٰس سے بھی سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- افضل و برتر ہیں

حاکم حضرت انس رضی اللہ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں:

مَا صَحِبَ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَلَا صَاحِبَ يٰسٓ اَفْضَلَ مِنْ اَبِيْ بَكْرٍ.

کنز العمال:۳۲۵۶۱

انبیاء ومرسلین کے جس قدر صحابی ہیں اور صاحب یٰس (یعنی حبیب نجار جنکا قصہ حق سبحانہ نے یٰس شریف میں ذکر فرمایا اور ان کا جنتی اور مکرم ہونا بیان کیا) ان میں کوئی صدیق رضی اللہ عنہ سے افضل نہیں۔

مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین — صفحہ نمبر ۱۹۵

سیدنا جبریل امین علیہ السلام نے بتایا کہ حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کے بعد اس امت کے والی سیدنا صدیق اکبر ہوں گے اور وہ تمام امت سے افضل ہیں

دیلمی مسند الفردوس میں جناب امیر کرم اللہ تعالی وجہہ سے راوی حضور اکرم الاکرمین صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم فرماتے ہیں:

اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ فَقُلْتُ مَنْ یُّھَاجِرُ مَعِیْ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ وَ ھُوَ یَلِیْ اَمْرَ اُمَّتِکَ مِنْ بَعْدِکَ وَاَفْضَلُ اُمَّتِکَ. کنز العمال: ۳۲۵۸۵

یعنی جبریل امین علیہ الصلوۃ والسلام میرے پاس آئے میں نے کہا میرے ساتھ مدینۂ طیبہ کو کون ہجرت کرے گا کہا ابوبکر اور وہ والی ہونگے امرِ امت کے بعد حضور کے اور وہ حضور کی تمام امت سے افضل ہیں۔

مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین صفحہ نمبر ۱۹۶

امام اھل سنت اعلیٰ حضرت -رحمۃ اللہ علیہ- کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے بعد اس امت میں سب سے بہتر وافضل سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- ہیں

ابن عساکر حضرت مولی المسلمین اسد اللہ الغالب اور حواری رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالی عنھما سے راوی حضور افضل الانبیاء افضل التحیۃ والثنا ارشاد فرماتے ہیں:

خَیْرُ اُمَّتِیْ بَعْدِیْ اَبُوْ بَکْرٍ وَ عُمَرَ کنز العمال:۳۲۶۶۰

بہترین امتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بعد میرے ابوبکر وعمر رضی اللہ عنھما ہیں۔

امام اھل سنت اعلیٰ حضرت -رحمۃ اللہ علیہ- کا عقیدہ
سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- انبیاء ومرسلین کے علاوہ تمام اولین وآخرین، تمام آسمان والوں اور تمام زمین والوں سے افضل وبرتر ہیں

حاکم کنی اور ابن عدی کامل اور خطیب تاریخ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ -سے- روایت کرتے ہیں حضرت خیر البریۃ الصلوۃ والتحیۃ کا ارشاد ہے:

اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ خَیْرُ الْاَوَّلِیْنَ وَ الآخِرِیْنَ وَخَیْرُ اَھْلِ السَّمٰوٰتِ وَ خَیْرُ اَھْلِ الْاَرْضِیْنَ اِلَّا النَّبِیّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ . جمع الجوامع:۱۲۴

ابو بکر وعمر رضی اللہ عنھما بہترین سب اگلوں پچھلوں کے اور بہترین سب آسمان والوں سے اور بہترین سب زمین والوں کے سوا انبیاء ومرسلین علیہم الصلوۃ والسلام کے۔

مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین صفحہ نمبر ۱۹۶

اے ابودرداء! کیاتم اس کے آگے چل رہے ہو جو تم سے افضل و برتر ہے انبیاء و مرسلین کے بعد زمین کی سطح پر اور آسمان کے سایہ میں صدیق اکبر ـ رضی اللہ عنہ ـ سے افضل و برتر کوئی نہیں

وَ ذَكَرَهٗ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ :

رَاٰنِی رَسُوْلُ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ وَ اَنَا اَمْشِیْ اَمَامَ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَ : يَا اَبَا الدَّرْدَاءِ اَتَمْشِیْ اَمَامَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلٰى اَحَدٍ بَعْدَ النَّبِيِّيْنَ وَ الْمُرْسَلِيْنَ اَفْضَلَ مِنْ اَبِیْ بَكْرٍ . قَالَ : وَمِنْ وَجْهٍ آخَرَ :

اَتَمْشِیْ بَيْنَ يَدَیْ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ فَقُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَبُوْبَكْرٍ خَيْرٌ مِنِّی ؟ قَالَ : وَمِنْ اَهْلِ مَكَّةَ جَمِيْعاً . قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَبُوْ بَكْرٍ خَيْرٌ مِنِّی وَ مِنْ اَهْلِ الْحَرَمَيْنِ قَالَ : مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ بَعْدَ النَّبِيِّيْنَ وَ الْمُرْسَلِيْنَ خَيْرٌ وَاَفْضَلُ مِنْ اَبِیْ بَكْرٍ. کنزالعمال:۳۶۱۰۷

خلاصۂ محصل روایات یہ کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے آگے چلتے دیکھا ارشاد فرمایا:

تو اس شخص کے آگے چلتا ہے جس سے بہتر پر آفتا نے طلوع نہ کیا اور ایک روایت میں ہے تو اس کے آگے چلتا ہے جو تجھ سے بہتر ہے آفتاب نے انبیاو مرسلین کے بعد کسی ایسے پر طلوع وغروب نہ کیا وابوبکر رضی اللہ عنہ سے افضل ہو اور ایک میں یوں ہے کیا تو اس کے آگے چلتا ہے جو تجھ سے بہتر ہے اور ابودرداء نے عرض کیا یا رسول اللہ ابوبکر مجھ سے بہتر ہیں فرمایا:

اور تمام اہل مکہ سے عرض کیا: یارسول اللہ ابوبکر مجھ سے بہتر ہیں اور تمام اہل مکہ سے فریاما:

اور تمام اہل مدینہ سے عرض کیا رسول اللہ ابوبکر مجھ سے بہتر ہیں اور تمام اہل مکہ و مدینہ سے فرمایا:

آسمان نے سایہ نہ ڈالا کسی ایسے پر اور زمین نے نہ اٹھایا کسی ایسے کو جو انبیاء مرسلین کے بعد ابوبکر سے بہتر و افضل ہو۔

حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔کی محفل مبارک میں حضرات صحابہ کرام۔رضی اللہ عنہم۔موجود ہوتے ان میں سے کسی میں یہ ہمت و جرآت نہ ہوتی کہ آپ کی طرف نظر اٹھا کر دیکھ سکے سوائے سیدنا صدیق اکبر و سیدنا فاروق اعظم۔رضی اللہ عنہما۔کے کہ یہ دونوں آپ کی طرف دیکھ کر مسکراتے اور آپ ان کی طرف دیکھ کر مسکراتے تھے

مہاجرین وانصار واصحابِ سیدِ ابرار صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے مجلسِ ملائک وانس میں کوئی حضورِ والا کی طرف نگاہ نہ اٹھا سکتا سوا ابوبکر وعمر رضی اللہ عنھما کے کہ یہ حضور کو دیکھتے اور حضور انہیں،

اَلتِّرْمَذِیّ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ :

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ۔ کَانَ یَخْرُجُ عَلٰی اَصْحَابِہٖ مِنَ الْمُھَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَھُمْ جُلُوْسٌ وَفِیْہِ اَبُوْبَکْرٍ وَ عُمَرُ فَلَا یَرْفَعُ اِلَیْھَا اَحَدٌ مِنْھُمْ بَصَرَہٗ اِلَّا اَبُوْ بَکْرٍ وَ عُمَرُ فَاِنَّھُمَا کَانَا یَنْظُرَانِ اِلَیْہِ وَیَنْظُرُ اِلَیْھِمَا وَ یَتَبَسَّمَانِ اِلَیْہِ وَیَتَبَسَّمُ اِلَیْھِمَا۔ سنن الترمذی:۳۶۸۸

سیدنا انس بن مالک -رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے کہ:

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- اپنے صحابہ، مہاجرین وانصار کے پاس تشریف لے جاتے جبکہ وہ بیٹھے ہوتے اور ان میں سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہما- بھی ہوتے تو ان صحابہ کرام میں سے کوئی بھی اپنی نگاہ نہ اٹھا سکتا سوائے سیدنا صدیق اکبر و سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہما- کے یہ دونوں حضور کی طرف دیکھتے اور حضور ان کی طرف دیکھتے یہ دونوں آپ کی طرف دیکھ کر مسکراتے اور آپ ان دونوں کی طرف دیکھ کر مسکراتے۔

مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین صفحہ نمبر ۲۲۱

سیدنا علی مرتضیٰ امیر المؤمنین ۔رضی اللہ عنہ۔ کا ارشاد گرامی:

سیدنا صدیق اکبر ۔رضی اللہ عنہ۔ کا مرتبہ و مقام سب سے بلند و بالا اور حضور سیدنا نبی کریم ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے ہاں سب سے زیادہ معزز اور سب سے زیادہ با اعتماد

امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ الکریم ثنائے صدیق میں فرماتے ہیں:

اَشْرَفُهُمْ مَنْزِلَةً وَ اَكْرَمُهُمْ عَلَيْهِ وَ اَوْثَقُهُمْ عِنْدَهٗ. کما مر فی الحدیث الطویل

یعنی مرتبہ آپ کا سب سے بالا اور دربارِ نبوت میں وجاہت اور حضور ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کو آپ پر وثوق سب سے زیادہ تھا۔

تاریخ مدینہ دمشق (۳۳۹۸)

مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین صفحہ نمبر ۲۲۵

جگر گوشہ سیدنا حسین، سیدنا زین العابدین امام الاتقیاء - رضی اللہ عنہما - کے نزدیک
سیدنا صدیق اکبر - رضی اللہ عنہ - اور سیدنا فاروق اعظم - رضی اللہ عنہ - کا مرتبہ ومقام وہ
تھا جو آج ہے یعنی حضور فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو میں لیٹے ہوئے ہیں

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے سوال ہوا شیخین کی منزلت بارگاہِ رسالت میں کس قدر تھی فرمایا:
جواب ہے وہ دونوں حضور - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے برابر لیٹے ہیں۔

مسند الامام احمد ۴/۹۶
مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین صفحہ نمبر ۲۲۵

حضور سید نا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: اے لوگو! صدیق اکبر نے مجھے کبھی بھی ملال نہ دیا- کبھی بھی پریشان نہ کیا- پس اس کے اس حق کو یاد رکھنا

حجۃ الوداع سے پلٹتے میں خطبہ پڑھا اور بعدِ حمد وثنا ارشاد ہوا:

اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ اَبَابَکْرٍ لَمْ یَسُوْءْ نِیْ قَطُّ فَاعْرِفُوْا لَہٗ ذَالِكَ اَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَاضٍ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِیٍّ وَطَلْحَۃَ وَزُبَیْرَ وَسَعْدٍ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَالْمُھَاجِرِیْنَ الْاَوَّلِیْنَ فَاعْرِفُوْا لَھُمْ ذَالِكَ۔ المعجم الکبیر:۵۶۴۰ رواہ الطبرانی عن سھل

یعنی اے لوگو ابوبکر نے مجھے کبھی ملال نہ دیا سو یہ پہچان رکھو اس کے لئے اے لوگو میں راضی ہوں ابو بکر و عمر و عثمان و علی و طلحہ و زبیر و سعد و عبد الرحمٰن بن عوف و مہاجرینِ اولین سے سو یہ پہچان رکھو ان کے لئے۔

اقول: خطبۂ قریبِ وصال میں ذکرِ صدیق کو سب سے جدا فرمانا پھر سب کے ساتھ انہیں یاد دلانا پھر انکا ذکر سب پر مقدم کرنا دلیلِ تام ہے اس معنی پر کہ حضور کو جس قدر شانِ صدیق سے اعتنا تھا کسی سے نہ تھا اور جو عنایت ان کے اوپر مبذول تھی کسی پر نہ تھی۔

مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین صفحہ نمبر ۲۲۵

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے سیدنا صدیق اکبر - رضی اللہ عنہ - کی وجہ سے ہی انہیں کہا: اپنے بزرگ والد ماجد کو کیوں لائے ہو ہم ہی ان سے جا کر مل لیتے

جب روزِ فتح حضور داخلِ مکہ ہوئے ابوبکر صدیق نے اپنے والدِ ماجد کو حاضر کیا ارشاد ہوا اس پیر کو تم نے گھر ہی میں کیوں نہ چھوڑ دیا کہ ہمیں اس کے پاس جاتے صدیق نے عرض کیا یا رسول اللہ اسی کا حاضر ہونا لائق تھا پھر حضور - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ان کے سینے کو مس کر کے ارشاد فرمایا:

مسلمان ہو جا، مسلمان ہو گئے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ :

فَلَمَّا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ مَكَّةَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَاَتٰى اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِاَبِيْهِ يَقُوْدُهٗ فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ قَالَ : هَلَّا تَرَكْتَ الشَّيْخَ فِيْ بَيْتِهٖ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا آتِيْهِ فِيْهِ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ اَحَقُّ اَنْ يَمْشِيَ اِلَيْكَ مِنْ اَنْ تَمْشِيْ اَنْتَ اِلَيْهِ فَاَجْلَسَهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ مَسَحَ صَدْرَهٗ ثُمَّ قَالَ :

اَسْلِمْ فَاَسْلَمَ الحدیث مسند الامام احمد:۲۷۰۲۳

محمد بن اسحاق نے فرمایا:

جب حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- فتح مکہ کے روز- مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو مسجد حرام میں داخل ہوئے تو سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- اپنے والد گرامی کو لیکر ان کے آگے آگے آئے پس جب حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے دیکھا تو فرمایا:

ان بزرگوں کو اپنے گھر میں ہی کیوں نہ رہنے دیا حتی کہ میں ان کے پاس آتا تو سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- نے عرض کی:

یارسول اللہ! وہ زیادہ حقدار ہیں کہ وہ آپ کی بارگاہ میں چل کر آئیں اس سے کہ آپ ان کے پاس چل کر جائیں پھر آپ نے انہیں حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے سامنے بٹھا دیا پھر حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ان کے سینہ پر ہاتھ پھیرا پھر فرمایا:

اسلام لے آیئے تو وہ اسلام لے آئے۔

-☆-

اقول: یہ اعزاز واکرام ابوقحافہ کے لئے نہ تھا کہ وہ تو اس وقت مسلمان بھی نہ ہوئے تھے اور جب ہوئے تو طلقا سے تھے مہاجر نہ انصاری، غرض اس وقت تک اپنی ذات میں کوئی امر باعثِ تعظیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نہ رکھتے تھے نہ مؤلفۃ القلوب سے تھے کہ بنظرِ استحالت ارشاد ہوا نہ فتحِ مکہ کے بعد تالیف قلوب کا صیغہ رہا لوگ الحمد اللہ دین خدا میں خود فوج فوج داخل ہونے لگے اور جو پیری کا لحاظ کیجیئے تو ہزاروں بڈھے مسلمان ہوئے انہیں کی کیا خصوصیت تھی، پس ثابت ہو گیا کہ یہ تعظیم درحقیقت صدیق اکبر کی تھی نہ سیدنا ابوقحافہ رضی اللہ عنھما کی۔

مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین صفحہ نمبر ۲۲۶

امام اھل سنت اعلیٰ حضرت-رحمۃ اللہ علیہ-کا عقیدہ

فرشتوں میں آسمان میں جبریل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام ہیں، انبیاء کرام میں سیدنا نوح علیہ السلام اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام ہیں ایسے ہی اس امت میں سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-اور سیدنا فاروق اعظم-رضی اللہ عنہ-ہیں

ارشاد فرماتے-ہیں-:

آسمان میں وہ فرشتے ہیں ایک شدت کا حکم کرتا ہے دوسرا نرمی کا اور دونوں صواب پر ہیں اور جبریل ومیکائیل کا ذکر فرمایا دو نبی ہیں ایک نرمی کا حکم دیتا ہے اور دوسرا آمر شدت اور دونوں حق پر ہیں ارشاد ہوا میرے دو یار ہیں ایک نرمی کا حکم دیتا ہے اور دوسرا شدت اور دونوں حق پر ہیں اور ابوبکر وعمر کا ذکر فرمایا:

اَلطَّبْرَانِیُّ بِسَنْدٍ حَسَنٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ ۔رضی اللہ عنہا ۔ عَنِ النَّبِیِّ ۔ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ قَالَ :

اِنَّ فِی سَمَاءٍ مَلَکَیْنِ اَحَدُهُمَا یَاْمُرُ بِشِدَّةٍ وَالآخَرُ بِاللِّیْنِ وَ کُلٌّ مُصِیْبٌ وَذَکَرَ جِبْرِیْلَ وَ مِیْکَائِیْلَ وَنَبِیَّانِ اَحَدُهُمَا یَاْمُرُ بِاللِّیْنِ وَ الآخَرُ یَاْمُرُ بِالشِّدَّةِ وَ کُلٌّ مُصِیْبٌ

وَ ذَكَرَ اِبْرَاهِيمَ وَنُوْحاً وَلِى صَاحِبَانِ اَحَدُهُمَا يَاْمُرُ بِاللِّيْنِ وَ الآخَرُ بِالشِّدَّةِ وَ كُلٌّ مُصِيْبٌ وَ ذَكَرَ اَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ. المعجم الکبیر للطبرانی:۷۱۵

اس سے زیادہ منزلت کیا ہوگی کہ حضور نے ان کو دو فرشتوں مقرب اور دو پیغمبر الولوالعزم سے تشبیہ دی اور جو لفظ ان کے حق میں ارشاد ہوئے ان کے لئے بھی فرمائے۔

امام اھلِ سنت اعلیٰ حضرت -رحمۃ اللہ علیہ- کا عقیدہ

سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- کو عظیم الشان مرتبہ ومقام نصیب ہوا کہ حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم- دن میں دو مرتبہ ان کے گھر تشریف لاتے تھے

حضورِ والا -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم- کا معمول تھا کہ ہر روز صبح وشام دو بار صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- کے گھر تشریف لے جاتے اور یہ وہ مرتبہ ومقام ہے جو نہایت نہیں رکھتا۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : لَمْ اَعْقِلْ اَبَوَيَّ قَطُّ اِلَّا وَهُمَا يَدِيْنَانِ الدِّيْنَ وَ لَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ اِلَّا يَاْتِيْنَا فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَّعَشِيَّةً.

سیدہ عائشہ صدیقہ ام المؤمنین -رضی اللہ عنہا- سے مروی ہے کہ:

میں نے جب سے ہوش سنبھالی تو اپنے والدین کو اس دین -دین اسلام- پر کاربند پایا ھم پر کوئی دن ایسا نہ گزرتا، دن کے دونوں اطراف صبح وشام کہ حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم- ہمارے ہاں تشریف نہ لاتے۔

صحیح البخاری:۴۷۶

مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین صفحہ نمبر ۲۲۷

سیدنا اعلیٰ حضرت امام اھل سنت-رحمۃ اللہ علیہ-کا عقیدہ

جب بھی ضرورت پیش آتی حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-اپنے صحابہ کرام-رضی اللہ عنہم-میں سے جس سے چاہتے گفتگو فرماتے لیکن سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-سے بغیر کسی وجہ وسبب کے روزانہ گفتگو فرماتے اے عقل سلیم بتا یہ نہایت قرب نہیں تو اور کیا ہے

اللہ جل جلالہ نے اپنے حبیب کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-کو انتہا درجہ کی رحمت و شفقت کے ساتھ متصف فرمایا یہاں تک کہ فرمایا ہے:

وَ مَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ سورۃ الانبیاء:۱۰۷ اور فرماتا ہے: فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ (سورۃ آل عمران،:۱۵۹)

اس باعث سے حضور والا ہر قاصی و دانی سے نہایت اخلاق کے ساتھ پیش آتے اور باوجود اس جلالتِ شان کے جس کا نظیر غیر متصور ہے سب سے بلطف وعنایت خطاب فرماتے مگر یہ امر غالباً اوروں کے ساتھ بے وجہ نہ ہوتا مثلاً مخاطب نے کچھ سوال کیا اس کا جواب ارشاد ہوا یا کسی خدمت پر اسے مامور کرنا ہوا یا

جس بات کا ذکر ہے اس کی ذات سے علاقۂ خاصہ رکھتی تھی یا بنا پر ہدایت و نصیحت ارشاد ہوا

الی غیر ذلك من وجوه الداعیة

بخلاف حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کہ ان سے وجہ اور بے وجہ کوئی تعلق انکار ہو یا نہ ہو خطاب فرمایا جاتا اور بات کہنے کے لئے تمام حاضرین خدمت سے وہی مخصوص کئے جاتے، اے عقلِ سلیم تو بتا اگر یہ نہایت قرب نہیں تو کیا ہے۔

بریدہ اسلمی کو جب حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔نے دیکھا ارشاد ہوا تو کون ہے؟ عرض کیا بریدہ حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔نے صدیق کی طرف التفات کر کے فرمایا:

اے ابوبکر ہمارا کام خنک ہوا اور بن گیا، پھر پوچھا کس قبیلہ سے بریدہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا سلم سے حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔نے صدیق سے فرمایا:

ہم سلامت رہے پھر فرمایا: کس کی اولاد سے عرض کیا بنی سہم سے فرمایا تیرا حصہ نکل گیا۔

اَخْرَجَ اَبُوْ عَمْرٍ فِی الْاِسْتِیْعَابِ عَنْ بُرَیْدَةَ الْاَسْلَمِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا تَلَقَّی النَّبِیَّ ۔ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ بُرَیْدَةَ الْاَسْلَمِیُّ فِیْ سَبْعِیْنَ رَاکِباً مِنْ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ مِنْ بَنِیْ سَهْمٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ۔ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔:

مَنْ اَنْتَ ؟ قَالَ : اَنَا بُرَیْدَةُ فَالْتَفَتَ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ فَقَالَ : یَا اَبَا بَکْرٍ بَرْدَ اَمْرُنَا وَ صَلُحَ ثُمَّ قَالَ : مِمَّنْ اَنْتَ ؟ قَالَ : مِنْ اَسْلَمَ قَالَ لِاَبِیْ بَکْرٍ سَلِمْنَا قَالَ ثُمَّ قَالَ لِیْ مِنْ بَنِیْ مَنْ قُلْتُ مِنْ بَنِیْ سَهْمٍ قَالَ خَرَجَ سَهْمُكَ.

الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب: ۱/۶۳

روزِ بدر ارشاد ہوا اللہ نے اپنی مدد اتاری اور ملائکہ نازل ہوئے مژدہ ہوا اے ابوبکر میں نے جبریل کو دیکھا کہ زمین وآسمان کی بیچ میں ایک گھوڑی کو کھینچتا ہے جب زمین پر آیا سوار ہوا پھر ایک ساعت مجھے نظر

نہ آیا پھر جو میں نے دیکھا تو اس کے ہونٹوں پر غبار تھا یعنی قتا کیا،

عَنْ مُوْسٰی بْنِ عُقْبَةَ فِیْ قِصَّةِ بَدْرٍ ۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ۔ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔:

قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ نَصْرَهٗ وَنَزَلَتِ الْمَلاَئِكَةُ اَبْشِرْ یَااَبَابَكْرٍ فَاِنِّیْ قَدْ رَاَیْتُ جِبْرِیْلَ یَقُوْدُ فَرْساً بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَلَمَّا هَبَطَ اِلَی الْاَرْضِ جَلَسَ عَلَیْهَا فَتَغَیَّبَ عَلَیَّ سَاعَةً ثُمَّ رَاَیْتُ عَلٰی شَفَتَیْهِ غُبَاراً.

الدر المنثور، سورۃ الانفال:۹

مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین صفحہ نمبر ۲۲۹-۲۲۸

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت۔رحمۃ اللہ علیہ۔کا عقیدہ
میمنہ میسرہ سے افضل
جبریل میکائیل سے افضل علیہما السلام
صدیق اکبر علی مرتضیٰ سے افضل۔رضی اللہ عنہما۔

روزِ بدر میمنۂ لشکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو عطا ہوا اور جبریل ہزار فرشتے لے کر ان کی طرف نازل ہوئے اور میسرہ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کو اور میکائیل ان کی جانب۔

عَنْ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجْهَهٗ قَالَ:
نَزَلَ جِبْرِيْلُ فِيْ اَلْفٍ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ عَنْ مَيْمَنَةِ النَّبِيِّ ۔صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ۔وَ فِيْهَا اَبُوْ بَكْرٍ وَنَزَلَ مِيْكَائِيْلُ عَنْ مَيْسَرَةِ النَّبِيِّ ۔صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ۔وَ اَنَا فِى الْمَيْسَرَةِ.

مسند ابی یعلیٰ:۳۳۵

اقول:

میمنہ اور میسرہ کا فرق اور جبریل اور میکائیل سے افضل ہونا کسے معلوم نہیں ؤہنی جانب اسی کو دیں گے جس کا اعزاز زیادہ ہوگا اور افضل الملٰئکۃ کو اسی کی طرف بھیجیں گے جس کا فضل غالب ہوگا۔

اے صدیق وفاروق! میرے بعد تم پر کوئی حکومت نہ کرے

حضور سیدنا رسول اللہ۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ شیخین سے ارشاد فرماتے ہیں:

لَا یَتَامَّرُ عَلَیْکُمَا اَحَدٌ بَعْدِیْ .

تم پر کوئی حکومت نہ کرے گا بعد میرے،

اخرجه ابن سعد عن بطام بن اسلم یہ امر جس قدر کمالِ منزلت پر دال ہے پُر ظاہر۔

مصنف ابن ابی شیبۃ: ۳۲۶۱۸

مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین صفحہ نمبر ۲۴۱

سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہما- نماز میں پہلی صف میں حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے دائیں جانب کھڑے ہوتے تھے

سرورِ عالم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- نماز پڑھاتے اور ابوبکر وعمر صفِ اول میں حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے دہنی جانب کھڑے ہوتے۔

اَخْرَجَ اَبُوْ دَاؤٗدُ وَالْحَاکِمُ عَنْ اَبِیْ رَمْثَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

کَانَ اَبُوْ بَکْرٍ وَ عُمَرُ یَقُوْمَانِ فِی الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ عَنْ یَمِیْنِہٖ. الحدیث

اقول نماز بارگاہِ بے نیاز ہے اور مقامِ مناجات وراز، اعمالِ حسنہ کے تاج، اور مسلمانوں کی معراج شیخین کا ایسی جگہ حضور فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے قریب داہنی کھڑے ہونا کمالِ قرب پر دلیل ہے۔

ثم اقول صحابہ حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے دہنی طرف کھڑے ہونے میں جہدِ تام کرتے کہ حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- اول اسلام جو پھیریں تو پہلے چہرۂ اقدس ہماری طرف ہو، شیخین کو یہ مقام عطا ہونا کہہ رہا ہے کہ وہ سب سے زیادہ اس شرف کے لائق تھے۔

سنن ابی داود: ۱۰۰۷

مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین صفحہ نمبر ۲۴۲-۲۴۱

سیدنا علی مرتضٰی خلیفہ راشد -رضی اللہ عنہ- کی گواہی کہ سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم- سے چال، ڈھال، رحمت اور فضل میں سب سے زیادہ مشابہ تھے

اقول مُسْتَعِیْناً بِاللّٰہِ اگر اس دعوی پر دلیلِ اجمالی درکار ہے تو امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ کا حدیثِ طویل مذکورِ سابقہ میں یہ فرمانا

كُنْتَ اَشْبَهَهُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ـ هَدْياً وَسَمْتاً وَرَحْمَةً وَفَضْلاً .

کافی، یعنی اے ابوبکر آپ سب سے زیادہ مشابہ تھے حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم- سے چال، ڈھال اور رحمت وفضل میں۔

البحر الزخار (۹۲۸)

مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین صفحہ نمبر ۲۴۸-۲۴۷

سیدنا امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت -رحمۃ اللہ علیہ- المتوفی 150ھ کا عقیدہ
حضرات انبیاء کرام -علیہم السلام- کے بعد سب سے افضل
سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- ہیں

وَاَفْضَلُ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِیِّیْنَ عَلَیْھِمُ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ اَبُوْبَکْرِ الصِّدِّیْقُ .

انبیائے کرام کے بعد تمام انسانوں سے افضل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

فقہ اکبر صفحہ ۹۲

سیدنا علی مرتضٰی خلیفہ راشد - رضی اللہ عنہ - محدث دارقطنی المتوفی 385ھ اور محدث ابن حجر مکی - رحمۃ اللہ علیہما - المتوفی 974ھ کا عقیدہ

اس امت میں سب سے بہتر وافضل سیدنا صدیق اکبر پھر سیدنا فاروق اعظم - رضی اللہ عنہما - ہیں

محدث دارقطنی رحمہ اللہ نے اس حدیث کی تخریج کی ہے:

اَنَّ اَبَا جُحَيْفَةَ كَانَ يَرىٰ عَلِيًّا اَفْضَلَ الْاُمَّةِ فَسَمِعَ اَقْوَامًا يُخَالِفُوْنَهُ فَحَزِنَ حُزْنًا شَدِيْداً فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ بَعْدَ اَنْ اَخَذَ بِيَدِهٖ وَاَدْخَلَهُ بَيْتَهُ مَا اَحْزَنَكَ يَا اَبَا جُحَيْفَةَ ؟ فَذَكَرَ لَهُ الْخَبَرَ فَقَالَ : اَلَا اُخْبِرُكَ بِخَيْرِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَيْرُهَا اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ فَاَعْطَيْتُ اللّٰهَ عَهْداً اَنْ لَا اَكْتُمَ هٰذَا الْحَدِيْثَ بَعْدَ اَنْ شَافَهَنِيْ بِهٖ عَلَى مَا بَقِيْتُ .

کہ ابو جحیفہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو افضل الامت جانتے تھے انہوں نے سنا کہ لوگ اس رائے میں ان

الصواعق المحرقہ ۶۰

کے مخالف ہیں انہیں شدید حزن وملال ہوا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کا ہاتھ پکڑا اور گھر کے اندر لے جا کر پوچھا کہ تم کیوں غمگین ہو؟ انہوں نے لوگوں کی مخالفت کے بارے میں بتایا اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں تمہیں بتاتا ہوں کہ امت میں سب سے بہت کون ہے اس امت میں سب سے بہتر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں ابوجحیفہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں اس حدیث کو چھپاؤں گا نہیں کیونکہ یہ حدیث میں نے بالمشافہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنی ہے۔

-☆-

سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-خیر کی 360 خصلتوں کے جامع تھے کہ اگر کسی میں ان میں سے ایک بھی ہو وہ جنت جائے گا

اللہ جل جلالہ نے سید المرسلین صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو جامعِ فضائل کیا کوئی خوبی وکمال اگلے انبیاء کو نہ ملا کہ اس کی مثل یا اس سے امثل حضور کو عطا نہ ہوا

قَالَ الْقَاضِی فِی الشِّفَا وَقَسْطَلَانِیٌّ فِی الْمَوَاھِبِ وَغَیْرُھُمَا فِی غَیْرِھِمَا

اسی طرح صدیق اکبر کو جامع خیر کیا کہ سید المرسلین-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- ارشاد فرماتے ہیں:

خیر کی تین سو ساٹھ خصلتیں جب خدا بندے سے ارادہ بھلائی کا فرماتا ہے ان میں سے ایک عطا کرتا ہے کہ وہ اسے جنت میں لے جاتی ہے، صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان میں سے مجھ میں بھی کوئی خصلت ہے، ارشاد ہوا:

شادمانی تیرے لئے اے ابوبکر تو ان سب کا جامع ہے۔

تاریخ مدینہ دمشق (۱۰۳/۳۰)

سیدنا علی مرتضیٰ -رضی اللہ عنہ- کا سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- کو خراج عقیدت
اے صدیق اکبر! آپ حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے
دوست، مونس، مرجع کار اور معتمد علیہ تھے آپ نے اس وقت سرکار کی تصدیق کی
جب لوگوں نے انہیں جھٹلایا آپ نے اس وقت غمخواری کی جب لوگوں نے بخل کیا
مصائب وآلام کے وقت آپ حضور کے ساتھ رہے جب لوگ آپ کو چھوڑ گئے

امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ حدیث جامع میں کہ سابق بالاستعاب مروی ہوئی فرماتے ہیں:

يَرْحَمُكَ اللّٰهُ يَا اَبَابَكْرٍ كُنْتُ اَلِفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ وَاُنْسَهٗ وَمُسْتَرْجِعَهٗ وَثِقَتَهٗ كُنْتَ اَحْوَطَهُمْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ صَدَقْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ حِيْنَ كَذَبَهُ النَّاسُ وَوَاسَيْتَهٗ حِيْنَ بَخِلُوْا وَقُمْتَ بِهٖ عِنْدَ الْمَكَارِهِ حِيْنَ عَنْهُ فَقَدُوا وَصَحِبْتَهٗ فِى الشِّدَّةِ .

البحر الزخار بمسند البزار (۹۲۸)

اے ابوبکر رضی اللہ عنہ خدا آپ پر رحمت کرے آپ حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم- کے دوست تھے اور ان کے مونس ومرجعِ کار معتمد علیہ محافظِ رسرور عالم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم- میں آپ کے برابر کوئی نہ تھا آپ نے ان کی تصدیق کی جب لوگوں نے جھٹلایا اور غمخواری کی جب اوروں نے بخل کیا مکروہات میں ان کی خدمت پر قائم ہوئے جب لوگ انہیں چھوڑ کر بیٹھ رہے اور مصیبتوں میں ان کا ساتھ دیا۔

سیدنا ملاعلی قاری - رحمۃ اللہ علیہ - المتوفی 1014ھ کا حسنِ اعتقاد

حضور سیدنا نبی کریم فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بعد شیخین کریمین یعنی سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کی اطاعت کا حکم ارشاد فرمانا انکی تعریف وتوصیف کو متضمن ہے اور ان کے حسنِ سیرت اور ان کے باطن کی پاکیزگی کا اعلان ہے اور اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ دونوں یکے بعد دیگرے آپ کے خلفاء ہوں گے

اِقْتَدُوا بِالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ .

هٰذَا اَمْرٌ بِطَاعَتِهِمَا مُتَضَمِّنٌ ثَنَائُهٗ عَلَیْهِمَا وَمُؤَذِّنٌ بِحُسْنِ سِیْرَتِهِمَا وَصِدْقِ سَرِیْرَتِهِمَا وَمُشِیْرٌ اِلٰی اَنَّهُمَا یَکُوْنَانِ خَلِیْفَتَیْهِ مِنْ بَعْدِهٖ .

حضور سیدنا رسول اللہ - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کا اطاعت شیخین کا حکم دینا ان کی تعریف کو بھی متضمن ہے اس میں ان کی سیرت اور کردار حسن کا بھی اعلان ہے۔ آپ کا یہ فرمان اس بات کا اشارہ ہے کہ ابوبکر اور عمر - رضی اللہ عنہما - دونوں آپ کے بعد خلیفہ ہوں گے۔

شرح شفاء شریف ۹۲

سیدنا علی مرتضٰی۔ رضی اللہ عنہ۔ کا عقیدہ

اے ابوبکر۔ رضی اللہ عنہ۔ حضور سیدنا رسول اللہ۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ نے آپ کو آگے کیا، اب کون ہے جو آپ کو پیچھے کر سکے

ایام مرض میں تین روز کی نمازیں اور بقول بعض سترہ نمازیں صدیق اکبر نے پڑھائیں جو حضور ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ کے ارشاد مکرر اور اصرار مؤکد سے امام بنائے گئے اس پر علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ نے جناب ابوبکر سے مخاطب ہو کر فرمایا:

قَدَّمَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ۔ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ فَمِنَ الَّذِیْ یُؤَخِّرُكَ ؟ .

تمہیں حضور سیدنا رسول اللہ۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ نے مقدم کیا ہے پھر کون ہے جو پیچھے کرے۔

تصفیہ مابین سنی وشیعہ صفحہ ۳۴، ۳۵

سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- کی امامت معمولی امامت نہ تھی بلکہ حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم- کے عین وصال کے وقت یہ تفویض خلافت تھی جسے سیدنا علی مرتضیٰ -رضی اللہ عنہ- نے خود تسلیم فرمایا ہے

حضرت حسن بصری حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم- نے ابوبکر کو مقدم کیا اور لوگوں کو نماز پڑھوائی اور میں وہاں موجود تھا غیر حاضر نہیں تھا، میں تندرست تھا بیمار نہیں تھا۔ چونکہ آپ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم- کا منشاء یہ تھا اس لئے ہم سب اپنی دنیا کیلئے بھی اس آدمی پر راضی ہوئے جس کو اللہ اور اس کے رسول -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم- نے اپنی رضا سے ہمارے لئے دینی پیشوا بنایا یعنی ہم ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ- کی خلافت پر راضی ہوئے۔ آگے فرماتے ہیں:

اس سے معلوم ہوا کہ امامت ابوبکر معمولی امامت نہ تھی بلکہ حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ واٰلہ

تصفیہ مابین سنی وشیعہ صفحہ ۳۴،۳۵

وسلم۔ کے اصرار خصوصاً اس دنیا سے عین وصال کے وقت سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ تفویض خلافت تھی جس کو علی کرم اللہ وجہہ نے جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے خود بھی تسلیم فرمایا مزید فرمایا:

ان روایات مصدقہ اور امور مذکورہ بالا سے اس بات کو قوی امکان ظاہر ہوتا ہے کہ مطالبہ قرطاس وسامان کتابت صدیق اکبر کی خلافت کیلئے سند لکھنے کو تھا۔

تمام صحابہ کرام بشمول سیدنا علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو افضل امت جانتے تھے اور ان کے برابر کسی کو نہیں جانتے تھے

حضرت امام اھل سنت مولانا الشاہ احمد رضا خاں بریلوی ۔ رحمۃ اللہ علیہ ۔ نقل فرماتے ہیں:

حضرت سید المؤمنین امام المتقین عبداللہ بن عثمان ابی بکر صدیق اکبر و جناب امیر المؤمنین امام العادلین ابوحفص عمر بن الخطاب فاروق اعظم ۔ رضی اللہ عنہما وارضھما ۔ کا جناب مولیٰ المؤمنین ام الواصلین ابوالحسن علی بن ابی طالب مرتضٰی اسد اللہ کرم اللہ وجہہ بلکہ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے افضل و بہترین امت اجماعیہ ہے ۔ اصحاب رسول اللہ ۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ کے سادات امت اور مقتدایان ملت وحاملان وناصران بزم رسالت ہیں ۔ قرآن مجید خود صاحب قرآن کی زبان سے سنا اور اسباب فضل و کرامت کو بچشم خود مشاہدہ کیا، دربار نبوت میں لوگوں کے قرب و وجاہت اور اس میں باہمی امتیاز و تفاوت سے جو آگہی انہیں حاصل ہے وہ دوسرے کو میسر نہیں، بالاتفاق انہیں افضل امت جانتے اور ان کے برابر کسی کو نہیں مانتے ۔

مطلع القمرین

علامہ ابن قدامہ مقدسی المتوفی 620ھ کا عقیدہ
حضرات انبیاء کرام اور رسولان عظام علیہم السلام کے بعد صدیق اکبر
-رضی اللہ عنہ- سے بڑھ کر افضل آدمی پر سورج طلوع ہوا نہ غروب

رَوَی اَبُوالدَّرْدَاءِ ۔ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۔ عَنِ النَّبِیِّ ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّمَ۔ اَنَّہُ قَالَ :

مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ بَعْدَ النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ عَلٰی اَفْضَلَ مِنْ اَبِیْ بَکْرٍ .

سیدنا ابودرداء -رضی اللہ عنہ- حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے بیان کرتے ہیں کہ حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے فرمایا:

مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ بَعْدَ النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ عَلٰی اَفْضَلَ مِنْ اَبِیْ بَکْرٍ .

انبیاء ومرسلین کے بعد ابوبکر سے بڑھ کر افضل آدمی پر سورج کبھی طلوع ہوا ہے نہ غروب۔

عقائد سلف صالحین ترجمہ لمعۃ الاعتقاد صفحہ ۱۸۲

سیدنا امام احمد بن حنبل-رحمۃ اللہ علیہ-المتوفی 241ھ کا ارشاد گرامی:
حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کے بعد سب سے بہتر وافضل سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-ہیں

قَالَ الْاِمَام اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَل ۔ رَحِمَهُ اللّٰهُ ۔ :

خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ ثُمَّ عَلِيٌّ ۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۔ .

ترجمة الحديث:

سیدنا احمد بن حنبل-رحمۃ اللہ علیہ-نے فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کے بعد لوگوں میں سب سے بہتر سیدنا ابوبکر صدیق-رضی اللہ عنہ-پھر سیدنا عمر فاروق-رضی اللہ عنہ-پھر سیدنا عثمان ذی النورین-رضی اللہ عنہ-پھر سیدنا علی المرتضٰی-رضی اللہ عنہ-ہیں۔

الجامع العلوم الامام احمد ۳/۳۸

طبقات الحنابلة ۲/۳۳۹-۳۴۳

امام اھل سنت سیدنا احمد بن حنبل۔رحمۃ اللہ علیہ۔المتوفی 241ھ کا فرمانِ ذیشان جو آدمی سیدنا علی مرتضیٰ۔رضی اللہ عنہ۔کو سیدنا صدیق اکبر۔رضی اللہ عنہ۔سے افضل جانے وہ بُرا آدمی ہے نہ اس سے میل جول رکھئے نہ اس کے پاس بیٹھئے

قَالَ الْخَلَّالُ : اَخْبَرَنِیْ عَلِیُّ بْنُ عِیْسٰی اَنَّ حَنْبَلاً حَدَّثَھُمْ قَالَ : سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِاللّٰہِ یَقُوْلُ :

مَنْ زَعَمَ اَنَّ عَلِیًّا اَفْضَلَ مِنْ اَبِیْ بَکْرٍ فَھُوَ رَجُلُ سُوْءٌ لَا نُخَالِطُہٗ ، وَلَا نُجَالِسُہٗ .

جناب حنبل نے فرمایا کہ میں نے سنا سیدنا احمد بن حنبل۔رضی اللہ عنہ۔فرمارہے تھے:

جس نے یہ گمان کیا کہ سیدنا علی المرتضیٰ۔رضی اللہ عنہ۔سیدنا صدیق اکبر۔رضی اللہ عنہ۔سے افضل وبرتر ہیں تو وہ بُرا آدمی ہے، ھم اس سے نہ میل جول رکھتے ہیں اور نہ اس کو اپنے پاس بٹھاتے ہیں۔

الجامع لعلوم الامام احمد جلد۴ صفحہ۳۲۰

السنۃ للخلال (۱/۳۷۷)

سیدنا ایوب سختیانی -رحمۃ اللہ علیہ- کا عقیدہ

سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- سے محبت کرنے والے نے اپنے دین کو قائم کرلیا سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہ- سے محبت کرنے والے نے اپنا نجات کا راستہ واضح کرلیا، سیدنا عثمان ذی النورین -رضی اللہ عنہ- سے محبت کرنے والا اللہ تعالیٰ کے نور سے منور ہو گیا، سیدنا علی مرتضیٰ -رضی اللہ عنہ- سے محبت کرنے والے نے اسلام کے مضبوط کڑے کو تھام لیا، جس نے حضرات صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- کی تعریف وتوصیف کی وہ منافقت سے پاک ہو گیا اور جس نے ان میں سے کسی ایک کی تنقیص کی وہ بدعتی، سنت اور سلفِ صالحین کا مخالف ہے اور جب تک وہ تمام صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- سے محبت نہ کرے گا اس کا کوئی بھی عمل آسمان کی طرف بلند نہ ہوگا

قَالَ اَیُّوْبُ السَّخْتِیَانِیُّ :

مَنْ اَحَبَّ اَبَا بَکْرٍ فَقَدْ اَقَامَ الدِّیْنَ ، وَمَنْ اَحَبَّ عُمَرَ فَقَدْ اَوْضَحَ السَّبِیْلَ ،

وَمَنْ اَحَبَّ عُثْمَانَ فَقَدِ اسْتَضَاءَ بِنُوْرِ اللّٰهِ ، وَمَنْ اَحَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ اَخَذَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ، وَمَنْ اَحْسَنَ الثَّنَاءِ عَلٰى اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَدْ بَرِئَ مِنَ النِّفَاقِ ، وَمَنِ انْتَقَصَ اَحَدًا مِنْهُمْ فَهُوَ مُبْتَدِعٌ مُخَالِفٌ لِلسُّنَّةِ وَالسَّلْفُ الصَّالِحِ ، وَاَخَافُ اَنْ لَا يَصْعَدَ لَهُ عَمَلٌ اِلَى السَّمَاءِ حَتّٰى يُحِبَّهُمْ جَمِيْعًا وَيَكُوْنَ قَلْبُهُ سَلِيْمًا .

جناب ایوب سختیانی ـ رحمۃ اللہ علیہ ـ نے فرمایا:

جس نے سیدنا ابوبکر صدیق ـ رضی اللہ عنہ ـ سے محبت کی اس نے دین کو قائم رکھا، جس نے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے محبت کی اس نے صراطِ مستقیم کو واضح کر دیا، جس نے سیدنا عثمان ذی النورین ـ رضی اللہ عنہ ـ سے محبت کی وہ اللہ کے نور سے منور ہو گیا، جس نے سیدنا علی مرتضیٰ ـ رضی اللہ عنہ ـ سے محبت کی اس نے ـ اسلام کے ـ مضبوط کڑے کو تھام لیا اور جس نے حضور سیدنا محمد مصطفیٰ ـ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ـ کے صحابہ کرام کی احسن طریقہ سے تعریف وتوصیف کی وہ نفاق سے بری ہو گیا۔ جس نے ان صحابہ کرام ـ رضی اللہ عنہم ـ میں سے کسی ایک کی بھی تنقیص کی وہ بدعتی اور سنتِ مبارکہ اور سلفِ صالحین کا مخالف ہے اور مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ اس کا کوئی عمل آسمان کی طرف نہ اٹھ سکے گا حتی کہ وہ ان تمام سے محبت کرے اور اس کا دل ان سے متعلق ہر قسم کی بدعقیدگی وبدگمانی سے سلامتی میں ہو۔

الشفاء بتعریف حقوق المصطفی ـ صلی اللہ علیہ وسلم ـ صفحہ ۵۳۷

علامہ ابن قدامہ مقدسی المتوفی 620ھ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی ونفسی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے بعد خلافت عظمیٰ کے حقدار سیدنا صدیق اکبر- رضی اللہ عنہ- ہیں کیونکہ آپ امت میں سب سے افضل اسلام لانے میں سب سے اول اور حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی ونفسی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے آپ کو تمام صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- کی موجودگی میں امامت کیلئے آگے کر دیا آپ کو خلافت میں مقدم کرنے اور بیعت کرنے میں تمام صحابہ کرام کا اجماع ہو گیا

وَهُوَ اَحَقُّ خَلْقِ اللّٰهِ بِالْخَلَافَةِ بَعْدَ النَّبِيِّ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ لِفَضْلِهٖ وَسَابِقَتِهٖ ، وَتَقْدِيْمِ النَّبِيِّ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ لَهُ فِي الصَّلَاةِ عَلٰى جَمِيْعِ الصَّحَابَةِ ـ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ـ وَاِجْمَاعُ الصَّحَابَةِ عَلٰى تَقْدِيْمِهٖ وَمُبَايَعَتِهٖ ، وَلَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَجْمَعَهُمْ عَلٰى ضَلَالَةٍ .

لمعۃ الاعتقاد للمقدسی صفحہ ۱۸۱

حضور سید نا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی وفات کے بعد ابو بکر ہی خلافت کے سب سے زیادہ مستحق اور اھل تھے کیونکہ وہ امت میں سب سے افضل اور سب سے پہلے اسلام لانے والے ہیں اور حضور سید نا نبی کریم -فداہ ابی وامی ونفسی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے نماز پڑھانے کیلئے اپنی زندگی میں انہی کو آگے بڑھایا اور اس طرح تمام صحابہ پر آپ کو ترجیح دے دی پھر انہیں خلافت پر مقدم کرنے اور ان کی بیعت کرنے پر تمام صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- کا اجماع ثابت ہے اور اللہ تعالیٰ صحابہ جیسی عظیم جماعت کو ضلالت پر اکٹھا نہیں کرتا۔

الامام ابن قدامہ مقدسی المتوفی 620ھ کا عقیدہ

وَاَفْضَلُ اُمَّتِہٖ اَبُوْبَکْرٍ الصِّدِّیْقُ ، ثُمَّ عُمَرُ الْفَارُوْقُ ، ثُمَّ عُثْمَانُ ذُوالنُّوْرَیْنِ ، ثُمَّ عَلِیٌّ الْمُرْتَضٰی ـ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ ـ لِمَا رَوٰی عَبْدُاللّٰہِ بْنُ عُمَرَ ـ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا ـ قَالَ :

کُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ ـ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ـ حَیٌّ : اَفْضَلُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃَ بَعْدَ نَبِیِّھَا اَبُوْبَکْرٍ ، ثُمَّ عُمَرُ ، ثُمَّ عُثْمَانُ ، ثُمَّ عَلِیٌّ ، فَبَلَغَ ذَالِکَ النَّبِیَّ ـ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ـ فَلَا یُنْکِرُہٗ .

حضور - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی امت میں سب سے افضل ابوبکر الصدیق - رضی اللہ عنہ - ہیں پھر سیدنا عمر فاروق - رضی اللہ عنہ، پھر سیدنا عثمان ذی النورین - رضی اللہ عنہ - پھر سیدنا علی المرتضٰی - رضی اللہ عنہ - اس کی دلیل سیدنا عبداللہ بن عمر - رضی اللہ عنہما - کا یہ قول ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی حیات مبارکہ میں ہم کہا کرتے تھے کہ:

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے بعد سب امت سے افضل ابوبکر پھر عمر اور پھر عثمان اور پھر علی المرتضٰی - رضی اللہ عنہم - ہیں اور آپ - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - تک یہ بات پہنچا کرتی لیکن اس کا انکار نہیں فرماتے تھے۔

عقائد سلف صالحین ترجمہ لمعۃ الاعتقاد /۱۸۱

سیدنا امام محی الدین ابوزکریا یحی بن شرف نووی - رحمۃ اللہ علیہ - المتوفی 676ھ کا نظریہ ارشاد نبوی - فداہ ابی وامی ونفسی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - ظاہراً سیدنا صدیق اکبر کی افضلیت پر دلالت کرتا ہے اور مسلمان خلافت وافضلیت صدیق کا انکار نہیں کریں گے

فِیْ هَذَا الْحَدِیْثِ دَلَالَةٌ ظَاهِرَةٌ لِفَضْلِ اَبِی بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ ۔ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔ وَاِخْبَارٌ مِنْهُ ۔ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ بِمَا سَیَقَعُ فِی الْمُسْتَقْبِلِ بَعْدَ وَفَاتِهٖ وَاِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ یَاْبُوْنَ عَقْدَ الْخَلَافَةِ لِغَیْرِهٖ .

یہ حدیث پاک سیدنا صدیق اکبر - رضی اللہ عنہ - کی افضلیت پر ظاہراً دلالت کرتی ہے اور حضور - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کا خبر دینا ہے جو آپ کی وفات کے بعد مستقبل میں واقع ہوگا کہ مسلمان صدیق اکبر - رضی اللہ عنہ - کی موجودگی میں کسی اور کیلئے عقدِ خلافت کا انکار کریں گے۔

شرح مسلم للنووی ۱۵/۱۷۳ مطبوعہ دار السلام

مفسر قرآن حافظ عماد الدین ابن کثیر -رحمۃ اللہ علیہ- المتوفی 774ھ کا نظریہ

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے اپنے وصال مبارک سے پانچ دن پہلے خطبہ میں صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- کی تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر فضیلت بیان فرمائی اور آپ کو امام مقرر کر کے ان کی افضلیت پر نص فرما دی

وَقَدْ خَطَبَ عَلَيْهِ الصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ فِيْ يَوْمِ الْخَمِيْسِ قَبْلَ اَنْ يُقْبَضَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ بِخَمْسِ اَيَّامٍ خُطْبَةً بَيَّنَ فِيْهَا فَضْلَ الصِّدِّيْقِ مِنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ مَعَ مَا كَانَ قَدْ نَصَّ عَلَيْهِ اَنْ يَّوُمَّ الصَّحَابَةَ اَجْمَعِيْنَ كَمَا سَيَاْتِيْ بَيَانَ مَعَ حُضُوْرِهِمْ كُلِّهِمْ وَلَعَلَّ خُطْبَتَهٗ هٰذِهٖ كَانَتْ عِوْضًا عَمَّا اَرَادَ اَنْ يَكْتُبَ فِي الْكِتَابِ .

حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے اپنی وفات سے پانچ روز قبل یہ خطبہ ارشاد فرمایا تھا یہ عظیم خطاب تھا جس میں حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے اپنے تمام صحابہ

البدایۃ والنہایۃ جلد ۵ صفحہ ۲۲۸

میں سے صرف حضرت ابوبکر صدیق -رضي اللہ عنہ- کی فضیلت بیان فرمائی باوجودیکہ حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے حضرت ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ- کو تمام صحابہ کا امام مقرر فرما کر ان کی افضلیت پر نص فرما دی تھی ۔جس طرح امامت کے موقع پر تمام صحابہ موجود تھے اسی طرح خطبہ عظیمہ کے موقع پر بھی صحابہ کی پوری جمعیت موجود اور حاضر تھی اور شاید یہ خطبہ مبارکہ واقعہ قرطاس کا نعم البدل اور تفسیر تھا۔

شیخ المحدثین سیدنا جلال الدین سیوطی -رحمۃ اللہ علیہ- المتوفی 911ھ کا عقیدہ

اور سیدنا ابو منصور بغدادی -رحمۃ اللہ علیہ- کا عقیدہ

اھل سنت کا اجماع ہے کہ حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کے بعد سب سے افضل سیدنا صدیق اکبر پھر سیدنا فاروق اعظم پھر سیدنا عثمان ذی النورین پھر سیدنا علی مرتضیٰ -رضی اللہ عنہم- ہیں

اَجْمَعَ اَهْلُ السُّنَّةَ اِنَّ اَفْضَلَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ ثُمَّ عَلِيٌّ ثُمَّ سَائِرَ الْعَشْرَةِ ثُمَّ بَاقِي اَهْلِ بَدْرٍ ثُمَّ بَاقِي اَهْلِ اُحُدٍ ثُمَّ بَاقِي اَهْلِ الْبَيْعَةِ ثُمَّ بَاقِي الصَّحَابَةِ هٰكَذَا حَكٰى الْاِجْمَاعُ عَلَيْهِ اَبُوْ مَنْصُوْرٍ الْبَغْدَادِيُّ .

اھل سنت وجماعت کا اجماع ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کے بعد سب لوگوں میں افضل ابوبکر پھر عمر پھر عثمان پھر علی پھر باقی عشرہ مبشرہ والے پھر اصحاب بدر پھر اصحاب احد پھر بیعت رضوان والے پھر باقی صحابہ ہیں -رضوان اللہ علیہم اجمعین- اس ترتیب پر ابو منصور بغدادی نے اجماع نقل کیا ہے۔ تاریخ الخلفاء، ۳۴

سیدنا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی - رحمۃ اللہ علیہ - المتوفی 1239ھ کا ارشاد گرامی حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم - کو وحی ربانی اور الہام سبحانی کے ذریعے بتادیا گیا تھا کہ ان کے بعد خلیفہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ - ہوں گے صحابہ کرام اوراخیار ان کی خلافت پر اجماع کریں گے

حضور سیدنا رسول اللہ - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم - نے اپنی زندگی میں خلیفہ نامزد نہیں فرمایا کیونکہ پیغمبر بوحی ربانی والہام سبحانی یقین میدانست کہ بعد آنجناب ابوبکر صدیق خلیفہ خواہد شد وصحابہ اخیار بر واجماع خواہند کرد، وغیرہ اوراد خل نخواہند داد چنانچہ حدیث فابی علی الا تقدیم ابی بکر

ترجمہ: بس قبول نداشت ازمن مگر مقدم ساختن ابوبکر را۔ وَحَدِیْث یَابَی اللّٰہُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَا بَکْرٍ ۔

ترجمہ: قبول نخواہد داشت خدائے تعالیٰ ومسلمانان مگر ابوبکر را۔ وحدیث اَنَّہُ الْخَلِیْفَۃُ مِنْ بَعْدِیْ ۔

ترجمہ: کہ در صحاح اھل سنت موجود است برآں دلالت صریح دارد۔

ترجمہ:

پیغمبر-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کو وحی ربانی اور الہام سبحانی کے ذریعے یہ بتادیا گیا کہ ابوبکر آپ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کے خلیفہ ہوں گے اور صحابہ کبار اور اخیار ان کی خلافت پر اجماع کریں گے اور ان کے بغیر کسی اور کو تسلیم نہیں کریں گے جیسا کہ حدیث میں فرمایا گیا ہے:

ابوبکر کے علاوہ کسی اور کیلئے مجھ پر انکار کیا گیا ہے اور دوسری حدیث کہ اللہ تعالیٰ اور مؤمنین ابوبکر کے علاوہ کسی اور کو امام وخلیفہ تسلیم کرتے ہیں اور نہ کریں گے اور تیسری حدیث: بے شک ابوبکر ہی میرے بعد خلیفہ ہوگا یہ تینوں احادیث اھل سنت کی صحاح میں موجود ہیں جو خلافت ابوبکر پر صریحا دلالت کرتی ہیں۔

تحفہ اثناعشریہ:۲٦۹

سیدنا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی - رحمۃ اللہ علیہ - المتوفی 1239ھ کا عقیدہ

سیدنا فاروق اعظم اور سیدنا ابوعبیدہ بن جراح - رضی اللہ عنہما - کا عقیدہ

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سب صحابہ کرام - رضی اللہ عنہم - سے بہتر، سب سے بزرگ اور سب سے افضل ہیں تمام مہاجرین وانصار نے اس کی تائید وتصدیق کی

عمر وابوعبیداہ بن الجراح ہمیں دوکس اندکہ اول باابوبکر صدیق درسقیفہ بیعت نمودہ اند بعد ازاں دیگراں وہردوراں وقت درحق ابوبکر گفتہ اندانت خیرنا افضلنا ۔

تو بہترین ہستی، بزرگ ترین ماوریں کلمہ ایشاں راجمیع حاضران ازمہاجرین وانصار انکارنکرد بلکہ مسلم درشتہ پس خیریت وافضیلت ابوبکر نزد جمیع صحابہ مسلم الثبوت وقطعی بود۔

ثقیفہ بنی ساعدہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر سب سے پہلے بیعت کرنے والے حضرت عمر اور حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہما تھے ان دوحضرات کے بعد دیگر صحابہ نے آپ کے دست اقدس پر بیعت کی اوران دوحضرات نے اس وقت حضرت ابوبکر صدیق - رضی اللہ عنہ - کے حق

تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۲۷۱

میں کہا کہ آپ ہم سب سے بہتر اور سب سے بزرگ اور سب سے افضل ہیں ان کلمات کو تمام حاضرین جو انصار اور مہاجرین تھے نے انکار فرمایا نہ ان کی تردید فرمائی بلکہ اس کو تسلیم کیا جس کا نتیجہ یہ ہے تمام صحابہ کے نزدیک حضرت ابوبکر صدیق ۔ رضی اللہ عنہ ۔ کا سب سے بہتر ہونا مسلم اور افضل ہونا قطعی تھا۔

وہ ایک ہی ذات ستودہ صفات ہے جس نے دنیائے انسانیت میں آباد اور موجود ہر اپنے بیگانے کا حق احسان بڑھ چڑھ کر ادا کر دیا اور اپنی زبان فیض حق ترجمان سے دنیا کو للکارا بلکہ قیامت تک آنے والی انسانیت کو لرزا کر رکھ دیا کہ:

مَا لِاَحَدٍ عِنْدَنَا یَدٌ اِلَّا وَقَدْ کَافَیْنَاہُ

سنو اس آسمان کے نیچے مجھ پر کسی بھی آدمی کا احسان نہیں ہم نے اپنے ہر محسن کے احسان کا بدلہ اس کے احسان سے کہیں زیادہ دے دیا ہے۔

مَا خَلَا اَبَابَکْرٍ فَاِنَّ لَہٗ عِنْدَنَا یَدًا یُکَافِئُہُ اللّٰہُ بِھَا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ .

سوائے ابوبکر کے اس کا ہم پر اتنا بڑا احسان ہے جس کا بدلہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ خود عطا فرمائے گا۔

سیدنا محمد بن حنفیہ جگر گوشہ سیدنا علی مرتضیٰ امیر المؤمنین -رضی اللہ عنہ- کا عقیدہ سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- جس دن سے اسلام لائے اس دن سے لے کر اپنے وصال مبارک تک انکا اسلام سب سے اچھا تھا اسی وجہ سے وہ سب پر سبقت لے گئے

قَالَ سَالِمُ بْنُ جَعْدٍ سَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَنْفِيَّةِ :
هَلْ كَانَ اَبُوْبَكْرٍ اَوَّلَ الْقَوْمِ اِسْلَامًا قَالَ : لَا فَقُلْتُ فِيْمَا عَلَا اَبُوْبَكْرٍ وَسَبَق حَتّٰى لَا يُذْكَرُ غَيْرُ اَبِىْ بَكْرٍ قَالَ: لِاَنَّهُ كَانَ اَفْضَلَهُمْ اِسْلَامًا مِنْ حِيْنَ اَسْلَمَ حَتّٰى لَحِقَ بِرَبِّهٖ .

میں نے محمد ابن الحنفیہ سے کہا: حضرت ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ- سب قوم سے پہلے اسلام لائے تھے؟ انہوں نے کہا: نہیں، میں نے کہا: تو کس وجہ سے ابوبکر چھا گئے اور سبقت لے گئے؟ یہاں تک کہ ابوبکر کے سوا کسی کا ذکر ہی نہیں ہوتا۔ انہوں نے کہا:

اس وجہ سے کہ ان کا اسلام سب سے اچھا تھا جب سے وہ ایمان لائے حتی کہ اپنے رب تعالیٰ سے جا ملے۔

الکتاب المصنف لابن ابی شیبہ

فقیہ ابو اللیث نصر بن محمد سمرقندی ۔ رحمۃ اللہ علیہ ۔ المتوفی 373ھ کا عقیدہ
اس امت محمدیہ میں سب سے افضل و برتر سیدنا صدیق اکبر ۔ رضی اللہ عنہ ۔
پھر سیدنا فاروقِ اعظم ۔ رضی اللہ عنہ ۔

رُوِیَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ ۔ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۔ اَنَّہٗ قَالَ عَلَی الْمِنْبَرِ :
خَیْرُ ھٰذِہِ الْاُمَّةِ بَعْدَ نَبِیِّھَا اَبُوبَکْرٍ وَخَیْرُھَا بَعْدَ اَبِیْ بَکْرٍ عُمَرُ ، وَاللّٰہِ لَوْ شِئْتُ لَسَمَّیْتُ الثَّالِثَ . قَالَ بَعْضُھُمْ : اِنَّمَا عَنٰی بِہٖ عُثْمَانَ وَقَالَ بَعْضُھُمْ : اِنَّمَا عَنٰی بِہٖ نَفْسَہٗ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ : اَجْمَعُوْا اَنَّ خَیْرَ ھٰذِہِ الْاُمَّةِ بَعْدَ نَبِیِّھَا اَبُوبَکْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ،وَاخْتَلَفُوْا فِیْ عُثْمَانَ وَعَلِیٍّ ۔ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا ۔ فَنَحْنُ نَقُوْلُ : ثُمَّ عُثْمَانَ ، ثُمَّ عَلِیٌّ ، ثُمَّ اَصْحَابُ ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ۔کُلُّھُمْ اَخْیَارٌ صَالِحُوْنَ لَا نَذْکُرُ اَحَداً مِنْھُمْ اِلَّا بِخَیْرٍ .

سیدنا علی بن ابی طالب امیر المؤمنین ۔ رضی اللہ عنہ ۔ سے مروی ہے کہ آپ نے منبر پر ارشاد فرمایا:

بستان العارفین صفحہ ۱۲۹

اس امت میں سب سے بہتر اس امت کے نبی -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے بعد سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- ہیں اور سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- کے بعد اس امت میں سب سے بہتر سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہ- ہیں۔ اللہ کی قسم! اگر میں چاہوں تو تیسرے کا بھی نام لے دوں بعض نے کہا: آپ کی اس تیسرے نام سے مراد سیدنا عثمان ذی النورین ہیں اور بعض نے کہا آپ نے اس سے اپنی ذات مراد لی ہے۔

جناب محمد بن فضل نے فرمایا:

اس امت کے افراد کا اس بات پر اجماع ہے کہ اس امت کے نبی -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے بعد اس امت کے سب سے بہتر سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- ہیں پھر سیدنا عمر فاروق -رضی اللہ عنہ- اور انہوں نے اختلاف کیا سیدنا عثمان ذی النورین اور سیدنا علی مرتضیٰ -رضی اللہ عنہما- میں ھم کہتے ہیں پھر سیدنا عثمان ذی النورین پھر سیدنا علی مرتضیٰ -رضی اللہ عنہ- پھر حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے صحابہ کرام، سب صحابہ کرام نیک اور صالح ہیں ھم ان میں سے ہر ایک کا خیر و بھلائی سے ذکر کرتے ہیں۔

امام ابوبکر عبداللہ بن ابوداؤد سجستانی صَاحِبُ السنن المتوفی 316ھ کا عقیدہ حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کے بعد سب سے افضل آپ کے دونوں وزیر سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم ہیں پھر سیدنا عثمان ذی النورین پھر سیدنا علی مرتضٰی -رضی اللہ عنہم- ہیں

وَقُلْ : اِنَّ خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ مُحَمَّدٍ وَزِيْرَاهُ قِدْماً ثُمَّ عُثْمَانَ الْاَرْجَحُ

وَرَابِعُهُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ بَعْدَهُمْ عَلِيٌّ حَلِيْفُ الْخَيْرِ بِالْخَيْرِ مُنْجِحُ

اور کہہ دیجئے حضور سیدنا محمد مصطفٰی -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کے بعد سب لوگوں سے بہتر وافضل آپ کے قدیمی دونوں وزیر -سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہما- ہیں پھر راجح قول کے مطابق سیدنا عثمان ذی النورین ہیں۔

اور ان کے بعد ساری مخلوق سے بہتر جو تھے سیدنا علی مرتضٰی -رضی اللہ عنہ- ہیں جو خیر و بھلائی کے حلیف ہیں اور خیر ہی کے ساتھ کامیاب وکامران ہیں۔

المنظومۃ الحائیۃ فی عقیدۃ اھل السنۃ والجماعۃ صفحہ ۱۰۸

علامہ ابن قدامہ مقدسی المتوفی 620ھ اور
سیدنا علی مرتضٰی امیر المؤمنین -رضی اللہ عنہ- کا عقیدہ
حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کے بعد
اس امت میں سب سے افضل سیدنا صدیق اکبر پھر سیدنا فاروق اعظم
پھر سیدنا عثمان ذی النورین -رضی اللہ عنہم- ہیں

وَيَدُلُّ عَلَيْهِ اَيْضاً اَنَّ عَلِيًّا ۔ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔ كَانَ يَخْطُبُ عَلٰى مِنْبَرِ الْكُوْفَةِ فَقَالَ ابْنُهٗ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنْفِيَّةِ :
مَنْ هُوَ خَيْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ ؟
قَالَ : اَبُوْبَكْرٍ ، ثُمَّ مَنْ ؟قَالَ : عُمَرُ ، قَالَ : ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ : عُثْمَانُ ، قَالَ : ثُمَّ مَنْ ؟
فَسَكَتَ عَلِيٌّ اِلٰى آخِرِهٖ .

اس بات کی ایک دلیل وحجت یہ بھی ہے کہ سیدنا علی مرتضٰی -رضی اللہ عنہ- کوفہ کے منبر پر خطبہ ارشاد

رسالۃ فی الاعتقاد صفحہ ۱۷۷

فرمارہے تھے کہ آپ کے فرزندارجمند سیدنا محمد بن حنفیہ-رحمۃ اللہ علیہ- نے پوچھا:

حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے بعد اس امت میں سب سے افضل وبرتر کون ہے؟ تو آپ نے فرمایا:

صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-انہوں نے پوچھا پھر کون؟ آپ نے فرمایا: پھر فاروق اعظم-رضی اللہ عنہ-انہوں نے پوچھا: پھر کون؟ تو آپ نے فرمایا: پھر عثمان ذی النورین-رضی اللہ عنہ-انہوں نے پوچھا: پھر کون؟ تو سیدنا علی مرتضٰی-رضی اللہ عنہ-خاموش ہوگئے۔

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم - کی بعثتِ مبارکہ کے بعد سب سے افضل سیدنا صدیق اکبر پھر سیدنا فاروق اعظم - رضی اللہ عنہما - ہیں

فَاَفْضَلُ النَّاسِ بَعْدَ مَبْعَثِ نَبِيِّنَا وَمَولَانَا مُحَمَّدٍ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ اَبُوْبَكْرٍ ، ثُمَّ عُمَرُ ، وَمُخْتَارُ مَالِك الْوَقْفُ فِيْمَا بَيْنَ عُثْمَانٍ وَعَلِيٍّ ۔ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَعَمَّنْ قَبْلَهُمَا.

ہمارے نبی اور ہمارے آقا ومولیٰ سیدنا محمد مصطفیٰ - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم - کے بعثت مبارکہ کے بعد سب لوگوں سے افضل سیدنا صدیق اکبر - رضی اللہ عنہ - پھر سیدنا عمر فاروق - رضی اللہ عنہ - اور سیدنا مالک بن انس - رحمۃ اللہ علیہ - کا مختار کوئی سیدنا عثمان ذی النورین اور سیدنا علی مرتضیٰ - رضی اللہ عنہما - کے درمیان توقف ہے۔

شرح العقیدۃ الکبری صفحہ ۱۹۷

تمام صحابہ کرام - رضی اللہ عنہم - میں سب سے افضل عشرہ مبشرہ ہیں پھر ان میں سب سے افضل سیدنا صدیق اکبر - رضی اللہ عنہ - ہیں

وَخَیْرُ اَصْحَابِ النَّبِیِّ الْعَشَرَہْ
وَخَیْرُھَا الصِّدِّیْقُ فَاتَّبِعْ اَثَرَہُ

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے صحابہ کرام میں سے سب سے بہتر وافضل عشرہ مبشرہ ہیں اور ان میں سب سے بہتر وافضل سیدنا صدیق اکبر - رضی اللہ عنہ - ہیں پس ان کے نقش قدم چلئے - ان کی اتباع وپیروی کیجئے - ۔

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - سید المرسلین اور خاتم النبیین
ہیں آپ کے بعد اس امت میں سب سے افضل سیدنا صدیق اکبر پھر سیدنا فاروق اعظم
پھر سیدنا عثمان ذی النورین پھر سیدنا علی مرتضٰی - رضی اللہ عنہم اجمعین - ہیں

وَيَجِبُ الْاِيْمَانُ بِاَنَّ مُحَمَّداً ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ سَيِّدُ الْمُرْسَلِيْنَ ، وَخَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَاَنَّ اَصْحَابَهٗ كُلُّهُمْ اَئِمَّةٌ اَبْرَارٌ ، وَاَنَّ اَفْضَلَ النَّاسِ بَعْدَهٗ : اَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقِ ، ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، ثُمَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانٍ ، ثُمَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ ، ثُمَّ بَقِيَّةُ الْعَشَرَةِ ، ثُمَّ سَائِرُ الصَّحَابَةِ ـ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ .

فَهٰذِهٖ عَقِيْدَةُ اَهْلِ السُّنَّةِ ، وَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ ، وَهُوَ خَيْرُ مُعِيْنٌ .

اس بات پر ایمان لانا واجب ہے کہ حضور سیدنا محمد مصطفٰی - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - سید المرسلین اور خاتم النبیین ہیں اور آپ کے صحابہ کرام تمام کے تمام نیک وصالح مقتداء وپیشوا ہیں اور آپ کے بعد تمام لوگوں سے افضل سیدنا صدیق اکبر پھر سیدنا فاروق اعظم پھر سیدنا عثمان ذی النورین پھر سیدنا علی مرتضٰی پھر عشرہ مبشرہ میں سے باقی حضرات پھر باقی صحابہ کرام - رضی اللہ عنہم اجمعین - ہیں اور یہی اھل سنت کا عقیدہ ہے اور اللہ ہی وہ ذات ہے جس سے مدد واعانت طلب کی جاتی ہے اور وہ بہترین مدد فرمانے والا ہے۔

مجموع الرسائل الایمانیۃ لائمۃ اھل السنۃ والجماعۃ صفحہ ۱۹۲

اس امت میں حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے بعد سب سے بہتر وافضل سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- ہیں اور جو اسے نہ مانے وہ مفتری ہے اور اسے مُفتری کی سزا ملے گی

قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ۔ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔:

خَيْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا اَبُوْبَكْرٍ فَمَنْ قَالَ غَيْر هٰذَا فَهُوَ مُفْتَرِیْ وَعَلَيْهِ مَا عَلَى الْمُفْتَرِى .

سیدنا عمر بن خطاب فاروق اعظم -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

اس امت کے نبی علیہ الصلاۃ والسلام کے بعد اس امت کے سب سے افضل وبہتر سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- ہیں پس جس نے اس کے علاوہ کچھ اور کہا وہ مفتری ہے اور اس پر وہی سزا ہے جو مفتری کی سزا ہے۔

شرح اصول اعتقاد اھل السنۃ والجماعۃ رقم (۲۴۴۸) جلد ۷ صفحہ ۱۳۷۰

اصول الاعتقاد (۷/ ۱۳۶۹-۱۳۷۰/ ۲۴۴۸)

سیدنا علی مرتضٰی امیر المؤمنین -رضی اللہ عنہ- کا عقیدہ
سب صحابہ کرام واھل بیت اطھار سے افضل سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- ہیں

عَنْ یَحْیَ بْنَ شَدَّادٍ قَالَ : سَمِعْتُ عَلِیّاً ـ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ـ یَقُوْلُ :
اَفْضَلُنَا اَبُوْبَکْرٍ .

جناب یحیٰ بن شداد نے فرمایا:
میں نے سنا سیدنا علی مرتضٰی خلیفہ راشد -رضی اللہ عنہ- فرمارہے تھے:
ہم میں سب سے افضل و برتر سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- ہیں۔

شرح اصول اعتقاد اھل السنۃ والجماعۃ (۲۴۵۳) جلد ۷ صفحہ ۱۳۷۲

سیدنا علی مرتضیٰ امیر المؤمنین-رضی اللہ عنہ-کا عقیدہ

ابوبکر صدیق-رضی اللہ عنہ-وہ ذات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جبریلِ امین کی زبان اور حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کی زبان سے آسمان سے ان کا نام صدیق رکھا یہ نماز میں حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کے خلیفہ ہوئے آپ نے ہمارے دین کیلئے انہیں پسند کیا تو ھم نے اپنی دنیا کیلئے بھی انہیں کو پسند کیا

عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ عَنِ النَّزَالِ بْنِ سَبُرَةَ قَالَ :

وَافَقَنَا مِنْ عَلِيٍّ ذَاتَ يَوْمٍ طَيِّبَ نَفْسٍ وَمُزَاحٍ فَقُلْنَا لَهُ : يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ حَدِّثْنَا عَنْ اَصْحَابِكَ خَاصَّةً قَالَ : كُلُّ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ اَصْحَابِیْ قَالُوا : حَدِّثْنَا عَنْ اَبِی بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ ۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔ قَالَ :

ذَاكَ امْرُءٌ اَسْمَاهُ اللّٰهُ صِدِّيْقاً عَلٰى لِسَانِ جِبْرِيْلَ وَلِسَانِ مُحَمَّدٍ كَانَ خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَى الصَّلَاةِ رَضِيَهُ لِدِيْنِنَا وَرَضِيْنَاهُ لِدُنْيَانَا .

جناب نزال بن سبرہ نے فرمایا:

سیدنا علی مرتضٰی -رضی اللہ عنہ- سے ایسے دن ملاقات کا اتفاق ہوا جبکہ آپ کی طبیعت مبارکہ ہشاش بشاش اور لطیف مزاج تھی تو ھم نے آپ سے عرض کی:

یا امیر المؤمنین! ھمیں اپنے خاص احباب کے بارے میں کچھ بتایئے تو آپ نے فرمایا:

حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے تمام صحابہ میرے اصحاب ہیں تو انہوں نے کہا: ہمیں سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- کے بارے میں بتایئے تو آپ نے فرمایا:

یہ وہ آدمی ہے -یہ وہ ذات ہے- کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا جبریل امین اور سیدنا محمد رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی زبان پر صدیق کا نام رکھا اور آپ حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے نماز میں خلیفہ ونائب تھے پس جس ذات کو انہوں نے ہمارے دین کیلئے پسند کیا ہم نے اسے اپنی دنیا کیلئے پسند کرلیا۔

شرح اصول اعتقاد اھل السنۃ والجماعۃ (۲۴۵۵) جلد ۷ صفحہ ۱۳۷۲

سیدنا حسین شہید کربلا -رضی اللہ عنہ- کے جگر گوشہ سیدنا علی المعروف زین العابدین -رضی اللہ عنہ- کا عقیدہ

سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہما- کا وہی مقام و مرتبہ تھا جو آج انہیں نصیب ہے یعنی حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے پہلو میں قیامت تک لیٹے ہوئے ہیں

عَنِ ابْنِ اَبِی حَازِمٍ عَنْ اَبِیهِ قَالَ :

قِیْلَ لِعَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ کَیْفَ کَانَتْ مَنْزِلَةُ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ـصَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ قَالَ :

کَمَنْزِلَتِهِمَا الْیَوْمَ وَهُمَا ضَجِیْعَاهُ .

شرح اصول اعتقاد اھل السنۃ والجماعۃ رقم (۲۴۶۰) جلد ۷ صفحہ ۱۳۷۸

اصول الاعتقاد (۲۴۶۰/۱۳۷۸/۷)

السیر اعلام النبلاء (۳۹۵-۳۹۴/۴)

جناب ابو حازم نے فرمایا:

سیدنا علی بن حسین زین العابدین -رضی اللہ عنہ- سے عرض کی گئی سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہما- کا حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے ہاں کیا مقام و مرتبہ تھا انہوں نے فرمایا:

جیسے آج انکا مرتبہ ومقام ہے اور وہ دونوں آپ کے پہلو میں لیٹے ہوئے ہیں۔

سیدنا امام محمد بن ادریس شافعی ۔رحمۃ اللہ علیہ۔ المتوفی 204ھ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے وصال مبارک کے بعد لوگ سیدنا صدیق اکبر ۔رضی اللہ عنہ۔ کے دامن کرم میں پناہ لینے پر مجبور ہو گئے اس لئے کہ انہیں اس وقت آسمان کے نیچے سیدنا صدیق اکبر ۔رضی اللہ عنہ۔ سے افضل کوئی نظر نہ آتا تھا

حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ : سَمِعْتُ الشَّافِعِيَّ يَقُوْلُ :

اِضْطَرَّ النَّاسُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ اِلٰى اَبِیْ بَكْرٍ ، فَلَمْ يَجِدُوْا تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَاءِ خَيْراً مِنْ اَبِیْ بَكْرٍ ، مِنْ اَجْلِ ذَالِكَ اسْتَعْمَلُوْهُ رِقَابَ النَّاسِ .

جناب حسین بن علی نے فرمایا:

مناقب الشافعی للبیہقی صفحہ ۴۳۴

میں نے سنا سیدنا امام شافعی ۔رضی اللہ عنہ۔فرمارہے تھے:

حضور سیدنا رسول اللہ ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔کے بعد لوگ سیدنا صدیق اکبر ۔رضی اللہ عنہ ۔کے دامن کرم کی طرف مجبور ہوئے تو انہوں نے آسمان کی چھت کے نیچے سیدنا صدیق اکبر ۔رضی اللہ عنہ ۔سے بہتر وافضل کسی کو نہ پایا اسی وجہ سے لوگوں ۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ۔نے آپ کو اپنی گردنوں کا والی مقرر کردیا ۔اپنا والی وامیر بنالیا ۔۔

سیدنا مقتدائے اسلام محمد بن ادریس شافعی ۔ رحمۃ اللہ علیہ ۔ المتوفی 204ھ کا عقیدہ سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم ۔ رضی اللہ عنہما ۔ کی افضلیت اور ان کے تمام صحابہ کرام ۔ رضی اللہ عنہم ۔ سے مقدم ہونے میں حضرات صحابہ کرام اور تابعین عظام ۔ رضی اللہ عنہم اجمعین ۔ میں سے کسی ایک کو بھی اختلاف نہ تھا

سَمِعْتُ اَبَاثَوْرٍ یَقُوْلُ : سَمِعْتُ الشَّافِعِیَّ یَقُوْلُ :

مَا اخْتَلَفَ اَحَدٌ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِیْنَ فِیْ تَفْضِیْلِ اَبِی بَکْرٍ وَعُمَرَ وَتَقْدِیْمِهِمَا عَلٰی جَمِیْعِ الصَّحَابَةِ ، وَاِنَّمَا اخْتَلَفَ مَنِ اخْتَلَفَ مِنْهُمْ فِیْ عَلِیٍّ وَعُثْمَانَ : مِنْهُمْ مَنْ قَدَّمَ عَلِیّاً عَلٰی عُثْمَانَ وَمِنْهُمْ مَنْ قَدَّمَ عُثْمَانَ عَلٰی عَلِیٍّ ، وَنَحْنُ لَا نُخْطِیءُ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ۔ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ فِیْمَا فَعَلُوْا .

جناب ابوثور فرماتے ہیں میں نے سنا سیدنا امام شافعی ۔ رحمۃ اللہ علیہ ۔ فرمارہے تھے :

مناقب الشافعی للبیہقی صفحہ ۴۳۴

حضرات صحابہ کرام اور تابعین عظام میں کسی ایک نے بھی سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہما- کی تمام صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- پر فضیلت اور ان کے ان سے مقدم ہونے پر اختلاف نہیں کیا۔ پس جس نے اختلاف کرنا تھا اس نے سیدنا علی مرتضیٰ اور سیدنا عثمان ذی النورین -رضی اللہ عنہما- میں اختلاف کیا ان میں سے کچھ نے سیدنا علی مرتضیٰ -رضی اللہ عنہ- کو سیدنا عثمان ذی النورین -رضی اللہ عنہ- پر مقدم کیا اور ان میں سے کچھ نے سیدنا عثمان ذی النورین -رضی اللہ عنہ- کو سیدنا علی مرتضیٰ -رضی اللہ عنہ- پر مقدم کیا اور ھم حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے صحابہ کرام میں سے کسی ایک کو بھی خطاوار نہیں ٹھہراتے اس میں جو انہوں نے کیا۔

مقتدائے اھل اسلام سیدنا محمد بن ادریس شافعی-رحمۃ اللہ علیہ-المتوفی 204ھ کا عقیدہ
سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-کی خلافت وامامت پر تمام
صحابہ کرام-رضی اللہ عنہم-کا اجماع ہے

سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِیَّ یَقُوْلُ :سَمِعْتُ الشَّافِعِیَّ یَقُوْلُ :
اَجْمَعَ النَّاسُ عَلٰی خَلَافَةِ اَبِیْ بَکْرٍ ، وَاسْتَخْلَفَ اَبُوْبَکْرٍ عُمَرَ ، ثُمَّ جَعَلَ عُمَرُ الشُّوْرٰی اِلٰی سِتَّةٍ ، عَلٰی اَنْ یُوَلُّوْهَا وَاحِداً ، فَوَلَّوْهَا عُثْمَانَ ـ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِیْنَ ـ .

جناب حسن بن محمد زعفرانی فرماتے ہیں: میں نے سنا سیدنا امام شافعی-رحمۃ اللہ علیہ-فرمارہے تھے:
حضرات صحابہ کرام-رضی اللہ عنہم اجمعین-کا سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-کی خلافت پر اجماع ہوا اور سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-نے سیدنا عمر فاروق-رضی اللہ عنہ-کو خلیفہ بنایا تو سیدنا عمر-رضی اللہ عنہ-نے چھ اصحاب کی شوری بنادی کہ وہ ان میں سے کسی کو خلیفہ مقرر کریں تو انہوں نے سیدنا عثمان-رضی اللہ عنہ-کو خلیفہ مقرر کر دیا-رضی اللہ عنہم اجمعین-۔

مناقب الشافعی للبیقی صفحہ ۴۳۴

علامہ ابن قدامہ مقدسی ۔رحمۃ اللہ علیہ۔ المتوفی 620ھ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ کے وصال مبارک کے بعد خلافت علی منہاج النبوۃ ہوئی پھر اس کے بعد بادشاہت ہے جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا خلافت علی منہاج النبوۃ ہوگی

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ ۔ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ :

اِنَّكُمْ فِى النَّبُوَّةِ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اِذَا شَاءَ اَنْ يَرْفَعَهَا ، ثُمَّ تَكُوْنُ خِلاَفَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النَّبُوَّةِ تَكُوْنُ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اِذَا شَاءَ ۔ اَنْ يَرْفَعَهَا ۔ ثُمَّ تَكُوْنُ جَبْرِيَّةٌ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا اِذَا شَاءَ اَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ خِلاَفَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النَّبُوَّةِ .

سیدنا حذیفہ بن یمان ۔رضی اللہ عنہ۔ نے روایت فرمایا کہ حضور سیدنا رسول اللہ ۔فداہ ابی وامی صلی

منہاج القاصدین فی فضل الخلفاء الراشدین صفحہ ۳۴۹

اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

تم نبوت میں- زمانہ بعثت میں- ہو جتنی دیر اللہ تعالیٰ چاہے گا یہ عرصہ بعثت رہے گا پھر اللہ تعالیٰ جب وہ اسے اٹھانا چاہے گا اٹھا لے گا پھر خلافت علیٰ منھاج النبوۃ -خلافت نبوت کے طرز پر- ہو گی جتنا عرصہ اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ رہے گی پھر جب وہ اسے اٹھانا چاہے اٹھا لے گا پھر جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا جبری بادشاہت ہو گی پھر جب اللہ تعالیٰ اسے اٹھانا چاہے گا پھر خلافت علیٰ منھاج النبوت ہو گی۔

-☆-

سیدنا صدیق اکبر۔رضی اللہ عنہ۔نے وراثت میں نہ درھم چھوڑا نہ دینار

قَالَتْ عَائِشَة ۔ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا ۔ :
مَا تَرَكَ اَبُوْبَكْرٍ ۔ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۔ دِیْنَاراً وَلَا دِرْھَماً .

سیدہ عائشہ صدیقہ ام المؤمنین۔رضی اللہ عنہا۔نے فرمایا:
سیدنا صدیق اکبر۔رضی اللہ عنہ۔نے۔اپنے ترکہ میں، وراثت میں۔نہ کوئی دینار چھوڑا اور نہ درھم

منھاج القاصدین فی فضل الخلفاء الراشدین رقم (۱۱۲) صفحہ ۴۵۴

علامہ ابن قدامہ مقدسی-رحمۃ اللہ علیہ-المتوفی 620ھ کا عقیدہ اور مقتدائے اھل اسلام سیدنا نعمان بن ثابت ابوحنیفہ-رحمۃ اللہ علیہ-المتوفی 150ھ کا عقیدہ مردوں میں سب سے پہلے اسلام سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-لائے، عورتوں میں سب سے پہلے سیدہ خدیجہ-رضی اللہ عنہا-آزاد کردہ غلاموں میں سب سے پہلے سیدنا زید بن حارثہ-رضی اللہ عنہ-اور بچوں میں سب سے پہلے سیدنا علی مرتضٰی-رضی اللہ عنہ-اسلام لائے

وَجَمَعَ بَيْنَ هٰذِهِ الْاَقْوَالِ اَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ :
بِاَنَّ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ الْاَحْرَارِ اَبُوْبَكْرٍ ، وَمِنَ النِّسَاءِ خَدِيْجَةُ ، وَمِنَ الْمَوَالِىْ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ ، وَمِنَ الْغِلْمَانِ عَلِىُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ ۔ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۔ ۔

منھاج القاصدین فی فضل الخلفاء الراشدین صفحہ ۲۲۸ حاشیہ

مقتدائے اہل اسلام سیدنا ابوحنیفہ نعمان بن ثابت-رضی اللہ عنہ- نے ان اقوال میں یوں تطبیق دی کہ آزاد مردوں میں سب سے پہلے سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ- ایمان لائے، عورتوں میں سیدہ خدیجہ ام المؤمنین-رضی اللہ عنہا- ایمان لائیں، آزاد کردہ غلاموں میں سب سے پہلے سیدنا زید بن حارثہ-رضی اللہ عنہ- ایمان لائے اور بچوں میں سب سے پہلے سیدنا علی بن ابی طالب-رضی اللہ عنہ- ایمان لائے۔

علامہ ابن قدامہ مقدسی المتوفی ــ رحمۃ اللہ علیہ ــ المتوفی 620ھ کا عقیدہ

اس امت میں سب سے پہلے اسلام سیدنا صدیق اکبر ــ رضی اللہ عنہ ــ لائے

كَانَ اَبُوْبَكْرٍ اَوَّلَ رَجُلٍ مَنْ اَسْلَمَ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ ، وَصَدَّقَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ــ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ــ كَذَالِكَ قَالَ النَّبِيُّ ــ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ــ .
يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِيْ اِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ ، كَذَبْتَ وَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ صَدَقْتَ وَوَاسَانِيْ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ . (۱)

سیدنا صدیق اکبر ــ رضی اللہ عنہ ــ اس امت میں سے سب سے پہلے مرد تھے جنہوں نے اسلام قبول کیا اور حضور سیدنا رسول اللہ ــ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ــ کی تصدیق کی اس لئے حضور سیدنا نبی کریم ــ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ــ نے ارشاد فرمایا:

اے لوگو! مجھے اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف مبعوث فرمایا تو تم نے کہا: تو نے جھوٹ بولا اور ابوبکر نے کہا: آپ نے سچ فرمایا اور انھوں نے اپنی جان اور اپنے مال سے میری غمخواری کی۔

منہاج القاصدین فی فضل الخلفاء الراشدین صفحہ ۵۲۴
(۱) قال المحقق حدیث صحیح

سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ- نے مشرکین سے فرمایا:
میں اپنے نبی-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کے معراج پاک کو حق و سچ مانتا ہوں میں روزانہ آسمان کی زمین کی طرف خبروں کی تصدیق کرتا ہوں اسی وجہ سے آپ کا نام صدیق ہوگیا

قَالُوْا : اِنَّ صَاحِبَكَ يَزْعَمُ اَنَّهُ اَتٰى بَيْتَ الْمَقْدِسَ الْبَارِحَةَ وَجَاءَ مِنْ لَيْلَتِهٖ فَقَالَ : اَوَ قَالَ ذَالِكَ ؟ قَالُوا : نَعَمْ ، قَالَ : صَدَقَ ، قَالُوْا : اَتُصَدِّقُهٗ اِنَّهٗ اَتٰى بَيْتَ الْمَقْدِسَ ثُمَّ رَجَعَ فِيْ لَيْلَتِهٖ ؟ فَقَالَ :

وَاللّٰهِ اِنِّى لَاُصَدِّقُهٗ بِخَبْرِ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ فِيْ سَاعَةٍ . فَلِذَالِكَ سُمِّىَ الصِّدِّيْقُ .

مشرکین بولے-اے ابوبکر-تیرے صاحب نبی یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ گزشتہ رات بیت المقدس گئے اور رات ہی میں واپس آ گئے۔آپ نے فرمایا:

منہاج القاصدین فی فضل الخلفاء الراشدین صفحہ ۵۴۱

کیا میرے نبی -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ایسا فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں تو آپ نے فرمایا:

میں اس کی تصدیق کرتا ہوں وہ بولے کیا تم اس کی تصدیق کرتے ہو کہ وہ ایک ہی رات میں بیت المقدس گئے بھی اور واپس بھی آ گئے۔ آپ نے فرمایا:

میں آپ کی تصدیق کرتا ہوں کہ آسمان کی خبر زمین میں ایک لمحہ میں آتی ہے پس اسی وجہ سے آپ کو صدیق -تصدیق کرنے والا- بڑ گیا- کے نام سے موسوم کیا گیا۔

سیدنا ابوعبداللہ محمد بن محمد بن العلاء البخاری الحنفی المتوفی 841ھ کا عقیدہ

حضرات انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے بعد سب سے افضل سیدنا صدیق اکبر پھر سیدنا فاروق اعظم پھر سیدنا عثمان ذی النورین پھر سیدنا علی مرتضٰی ۔ رضی اللہ عنہم ۔ ہیں

اَفْضَلُ امة محمد ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ۔ اَبُوْبَکْرٍ الصِّدِّیْقُ ۔ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۔ ثُمَّ عُمَرُ الْفَارُوْق ۔ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ۔ ثُمَّ عُثْمَانُ ذُوالنُّوْرَیْنِ ۔ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۔ ثُمَّ عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی ۔ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۔ ۔

حضور سیدنا محمد مصطفٰی ۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ۔ کی امت میں سب سے افضل سیدنا صدیق اکبر ۔ رضی اللہ عنہ ۔ ہیں پھر سیدنا فاروق اعظم ۔ رضی اللہ عنہ ۔ پھر سیدنا عثمان ذی النورین ۔ رضی اللہ عنہ ۔ پھر سیدنا علی مرتضٰی ۔ رضی اللہ عنہ ۔ ہیں ۔

رسالۃ فی الاعتقاد صفحہ ۱۷۶

سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہ- کا عقیدہ
سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- کی زندگی کی ایک رات اور دن
عمر اور آل عمر سے بہتر و افضل ہے

قَالَ عُمَرُ ـ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ـ :
وَاللّٰهِ لَلَيْلَةٌ مِنْ اَبِی بَكْرٍ وَيَوْمٌ خَيْرٌ مِنْ عُمَرَ وَآلِ عُمَرَ . يَعْنِی لَيْلَةَ الْغَارِ .

سیدنا عمر فاروق -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:
اللہ کی قسم ! ابوبکر صدیق -رضی اللہ عنہ- کی ایک رات ایک دن عمر اور آل عمر سے بہتر ہے اس سے ان کی مراد غار والی رات ہے۔

منہاج القاصدین فی فضل الخلفاء الراشدین صفحہ ۵۴۳

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کے بعد قیامت تک سب سے افضل وبرتر سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- ہیں

انَّ اَبَا بَكْرٍ ـ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ـ اَفْضَلُ النَّاسِ كُلِّهِمْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کے بعد قیامت تک سب لوگوں سے افضل واعلیٰ ہے۔

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنہج والتربیۃ جلد۱ صفحہ۲۱

سیدنا ابوذر غفاری -رضی اللہ عنہ- کا فرمان ذیشان:

اگر کوئی صدیق وفاروق میں سے کسی کو گالی دے تو میں اس کا سر اس کے تن سے جدا کردوں گا

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى قَالَ :
قُلْتُ لِاَبِيْ ذَرٍّ : لَوْ اُتِيْتَ بِرَجُلٍ يَسُبُّ اَبَابَكْرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا كُنْتَ صَانِعاً قَالَ : اَضْرِبُ عُنُقَهٗ قُلْتُ : فَعُمَرَ قَالَ : اَضْرِبُ عُنُقَهٗ .

جناب سعید بن عبدالرحمان بن ابزی نے فرمایا:

میں نے سیدنا ابوذر -رضی اللہ عنہ- سے عرض کی: اگر آپ کے پاس ایسا آدمی لایا جائے جو سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- کو گالی دیتا ہو تو آپ اس کے ساتھ کیا کرنے والے ہیں آپ نے فرمایا:

میں اس کی گردن اڑا دوں گا میں نے عرض کی: اگر کوئی سیدنا عمر فاروق -رضی اللہ عنہ- کو گالی دینے والا تو؟ آپ نے فرمایا:

میں اس کی بھی گردن اڑا دوں گا -اسے قتل کردوں گا-۔

اصول الاعتقاد ۷/۱۳۳۹/ ۲۳۷۸

سیدنا صدیق اکبراور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہما- سے محبت اور آپ کے فضل کی معرفت اھل سنت ہونے کی علامت ہے

عَنْ شَقِيْقِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ :
حُبُّ اَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَمَعْرِفَةُ فَضْلِهِمَا مِنَ السُّنَّةِ .

جناب شقیق بن عبداللہ نے فرمایا:
سیدنا صدیق اکبراور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہما- کی محبت اوران کے فضل وکرم کی معرفت سنت سے ہے- اھل سنت ہونے کی علامت ہے-۔

اصول الاعتقاد ۲/۱۳۱۰-۱۳۱۱
جامع بیان العلم (۲/۱۱۷۸)

سیدنا عمار بن یاسر-رضی اللہ عنہ-کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-کے بعد اس امت میں سب سے بہتر وافضل سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم-رضی اللہ عنہما-ہیں

عَنْ اَبِی الْھُذَیْلِ قَالَ : قَالَ عَمَّارُ بْنُ یَاسِرٍ :
خَیْرُ ھٰذِہِ الْاُمَّةِ بَعْدَ نَبِیِّھَا اَبُوْبَکْرٍ ثُمَّ عُمَرُ .

جناب ابوھُذیل نے فرمایا:
سیدنا عمار بن یاسر-رضی اللہ عنہما-نے فرمایا:
سب امت میں اس کے نبی حضور سیدنا محمد مصطفیٰ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-کے بعد سب سے افضل سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-ہیں پھر سیدنا فاروق اعظم-رضی اللہ عنہ-ہیں۔

اصول الاعتقاد ۷/ ۱۴۰۷-۱۴۰۸/ ۲۵۳۳

سیدنا عمار بن یاسر -رضی اللہ عنہ- کا عقیدہ
سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہما- پر کسی صحابی کو فضیلت دینے والا بارہ ہزار صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- پر عیب جوئی کرنے والا ہے

عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ :
مَنْ فَضَّلَ عَلٰى اَبِىْ بَكْرٍ وَعُمَرَ اَحَداً مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ اَزْرٰى عَلَى اثْنَيْ عَشَرَ اَلْفًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ .

سیدنا عمار بن یاسر -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:
جس نے سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہما- حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے صحابہ میں سے کسی کو فضیلت دی تو اس نے حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے بارہ ہزار صحابہ پر عیب جوئی کی ۔

اصول الاعتقاد ۸/۱۴۴۹/۲۶۱۰

سیدنا علی مرتضٰی -رضی اللہ عنہ- کا عقیدہ
سب سے پہلے سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- نے
قرآن کریم کو دو جلدوں میں جمع فرمایا

عَنْ عَلِيٍّ ـ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ـ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ :
رَحِمَ اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ، هُوَ اَوَّلُ مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ.

سیدنا علی مرتضٰی خلیفہ راشد -رضی اللہ عنہ- کو فرماتے سنا آپ فرمارہے تھے:
اللہ تعالٰی سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- پر رحم وکرم فرمائے وہ پہلی شخصیت ہے جس نے قرآن کریم دو جلدوں کے درمیان جمع فرمایا۔

الشریعۃ (۳/۲۹-۳۰/۱۳۰۳)

سیدنا علی مرتضٰی امیر المؤمنین ۔ رضی اللہ عنہ ۔ کا حضرات شیخین ۔ رضی اللہ عنہما ۔ کو خراج عقیدت

سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم ۔ رضی اللہ عنہما ۔ خلفاء راشدین سے ہیں یہ دونوں ہستیاں ھدایت کے امام، شیخ الاسلام اور حضور ۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ۔ کے بعد مقتدائے اھل اسلام جس نے ان کی پیروی کی اسے صراطِ مستقیم کی ہدایت نصیب ہوئی اور جس نے ان کی اقتداء کی وہ رشد وھدایت پا گیا اور جس نے ان دونوں کے دامن کو مضبوطی سے تھاما وہ حزب اللہ میں سے ہے اور حزب اللہ فلاح پانے والے ہیں

عَنْ مُسرُوْقِ بْنِ الضَّحَّاكِ ۔ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۔ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ۔ قَالَ :سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنٍ یَذْکُرُ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ : قَالَ فَتًی مِنْ بَنِیْ ھَاشِمٍ لِعَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ حِیْنَ انْصَرَفَ : سَمِعْتُكَ تَخْطُبُ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ فِی الْجُمْعَةِ تَقُوْلُ :

اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْنَا بِمَا اَصْلَحْتَ بِہٖ الْخُلَفَاءَ الرَّاشِدِیْنَ فَمَنْ ھُمْ؟ قَالَ: فَاغْرَوْرَقَتْ عَیْنَاہُ یَعْنِیْ ثُمَّ انْھَمَلَتْ عَلٰی لِحْیَتِہٖ ثُمَّ قَالَ: اَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ . اِمَامَی الْھُدٰی وَشَیْخَی الْاِسْلَامِ وَالْمُقْتَدٰی بِھِمَا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ۔صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔ مَنِ اتَّبَعَھُمَا ھُدِیَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ وَمَنِ اقْتَدٰی بِھِمَا رُشِدَ، وَمَنْ تَمَسَّکَ بِھِمَا فَھُوَ مِنْ حِزْبِ اللّٰہِ وَحِزْبُ اللّٰہِ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ .

مسروق بن ضحاک مولیٰ رسول اللہ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:

میں نے سنا سیدنا ابوجعفر محمد بن علی بن حسین -رضی اللہ عنہم اپنے والد گرامی سے ذکر کر رہے تھے انہوں نے فرمایا:

بنی ھاشم کے ایک جوان نے سیدنا علی بن ابی طالب امیر المؤمنین -رضی اللہ عنہ- سے کہا جبکہ آپ واپس لوٹ رہے تھے میں نے سنا آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے جمعۃ المبارک کا اے امیر المؤمنین! آپ فرما رہے تھے:

اے اللہ! ہماری اس چیز سے اصلاح فرما جس سے تو نے خلفاء راشدین کی اصلاح فرمائی پس وہ کون ہیں؟ انہوں نے بیان کیا کہ آپ کی آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہوگئیں یعنی آپ کے آنسو آپ کی ڈاڑھی مبارک پر فدا ہو رہے تھے پھر فرمایا:

سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہما- ھدایت کے امام، شیخ الاسلام اور حضور سیدنا رسول اللہ- فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے بعد جن کی اقتداء و پیروی کی جاتی ہے۔ پس جس نے ان دونوں کی پیروی کی وہ صراط مستقیم کی ھدایت پا گیا اور جس نے ان کی اقتداء کی وہ رشد و ھدایت سے سرفراز ہوا اور جس نے ان دونوں کو مضبوطی سے کھایا پس حزب اللہ- اللہ کی جماعت- سے ہے اور حزب اللہ ہی کامیاب ہونے والے ہیں۔

اصول الاعتقاد ۷/۱۳۹۶/۲۵۰۱

سیدنا حسان بن ثابت انصاری -رضی اللہ عنہ- کا خراجِ عقیدت ومحبت

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- اور سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہما- یہ تین ایسی ہستیاں ہیں یہ اپنے خدادا فضل وکرم سے ظاہر ہوئیں تو رب تعالیٰ نے انہیں تروتازہ اور پر رونق کر دیا جس مومن میں ذرا سی بصیرت ہے وہ ان کی فضیلت کا انکار نہیں کرسکتا زندگی میں اکٹھے رہے اور بعد وصال بھی اکٹھے ہو گئے

عَنِ الشَّعْبِيِّ اَنَّ حَسَّانَ قَالَ فِی النَّبِيِّ ۔ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ واٰلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ وَفِیْ اَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ:

ثَلَاثَةٌ بَرَزُوْا بِفَضْلِهِمْ — نَضَّرَهُمْ رَبُّهُمْ اِذَا نُشِرُوْا
فَلَيْسَ مِنْ مُؤْمِنٍ لَهُ بَصَرٌ — يُنْكِرُ تَفْضِيْلَهُمْ اِذَا ذُكِرُوْا
عَاشُوا بِلَا فُرْقَةٍ ثَلَاثَتُهُمْ — وَاجْتَمَعُوْا فِی الْمَمَاتِ اِذَا قُبِرُوْا

اصول الاعتقاد ۷/۱۴۰۸/۲۵۳۵

جناب شعبی -رحمۃ اللہ علیہ- سے مروی ہے کہ:

سیدنا حسان بن ثابت -رضی اللہ عنہ- نے حضور سیدنا رسول اللہ- فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-اور سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر-رضی اللہ عنہما- کے بارے میں کہا:

تین ایسی ہستیاں ہیں جو اپنے فضل وکرم سے ظاہر ہوئیں جب وہ پھیلے تو ان کے رب تعالیٰ نے انہیں تروتازہ کردیا کوئی مومن ایسا نہیں جس میں بصیرت ہو جو ان کی افضیلت کا انکار کرے جب ان کا ذکر کیا جائے۔وہ تینوں بغیر فرقہ وجدائی کے زندگی گزار گئے اور وہ وصال کے بعد بھی اکٹھے ہوئے جب ان کے مزارت بنائے گئے۔

خلافت نبوت تیس 30 سال

سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ- کے دو-2-سال، سیدنا فاروق اعظم-رضی اللہ عنہ- کے دس-10-سال، سیدنا عثمان ذی النورین-رضی اللہ عنہ- کے بارہ-12-سال اور سیدنا علی مرتضٰی-رضی اللہ عنہ- کے کچھ سال

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جَمْهَانَ عَنْ سَفِيْنَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ :

خِلَافَةُ النُّبُوَّةِ ثَلَاثُوْنَ سَنَةً، ثُمَّ يُؤْتِى اللّٰهُ الْمُلْكَ، أَوْ مُلْكَهٗ مَنْ يَشَاءُ .

قَالَ سَعِيْدٌ : قَالَ لِي سَفِيْنَةُ : أَمْسِكْ عَلَيْكَ أَبَا بَكْرٍ سَنَتَيْنِ ، وَعُمَرَ عَشْراً ، وَعُثْمَانَ اثْنَى عَشَرَةَ ، وَعَلِيٌّ كَذَا ، قَالَ سَعِيْدٌ : قُلْتُ لِسَفِيْنَةٍ : إِنَّ هٰؤُلَاءِ يَزْعَمُوْنَ أَنَّ عَلِيّاً رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمْ يَكُنْ بِخَلِيْفَةٍ، قَالَ : كَذَبَتْ أَسْتَاهُ بَنِي الزَّرْقَاءِ ، يَعْنِي مَرْوَانَ.

أحمد 220 /5)و221) وأبوداود4647 - 36/4646 /5)) والترمذی436/2226 /4)) وقال" :
ہذاحدیث حسن ."والنسائی فی الکبری47/8155 /5)) وابن حبان(الإحسان392/6943 /15))

جناب سعید بن جمھان نے سیدنا سفینہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت کیا آپ نے فرمایا کہ حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

خلافت نبوت تیس سال ہے پھر اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا سلطنت عطا فرمائے گا۔

جناب سعید بن جمھان نے کہا: مجھے سیدنا سفینہ -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

حساب لگاؤ سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- کے دو سال اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہ- کے دس سال، سیدنا عثمان ذی النورین کے بارہ سال اور ایسے ہی کچھ سال سیدنا علی مرتضیٰ -رضی اللہ عنہ- کے۔

جناب سعید نے کہا: میں نے سیدنا سفینہ -رضی اللہ عنہ- سے کہا یہ -بنو مروان- گمان کرتے ہیں کہ سیدنا علی مرتضیٰ -رضی اللہ عنہ- خلیفہ برحق نہ تھے آپ نے فرمایا:

بن زرقاء کے پچھلے حصوں نے جھوٹ بولا ہے اس سے مراد انکی مروان ہے۔

والحاکم (3/ 71 و145) وصححه ووافقه الذهبي. وأشار إلى تصحيحه الحافظ في الفتح.(8/ 97)

حضرات صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی موجودگی میں کہا کرتے تھے اس امت میں سب سے افضل سیدنا صدیق اکبر پھر سیدنا فاروق اعظم پھر سیدنا عثمان ذی النورین -رضی اللہ عنہم- ہیں

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ :

جَاءَ نِی رَجُلٌ فِی خَلَافَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَلَّمَنِیْ بِكَلَامٍ طَوِيْلٍ، يُرِيْدُ فِی كَلَامِهٖ بِأَنْ اَعِيْبَ عَلٰی عُثْمَانَ ، وَهُوَ امْرُؤٌ فِی لِسَانِهٖ ثِقْلٌ لَا يَكَادُ يَقْضِی كَلَامَهٗ فِی سَرِيْعٍ، فَلَمَّا قَضٰی كَلَامَهٗ، قُلْتُ : قَدْ كُنَّا نَقُوْلُ ـ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ حَیٌّ ـ اَفْضَلُ اُمَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ بَعْدَهٗ اَبُوْبَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرَ، ثُمَّ عُثْمَانَ ؛ وَاِنَّا وَاللّٰهِ مَا نَعْلَمُ عُثْمَانَ قَتَلَ نَفْساً بِغَيْرِ حَقٍّ، وَلَا جَاءَ مِنَ الْكَبَائِرِ شَيْئاً، وَلٰكِنْ اِنَّمَا هُوَ هٰذَا الْمَالُ، فَإِنْ اَعْطَاكُمُوْهُ رَضِيْتُمْ، وَاِنْ اَعْطٰی اُولِی قَرَابَتِهٖ سَخَطْتُمْ اِنَّمَا تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا كَفَارِسٍ وَالرُّوْمِ لَا يَتْرُكُوْنَ لَهُمْ اَمِيراً اِلَّا قَتَلُوْهُ، قَالَ : فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ بَأَرْبَعٍ مِنَ الدَّمْعِ ثُمَّ قَالَ : اَللّٰهُمَّ لَا نُرِيْدُ ذَالِكَ .

جناب سالم بن عبداللہ بن عمر-رضی اللہ عنہم-نے فرمایا:

سیدنا عبداللہ بن عمر-رضی للہ عنہما-نے فرمایا:

سیدنا عثمان بن عفان-رضی اللہ عنہ-کے زمانہ خلافت میں ایک آدمی میرے پاس آیا اس نے مجھ سے طویل کلام کیا وہ اپنے کلام-گفتگو-میں چاہتا تھا کہ میں سیدنا عثمان ذی النورین-رضی اللہ عنہ-پر عیب لگاؤں اور وہ آدمی تھا جس کی زبان میں ثقل-بوجھ-تھا وہ سرعت میں اپنا مدعی واضح نہیں کرسکتا تھا پس جب اس نے اپنی بات مکمل کی تو میں نے اس سے کہا:

ھم کہا کرتے تھے جبکہ حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-زندہ تھے، حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کی امت میں سب سے افضل آپ کے بعد سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-ہیں پھر سیدنا فاروق اعظم-رضی اللہ عنہ-پھر سیدنا عثمان ذی النورین-رضی اللہ عنہ-ہیں اور میں اللہ کی قسم نہیں جانتا کہ سیدنا عثمان ذی النورین-رضی اللہ عنہ-نے کسی جان کو ناحق مارا ہو اور نہ ہی انہوں نے کوئی کبیرہ گناہ کیا ہے لیکن ان کے پاس یہ مال ہے اگر وہ تمہیں دے دیں تو تم ان سے راضی اور اگر وہ اپنے قریبی رشتہ داروں کو دے دیں تو تم ناراض۔تم تو یہ چاہتے ہو کہ فارس وروم کی طرح ہوجاؤ وہ اپنے ہر امیر-حکمران-کو قتل کردیتے ہیں۔اتنا فرمانے کے بعد آپ کی آنکھوں میں آنسو جاری ہوگئے پھر فرمایا:

اے اللہ! ھم ایسا نہیں چاہتے۔

الشریعۃ (۱۵۱۰/۱۶۲-۱۶۱/۳)

کسی صحابی ۔رضی اللہ عنہ ۔کو گالی نہ دینا کیونکہ ان میں سے کسی ایک صحابی کا مقام تمہاری ساری زندگی کے نیک اعمال سے بہتر و افضل ہے

عَنْ نَسِيْرِ بْنِ ذَعْلُوْقَ قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ :
لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ فَإِنَّ مَقَامَ اَحَدِهِمْ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ اَحَدِكُمْ عُمْرَهُ كُلَّهُ.

جناب نسیر بن ذعلوق نے فرمایا:
میں نے سنا سیدنا عبداللہ بن عمر ۔رضی اللہ عنہما ۔فرمارہے تھے:
حضور سیدنا رسول اللہ ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔کے صحابہ کرام ۔رضی اللہ عنہم ۔کو گالی نہ دینا کیونکہ ان میں سے کسی ایک کا مقام تم میں سے کسی کی ساری عمر کے اعمال سے بہتر و افضل ہے۔

اصول الاعتقاد (۲۳۵۰/۱۳۲۳/۷)الشریعۃ (۲۰۵۴/۵۴۹/۳)

سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کا سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- کو خراج عقیدت

سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- ھمارے لئے بہتر خلیفہ تھے

ھم پر مہربان اور بڑے مشفق تھے

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرَ قَالَ :
وَلِيَنَا اَبُوْ بَكْرٍ خَيْرَ خَلِيْفَةٍ، اَرْحَمَهُ بِنَا، وَاَحْنَاهُ عَلَيْنَا.

سیدنا عبداللہ بن جعفر -رضی اللہ عنہما- نے فرمایا:
سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- ھمارے والی تھے وہ بہتر خلیفہ تھے وہ ھم پر رحم کرنے والے اور ھم پر محبت وشفقت کرنے والے تھے۔

المستدرک للحاکم (۳/۷۹)
اصول الاعتقاد (۷/۱۳۷۸/۲۴۵۹)
الشریعۃ (۲/۴۴۰/۱۲۴۷)

سیدنا سعید بن جبیر-رضی اللہ عنہ-کا عقیدہ
جو آدمی غزوہ بدر میں شریک ہونے والے صحابہ کرام-رضی اللہ عنہم- کے فضائل نہیں جانتا اس کے دین کا کیا اعتبار

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ :
مَا لَمْ يَعْرِفَهُ الْبَدْرِيُّوْنَ فَلَيْسَ مِنَ الدِّيْنِ.

سیدنا سعید بن جبیر-رضی اللہ عنہ-نے فرمایا:
جس مسئلہ کو بدری صحابی-رضی اللہ عنہم-نہیں جانتے وہ دین سے نہیں ہے۔

جامع بیان العلم وفضلہ (۷۷/۱)
مجموع الفتاوی (۵/۴)

سیدنا غوث اعظم -رضی اللہ عنہ- المتوفی 561ھ کے نزدیک سیدنا علی مرتضیٰ -رضی اللہ عنہ- کو تمام صحابہ کرام پر فضیلت دینا روافض کا عقیدہ ہے

غنیۃ الطالبین شریف میں کہ مشہور بذات پاک حضرت غوث اعظم ہے رضی اللہ تعالی عنہ، عقیدہ روافض میں مرقوم:

وَمِنْ ذَالِكَ تَفْضِيْلُهُمْ عَلِياًّ عَلٰى جَمِيْعِ الصَّحَابَةِ .

روافض کے عقیدہ میں سے ایک یہ ہے کہ وہ سیدنا علی مرتضیٰ -رضی اللہ عنہ- کو تمام صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- پر فضیلت دیتے ہیں یعنی سیدنا غوث اعظم -رضی اللہ عنہ- کے نزدیک سیدنا علی مرتضیٰ -رضی اللہ عنہ- کو تمام صحابہ کرام پر فضیلت دینے والا اھل سنت سے نہیں بلکہ اس کا تعلق روافض سے ہے۔

غنیۃ الطالبین: ۱/۱۸۰

مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین صفحہ نمبر ۱۴۰

جو افضلیت صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- کا انکار کرے اس کا ایمان خطرے میں ہے

شرح قصیدۂ امالی سے گذرا:

مَنْ اَنْكَرَهٗ يُوْشِكُ اَنَّ فِيْ اِيْمَانِهٖ خَطْرًا.

جو آدمی سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- کی افضلیت کا انکاری ہے ہوسکتا ہے کہ اس کا ایمان خطرے میں ہو۔

-☆-

گویا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- کی افضلیت کا انکار خروج ایمان کی ابتداء ہے، اب ایسے لوگوں کو غور کرنا چاہیئے جو کہلاتے تو اھل سنت سے ہیں لیکن سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- کی افضلیت کے منکر ہیں کہیں وہ آہستہ آہستہ ایمان سے خالی تو نہیں ہورہے۔ اگر ایمان کمزور ہوتا گیا تو ایسا آدمی مرتے وقت شیطان کے لئے تر نوالہ ثابت ہوگا۔ العیاذ باللہ من ذالک۔

شرح بدء الامالی: بیت ۳۴ کے تحت

مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین صفحہ نمبر ۱۴۰

سیدنا اعلیٰ حضرت امام اھل سنت اور سیدنا شمس قہستانی -رحمۃ اللہ علیہما- کا عقیدہ جو آدمی سیدنا علی مرتضیٰ -رضی اللہ عنہ- کو سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہما- پر فضیلت دے اس کی امامت مکروہ ہے

شمس قہستانی کی شرح نقایہ میں ہے:

تُكْرَهُ اِمَامَةُ مَنْ فَضَّلَ عَلِياًّ عَلَى الْعُمْرَيْنِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ.

جو آدمی سیدنا علی مرتضیٰ -رضی اللہ عنہ- کو حضرات شیخین کریمین -رضی اللہ عنہما- پر افضلیت دے اس کی امامت مکروہ ہے یعنی ایسے آدمی کو اپنی نمازوں کا امام بنانا مکروہ ہے۔اب عوام اھل سنت کو غور کرنا چاہیئے جو ایسا نظریہ وعقیدہ رکھتے ہیں کیا انہیں اپنی مساجد میں مصلیٰ امامت پر کھڑے ہونے دینا چاہیئے۔ ایمان کامل تو ایسے آدمی کی امامت تو در کنار ایسے آدمی کی طرف دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا۔اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- اور سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم اور سیدنا عثمان ذی النورین اور سیدنا علی مرتضیٰ -رضی اللہ عنہم- کے صدقے ہمارا ایمان محفوظ رکھے اور ہمیں مرتے دم تک صراطِ مستقیم -عقیدہ اھل سنت- پر چلنا نصیب فرمائے۔

جامع الرموز للقھستانی:۱/۱۷۲

مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین صفحہ نمبر ۱۴۱

امام اھل سنت سیدنا اعلیٰ حضرت اور صاحب الاشباہ النظائر -رحمۃ اللہ علیہما- کا عقیدہ سیدنا علی مرتضیٰ -رضی اللہ عنہ- کو سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہما- پر فضیلت دینے والا بدعتی ہے

الاشباہ والنظائر میں ہے:

اِنْ فَضَّلَ عَلِیّاً عَلَیْھِمَا فَمُبْتَدِعٌ.

اگر کسی نے سیدنا علی مرتضیٰ کو سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہم- سے افضل جانا تو وہ بدعتی ہے۔

بدعت بدعت ہے وہ اعتقادی ہو یا عملی دونوں ہی میں نور نہیں لیکن بدعت اعتقادی بدعت عملی سے بہت بہت زیادہ بری ہے، ہمارے اسلاف نے یہاں تک فرمایا کہ ہر آدمی کی توبہ قبول ہوتی ہے سوائے بدعتی

الاشباہ والنظائر: ص:۱۵۹

مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین صفحہ نمبر ۱۴۱

کے تو جو اعتقادی بدعت کا مرتکب ہے اسے اپنی آخرت کی فکر کرنی چاہئے اور عذاب الٰہی سے ڈرتے رہنا چاہئے کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ انکار افضیلت صدیق اکبر۔رضی اللہ عنہ۔اس کے سینے سے ایمان کے نکل جانے کا سبب بنے اس وقت سے پہلے پہلے اللہ ذوالجلال کی بارگاہ میں توبہ کرنی چاہئے۔یاد رہے کہ اگر مرتے وقت ایمان ساتھ گیا تو سمجھ لیجئے سب نعمتیں ساتھ گئیں ہیں اور اگر خدانخواستہ مرتے وقت ایمان ہی چھن گیا تو دائمی عذاب استقبال کیلئے تیار ہوگا اور جہنم کے دہکتے انگارے منتظر ہوں گے۔

امام اھل سنت سیدنا اعلیٰ حضرت -رحمۃ اللہ علیہ- اور سیدنا ابراہیم حلبی -رحمۃ اللہ علیہ- کا عقیدہ

سیدنا علی مرتضیٰ -رضی اللہ عنہ- کو شیخین کریمین -رضی اللہ عنہما- پر فضیلت دینے والا بدعتیوں میں سے ہے

علامہ ابراہیم حلبی المستملی شرح منیۃ المصلی میں فرماتے ہیں:

مَنْ فَضَّلَ عَلِيّاً فَحَسْبُ فَهُوَ مِنَ الْمُبْتَدِعَةِ.

جس نے سیدنا علی مرتضیٰ -رضی اللہ عنہ- کو سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہ- پر فضیلت وفوقیت دی وہ بدعتیوں میں سے ہے۔

غنیۃ المستملی: ص:۴۴۳

مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین صفحہ نمبر ۱۴۱

امام اھل سنت سیدنا اعلیٰ حضرت -رحمۃ اللہ علیہ- کا عقیدہ
کسی بدعتی کی تعظیم کرنے والا اسلام کو ڈھانے پر مدد کرنے والا ہے

اور فرماتے ہیں:

مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰى هَدْمِ الْاِسْلَامِ

جو کسی بدعتی کی توقیر کرے اس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد کی۔

جو عالم اپنے آپ کو اھل سنت سے کہلوائے لیکن افضلیت سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- کا منکر ہو تو ایسے عالم کا اھل سنت سے کوئی تعلق نہیں۔ عوام اھل سنت کے ایمان کو بچانے کیلئے اب علماء اھل سنت کا فرض ہے کہ ایسے بدعتی عالم کا پردہ چاک کریں تاکہ وہ عوام اھل سنت کو گمراہ نہ کر سکے اور مصطفیٰ کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی بھولی بھالی امت کو گمراہ کرنے کا ذریعہ نہ بن سکے۔

کنزل العمال: ۱۰۹۸

مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین صفحہ نمبر ۱۶۲

امام ابوشکور سالمی ۔ رحمۃ اللہ علیہ ۔ کا عقیدہ
جو سیدنا علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ کو سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم ۔ رضی اللہ عنہما ۔ پر فضیلت وفوقیت دے وہ بدعتی ہے

بَعْضُ کَلاَمِهِمْ بِدْعَةٌ وَلَایَکُوْنُ کُفْراً وَهُوَ قَوْلُهُمْ بِاَنَّ عَلِیاًّ کَانَ اَفْضَلَ مِنْ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ.

ان کا بعض کلام بدعت ہے کفر نہیں اور وہ ان کا یہ کہنا ہے سیدنا علی مرتضٰی ۔ رضی اللہ عنہ ۔ سیدنا صدیق اکبر، سیدنا فاروق اعظم، سیدنا عثمان ذی النورین ۔ رضی اللہ عنہم ۔ سے افضل ہیں۔

تمہید ابوشکور سالمی

جوسیدنا علی مرتضیٰ -رضی اللہ عنہ- کو تمام صحابہ پر فضیلت دے وہ بدعتی ہے

فتاوی خلاصہ میں ہے:

فِی الرَّافِضِ مَنْ فَضَّلَ عَلِیًّا عَلٰی غَیْرِہٖ فَھُوَ مُبْتَدِعٌ .

جوسیدنا علی مرتضیٰ -رضی اللہ عنہ- کو حضرات شیخین پر فضیلت دے تو وہ بدعتی ہے۔

مطلع القمرین صفحہ ۶۵،۶۶

جوسیدنا علی مرتضیٰ-رضی اللہ عنہ-کو باقی تین خلفاء پر فضیلت دے وہ بدعتی ہے

فتح القدیر میں فرماتے ہیں:

فِیْ الرَّافِضِ اِنْ فَضَّلَ عَلِیّاً عَلَی الثَّلَاثَۃِ مُبْتَدِعٌ .

جس نے سیدنا علی مرتضیٰ-رضی اللہ عنہ-کو باقی تین خلفاء پر فضیلت دی تو وہ بدعتی ہے۔

مطلع القمرین صفحہ ٦٥،٦٦

سیدنا علی مرتضٰی -رضی اللہ عنہ- کو باقی صحابہ پر فضیلت دینے والا بدعتی ہے

بحر الرائق میں ہے:

اَلرَّافِضِیُّ مَنْ فَضَّلَ عَلِیّاً عَلَی غَیْرِہٖ فَھُوَ مُبْتَدِعٌ.

رافضی جو سیدنا علی مرتضٰی -رضی اللہ عنہ- کو باقی صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- پر فضیلت دے وہ درحقیقت بدعتی ہے۔

مطلع القمرین صفحہ ۶۵، ۶۶

سیدنا علی مرتضی-رضی اللہ عنہ-کوتمام صحابہ پر فضیلت دینے والا بدعتی ہے

علامہ عبدالعلی برجیدی شرح نقایہ اور علامہ شیخ زادہ مجمع الانھر شرح ملتقی الابحر میں فرماتے ہیں:

اَلرَّافِضِیُّ مَنْ فَضَّلَ عَلِیّاً فَھُوَ مُبْتَدِعٌ .

رافضی وہ جو سیدنا علی مرتضی-رضی اللہ عنہ-کوتمام صحابہ کرام-رضی اللہ عنہم-پر فضیلت دے وہ درحقیقت بدعتی ہے۔

مطلع القمرین صفحہ ۶۵، ۶۶

علامہ ابن قدامہ مقدسی ۔ رحمۃ اللہ علیہ ۔ المتوفی 620ھ کا بیان وعقیدہ ایک قوم نے سیدنا صدیق اکبر ۔ رضی اللہ عنہ ۔ کی بجائے سیدنا فاروق اعظم ۔ رضی اللہ عنہ ۔ کو افضل قرار دیا تو سیدنا فاروق اعظم ۔ رضی اللہ عنہ ۔ نے ان کی درّوں سے پٹائی کی پھر فرمایا: آج کے بعد جو صدیق اکبر پر کسی کو فضیلت دے گا اسے مفتری کی سزا ملے گی

قَدِمَ نَاسٌ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَنَاسٌ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ عَلٰى عُمَرَ ، فَتَحَدَّثَ الْقَوْمُ بَيْنَهُمْ فَفَضَّلَ بَعْضُ الْقَوْمِ اَبَابَكْرٍ ، وَفَضَّلَ بَعْضُهُمْ عُمَرَ عَلٰى اَبِىْ بَكْرٍ ، فَجَاءَ وَمَعَهُ دُرَّتُهٗ ، فَاَقْبَلَ عَلَى الَّذِيْنَ فَضَّلُوْهُ عَلٰى اَبِىْ بَكْرٍ فَجَعَلَ يَضْرِبُهُمْ بِدُرَّتِهٖ حَتّٰى مَا يَتَّقِىْ اَحَدُهُمْ اِلَّا بِرِجْلِهٖ ، ثُمَّ انْصَرَفَ ، فَلَمَّا كَانَ فِى الْعَشِيِّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ۔ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔ :

اَلَا اِنَّ اَفْضَلَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا اَبُوْبَكْرٍ ، فَمَنْ قَالَ غَيْرَ ذَالِكَ بَعْدَ يَوْمِىْ هٰذَا فَهُوَ مُفْتَرٍ عَلَيْهِ مَا عَلَى الْمُفْتَرِىْ .

چندآدمی اھل کوفہ سے اور چندآدمی اھل بصرہ سے سیدنا عمر فاروق -رضی اللہ عنہ -کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو لوگوں نے آپس میں گفتگو شروع کی۔بعض لوگوں نے سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-کو افضل قرار دیا اور ان میں سے بعض نے سیدنا عمر فاروق-رضی اللہ عنہ-کو سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-سے افضل قرار دیا پس سیدنا فاروق اعظم تشریف لے آئے جبکہ آپ کے ساتھ آپ کا دُرّہ تھا پس آپ ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے جو انہیں سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-پر فضیلت دے رہے تھے تو آپ نے انہیں اپنے درہ سے پیٹنا شروع کر دیا حتیٰ کہ ان سے کوئی بھی نہ بچتا مگر آپ کے پاؤوں مبارک سے چمٹ کر پھر آپ واپس تشریف لے گئے جب شام کا وقت ہوا تو آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی پھر آپ-رضی اللہ عنہ-نے فرمایا:

خبردار!اس امت میں حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کے بعد سب سے افضل سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-ہیں پس جس نے اس کے خلاف بات کی آج کے دن کے بعد تو وہ مفتری ہے اور اسے اتنی ہی سزا ملے گی جتنی مفتری کو ملتی ہے۔

-☆-

منہاج القاصدین فی فضل الخلفاء الراشدین رقم (۱۳۴) صفحہ ۴۸۲

افضلیت صدیق اکبر۔رضی اللہ عنہ۔پر قوی دلیل حضور سیدنا نبی کریم۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔کا اپنی بیماری کے ایام میں نماز کا امام بنانا ہے

ملا علی قاری رحمہ اللہ نقل فرماتے ہیں:

وَاَوْلٰی مَا یُسْتَدَلُّ بِہٖ عَلٰی اَفْضَلِیَّۃِ الصِّدِّیْقِ فِیْ مَقَامِ التَّحْقِیْقِ نَصْبُہٗ عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ لِاِمَامَۃِ الْاَنَامِ مُدَّۃَ مَرْضِہٖ فِی اللَّیَالِیْ وَالْاَیَّامِ ، وَلِذَا قَالَ اَکَابِرُ الصُّحْبَۃِ رَضِیَۃً ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ۔ لِدِیْنِنَا اَفَلَا نَرْضَاہُ لِدُنْیَانَا ثُمَّ اِجْمَاعُ جَمْھُوْرِھِمْ عَلٰی نَصْبِہٖ لِلْخَلَافَۃِ وَمُتَابَعَۃِ غَیْرِھِمْ اَیْضاً فِی آخِرِ اَمْرِھِمْ .

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی افضلیت قطعیہ میں علماء نے جو تحقیق کی اور دلائل دیئے ان میں افضلیت کے قطعی ہونے پر سب سے بہترین دلیل ہی ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم۔نے اپنی علالت کے ایام میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو شب وروز کی نمازوں میں صحابہ کا امام مقرر فرمایا تھا اور اسی بناء پر اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا تھا کہ حضور سیدنا رسول اللہ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم۔نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ہمارے دین کیلئے پسند فرمایا اور امام مقرر کیا ہے تو ہم اپنی دنیا کیلئے کیوں ان کی امامت وخلافت کو پسند نہ کریں یعنی ہم دنیا کیلئے بھی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اپنا خلیفہ

مانتے ہیں۔

دوسری دلیل ہی ہے کہ جمہور صحابہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اپنی خلافت کیلئے منتخب فرمایا اور بقیہ تمام صحابہ نے ان کی متابعت کی اس کے بعد فرمایا:

وَاَمَّا الْخَلِیْفَةُ فَلَیْسَ لَهُمْ اَنْ یُوَلُّوا الْخَلَافَةَ اِلَّا اَفْضَلُهُمْ وَهٰذَا فِی الْخُلَفَاءِ خَاصَّةً وَعَلَیْهِ اِجْمَاعُ الْاُمَّةِ .

صحابہ کرام کیلئے یہ ممکن نہ تھا کہ وہ غیر افضل کو اپنا خلیفہ منتخب کرتے بالخصوص خلیفہ چننے میں تمام امت کا اس پر اجماع ہے کہ خلیفہ سب سے افضل ہونا چاہئے۔

شرح فقہ اکبر /۷۵

امت مسلمہ گمراہی پر جمع نہیں ہوسکتی

وَاِجْمَاعُ الصَّحَابَةِ حُجَّةٌ قَاطِعَةٌ لِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ لَا تَجْتَمِع اُمَّتِيْ عَلَى الضَّلَالَةِ .

صحابہ کا اجماع دلیل قطعی ہے اس لئے کہ حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کا فرمان ہے کہ میری امت کا اجماع گمراہی پر نہیں ہوگا۔

شرح فقہ اکبر /۷۶

امام ابن حجر مکی ھیتمی -رحمۃ اللہ علیہ- المتوفی 974ھ کا عقیدہ

حضور سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- میں خصائل خیر

-افضلیت کے سب خصائل- پائے جاتے ہیں

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ۔ خَصَائِلُ الْخَیْرِ ثَلٰثُمِائَۃٍ وَسِتُّوْنَ خَصْلَۃً اِذَا رَادَ اللّٰہُ بِعَبْدٍ خَیْراً جَعَلَ فِیْہِ خَصْلَۃً مِنْہَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَفِیَّ شَیْءٌ مِنْہَا قَالَ : نَعَمْ جَمِیْعاً مِنْ کُلٍّ .

حضور سیدنا رسول اللہ- فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے فرمایا:

خصائل خیر- خیر و بھلائی کے خصائل تین سو ساٹھ ہیں جب اللہ تعالیٰ کسی بندے پر خیر فرمانا چاہتا ہے تو ان اوصاف میں سے ایک وصف اس میں پیدا کر دیتا ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرماتا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ان اوصاف خیر میں سے مجھ میں بھی کوئی وصف پایا جاتا ہے تو حضور- فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے فرمایا:

ہاں تم میں تمام اوصاف خیر- افضلیت- پائے جاتے ہیں۔

الصواعق المحرقۃ = ۷۴/

امام ابن حجر ھیتمی - رحمۃ اللہ علیہ - المتوفی 974ھ کا عقیدہ

امام ابن عساکر المتوفی کا عقیدہ

سیدنا صدیق اکبر - رضی اللہ عنہ - میں تمام خصائل خیر پائے جاتے ہیں

ابن عساکر کی روایت کے الفاظ اس طرح سے ہیں:

فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لِيْ مِنْهَا شَيْءٌ قَالَ :
كُلُّهَا فِيْكَ فَهَنِيْئًا لَكَ يَااَبَابَكْرٍ .

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ان اوصاف میں سے مجھ میں بھی کوئی پایا جاتا ہے
آپ نے فرمایا:
- اے ابوبکر! - تم میں سب خصائل پائے جاتے ہیں تمہیں مبارک ہو۔

الصواعق المحرقہ صفحہ ۷۴

امام ابن حجر ھیتمی مکی - رحمۃ اللہ علیہ - المتوفی 974ھ کا عقیدہ اور
امام اھل سنت سیدنا ابوالحسن اشعری - رحمۃ اللہ علیہ - کا عقیدہ

ثُمَّ الَّذِیْ مَالَ اِلَیْہِ اَبُوالْحَسَنِ الْاَشْعَرِیُّ اِمَامُ اَھْلِ السُّنَّۃِ اَنَّ تَفْضِیْلَ اَبِیْ بَکْرٍ عَلٰی مَنْ بَعْدَہٗ قَطَعِیٌّ .

پھر جس کی طرف امام اھل سنت ابوالحسن اشعری - رحمۃ اللہ علیہ - مائل ہوئے وہ یہ ہے کہ:
سیدنا صدیق اکبر - رضی اللہ عنہ - کی افضلیت اپنے مابعد پر قطعی ہے۔

الصواعق المحرقۃ صفحہ ۵۸

امام ابوالحسن اشعری ۔رحمۃ اللہ علیہ۔ کا عقیدہ سیدنا صدیق اکبر ۔رضی اللہ عنہ۔ کی افضلیت علی الاطلاق قطعی ہے

امام ابن حجر مکی رحمہ اللہ نے نقل فرمایا:

وَكَانَ الْاَشْعَرِيُّ مِنَ الْاَكْثَرِيْنَ الْقَائِلِيْنَ بِاَنَّهٗ قَطْعِيٌّ مُطْلَقاً .

کہ امام اشعری ان اکثر اصولین میں سے ہیں جو افضلیت کو علی الاطلاق قطعی مانتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی افضلیت بعد والے تمام صحابہ، خلفاء پر قطعی ہے۔

الصواعق المحرقہ صفحہ ۵۹

امام ابن حجر مکی ھیتمی - رحمۃ اللہ علیہ - المتوفی 974ھ کا عقیدہ خلافت صدیق اکبر - رضی اللہ عنہ - پر نص موجود ہے اگر نص نہ بھی ہوتو حضرات صحابہ کرام - رضی اللہ عنہم - کا اجماع ہی کافی ہے کیونکہ خبر واحد کا مدلول ظنی ہے جبکہ اجماع صحابہ کا مدلول قطعی ہے

محدث ابن حجر مکی رحمہ اللہ نے نقل فرمایا کہ:

وَاِمَامُ اَبُوْبَكْرٍ فَقَدْ عَلِمَتِ النُّصُوْصُ السَّابِقَةُ الْمُصَرِّحَةُ بِخَلَافَتِهٖ وَعَلٰى فَرْضٍ اَنْ لَا نَصَّ عَلَيْهِ اَيْضاً فَفِيْ اِجْمَاعِ الصَّحَابَةِ عَلَيْهَا غَنِيٌّ عَنِ النَّصِّ اِذْهُوَ اَقْوٰى مِنْهُ لِاَنَّ مَدْلُوْلَهٗ قَطْعِيٌّ وَمَدْلُوْلُ خَبْرِ الْوَاحِدِ ظَنِيٌّ .

جہاں تک ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کا تعلق ہے اس کی حقیقت پر نصوص صریحہ پہلے نقل ہوچکی ہیں بالفرض اگر ایک نص بھی نہ ہوتو بھی اس سے فرق نہیں پڑتا کیونکہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت پر اجماع صحابہ منعقد ہوا ہے۔ اجماع صحابہ نص - خبر واحد - سے زیادہ قوی ہے کیونکہ خبر واحد کا مدلول - حکم - ظنی ہے اور اجماع کا مدلول - اجماع سے ثابت ہونے والے حکم یا امر - قطعی ہے۔

الصواعق المحرقہ صفحہ ۲۹

حضور سیدنا رسول اللہ ـ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ـ نے فرمایا:

وَاِیَّاکُمْ وَالشِّعَابَ وَعَلَیْکُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَّةِ .

فرقہ بندی سے بچو تم پر جماعت کی متابعت لازم ہے اور عام جماعت کی پیروی بھی۔

رواہ احمد

سیدنا ملاعلی قاری -رحمۃ اللہ علیہ- المتوفی 1014ھ کی وضاحت

جمھور علماء اھل سنت کی پیروی لازم ہے، عام مسلمانوں کے ساتھ میل جول رکھنا لازم ہے، علماء اھل سنت اور جمھور علماء سے علیحدگی جائز نہیں

يَعْنِى عَلَيْكُمْ بِمُتَابَعَةِ جَمْهُوْرِ الْعُلَمَاءِ مِنْ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ اَوْ عَلَيْكُمْ بِمُخَالَطَةِ عَامَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِيَّاكُمْ وَمُفَارَقَتَهُمْ وَالْعُزْلَةَ عَنْهُمْ .

یعنی تم پر جمہور علمائے اہل سنت و جماعت کی پیروی لازم ہے یا تم پر عام مسلمانوں کے ساتھ میل جول رکھنا لازم ہے جمہور علمائے اہل سنت و جماعت اور عام مسلمانوں سے علیحدگی اور تفریق سے بچو۔

مرقات: جلد ا صفحہ ۲۵۵

امام ابو منصور عبد القاھر بن طاھر تمیمی بغدادی المتوفی 429ھ کا عقیدہ
السابقون الی الاسلام افضل صحابہ ۔ رضی اللہ عنہم ۔ ہیں

اَلصَّحَابَةُ عَلٰی مَرَاتِبَ اَعْلَاھُمْ رُتْبَۃً اَلسَّابِقُوْنَ مِنْھُمْ اِلَی الْاِسْلَامِ مَنْ سَبَقَ مِنْھُمْ مِنَ الرِّجَالِ اَبُوْبَکْرٍ وَمِنْ اَھْلِ الْبَیْتِ عَلِیٌّ وَمِنَ النِّسَاءِ خَدِیْجَۃُ وَمِنَ الْمَوَالِیْ زَیْدُ بْنُ حَارِثَۃَ وَمِنَ الْحَبْشَۃِ بِلَالٌ وَمِنَ الْفُرْسِ سَلْمَانُ ۔ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ ۔

اسلام لانے کے حوالے سے صحابہ کے کئی مراتب ہیں مقام اور مرتبہ کے لحاظ سے وہ سب سے اعلیٰ ہوں گے جو سب سے پہلے ایمان لائے مردوں میں سے سبقت کرنے والے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور اھل بیت میں حضرت علی اور عورتوں میں حضرت خدیجہ اور غلاموں میں زید بن حارثہ اور حبشہ سے حضرت بلال اور فارس سے سلمان فارسی ہیں ۔ رضی اللہ عنہم ۔

اصول الدین ۳۲۶/=

سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-مردوں میں سب سے پہلے اسلام لائے سیدنا علی مرتضٰی-رضی اللہ عنہ-بچوں میں سب سے پہلے اسلام لائے اور سیدہ خدیجۃ الکبری ام المؤمنین-رضی اللہ عنہا-عورتوں میں سب سے پہلے اسلام لائیں

وَقَالَ غَيْرُه مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ اَبُوْبَكْرٍ وَاَسْلَمَ عَلِيٌّ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِ سِنِيْنَ وَاَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ مِنَ النِّسَاءِ خَدِيْجُة .

دوسرے اھل علم نے کہا:

سب سے پہلے مرد جو اسلام لایا وہ سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-ہیں،سیدنا علی مرتضٰی-رضی اللہ عنہ-اسلام لائے جبکہ وہ آٹھ برس کے تھے اور عورتوں میں سب سے پہلے حضرت خدیجۃ الکبری-رضی اللہ عنہا-ایمان لائیں۔

الریاض النضرۃ جلد۱ صفحہ۸۹

امام ابن عساکر- رحمۃ اللہ علیہ- کا عقیدہ
سیدنا علی مرتضٰی- رضی اللہ عنہ- کا بیان کہ
مردوں میں سب سے پہلے سیدنا صدیق اکبر- رضی اللہ عنہ- اسلام لائے

وَاَخْرَجَ ابْنُ عَسَاكِرَ مِنْ طَرِيْقِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ اَبُوْبَكْرٍ.

ابن عساکر حارث کی سند سے سیدنا علی مرتضٰی- رضی اللہ عنہ- سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا علی مرتضٰی- رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔

تاریخ دمشق لابن عساکر

سیدنا عبداللہ بن عباس -رضی اللہ عنہما- اور
سیدنا حسان بن ثابت انصاری -رضی اللہ عنہ- کا عقیدہ
سب سے پہلے سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- اسلام لائے

سیدنا عبداللہ ابن عباس -رضی اللہ عنہما- سے پوچھا گیا:

اَیُّ النَّاسِ کَانَ اَوَّلَ اِسْلَامًا قَالَ : اَبُوْبَکْرٍ الصِّدِّیْقُ اَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ حَسَّانٍ ، وَاَوَّلُ النَّاسِ مِنْهُمْ صَدَّقَ الرُّسُلَا .

لوگوں میں سب سے پہلے کون اسلام لایا ہے؟ آپ نے فرمایا:

ابوبکر صدیق کیا تم نے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا قول نہیں سنا وہ صدیق سب لوگوں میں وہ پہلے آدمی ہیں جنہوں نے حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی تصدیق کی یعنی آپ پر ایمان لائے۔

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے ساتھ سب سے پہلے جس نے نماز ادا کی وہ سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- ہیں

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

اَوَّلُ مَنْ صَلّٰی مَعَ النَّبِیِّ ـ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ـ اَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ .

سب سے پہلے جس نے حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے ساتھ نماز پڑھی وہ ابوبکر صدیق ہیں -رضی اللہ عنہ-۔

سیدنا عمار بن یاسر -رضی اللہ عنہ- کا ارشاد

مردوں میں سب سے پہلے سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- اسلام لائے

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ۔ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ۔ وَمَا مَعَہٗ اِلَّا خَمْسَۃُ اَعْبُدٍ وَامْرَاْتَانِ اَبُوْبَکْرٍ خرجه الصوفی عن یحی بن معین .

میں نے حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم- کو دیکھا تو آپ کے ہمراہ پانچ غلام دو عورتیں اور ابوبکر تھے اس روایت سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ایمان واسلام کی اولیت ثابت ہوتی ہے۔

حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- پر سب سے پہلے سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- اور سیدنا بلال -رضی اللہ عنہ- ایمان لائے

حضرت عمرو بن عتبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ عکاظ کے بازار میں تھے تو میں نے پوچھا:

مَنْ مَعَكَ فِیْ هَذَا الْاَمْرِ ؟ فَقَالَ : حُرٌّ وَعَبْدٌ وَلَیْسَ مَعَهُ اِلَّا اَبُوْبَكْرٍ وَبِلَالٌ .

اس معاملہ میں آپ کے ساتھ کون کون ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

ایک آزاد ہے اور غلام جبکہ آپ کے ساتھ ابوبکر اور بلال تھے -رضی اللہ عنہما-۔

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۸۳۲)	جلدا	صفحہ ۵۶۹	طویلاً
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۹۳۰)	جلدا	صفحہ ۵۲۰	طویلاً
جامع الاصول	رقم الحدیث (۶۶۶۵)	جلد ۹	صفحہ ۹۳	
قال المحقق	صحیح	طویلاً		

سیدنا ملا علی قاری مکی ۔ رحمۃ اللہ علیہ ۔ المتوفی 1014ھ کا عقیدہ

سیدنا صدیق اکبر ۔ رضی اللہ عنہ ۔ کا ایمان ساری امت کے ایمان سے قوی ہے اور آپ کے ایمان کو امت کے ایمان سے تولا جائے تو آپ کا ایمان بھاری ہوگا

وَنَعْلَمُ قَطْعاً اَنَّ اِیْمَانَ اَحَادِ الْاُمَّةِ لَیْسَ کَاِیْمَانِ النَّبِیِّ ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ۔ وَلَا کَاِیْمَانِ اَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ بِاعْتِبَارِ ھٰذَا التَّحْقِیْقِ وَھٰذَا مَعْنٰی مَا وَرَدَ لَوْ وُزِنَ اِیْمَانُ اَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ بِاِیْمَانِ جَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ لَرَجَحَ اِیْمَانُ لِرُجْحَانِ اِیْقَانِہٖ وَوَقَارِ جَنَانِہٖ وَثَبَاتِ اِتْقَانِہٖ وَتَحْقِیْقِ عِرْفَانِہٖ ۔

ہم قطعی طور پر جانتے ہیں کہ امت محمدیہ کے کسی بھی فرد کا ایمان حضور سیدنا نبی کریم ۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ کے ایمان کی طرح نہیں اور نہ ہی پوری امت میں سے کسی کا ایمان ابوبکر صدیق کے ایمان جیسا ہے اس تحقیق کے مطابق اور حدیث پاک میں جو فرمایا گیا ہے کہ ابوبکر صدیق کے ایمان کو سب مؤمنین کے ایمان کے مقابل تولا جائے تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایمان وزنی ہوگا ان کے ایقان کے راجح ہونے اور اطمانیت قلبت کی وجہ سے اور یقین کے پختہ ہونے کی وجہ سے اور وجود عرفان کی وجہ سے ۔

شرح فقہ اکبر صفحہ ۱۰۴

سیدنا حسان بن ثابت ۔ رضی اللہ عنہ ۔ کا ارشاد گرامی

اس امت میں سب سے پہلے ایمان سیدنا صدیق اکبر ۔ رضی اللہ عنہ ۔ کو نصیب ہوا

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

وَاَوَّلُ النَّاسِ مِنْهُمْ صَدَّقَ الرُّسَلَ .

آپ نے سب لوگوں سے پہلے رسولوں کی تصدیق کی ۔

صادقین نے سیدنا صدیق اکبر - رضی اللہ عنہ - کو خلیفہ رسول اللہ کہا

لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلاً مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ٥ (١)

- نیز وہ مال - نادار مہاجرین کیلئے ہے جنہیں - جبراً - نکال دیا گیا تھا ان کے گھروں سے اور جائدادوں سے۔ یہ - نیک بخت - تلاش کرتے ہیں اللہ کا فضل اور اس کی رضا اور - ہر وقت - مدد کرتے ہیں اللہ اور اسکے رسول کی یہی راست باز لوگ ہیں۔

محدث امام ابن حجر مکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَجْهُ الدَّلَالَةِ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى سَمَّاهُمْ لِاَبِىْ بَكْرٍ خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَادِقُوْنَ فِيْهِ فَحِيْنَئِذٍ كَانَتِ الْاٰيَةُ نَاصَّةً عَلٰى خَلَافَتِهٖ .

سورۃ الحشر آیت:٨

طرز استدلال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان مہاجرین کا نام صادقین رکھا ہے اور جس آدمی کے صادق ہونے کی گواہی اللہ دے وہ جھوٹا نہیں ہوسکتا۔ پس لازم آیا کہ تمام صحابہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ رسول اللہ کہنے میں سچے ہیں- کیونکہ وہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ رسول اللہ کہا کرتے تھے- پس اس دلالت کی وجہ سے یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت پر نص صریح ہے۔

جناب ابوشکور سالمی-رحمۃ اللہ علیہ-کا عقیدہ
سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-افضل الصحابہ ہیں

ہم کہتے ہیں:
ابوبکر افضل الصحابہ ہیں پھر حضرت عمر فاروق پھر عثمان غنی پھر علی المرتضیٰ-رضی اللہ عنہم-۔

تمہید صفحہ ۳۶۶

علامہ محمد عبدالعزیز فرہاری صاحب النبراس -رحمۃ اللہ علیہ- کا عقیدہ سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہ- انبیاء ومرسلین علیہم السلام کے بعد اولین وآخرین اور اھل السماوات اور اھل الارض سے افضل وبرتر ہیں

اِعْلَمْ اَنَّ الْمَذْهَبَ عِنْدَ اَهْلِ السُّنَّةِ مَارَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ عَدِيٍّ وَالْخَطِيْبُ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ قَالَ :

اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ خَيْرُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَخَيْرُ اَهْلِ السَّمٰوَاتِ وَخَيْرُ اَهْلِ الْاَرْضِيْنَ اِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ .

جان لو کہ اھل سنت وجماعت کا وہی مذہب ہے جس کو حاکم، ابن عدی اور خطیب نے بروایت ابی ہریرہ نقل کیا ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے فرمایا:

ابوبکر وعمر اولین، آخرین سے افضل ہیں اور بہتر ہیں اور تمام زمینوں اور آسمانوں کے اہالیان سے افضل ہیں۔

النبراس شرح شرح العقائد =/۲۹۹

مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی ۔رحمۃ اللہ علیہ۔ المتوفی 1239ھ کا عقیدہ افضلیت ترتیب خلافت پر ہے یعنی سب سے افضل سیدنا صدیق اکبر ۔رضی اللہ عنہ۔ ہیں

اَلْاَفْضَلِیَّۃُ کَذَالِکَ اَیْ بِھٰذَا التَّرْتِیْبِ اَیْ بِتَرْتِیْبِ الْخَلَافَۃِ .

اور افضلیت بھی ایسے ہی ہے یعنی اسی ترتیب سے یعنی ترتیب خلافت سے۔

-☆-

جیسے خلفاء راشدین میں سب سے پہلے سیدنا صدیق اکبر ۔رضی اللہ عنہ۔ ہیں اسی افضلیت میں بھی سب سے پہلے سیدنا صدیق اکبر ۔رضی اللہ عنہ۔ ہیں پھر ان کے بعد سیدنا فاروق اعظم پھر سیدنا عثمان ذی النورین اور پھر ان کے بعد سیدنا علی مرتضیٰ ۔رضی اللہ عنہم۔ ہیں۔

میزان العقائد صفحہ ۱۹۳

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - مسجد نبوی میں داخل ہوئے تو آپ کے ایک طرف سیدنا صدیق اکبر - رضی اللہ عنہ - اور دوسری طرف سیدنا فاروق اعظم - رضی اللہ عنہ - تھے آپ نے ارشاد فرمایا:

ایسے ہی ھمیں قیامت کے دن اٹھایا جائے گا

اَخْرَجَ التِّرْمَذِیُّ وَالْحَاكِمُ عَنْ عَمْرٍ وَالطَّبْرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ خَرَجَ ذَاتَ یَوْمٍ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ اَحَدُهُمَا عَنْ یَمِیْنِهٖ وَالآخَرُ عَنْ شِمَالِهٖ وَهُوَ آخِذٌ بِاَیْدِیْهِمَا وَقَالَ : هٰكَذَا نُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ .

امام ترمذی اور امام حاکم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور امام طبرانی نے الاوسط میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ:

الصواعق المحرقہ صفحہ ۷۹

ایک دن حضور سیدنا رسول اللہ - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم - حجرہ مبارکہ سے باہر تشریف لائے اور مسجد نبوی میں داخل ہوئے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر - رضی اللہ عنہما - بھی ساتھ تھے ایک دائیں طرف اور دوسرے بائیں طرف تھے آپ نے دونوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور پھر فرمایا:

ہم اسی طرح قیامت کے دن اٹھیں گے۔

امام ابن حجر مکی ھیتمی ۔رحمۃ اللہ علیہ۔المتوفی 974ھ کا ارشاد

قیامت کے دن سب سے پہلے حضور سیدنا نبی کریم ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔اپنے روضہ مطہرہ سے باہر آئیں گے پھر سیدنا صدیق اکبر پھر سیدنا فاروق اعظم ۔رضی اللہ عنہما۔

اَخْرَجَ التِّرْمَذِیُّ وَالْحَاکِمُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ۔ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ۔ :

اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْہُ الْاَرْضُ ثُمَّ اَبُوْبَکْرٍ ثُمَّ عُمَرُ .

امام ترمذی اور امام حاکم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں وہ پہلا آدمی ہوں جس کی ۔پہلے ۔قبر شق ہوگی پھر ۔دوسرے نمبر پر۔ابوبکر صدیق کی اور پھر ۔تیسرے نمبر پر۔حضرت عمر ۔رضی اللہ عنہما۔کی قبریں شق ہوں گی۔

الصواعق المحرقہ صفحہ ۷۹

امام محبّ طبری ۔رحمۃ اللہ علیہ۔ کا عقیدہ

قیامت کے دن سیدنا صدیق اکبر ۔رضی اللہ عنہ۔ کو بلایا جائے گا اور انہیں جنت کے دروازے پر کھڑا کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا جسے چاہو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے جنت داخل کر دو اور جسے چاہو علم الٰہی کے سبب جنت داخل ہونے سے روک دو

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ۔ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ۔:
یُنَادِیْ مُنَادٍ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ اَیْنَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ۔ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ۔ فَیُؤْتٰی بِأَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِیٍّ فَیُقَالُ لِأَبِیْ بَکْرٍ قِفْ عَلٰی بَابِ الْجَنَّۃِ فَأَدْخِلْ مَنْ شِئْتَ بِرَحْمَۃِ اللّٰہِ وَدَعْ مَنْ شِئْتَ بِعِلْمِ اللّٰہِ وَیُقَالُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قِفْ عِنْدَ الْمِیْزَانِ فَثَقِّلْ مَنْ شِئْتَ بِرَحْمَۃِ اللّٰہِ وَخَفِّفْ مَنْ شِئْتَ بِعِلْمِ اللّٰہِ وَیُکْسٰی عُثْمَانُ حُلَّتَیْنِ وَیُقَالُ لَہُ اَلْبُسْھما فَإِنِّی خَلَقْتُھُمَا اَوِ ادَّخَرْتُھُمَا حِیْنَ اَنْشَأْتُ خَلْقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَیُعْطٰی عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ عَصَا عُوْسَجَ مِنَ

الشَّجَرَةِ الَّتِیْ غَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰی بِیَدِهٖ فِی الْجَنَّةِ فَیُقَالُ ذَدِ النَّاسَ عَنِ الْحَوْضِ .

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

قیامت کے دن عرش کے نیچے سے ندا کرنے والا ندا کرے گا کہ محمد -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے اصحاب -چار یار- کہاں ہیں؟ پس حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم اجمعین کو لایا جائے گا۔ ابوبکر سے کہا جائے گا کہ جنت کے دروزے پر کھڑے ہو جاؤ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے جس کو چاہو جنت میں داخل کر وا اور اللہ کے علم سے جس کو چاہو دور کر دو۔ حضرت عمر سے کہا جائے گا کہ میزان کے پاس کھڑے ہو جاؤ جس کے اعمال کو چاہو ثقیل یعنی وزنی کر و اللہ تعالیٰ کی رحمت کے ساتھ اور اللہ کے علم کے ساتھ جس کو چاہو ہلکا کر و۔ حضرت عثمان غنی کو دو پوشا کیں پہنائی جائیں گی اور ان سے کہا جائے گا کہ یہ آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے وقت سے ہی تمہارے لئے تیار کر کے رکھی گئی تھیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک لاٹھی دی جائے گی جس کو جنت کے اس درخت سے ڈھالا گیا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے دست مبارک سے لگایا ہوا ہے ان کو کہا جائے گا کہ کافروں، منافقوں، مشرکوں اور بدکرداروں کو حوض کوثر سے بھگا دو۔

الریاض النضرۃ جلد ۱ صفحہ ۵۴

امام جلال الدین سیوطی-رحمۃ اللہ علیہ-المتوفی ۹۱۱ھ کا فرمان

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- کے حق میں نازل ہوئی

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ ٥

جو آدمی اپنے رب کی بارگاہ میں-حساب و کتاب کیلئے-کھڑا ہونے سے ڈرے اس کیلئے دو باغ ہیں۔

حضرت امام جلال الدین السیوطی نے ابن حاتم اور ابن شوذب کی روایت سے نقل فرمایا ہے کہ یہ آیہ کریمہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

الرحمٰن:۴۶

امام محبّ طبری - رحمۃ اللہ علیہ - کا آیت کریمہ سے استدلال کہ سیدنا صدیق اکبر - رضی اللہ عنہ - قیامت کے دن امن وسکون کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہوں گے

إِنَّ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي اٰيَاتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا أَفَمَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ خَيْرٌ أَمْ مَنْ يَأْتِي آمِنًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ. (فصلت: 40)

بے شک وہ لوگ جو ہماری آیت میں انحراف - اعتراض - کا راستہ اختیار کرتے ہیں، وہ ہم سے مخفی نہیں، کیا وہ آدمی جس کو آگ میں پھینکا جائے وہ بہتر ہے یا وہ آدمی جو امن وسکون کی حالت میں اللہ کے حضور قیامت کے دن پیش ہو جو عمل تم چاہو کرتے رہو، یقیناً اللہ وحدہ لاشریک دیکھ رہا ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے محبّ الدین طبری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

آیت کریمہ میں دو قسم کے آدمیوں کی دو مثالیں ذکر کی گئی ہیں، پہلی مثال ابوجہل کی ہے جو کفر اور

الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ

الحاد کی صورت میں پیش فرمائی گئی ہے، اور اس سے یہ بتانا مقصود ہے کہ اگر کفر اور الحاد کی بدترین، اور قبیح صورت دیکھنی ہو تو وہ ابوجہل ہے اور دوسری مثال حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی پیش فرمائی گئی ہے یعنی اگر کسی نے اسلام کے حسین چہرے اور خوبصورت شکل کو دیکھنا ہے تو وہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں، اور قیامت کے دن نمونہ کے طور پر کفر کو ابوجہل کی صورت میں، اور اسلام کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صورت میں پیش کیا جائے گا۔

حضور سیدنا عبدالقادر جیلانی غوث اعظم -رضی اللہ عنہ- المتوفی 561ھ کا عقیدہ

اس امت میں سب سے افضل سیدنا صدیق اکبر پھر سیدنا فاروق اعظم پھر سیدنا عثمان ذی النورین پھر سیدنا علی مرتضٰی -رضی اللہ عنہم اجمعین- ہیں پھر عشرہ مبشرہ، پھر اصحاب خیزران یعنی سیدنا عمر فاروق -رضی اللہ عنہ- کے اسلام لانے پر جن کی تعداد چالیس مکمل ہوئی پھر 313 اصحاب بدر پھر چودہ سو اصحاب بیعت الرضوان پھر بقیہ صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم اجمعین-

وَيَعْتَقِدُ اَهْلُ السُّنَّةِ اِنَّ اُمَّةَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ خَيْرُ الْاُمَمِ اَجْمَعِيْنَ ، وَاَفْضَلُهُمُ الْقَرْنُ الَّذِىْ شَاهَدُوْهُ ، وَآمَنُوْا بِهٖ ، وَصَدَّقُوْهُ ، وَبَايَعُوْهُ وَتَابَعُوْهُ ، وَقَاتَلُوْا بَيْنَ يَدَيْهِ ، وَفُدُوْهُ بِاَنْفُسِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ ، وَعَزَّرُوْهُ ، وَنَصَرُوْهُ ، وَاَفْضَلُ الْقَرْنِ اَهْلُ الْحُدَيْبِيَةِ الَّذِيْنَ بَايَعُوْهُ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ ، وَهُمْ اَلْفٌ وَاَرْبَعُمِئَةِ رَجُلاً ، وَاَفْضَلُهُمْ اَهْلُ بَدْرٍ ، وَهُمْ ثَلَاثُمِئَةٍ وَثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلاً عَدَدَ اَصْحَابِ طَالُوْتَ ، وَاَفْضَلُهُمُ الْاَرْبَعِيْنَ اَهْلُ دَارِ الْخَيْزُرَانِ الَّذِيْنَ كُمِّلُوْا بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ۔رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَنْهُمْ ۔ وَاَفْضَلُهُمُ الْعَشْرَةُ الَّذِيْنَ شَهِدَ لَهُمُ النَّبِيُّ ۔ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ۔ بِالْجَنَّةِ ، وَهُمْ : اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ وَسَعِيْدٌ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَاَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَاَفْضَلُ هٰؤُلَاءِ الْعَشَرَةِ الْاَبْرَارِ الْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُوْنَ الْمَهْدِيُّوْنَ الْاَرْبَعَةُ الْاَخْيَارِ ، وَاَفْضَلُ الْاَرْبَعَةِ ؛ اَبُوْبَكْرٍ ، ثُمَّ عُمَرُ ، ثُمَّ عُثْمَانُ ، ثُمَّ عَلِيٌّ۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ۔

اھل سنت کا یہ اعتقاد ہے کہ ھمارے نبی حضور محمد مصطفیٰ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی امت تمام امتوں سے افضل وبہتر امت ہے اور اس امت میں سب سے افضل اس زمانہ کے لوگ ہیں جنہوں نے حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا مشاھدہ کیا، آپ پر ایمان لائے، آپ کی تصدیق کی، آپ کی بیعت کی، آپ کی اتباع وپیروی کی، آپ کے سامنے، آپ کی موجودگی میں دشمنان اسلام سے قتال وجہاد کیا، اپنے مال اور اپنی جانیں آپ پر قربان کیں، آپ کی عزت وتکریم کی اور آپ کی مدد کی۔

ان صحابہ کرام میں سب سے افضل وہ صحابہ ہیں جنہوں نے حدیبیہ کے مقام پر آپ سے بیعت، بیعت رضوان کی اور وہ جودہ سو آدمی ہیں اور ان میں سب سے افضل اھل بدر ہیں اور وہ تین سو تیرہ اصحاب ہیں اصحاب طالوت کی تعداد کے مطابق اور ان میں سے افضل چالیس صحابہ کرام، اھل دارالخیز ران ہیں جن کی تعداد سیدنا فاروق اعظم-رضی اللہ عنہ- کے ایمان لانے پر-چالیس-پوری ہوئی اور ان میں سب سے افضل وہ دس صحابہ ہیں جنہیں ایک ہی مجلس میں جنت کی بشارت دی اور وہ سیدنا صدیق اکبر، سیدنا فاروق اعظم، سیدنا عثمان ذی النورین، سیدنا علی مرتضیٰ، سیدنا طلحہ، سیدنا زبیر، سیدنا سعد، سیدنا سعید، سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف اور سیدنا ابوعبیدہ بن الجراح-رضی اللہ عنہم اجمعین- ہیں اور ان دس صحابہ میں سے افضل چاروں خلفاء راشدین مھدیین اخیار ہیں اور ان چاروں میں سے افضل سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ- ہیں، پھر سیدنا فاروق اعظم-رضی اللہ عنہ- ہیں، پھر سیدنا عثمان ذی النورین-رضی اللہ عنہ- ہیں اور پھر سیدنا علی مرتضیٰ-رضی اللہ عنہ- ہیں۔

کتاب اصول الدین صفحہ ۲۴۹ تا ۲۵۲

حضور سیدنا عبدالقادر جیلانی غوث اعظم ۔ رضی اللہ عنہ ۔ المتوفی 561ھ کا عقیدہ
حضرات خلفاء راشدین ۔ رضی اللہ عنہم ۔ کی خلافت حضرات صحابہ کرام ۔ رضی اللہ عنہم ۔
کے اختیار و اتفاق اور رضائے الٰہی سے ہوئی اور خلیفہ راشد اپنی اپنی زندگی میں، اپنے
زمانہ خلافت میں باقی صحابہ کرام ۔ رضی اللہ عنہم ۔ سے افضل و برتر تھے اور انکی یہ خلافت
قہر، جبر، بزور شمشیر اور غلبہ کی وجہ سے نہ تھی اور نہ ہی اپنے سے افضل سے لے کر ہوئی

وَلِهٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعَةِ الْاَئِمَّةِ الْخَلَافَةُ بَعْدَ النَّبِيِّ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ ثَلَاثُوْنَ سَنَةً مِنْهَا ؛ اَبُوْبَكْرٍ سَنَتَيْنِ وَشَيْءٌ ، وَعُمَرُ عَشْرَةً ، وَعُثْمَانُ اثْنَا عَشَرَ ، وَعَلِيٌّ سِتَّةٌ ، وَخَلَافَةُ الْاَئِمَةِ الْاَرْبَعَةِ كَانَتْ بِاخْتِيَارِ الصَّحَابَةِ وَاتِّفَاقِهِمْ وَرِضَائِهِمْ وَلِفَضْلِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِى عُمْرِهٖ وَزَمَانِهٖ عَلٰى مَنْ سِوَاهُ مِنَ الصَّحَابَةِ ، وَلَمْ يَكُنْ بِالْقَهْرِ وَالسَّيْفِ وَالْغَلْبَةِ ، وَالْاَخْذِ مِمَّنْ هُوَ اَفْضَلُ مِنْهُ .

کتاب اصول الدین صفحہ ۲۵۳ تا ۲۵۴

ان چاروں اماموں کیلئے حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے بعد خلافت، خلافت راشدہ 30 سال ہے۔سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- 2 سال، سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہ- 10 سال، سیدنا عثمان ذی النورین -رضی اللہ عنہ- 12 سال اور سیدنا علی -رضی اللہ عنہ- 6 سال۔

ان چاروں خلفاء راشدین کی خلافت حضرات صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- کے اختیار، اتفاق اور ان کی رضا سے ہوئی۔ان میں سے ہر ایک کو فضیلت وشرف حاصل ہے اپنی عمر میں، اپنے زمانہ خلافت میں ان کے علاوہ باقی صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- پر اور ان کی خلافت وافضلیت قہر، بزورِ شمشیر اور غلبہ کی وجہ سے نہیں اور نہ ہی اپنے سے افضل سے چھین کر ہے۔

سیدنا عبدالقادر جیلانی غوث اعظم -رضی اللہ عنہ- المتوفی 561ھ کا عقیدہ سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- کی خلافت تمام مہاجر صحابہ کرام اور انصار صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- کے اتفاق واتحاد سے ہوئی

اَمَّا خَلاَفَةُ اَبِىْ بَكْرِ الصِّدِّيْقُ ـ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ ـ فَبِاتِّفَاقِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ كَانَتْ ، وَذَالِكَ اَنَّهُ لَمَّا تُوُفِّىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ قَامَ خُطَبَاءُ الْاَنْصَارِ فَقَالُوا :

مِنَّا اَمِيْرٌ وَمِنْكُمْ اَمِيْرٌ ، فَقَامَ عُمَرُ بن الخطاب ـ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ ـ فَقَالَ : يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ اَمَرَ اَبَابَكْرٍ اَنْ يَؤُمَّ بِالنَّاسِ ؟ فَقَالُوا : بَلٰى ، قَالَ : فَاَيُّكُمْ تَطِيْبُ نَفْسُهُ اَنْ يَتَقَدَّمَ اَبَا بَكْرٍ ؟ فَقَالُوْا : مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَتَقَدَّمَ اَبَابَكْرٍ.

المستدرک للحاکم　　رقم الحدیث (۴۴۲۳)　　جلد ۵　　صفحہ ۱۶۷۰

قال الحاکم　　ھذا حدیث صحیح الاسناد

سیدنا صدیق اکبر۔رضی اللہ عنہ۔کی خلافت مہاجرین وانصار کے اتفاق واتحاد سے ہوئی جب حضور سیدنا رسول اللہ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کا وصال مبارک ہوا تو انصار کے خطباء کھڑے ہوئے تو انہوں نے کہا:

اے مہاجرین!ایک امیر ھم میں سے اور ایک امیر تم میں سے تو سیدنا فاروق اعظم۔رضی اللہ عنہ۔کھڑے ہوئے تو ارشاد فرمایا:

اے گروہ انصار!کیا تم نہیں جانتے کہ حضور سیدنا رسول اللہ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔نے سیدنا صدیق اکبر۔رضی اللہ عنہ۔کو حکم دیا تھا کہ لوگوں کو نماز کی امامت کروائیں؟انہوں نے عرض کی:

السنن الکبری للنسائی رقم الحدیث(۸۵۵) جلد۱ صفحہ۴۱۷
المصنف لابن ابی شیبہ رقم الحدیث(۲۴۲۷) جلد۵ صفحہ۲۷
المصنف لابن ابی شیبہ رقم الحدیث(۳۸۱۹۹) جلد۲۰ صفحہ۵۷۸
مسند الامام احمد رقم الحدیث(۱۳۳) جلد۱ صفحہ۲۲۳
قال احمد محمد شاکر اسنادہ صحیح
مسند الامام احمد رقم الحدیث(۳۷۶۵) جلد۴ صفحہ۲۳
قال احمد محمد شاکر اسنادہ صحیح
مسند الامام احمد رقم الحدیث(۳۸۴۲) جلد۴ صفحہ۵۶
قال احمد محمد شاکر اسنادہ صحیح
مسند الامام احمد رقم الحدیث(۱۳۳) جلد۱ صفحہ۲۸۲
قال شعیب الارنؤوط اسنادحسن،عاصم۔وھوابن ابی النجود۔حسن الحدیث،وباقی رجال السند ثقات من رجال الشیخین
مسند الامام احمد رقم الحدیث(۳۷۶۵) جلد۶ صفحہ۳۰۹
قال شعیب الارنؤوط اسنادحسن من اجل عاصم۔وھوابن ابی النجود۔وبقیۃ رجالہ ثقات رجال الشیخین
مسند الامام احمد رقم الحدیث(۳۸۴۲) جلد۶ صفحہ۳۹۳
قال شعیب الارنؤوط اسنادحسن من اجل عاصم۔وھوابن ابی النجود۔وبقیۃ رجالہ ثقات رجال الشیخین

کیوں نہیں، آپ نے فرمایا:

اب کس کا نفس وجان یہ پسند کرے گا کہ وہ ابوبکر صدیق-رضی اللہ عنہ-سے آگے ہو جائے تو سب انصار صحابہ-رضی اللہ عنہم-بول اٹھے:

معاذ اللہ! کہ ہم صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-سے آگے ہو جائیں۔

☆-

سیدنا عبدالقادر جیلانی غوث اعظم۔ رضی اللہ عنہ۔ المتوفی 561ھ کا ارشاد گرامی
حضور سیدنا نبی کریم۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے سیدنا صدیق اکبر
۔ رضی اللہ عنہ کو امامت پر کھڑا کیا تمام صحابہ کرام کہتے ہیں ہم میں سے کسی کا جی نہیں
چاہتا کہ صدیق اکبر۔ رضی اللہ عنہ۔ کو اس مقام سے ہٹا دیں جہاں انہیں حضور سیدنا
نبی کریم۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے کھڑا کیا ہے نستغفر اللہ

وَفِیْ لَفْظٍ آخَرَ قَالَ عُمَرُ:
فَاَیُّکُمْ تَطِیْبُ نَفْسُهٗ عَنْ اَنْ یُزِیْلَهٗ عَنْ مَقَامٍ اَقَامَهٗ فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ۔ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ ؟ فَقَالُوا کُلُّهُمْ : کُلُّنَا لَا تَطِیْبُ اَنْفُسُنَا ، نَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ .
ایک اور روایت کے الفاظ ہیں:

التمھید لابن عبدالبر ۲۲/۱۲۷
شرح الزرقانی علی موطا مالک ۱/۴۹۵
کتاب اصول الدین صفحہ ۲۵۵

سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

پس کسی کا نفس یہ پسند کرتا ہے کہ وہ صدیق اکبر کو اس مقام سے ہٹا دے جس مقام پر اسے حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے کھڑا کیا ہے تو سب صحابہ نے عرض کی:

ہم سب کا نفس اور ہمارا دل ایسا نہیں چاہتا ھم اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے ہیں۔

-☆-

سیدنا عبدالقادر جیلانی غوث اعظم ۔رضی اللہ عنہ۔ المتوفی 561ھ کا ارشاد گرامی سیدنا صدیق اکبر ۔رضی اللہ عنہ۔ کی بیعت مکمل ہونے کے بعد تین دن بعد تک آپ کھڑے ہوتے رہے اور کہتے رہے کوئی جبر واکراہ نہیں میں تمہیں اختیار دیتا ہوں کہ اپنی بیعت واپس لے لو تو ہر مرتبہ سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو جاتے اور فرماتے: ہم نہ بیعت توڑیں گے اور نہ کسی کو توڑنے دیں گے آپ کو حضور سیدنا رسول اللہ ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے آگے کیا ہے کون ہے جو آپ کو پیچھے کر سکے

لِذَا فَاتَّفَقُوْا مَعَ الْمُهَاجِرِیْنَ وَبَایَعُوْهُ ، وَفِیْهِمْ عَلِیٌّ وَالزُّبَیْرُ ، وَلِهٰذَا قِیْلَ فِی النَّقْلِ الصَّحِیْح :

لَمَّا بُوْیِعَ اَبُوْبَکْرٍ الصِّدِّیْقُ قَامَ ثَلَاثًا یُقْبِلُ عَلَی النَّاسِ یَقُوْلُ : یَااَیُّهَا النَّاسُ قَدْ اَقَلْتُکُمْ بَیْعَتِیْ ، هَلْ مِنْ مَکَارِهٍ ؟ فَیَقُوْمُ عَلِیٌّ عَلَیْهِ السَّلَامُ فِیْ اَوَائِلِ النَّاسِ ، فَیَقُوْلُ : لَا نُقِیْلُكَ وَلَا نَسْتَقِیْلُكَ اَبَدًا ، قَدَّمَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ـ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ

وَسَلَّمَ ۔ فَمَنْ يُؤَخِّرُكَ ؟ .

اسی لئے جب حضرات مہاجرین-رضی اللہ عنہم-کے ساتھ انصار-رضی اللہ عنہم-کا اتفاق ہوگیا تو سب سے پہلے صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ- سے بیعت کی ان میں سیدنا علی مرتضٰی اور سیدنا زبیر-رضی اللہ عنہما-بھی شامل تھے اسی لئے صحیح حدیث پاک میں ذکر کیا گیا:

جب سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-کی بیعت کی گئی آپ تین دن تک مسلسل کھڑے ہوکر لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے رہے آپ فرماتے:

اے لوگو! میں اپنی بیعت جو تم نے مجھ سے کی تھی فسخ کرتا ہوں کیا کسی سے جبراً بیعت لی گئی تو سیدنا علی مرتضٰی-رضی اللہ عنہ-لوگوں میں سب سے پہلے کھڑے ہوتے تو ارشاد فرماتے:

ھم آپ کی بیعت نہ فسخ کریں گے اور نہ کسی کو کرنے دیں گے حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے آپ کو سب سے آگے کیا ہے کون ہے جو آپ کو پیچھے کر سکے؟

-☆-

عزاہ المتقی الھندی فی کنز العمال ٦٥٤/٥ (١٤١٤٥)

تحفۃ الاحوذی ١٠/١٠٩

سبیل الھدی والرشاد ١٢/٣١٧

کتاب اصول الدین صفحہ ٢٥٥

سیدنا عبدالقادر جیلانی غوث اعظم ـ رضی اللہ عنہ ـ المتوفی 561ھ کا ارشاد گرامی

حضور سیدنا نبی کریم ـ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ـ نے اپنی زندگی مبارک میں اپنے مصلیٰ پر سیدنا صدیق اکبر ـ رضی اللہ عنہ کو کھڑا کیا اور لوگوں سے سیدنا صدیق اکبر کے بارے میں کہتے تھے تاکہ انہیں واضح ہو جائے کہ ان کے بعد خلافت کے حقدار سیدنا صدیق اکبر ـ رضی اللہ عنہ ـ ہیں ان کے زمانہ کے بعد سیدنا فاروق اعظم پھر سیدنا عثمان ذی النورین پھر سیدنا علی مرتضیٰ ـ رضی اللہ عنہم اجمعین ـ اپنے اپنے زمانہ میں خلافت کے زیادہ حقدار تھے

وَبَلَغَنَا عَنِ الثِّقَاتِ اَنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ اَشَدَّ الصَّحَابَةِ قَوْلاً فِيْ اِمَامَةِ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ ، وَرُوِيَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الْكَوَاءِ دَخَلَ عَلَيْهِ بَعْدَ قِتَالِ الْجَمْلِ ، وَسَالَهٗ : هَلْ عَهِدَ اِلَيْكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ شَيْئًا ؟ فَقَالَ :

نَظَرْنَا فِيْ اَمْرِنَا ، فَاِذَا الصِّدِّيْقُ عَضُدُ الْاِسْلَامِ ، فَرَضِيْنَا لِدُنْيَانَا مَنْ رَضِيَ

اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ لِدِيْنِنَا ، فَوَلَّيْنَا الْاَمْرَ اَبَابَكْرٍ ، وَذَالِكَ اَنَّ النَّبِيَّ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ اسْتَخْلَفَ اَبَابَكْرٍ فِي اِمَامَةِ الصَّلَوَاتِ الْمَفْرُوْضَاتِ بِالنَّاسِ اَيَّامَ مَرْضِهٖ ، فَكَانَ يَاْتِيْهِ بِلَالٌ وَقْتَ الصَّلَاةِ ، فَيَقُوْلُ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ :

مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ ، وَكَانَ النَّبِيُّ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ يَتَكَلَّمُ فِيْ شَاْنِ اَبِيْ بَكْرٍ فِيْ حَالِ حَيَاتِهٖ بِمَا يَتَبَيَّنُ لِلصَّحَابَةِ اَنَّهٗ اَحَقُّ النَّاسِ بِالْخَلَافَةِ بَعْدَهٗ ، وَكَذَالِكَ فِيْ حَقِّ عُمَرَ ، وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ ، اِنْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ اَحَقُّ بِالْاَمْرِ فِيْ عَصْرِهٖ وَزَمَانِهٖ .

ھم تک یہ بات ثقہ راویوں کے ذریعے پہنچی کہ سیدنا علی مرتضیٰ ۔رضی اللہ عنہ۔ سیدنا صدیق اکبر ۔رضی اللہ عنہ۔ کی امامت کے حق میں سب صحابہ کرام سے سخت تھے اور یہ بات روایت کی گئی ہے کہ عبداللہ بن کواء جنگ جمل کے بعد آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ سے پوچھا:

کیا حضور سیدنا رسول اللہ ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ۔نے آپ سے اس امر ۔امر خلافت۔ کے بارے میں کوئی عہد و پیمان لیا تو آپ نے فرمایا:

ھم نے اپنے معاملہ میں دیکھا تو سیدنا صدیق اکبر ۔رضی اللہ عنہ۔ اسلام کا مضبوط بازو تھے پس ھم ان سے اپنی دنیا ۔خلافت۔ کے بارے میں راضی ہو گئے جن سے اللہ تعالیٰ اور حضور سیدنا رسول اللہ ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ۔ہمارے دین کیلئے راضی ہو گئے تھے۔ پس ہم نے امور سلطنت سیدنا صدیق اکبر ۔رضی اللہ عنہ۔ کے سپرد کر دیئے یہ اس وجہ سے کہ حضور سیدنا رسول اللہ ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ۔نے سیدنا صدیق اکبر ۔رضی اللہ عنہ۔ کو فرض نمازوں کی امامت میں خلیفہ و نائب بنا دیا اپنی بیماری کے دنوں میں۔ حضرت بلال ۔رضی اللہ عنہ۔ نماز کے وقت آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتے تو حضور

کتاب اصول الدین صفحہ ۲۵۶، ۲۵۷

-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-فرماتے:

ابوبکر کو میرا حکم پہنچاؤ کہ لوگوں کو نماز میں امامت کروائیں اور حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-کی شان کے معاملہ میں گفتگو فرماتے رہے اپنی زندگی کے ایام میں جس سے صحابہ کرام-رضی اللہ عنہم-پر واضح وعیاں ہو گیا کہ وہی ان کے بعد خلافت کے زیادہ حقدار ہیں۔ایسے ہی خلافت کے حقداران کے بعد سیدنا فاروق اعظم پھر سیدنا عثمان ذی النورین پھر سیدنا علی مرتضی-رضی اللہ عنہم-اپنے اپنے وقت اور زمانہ میں تھے۔

امام الاولیاء سیدنا عبد القادر جیلانی غوث اعظم -رضی اللہ عنہ- المتوفی 561ھ کا ارشاد حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- نے خود بتا دیا تھا کہ میرے بعد صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- منصب خلافت پر ہوں گے لیکن ان کی خلافت کا عرصہ مختصر ہوگا

وَقَالَ ـ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ فِي حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ :
اَلَّذِيْ يَلِيْ بَعْدِيْ اَبُوْبَكْرٍ ، لَا يَلِيْ بَعْدِيْ اِلَّا قَلِيْلاً .

حدیث عبد اللہ بن عمر -رضی اللہ عنہما- میں ہے کہ حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- نے فرمایا:

میرے بعد ابوبکر امت کے والی -خلیفہ- ہوں گے اور وہ میرے بعد تھوڑا عرصہ منصبِ خلافت وامامت پر رہیں گے۔

الصواعق المحرقۃ علی اہل الرفض والضلال والزندقۃ لابن حجر الھیتمی ۲/۷۰۸

کتاب اصول الدین صفحہ ۲۵۹

امام الاولیاء سیدنا عبدالقادر جیلانی غوث اعظم رضی اللہ عنہ المتوفی 561ھ کا ارشاد گرامی

سیدنا علی مرتضیٰ خلیفہ راشد ـ رضی اللہ عنہ ـ نے فرمایا:

حضور سیدنا نبی کریم ـ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ـ نے اپنی زندگی مبارک میں مجھ سے عہد لیا تھا کہ میرے بعد ابوبکر خلیفہ ہوں گے پھر عمر پھر عثمان اور پھر تم

عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ :

مَا خَرَجَ النَّبِيُّ ـ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ـ مِنْ دَارِ الدُّنْيَا حَتّٰى عَهِدَ اِلَيَّ اَنَّ اَبَابَكْرٍ يَلِيْ مِنْ بَعْدِهٖ ، ثُمَّ عُمَرُ ، ثُمَّ عُثْمَانُ ، ثُمَّ اِلَيَّ مِنْ بَعْدِهٖ .

جناب مجاھد سے روایت ہے کہ سیدنا علی بن ابی طالب ـ رضی اللہ عنہ ـ نے فرمایا:

حضور سیدنا نبی کریم ـ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ـ اس دار دنیا سے اس وقت تک نہیں نکلے حتی کہ انہوں نے مجھ سے عہد نہ لے لیا کہ میرے بعد منصب امامت وخلافت پر ابوبکر ہوں گے پھر عمر پھر عثمان پھر ان کے بعد میرے بارے میں فرمایا۔

کتاب اصول الدین صفحہ ۲۵۹

امام اسماعیل بن یحی مزنی - رحمۃ اللہ علیہ - کا عقیدہ

حضور سیدنا رسول اللہ - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے خلیفہ سیدنا صدیق اکبر - رضی اللہ عنہ - حضور - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے بعد تمام مخلوق سے افضل اور بہتر ہیں اسی عقیدہ پر تمام صحابہ کرام اور تابعین عظام - رضی اللہ عنہم - کا اجماع ہے

قَالَ الْاِمَامُ اِسْمَاعِیْلُ بْنُ یَحْیَی الْمُزْنِیُّ ۔ رَحِمَهُ اللّٰهُ ۔ :

وَیُقَالُ بِفَضْلِ خَلِیْفَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ۔ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ اَبِیْ بَكْرٍ الصِّدِّیْقِ ۔ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔ فَهُوَ اَفْضَلُ الْخَلْقِ وَاَخْیَرُهُمْ بَعْدَ النَّبِیِّ ۔ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ وَنُثْنِی بَعْدَهٗ بِالْفَارُوْقِ هُوَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ۔ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔ وَنُثَلِّثُ بِذِی النُّوْرَیْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ۔ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔ ثُمَّ بِذِی الْفَضْلِ وَالتُّقٰی عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ ۔ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِیْنَ ۔ هٰذِهٖ مَقَالَاتٌ اَفْعَالٌ اجْتَمَعَ عَلَیْهَا الْمَاضُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنْ اَئِمَّةِ الْهُدٰی ، وَبِتَوْفِیْقِ اللّٰهِ اعْتَصَمَ بِهَا التَّابِعُوْنَ قُدْوَةً

وَرِضًی .

امام اسماعیل بن یحیٰ مزنی -رحمۃ اللہ علیہ- نے فرمایا:

خلیفہ رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- کی فضیلت وشرف کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے بعد اللہ کی مخلوق میں سب سے افضل اور سب سے بہتر ہیں۔ہم صدیق اکبر کے بعد دوسری افضل شخصیت سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہ- کو قرار دیتے ہیں اور تیسری شخصیت سیدنا عثمان ذی النورین -رضی اللہ عنہ- پھر ان کے بعد فضل وتقوی میں سیدنا علی مرتضیٰ -رضی اللہ عنہ- کا مقام آتا ہے۔

یہی مقالات وافعال ہیں جن پر سب گزرے ہوئے صحابہ کرام جو آئمہ ھدی ہیں نے اجماع کیا ہے اوران کے بعد اللہ تعالیٰ کی توفیق سے تابعین علیہم الرحمۃ نے مضبوطی سے تھاما ہے جو قائد المسلمین ہیں اور رضائے الٰہی سے لبریز بھی ہیں۔

-☆-

شرح السنۃ صفحہ ۵۸

المسائل العقدیۃ التی حکی فیہا ابن تیمیۃ الاجماع

سیدنا امام زرعہ رازی اور سیدنا امام ابوحاتم رزی ۔رحمۃ اللہ علیہما۔ کا عقیدہ

تمام شہروں کے علماء کا اجماع ہے کہ اس امت میں حضور سیدنا نبی کریم ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے بعد سب سے افضل سیدنا صدیق اکبر پھر سیدنا فاروق اعظم پھر سیدنا عثمان ذی النورین پھر سیدنا علی مرتضٰی ۔رضی اللہ عنہم اجمعین۔ ہیں

وَقَالَ الْاِمَامَانِ الرَّازِيَانِ اَبُوْزُرْعَةَ وَاَبُوْحَاتِمٍ ۔رَحِمَهُمَا اللّٰهُ۔ :
اَدْرَكْنَا الْعُلَمَاءَ فِيْ جَمِيْعِ الْاَمْصَارِ ۔حِجَازاً وَعِرَاقًا وَشَاماً وَيَمْناً ۔ فَكَانَ مِنْ مَذْهَبِهِمْ خَيْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثُمَّ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ .

امام ابوزرعہ رازی اور امام ابوحاتم رازی ۔رحمۃ اللہ علیہما۔ نے فرمایا:

شرح اصول اعتقاد اھل السنۃ للالکائی ۱/۱۹۸
المسائل العقدیۃ التی حکی فیھا ابن تیمیۃ الاجماع صفحہ ۹۰۷

ھم نے تمام شہروں کے علماء کو پایا، حجاز، عراق، شام اور یمن کے ان سب کا مذھب یہ ہے کہ حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے بعد اس امت میں سب سے افضل وبہتر سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- ہیں پھر سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہ- ہیں پھر سیدنا عثمان ذی النورین -رضی اللہ عنہ- ہیں پھر سیدنا علی مرتضیٰ -رضی اللہ عنہ- ہیں۔

-☆-

سیدنا عبداللہ بن عمر ۔رضی اللہ عنہما ۔اور دیگر صحابہ کرام ۔رضی اللہ عنہم ۔حضور سیدنا نبی کریم ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔کے زمانہ اقدس میں ہی سیدنا صدیق اکبر ۔رضی اللہ عنہ ۔کو سب سے افضل کہا کرتے تھے پھر سیدنا فاروق اعظم ۔رضی اللہ عنہ ۔

فَيُحْكٰى عَنِ ابْنِ عُمَرَ ۔رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ۔وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ ۔صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔اِنَّهُمْ يُخَيِّرُوْنَ وَيُفَضِّلُوْنَ اَبَابَكْرٍ ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْجَمِيْعِ ، وَيَاْتِيْ بَعْدَهُمْ فِي الْفَضْلِ اِجْمَاعًا عَلِيُّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ ۔رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔ .

سیدنا عبداللہ بن عمر ۔رضی اللہ عنہما ۔اور دیگر صحابہ کرام ۔رضی اللہ عنہم ۔سے مروی ہے کہ:

حضور سیدنا نبی کریم ۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔کے زمانہ اقدس میں وہ سیدنا صدیق اکبر ۔رضی اللہ عنہ ۔کو سب سے اچھا کہا کرتے تھے اور سب سے افضل کہا کرتے تھے پھر سیدنا عمر ۔رضی اللہ عنہ ۔کو پھر سیدنا عثمان ذی النورین ۔رضی اللہ عنہ ۔کو پھر ان کے بعد فضل وشرف میں سیدنا علی مرتضٰی ۔رضی اللہ عنہ ۔پر اجماع ہوگیا۔

المسائل العقدیۃ التی حکی فیہا ابن تیمیۃ الاجماع صفحہ ۹۰۸

اھل سنت کے نزدیک مسئلہ خلافت میں کبھی اختلاف نہ ہوا اھل سنت کا اجماع ہے کہ خلافت اسی ترتیب سے ہے یعنی سب سے اول وافضل سیدنا صدیق اکبر پھر سیدنا فاروق اعظم پھر سیدنا عثمان ذی النورین پھر سیدنا علی مرتضٰی ۔ رضی اللہ عنہم اجمعین ۔ ہیں

مَسْاَلَةُ الْخَلَافَةِ عِنْدَ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ لَمْ يُحْصَلْ فِيْهَا خِلَافٌ قَطُّ وَكُلُّهُمْ مُجْمَعُوْنَ عَلٰى اَنَّ تَرْتِيْبَهُمْ فِى الْخَلَافَةِ :

اَبُوْبَكْرٍ ، ثُمَّ عُمَرُ ، ثُمَّ عُثْمَانُ ، ثُمَّ عَلِيٌّ ـ رَضِىَ اللّٰهُ عَنِ الْجَمِيْعِ وَلِهٰذَا قَالَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ وَغَيْرُهٗ :

مَنْ لَمْ يُرَبِّعِ بِعَلِيِّ فِى الْخَلَافَةِ فَهُوَ اَضَلُّ مِنْ حِمَارِ اَهْلِهٖ .

اھل سنت وجماعت کے نزدیک مسئلہ خلافت میں کبھی اختلاف نہ ہوا سب کے سب کا خلافت میں ان کی ترتیب پر اجماع ہے یعنی سب سے پہلے سیدنا صدیق اکبر پھر سیدنا فاروق اعظم پھر سیدنا عثمان ذی النورین پھر سیدنا علی مرتضٰی ۔ رضی اللہ عن الجمیع ۔ اسی وجہ سے سیدنا امام احمد بن حنبل ۔ رحمۃ اللہ علیہ ۔ نے فرمایا جو سیدنا علی مرتضٰی ۔ رضی اللہ عنہ ۔ کو خلافت میں چوتھے نمبر پر شمار نہ کرے وہ گھریلو گدھے سے بھی زیادہ گمراہ ہے ۔

مجموع الفتاوی ١٩/٣٥

المسائل العقدیۃ التی حکی فیہا ابن تیمیۃ الاجماع صفحہ ٩١٠

سیدنا امام احمد بن حنبل-رحمۃ اللہ علیہ-المتوفی 204ھ کا عقیدہ
سیدنا علی مرتضٰی-رضی اللہ عنہ-کو چوتھا خلیفہ راشد نہ ماننے والا گھریلو گدھا ہے
اس سے زیادہ بے وقوف ہے اور ایسے آدمی سے باہمی نکاح ممنوع ہے

وَقَالَ اَحْمَدُ:

مَنْ لَمْ يُرَبِّعْ بِعَلِيٍّ فِى الْخَلَافَةِ فَهُوَ اَضَلُّ مِنْ حِمَارِ اَهْلِهٖ وَنَهٰى عَنْ مُنَاكَحَتِهٖ، وَهُوَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ بَيْنَ الْفُقَهَاءِ وَعُلَمَاءِ اَهْلِ السُّنَّةِ وَاَهْلِ الْمَعْرِفَةِ وَالنُّصُوْصِ، وَهُوَ مَذْهَبُ الْعَامَّةِ.

سیدنا امام احمد بن حنبل-رحمۃ اللہ علیہ-نے فرمایا:

جو سیدنا علی مرتضٰی-رضی اللہ عنہ-کو خلافت میں چوتھے نمبر پر شمار نہ کرے وہ گھریلو گدھے سے زیادہ بے عقل ہے۔آپ نے اس سے باہمی نکاح کرنے سے منع فرما دیا اور یہی متفق علیہ ہے فقھاء اور علماء اھل سنت، اھل معرفت و نصوص کے درمیان اور یہی مذھب عامہ ہے۔

مجموع الفتاوی ۱۹/۳۵

المسائل العقدیۃ التی حکی فیھا ابن تیمیۃ الاجماع صفحہ ۹۱۱

سیدنا امام ابوبکر آجری -رحمۃ اللہ علیہ- کا عقیدہ

حضور سیدنا صدیق اکبر، سیدنا فاروق اعظم، سیدنا عثمان ذی النورین، سیدنا علی مرتضٰی -رضی اللہ عنہم اجمعین- کی خلافت کی وضاحت قرآن و سنت سے ہے حضرات صحابہ کرام اور تابعین عظام کے اقوال مبارکہ سے ہے کسی مسلمان کیلئے مناسب نہیں کہ وہ اس میں ذرہ شک کرے

قَالَ الْاِمَامُ اَبُوْبَکْرٍ الآجرِیُّ ۔ رَحِمَهُ اللّٰهُ ۔ :

اِعْلَمُوْا رَحِمَنَا اللّٰهُ وَاِيَّاکُمْ اَنَّ خَلَافَةَ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِیٍّ ۔ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ۔ بَيَانُهَا فِی کِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَفِیْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ۔ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ وَبَيَانٌ مِنْ قَوْلِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ۔ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ وَبَيَانٌ مِنْ قَوْلِ التَّابِعِيْنَ لَهُمْ بِاِحْسَانٍ ، وَلَا يَنْبَغِیْ لِمُسْلِمٍ عَقَلَ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَنْ يَشُکَّ فِیْ هٰذَا .

الشریعۃ للآجری ۱۷۰۲/۴

المسائل العقدیۃ التی حکی فیھا ابن تیمیۃ الاجماع صفحہ ۹۱۱

امام ابوبکر آجری ۔ رحمۃ اللہ علیہ ۔ نے فرمایا:

جان لیجئے اللہ تعالیٰ ہم پر اور تم پر رحم فرمائے کہ سیدنا صدیق اکبر، سیدنا فاروق اعظم، سیدنا عثمان ذی النورین اور سیدنا علی مرتضیٰ ۔ رضی اللہ عنہم ۔ کی خلافت کا بیان وضاحت کتاب اللہ عزوجل ۔ قرآن کریم ۔ اور سنت رسول اللہ ۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ احادیث مبارکہ ۔ اور حضرات صحابہ کرام ۔ رضی اللہ عنہم اجمعین ۔ کے ارشادات مبارکہ اور تابعین لھم باحسان کے ارشادات عالیہ سے وضاحت ہو چکی ہے کہ کسی بھی عاقل مسلمان کیلئے یہ مناسب نہیں کہ وہ ان میں شک کرے۔

امام ابوعثمان اسماعیل صابونی - رحمۃ اللہ علیہ - المتوفی 449ھ کا عقیدہ آئمہ حدیث سیدنا صدیق اکبر پھر سیدنا فاروق اعظم پھر سیدنا عثمان ذی النورین پھر سیدنا علی مرتضیٰ - رضی اللہ عنہم - کی خلافت ثابت کرتے ہیں

وَقَالَ الْاِمَامُ اَبُوْ عُثْمَانَ اِسْمَاعِيْلُ الصَّابُوْنِيُّ ۔ رَحِمَهُ اللّٰهُ ۔ :
وَيَثْبُتُ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ خَلَافَةَ اَبِىْ بَكْرٍ ۔ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔ ...... ثُمَّ خَلَافَةَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ۔ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔ ...... ثُمَّ خَلَافَةَ عُثْمَانَ ۔ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔ ...... ثُمَّ خَلَافَةَ عَلِيٍّ ۔ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔ .

جناب امام ابوعثمان اسماعیل صابونی - رحمۃ اللہ علیہ - نے فرمایا:

حضرات محدثین کرام سیدنا صدیق اکبر - رضی اللہ عنہ - کی خلافت وامامت کو ثابت کرتے ہیں پھر سیدنا فاروق اعظم - رضی اللہ عنہ - کی خلافت وامامت کو پھر سیدنا عثمان ذی النورین - رضی اللہ عنہ - کی خلافت وامامت کو پھر سیدنا علی مرتضیٰ - رضی اللہ عنہ - کی خلافت وامامت کو۔

عقیدۃ السلف واصحاب الحدیث صفحہ ۲۹۰

المسائل العقدیۃ التی حکی فیھا ابن تیمیۃ الاجماع صفحہ ۹۱۱

حضرت امام ابوبکر اسماعیلی -رحمۃ اللہ علیہ- کا عقیدہ

حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کے بعد سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- کی خلافت تمام حضرات صحابہ کرام کے اختیار فرمانے سے ثابت ہے

وَقَالَ الْاِمَامُ اَبُوْبَكْرٍ اِسْمَاعِيْلِيُّ ۔ رَحِمَهُ اللّٰهُ ۔:

وَيَثْبُتُوْنَ خَلَافَةَ اَبِىْ بَكْرٍ ۔ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ بِاخْتِيَارِ الصَّحَابَةِ اِيَّاهُ ، ثُمَ خَلَافَةُ عُمَرَ بَعْدَ اَبِىْ بَكْرٍ ۔ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔ بِاسْتِخْلَافِ اَبِىْ بَكْرٍ اِيَّاهُ ، ثُمَّ خَلَافَةَ عُثْمَانَ ۔ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔ بِاجْتِمَاعِ اَهْلِ الشُّوْرٰى وَسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ عَلَيْهِ عَنْ اَمْرِ عُمَرَ ۔ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔ ثُمَّ خَلَافَةَ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ ۔ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔ عَنْ بَيْعَةِ مَنْ بَايَعَ الْبَدْرِيِّيْنَ .

جناب امام ابوبکر اسماعیلی -رحمۃ اللہ علیہ- نے فرمایا:

اعتقاد آئمۃ الحدیث صفحہ ۷

المسائل العقدیۃ التی حکی فیھا ابن تیمیۃ الاجماع صفحہ ۹۱۱

علماء اعلام حضور سیدنا ررسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کے بعد سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- کی خلافت مبارکہ کو حضرات صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- کے اختیار سے ثابت کرتے ہیں پھر سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- کے بعد سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہ- کی خلافت کو صدیق اکبر کے خلیفہ نامزد کرنے سے پھر سیدنا فاروق اعظم کے بعد سیدنا عثمان ذی النورین کی خلافت کو اھل شوریٰ اور تمام مسلمانوں کے اجماع سے ثابت کرتے ہیں سیدنا عمر فاروق کے حکم کے مطابق پھر سیدنا علی مرتضیٰ -رضی اللہ عنہ- کی خلافت کو ثابت کرتے ہیں بدری صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم اجمعین- کی بیعت پر۔

خلفاء راشدین کی ترتیب ان کی افضلیت کی وجہ سے ہے جو ایسا اعتقاد نہ رکھے وہ گھریلو گدھے سے زیادہ بے وقوف ہے

اَلْاَمْرُ فِیْ خَلَافَةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْاَرْبَعَةِ وَتَرْتِیْبِهِمْ هُوَ اَظْهَرُ مِنْ تَرْتِیْبِهِمْ فِی الْفَضْلِ وَلِهٰذَا وَصَفَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ وَغَیْرُهٗ اِنَّ مَنْ لَمْ یَقُلْ بِذَالِكَ فَهُوَ اَضَلُّ مِنْ حِمَارِ اَهْلِهٖ .

چاروں خلفاء راشدین کی خلافت اور ان کی ترتیب کا معاملہ ان کی افضلیت کی ترتیب سے ظاہر ہے اسی وجہ سے امام احمد بن حنبل -رحمۃ اللہ علیہ- وغیرہ نے فرمایا:

جو ایسا نہ کہے وہ گھریلو گدھے سے زیادہ بے وقوف ہے۔

المسائل العقدیۃ التی حکی فیہا ابن تیمیۃ الاجماع صفحہ ۹۱۲

حق بات یہ ہے کہ سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- کی خلافت صحابہ کرام کے اجماع اور اجتہاد سے ہوئی اور اجماع یقینی تھا علم اصول فقہ میں ہے ظنی نص غیر قطعی اجماع کیلئے کافی سند ہے۔

تکمیل الایمان صفحہ ۱۶۰

سیدنا حسن بصری - رحمۃ اللہ علیہ - کا ارشاد گرامی کہ حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے سیدنا صدیق اکبر - رضی اللہ عنہ - کو خلیفہ مقرر فرمایا کیونکہ وہی اَتْقٰی اللہ تعالٰی سے سب سے زیادہ ڈرنے والے تھے

حنبلی مذہب کے جلیل القدر امام ابن بطہ روایت کرتے ہیں کہ:

اِنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِیْزِ بَعَثَ مُحَمَّدَ بْنَ الزُّبَیْرِ الْحَنْظَلِیَّ اِلَی الْحَسَنِ الْبَصرِیِّ ، ھَلْ کَانَ النَّبِیُّ ـ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ـ اسْتَخْلَفَہ اَبُوْبَکْرٍ فَقَالَ : اَوَفِیْ شَکٍّ صَاحِبُکَ ؟ نَعَمْ وَاللّٰہِ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اسْتَخْلَفَہٗ لَھُمْ کَانَ اَتْقَی لِلّٰہِ مِنْ اَنْ یَتَوَثَّبَ عَلَیْھَا .

بے شک عمر بن عبدالعزیز - رضی اللہ عنہ - نے محمد بن الزبیر الحنظلی کو حضرت حسن بصری - رحمۃ اللہ

شرح فقہ اکبر /۷۴

علیہ - کے پاس بھیجا کہ یہ پوچھ آؤ کہ کیا حضور سیدنا رسول اللہ - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے سیدنا صدیق اکبر - رضی اللہ عنہ - کو اپنا خلیفہ نامزد فرمایا تھا اس پر حضرت خواجہ حسن بصری نے فرمایا:

کیا آپ کے ساتھی - عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ - کو اس میں کوئی شک ہے؟ - سنو! - ہاں قسم ہے خدا کی جس کے بغیر کوئی مستحق عبادت نہیں حضور - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے سیدنا صدیق اکبر - رضی اللہ عنہ - کو اپنا خلیفہ مقرر فرمایا تھا کیونکہ وہی - اتقی - اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ ڈرنے والے تھے ان سے بڑھ کر خلافت کا حقدار کون ہوسکتا تھا۔

سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت - رحمۃ اللہ علیہ - المتوفی 150ھ اور سیدنا ملا علی قاری - رحمۃ اللہ علیہ - المتوفی 1014ھ کا عقیدہ

افضلیت خلافت کی ترتیب سے ہے یعنی سب سے افضل سیدنا صدیق اکبر پھر سیدنا فاروق اعظم پھر سیدنا عثمان ذی النورین پھر سیدنا علی مرتضٰی - رضی اللہ عنہم -

وَالصَّحِيْحُ مَا عَلَيْهِ جَمْهُوْرُ اَهْلِ السُّنَّةِ وَهُوَ الظَّاهِرُ مِنْ قَوْلِ اَبِىْ حَنِيْفَةَ عَلٰى مَا رَتَّبَهٗ هُنَا وَفْقَ مَرَاتِبِ الْخَلَافَةِ .

صحیح وہی ہے جس پر جمہور اھل سنت کاربند ہیں اور یہی سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ - رحمۃ اللہ علیہ - کے قول مبارک سے ظاہر ہے جسے انہوں نے خود یہاں - فقہ اکبر - میں ترتیب دیا ہے کہ افضلیت خلافت راشدہ کی ترتیب سے ہے یعنی سیدنا صدیق اکبر - رضی اللہ عنہ - سب سے افضل اور ان کے بعد خلفاء راشدین ترتیب خلافت کی بنا پر افضل ہیں ۔

شرح فقہ اکبر ۲۵

سیدنا ملاعلی قاری حنفی مکی ۔ رحمۃ اللہ علیہ ۔ المتوفی 1014ھ کا عقیدہ حضرات سلف صالحین ۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین ۔ کو ہم نے اسی عقیدہ پر پایا کہ افضلیت ترتیب خلافت پر ہے

وَفِیْ شَرْحِ الْعَقَائِدِ عَلٰی ھٰذَا التَّرْتِیْبِ وَجَدْنَا السَّلَفَ ، وَانْظُرْ اَنَّہٗ لَوْ لَمْ یَکُنْ لَھُمْ دَلِیْلٌ ھُنَا لِكَ لَمَا حَكَمُوْا بِذَالِكَ .

شرح عقائد نسفی میں ہے کہ ہم نے اپنے اسلاف کو اسی ترتیب پر دیکھا ہے پایا ہے اور غور کرو کہ اگر ان کے پاس کوئی دلیل نہ ہوتی تو وہ اس ترتیب کے مطابق افضیلت کا حکم کیوں ارشاد فرماتے ۔

شرح فقہ اکبر = /۷۵

شارح بخاری علامہ بدرالدین عینی ۔ رحمۃ اللہ علیہ ۔ المتوفی 855ھ کا عقیدہ سب سے افضل سیدنا صدیق اکبر ۔ رضی اللہ عنہ ۔ پھر سیدنا فاروق اعظم ۔ رضی اللہ عنہ ۔ پھر سیدنا عثمان ذی النورین ۔ رضی اللہ عنہ ۔ ہیں

قَوْلُهٗ نُخَیِّرُ اَیْ : کُنَّا نَقُوْلُ فُلَانٌ خَیْرٌ مِنْ فُلَانٍ وَفُلَانٌ خَیْرٌ مِنْ فُلَانٍ فِیْ زَمَنِ النَّبِیِّ ۔ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ وَبَعْدَهٗ . کُنَّا نَقُوْلُ : اَبُوْ بَکْرٍ خَیْرُ النَّاسِ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ .

آپ کا قول نخیر یعنی ۔ ہم کہا کرتے تھے کہ:

فلاں فلاں سے بہتر ہے، فلاں فلاں سے بہتر ہے حضور سیدنا نبی کریم ۔ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ کے زمانہ اقدس میں اور آپ کے بعد بھی ۔ ہم کہا کرتے تھے:

سیدنا صدیق اکبر ۔ رضی اللہ عنہ ۔ لوگوں میں سب سے بہتر و افضل ہیں پھر سیدنا فاروق اعظم پھر سیدنا عثمان ذی النورین ۔ رضی اللہ عنہما ۔ ہیں ۔

عمدۃ القاری فی شرح صحیح البخاری جلد ۱۷ صفحہ ۲۴۶

سیدنا علی مرتضٰی خلیفہ راشد -رضی اللہ عنہ- کا عقیدہ

حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کے بعد سب سے افضل سیدنا صدیق اکبر پھر سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہما ہیں، سیدنا علی مرتضٰی کی محبت اور صدیق وفاروق کا بغض کسی مومن کے دل میں جمع نہیں ہو سکتے

حافظ ابوذر الہروی نے متعدد طرق اور دارقطنی وغیرہ نے اس حدیث کی تخریج کی ہے کہ ابوجحیفہ -رضی اللہ عنہ- کہتے ہیں:

دَخَلْتُ عَلٰی عَلِیٍّ فِیْ بَیْتِہٖ فَقُلْتُ : یَا خَیْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ۔ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ۔ فَقَالَ : مَھْلاً یَا اَبَا جُحَیْفَۃَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِخَیْرِ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ۔ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ۔ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَیْحَكَ یَا اَبَا جُحَیْفَۃَ لَا یَجْتَمِعُ حُبِّیْ وَبُغْضُ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ فِیْ قَلْبِ مُؤْمِنٍ ۔

کہ میں سیدنا علی مرتضٰی -رضی اللہ عنہ- کی خدمت میں ان کے گھر حاضر ہوا تو میں نے انہیں یَا خَیْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ۔ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ۔ کے الفاظ سے مخاطب کیا -اے حضور

سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے بعد سب سے بہتر انسان- آپ نے فرمایا:

اے ابوجحیفہ رک جاؤ تمہیں بتاؤں حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے بعد سب سے بہترین انسان کون ہیں وہ ابوبکر وعمر- رضی اللہ عنہما- ہیں۔اے ابوجحیفہ تیری بات قابل افسوس ہے مومن کے دل میں میری محبت اور ابوبکر وعمر کا بغض جمع نہیں ہو سکتے یعنی مومن وہی ہے جس کے دل میں میری، ابوبکر وعمر کی محبت ہو- رضی اللہ عنہم اجمعین-۔

-☆-

حضرات صحابہ کرام-رضی اللہ عنہم-میں سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ- کے برابر ومثل کوئی نہیں

وَفِیْ رِوَایَةٍ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعِ الآتِیَةِ فِیْ مَنَاقِبِ عُثْمَانَ : کُنَّا لَا نَعْدِلُ بِأَبِیْ بَکْرٍ اَیْ لَا نَجْعَلْ لَهٗ مِثْلاً .

عبیداللہ بن عمر حضرت نافع سے مناقب عثمان کے بارے میں آنے والی روایت میں ہے: ھم سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ- کے برابر یعنی ان کی مثل کسی کو نہ بناتے تھے۔

عمدۃ القاری فی شرح صحیح البخاری جلد ۱۷ صفحہ ۲۴۶

شارح بخاری علامہ ابن ملقن المتوفی 804ھ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم - جب باغ میں تھے تو آپ نے حضرات خلفاء ثلاثہ کو خلافت اور جنت کی بشارت دی تھی

وَقَدْ رُوِیَ مِنْ حَدِیْثِ اَنَسٍ :
لَمَّا کَانَ ۔ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ فِی الْبُسْتَانِ اَنَّهٗ بَشَّرَ الصِّدِّیْقَ ، ثُمَّ عمَرَ ، ثُمَّ عُثْمَانَ بِالْخَلَافَةِ وَالْجَنَّةِ .

سیدنا انس بن مالک - رضی اللہ عنہ - کی حدیث میں روایت کیا گیا ہے:
جب حضور - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم - باغ میں تھے تو آپ نے سیدنا صدیق اکبر - رضی اللہ عنہ - پھر سیدنا فاروق اعظم - رضی اللہ عنہ - پھر سیدنا عثمان ذی النورین - رضی اللہ عنہ - کو خلافت اور جنت کی بشارت دی۔

التوضیح لشرح الجامع الصحیح جلد ۲۰ صفحہ ۲۵۱

سیدنا ملا علی قاری مکی - رحمۃ اللہ علیہ - المتوفی 1014ھ کا عقیدہ
خلافتِ راشدہ میں خلیفہ کا سب سے افضل ہونا ضروری ہے

وَاَمَّا الْخَلِیْفَۃُ فَلَیْسَ لَھُمْ اَنْ یُوَلُّوا الْخَلَافَۃَ اِلَّا اَفْضَلَھُمْ وَھٰذَا فِی الْخُلَفَاءِ خَاصَّۃً وَ عَلَیْہِ اِجْمَاعُ الْاُمَّۃِ .

بہرحال خلیفہ، اس کیلئے ضروری ہے کہ اسے خلیفہ بنائیں جو سب سے افضل ہو یہ قاعدہ خاص خلفاء میں - خلفاء راشدین میں - ہے اور اسی پر اجماع امت ہے۔

شرح فقہ اکبر ۲۵

شیخ المحدثین سیدنا جلال الدین سیوطی -رحمۃ اللہ علیہ- المتوفی 911ھ کا عقیدہ
سیدنا جبریل امین علیہ السلام نے حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو بتایا کہ آپ کے بعد امت میں سب سے افضل صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- ہیں

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ـ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ـ :
اِنَّ رُوْحَ الْقُدْسِ جِبْرِیْلَ اَخْبَرَنِیْ اَنَّ خَیْرَ اُمَّتِكَ بَعْدَكَ اَبُوْبَکْرٍ .

حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے فرمایا:
بے شک روح القدس جبریل علیہ السلام نے مجھے خبر دی ہے کہ آپ کے بعد آپ کی امت کا سب سے بہترین سب سے افضل انسان ابوبکر ہیں۔

تاریخ الخلفاء صفحہ ۳۵

شیخ المحققین سیدنا شاہ عبدالحق محدث دہلوی - رحمۃ اللہ علیہ - کا عقیدہ تمام صحابہ کرام - رضی اللہ عنہم - کا سیدنا صدیق اکبر - رضی اللہ عنہ - کی خلافت پر اتفاق ہے آپ کی بیعت کی یہ اجماع ہوا جو قطعی ہے

حقیقت یہ ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کے تمام صحابہ نے سیدنا صدیق اکبر - رضی اللہ عنہ - کی خلافت پر اتفاق کر لیا تھا اور جس چیز پر سارے صحابہ علمائے مجتہدین کا اجماع ہو وہ برحق - قطعی - ہوتی ہے۔ کیونکہ علیحدہ علیحدہ اجتہاد میں تو غلطی کا احتمال ہوسکتا ہے مگر اجتماعی اتفاق رائے میں کبھی غلطی نہیں ہوا کرتی اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَكَذَالِكَ جَعَلْنَاكُمْ اُمَّةً وَّسَطاً لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلٰى النَّاسِ .

اے امت محمدیہ تمہیں معتدل امت بنایا تاکہ تم اوروں پر گواہی دے سکو۔ پھر فرمایا:

وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى .

تکمیل الایمان صفحہ ۱۵۷

جومسلمانوں کے اجتماعی راستہ سے روگردانی کرے گا ہم اسی راہ پر پھینک دیں گے جواس نے اختیار کی ہے۔حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

لَنْ یَجْتَمِعْ اُمَّتِیْ عَلَی الضَّلَالَةِ .

میری امت گمراہی پر ہرگز جمع نہیں ہوئی۔جس چیز پر سب نے اجماع کرلیا وہ حق ہے-قطعی ہے-

شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی-رحمۃ اللہ علیہ-کا عقیدہ

سیدنا علی مرتضیٰ-رضی اللہ عنہ-نے سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-سے فرمایا:

ھم آپ سے اعلیٰ وادنیٰ کسی کو نہیں جانتے، ہم فیصلہ کرتے ہیں کہ آپ خلافت کے حقدار اور لائق ہیں

حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور دوسرے جلیل القدر صحابہ نے کہا ہم آپ سے اعلیٰ اور اولیٰ کسی کو نہیں جانتے پیغمبر خدا-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے آپ کو دین کے معاملہ میں پیشوا بنایا ہے اور اپنی زندگی کے آخری دنوں میں نماز میں آپ کو مقرر کیا ہے باوجودیکہ ہم اھل بیت اھل مشورہ وہاں موجود تھے ان حالات میں ہم فیصلہ کرتے ہیں کہ آپ خلافت کے حقدار اور لائق ہیں۔حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور دوسرے صحابہ نے اعلانیہ آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور اجماع منعقد ہوا۔

تکمیل الایمان صفحہ ۱۵۴

سیدنا علامہ ابن حجر مکی-رحمۃ اللہ علیہ-وصال 974ھ کا عقیدہ اور سیدنا عبداللہ بن مسعود-رضی اللہ عنہ-کا فرمان ذیشان سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-کی خلافت پر صحابہ کرام کا اجماع ہوا

وَمِمَّا يُصَرِّحُ بِذَالِكَ اَيْضاً مَا اَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ وَصَحَّحَهُ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : مَا رَاٰهُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَناً فَهُوَ عِنْدَاللّٰهِ حَسَنٌ وَمَارَاٰهُ الْمُسْلِمُوْنَ سَيِّئاً فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ سَيِّءٌ وَقَدْ رَاٰى الصَّحَابَةُ جَمِيْعاً اَنْ يَسْتَخْلِفَ اَبُوْبَكْرٍ فَانْظُرْ اِلٰى مَا صَحَّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَهُوَ مِنْ اَكَابِرِ الصَّحَابَةِ وَفُقَهَائِهِمْ وَمُتَقَدِّمِيْهِمْ مِنْ حِكَايَةِ الْاِجْمَاعِ مِنَ الصَّحَابَةِ جَمِيْعاً عَلٰى خِلَافَةِ اَبِىْ بَكْرٍ وَلِذَا كَانَ هُوَ الْاَحَقُّ بِالْخِلَافَةِ عِنْدَ جَمِيْعِ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ فِىْ كُلِّ عَصْرٍ مِنَّا اِلَى الصَّحَابَةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ .

وہ دلائل جو صریحا افضلیت قطعیہ پر دلالت کرتے ہیں ان میں ایک حدیث وہ بھی ہے جو حاکم نے

الصواعق المحرقہ صفحہ۱۳

تخریج کی ہے اور اس کو صحیح قرار دیا ہے اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے ارشاد فرمایا:

جس چیز کو مسلمان اچھا قرار دیں وہ اللہ کے ہاں بھی اچھی ہے اور جس چیز کو مسلمان برا خیال کریں وہ اللہ کے ہاں بھی بری ہے تمام صحابہ کی متفقہ رائے ہوئی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا جائے اب دیکھو کہ جس چیز کی صحت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ عبداللہ بن مسعود جو اکابر صحابہ، فقہاء صحابہ اور متقدمین صحابہ میں سے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت پر صحابہ کا اجماع ہوا ہے اسی وجہ سے ہمارے زمانے سے لے کر دور صحابہ رضی اللہ عنہم تک کے تمام اھل سنت و جماعت کا عقیدہ چلا آ رہا ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی خلافت کے حقدار تھے۔

سیدنا علی مرتضٰی-رضی اللہ عنہ-نے سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: قُمْ یَا خَلِیْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ۔ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ -اے رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-کے خلیفہ اٹھئے-قَدَّمَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَمَنْ ذَالَّذِیْ یُوَخِّرُكَ حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-نے آپ کو آگے کیا ہے-امام بنایا ہے-کون ہے جو آپ کو موخر کر سکے

سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-نے فرمایا:

میرا گمان ہے کہ قوم کے نزدیک حضرت علی امامت وخلافت کی زیادہ صلاحیت رکھتے ہیں یہ سن کر سیدنا علی مرتضٰی-رضی اللہ عنہ-نے تلوار سونت لی اور کھڑے ہو کر سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-سے فرمایا:

قُمْ یَا خَلِیْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ۔ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ اے رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم-اٹھئے۔

قَدَّمَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ۔ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ فَمَنْ ذَالَّذِیْ یُوَخِّرُكَ .

اے ابوبکر جب حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے آپ کو -نماز کیلئے- آگے کیا تھا پھر کون ہے جو آپ کو پیچھے کرے۔سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

اے علی! تم امیر ہو حضرت علی مرتضٰی -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا: آپ امیر ہیں اے خلیفہ رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- آپ کو حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے حکم دیا تھا مجھ کو حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے حکم نہیں دیا تھا -اشارہ تھا نماز کیلئے- آپ کو حکم دیا تھا، صَلِّ بِالنَّاسِ کہ لوگوں کو نماز پڑھاؤ، ہم اپنے دنیاوی امور میں راضی ہیں اس آدمی سے جس سے حضور -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ہمارے دین کے معاملہ میں راضی ہوئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- کو خلیفہ رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کہا اس لئے کہ حضور سیدنا سول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے سیدنا صدیق اکبر- رضی اللہ عنہ- کو نماز کیلئے خلیفہ بنایا تھا۔

تمہید ابوشکور سالمی صفحہ ۳۵۶

شیخ عبدالحق محدث دہلوی-رحمۃ اللہ علیہ-کا نظریہ
شارح مسلم امام نووی-رحمۃ اللہ علیہ-المتوفی 676ھ کا نظریہ اور
مقتدائے اھل اسلام سیدنا امام شافعی-رحمۃ اللہ علیہ-المتوفی 204ھ کا عقیدہ ونظریہ
حضرات صحابہ کرام-رضی اللہ عنہم اور حضرات تابعین عظام میں ایک بھی
ایسا آدمی نہیں جو سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-کی افضلیت کا قائل نہ ہو

بیہقی نے کتاب الاعتقاد میں لکھا ہے کہ ابوثور نے حضرت شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے کہ صحابہ اور تابعین میں سے ایک آدمی بھی حضرت ابوبکر صدیق اور ان کے بعد حضرت عمر کی فضیلت میں اختلاف نہیں کرتا۔

تکمیل الایمان صفحہ ۱۶۴

شیخ عبدالحق محدث دہلوی -رحمۃ اللہ علیہ- کا عقیدہ

امام دارالھجرہ سیدنا مالک بن انس -رضی اللہ عنہ- المتوفی 179ھ کا عقیدہ

ساری امت میں سب سے افضل و برتر سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- ہیں

جمہور اھل سنت کا مذہب اسی ترتیب -ترتیب خلافت- پر ہے.................

حضرت امام مالک -رحمۃ اللہ علیہ- سے جب دریافت کیا گیا کہ ساری امت میں افضل کون ہے؟

تو آپ نے فرمایا:

سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- الخ۔

تکمیل الایمان صفحہ ۱۶۲

شیخ عبدالحق محدث دہلوی ۔ رحمۃ اللہ علیہ ۔ کا عقیدہ
شیخ یحی بن شرف نووی ۔ رحمۃ اللہ علیہ ۔ المتوفی 676ھ کا عقیدہ اور
امت مسلمہ کا اجماعی عقیدہ ہے کہ
سب صحابہ کرام ۔ رضی اللہ عنہم ۔ سے مطلقاً افضل سیدنا صدیق اکبر ۔ رضی اللہ عنہ ۔ ہیں اوران کے بعد سیدنا فاروق اعظم ۔ رضی اللہ عنہ ۔ ہیں

امام نووی نے اصول حدیث میں لکھا ہے کہ:

سیدنا صدیق اکبر ۔ رضی اللہ عنہ ۔ مطلقا سب صحابہ سے افضل ہیں ۔ اس کے بعد سیدنا فاروق اعظم ۔ رضی اللہ عنہ ۔ اس بات پر ساری امت کا اجماع ہے ۔

تکمیل الایمان صفحہ ۱۶۴

علامہ سعد الدین تفتازانی -رحمۃ اللہ علیہ- المتوفی 792ھ کا عقیدہ
حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد افضل البشر سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- ہیں پھر سیدنا فاروق اعظم پھر سیدنا عثمان ذی النورین پھر سیدنا علی مرتضیٰ -رضی اللہ عنہم اجمعین- ہیں

وَاَفْضَلُ الْبَشَرِ بَعْدَ نَبِیِّنَا اَبُوْبَکْرٍ الصِّدِّیْقُ ثُمَّ عُمَرُ الْفَارُوْقِ ثُمَّ عُثْمَانُ ذُوالنُّوْرَیْنِ ثُمَّ عَلِیٌّ الْمُرْتَضٰی .

ہمارے نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے بعد افضل البشر سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- ہیں پھر سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہ- پھر سیدنا عثمان ذی النورین -رضی اللہ عنہ- پھر سیدنا علی مرتضیٰ -رضی اللہ عنہ- ہیں۔

شرح العقائد النسفیہ = /۱۴۹

امام فخر الدین رازی - رحمۃ اللہ علیہ - کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اس سے وہ ہدایت طلب کریں جس پر سیدنا صدیق اکبر - رضی اللہ عنہ - اور دیگر صدیقین کاربند تھے

تیسری آیت:

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ابن حجر مکی - رحمۃ اللہ علیہ - نے فرمایا:

قَالَ الْفَخْرُ الرَّازِيُّ هٰذِهِ الْاٰيَةُ تَدُلُّ عَلَى اِمَامَةِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِاَنَّهٗ ذَكَرَ اَنَّ تَقْدِيْرَ الْاٰيَةِ اِهْدِنَا صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ وَاللّٰهِ تَعَالٰى قَدْ بَيَّنَ فِى الْاٰيَةِ الْاُخْرٰى اِنَّ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ عَلَيْهِمْ مَنْ هُمْ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى : اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَلَا شَكَّ اَنَّ رَاْسَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَرَئِيْسَهُمْ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَانَ مَعْنَى الْاٰيَةِ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَمَرَ اَنْ نَطْلُبَ الْهِدَايَةَ الَّتِيْ كَانَ عَلَيْهَا اَبُوْبَكْرٍ وَسَائِرُ الصِّدِّيْقِيْنَ .

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ امام فخر الدین رازی - رحمۃ

اللہ علیہ- نے فرمایا:

یہ آیت سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ- کی امامت کی دلیل ہے،امام نے تحریر فرمایا کہ آیت مبارکہ کی ترتیب یوں ہے:

اِهْدِنَا صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ اے اللہ ہمیں ان لوگوں کی راہ دکھا جن پر تو نے انعام فرمایا ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے دوسری آیت میں واضح فرمایا کہ جن پر میں نے انعام فرمایا وہ کون ہیں؟ وہ انبیاء،صدیقین،شھداء اور صالحین ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ صدیقین کے سالار اعظم اور سردار ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔معنی یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے وہ ہدایت طلب کریں جس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور دیگر صدیقین تھے۔

علامہ ابن حجر مکی ھیتمی - رحمۃ اللہ علیہ - المتوفی 974ھ کا عقیدہ

مفسر قرآن علامہ ابن کثیر کے نزدیک یہ آیت وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْم بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِىْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِىْ شَيْئًا -سورۃ النور آیت ۵۵- خلافت صدیق اکبر - رضی اللہ عنہ - پر پوری طرح منطبق ہوتی ہے

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْم بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِىْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِىْ شَيْئًا سورۃ النور آیت ۵۵

وعدہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے جو ایمان لائے تم میں سے اور نیک عمل کئے کہ وہ ضرور خلیفہ بنائے گا انہیں زمین میں جس طرح اس نے خلیفہ بنایا ان کو جو ان سے پہلے تھے اور مستحکم کردے گا ان

کے لئے ان کے دین کو جسے اس نے پسند فرمایا ہے ان کے لئے اور وہ ضرور بدل دے گا انہیں ان کی حالت خوف کو امن سے۔ وہ میری عبادت کرتے ہیں کسی کو میرا شریک نہیں بناتے۔

امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

قَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ هٰذِهِ الاٰيَةِ مُنْطَبِقَةٌ عَلٰى خَلاَفَةِ الصِّدِّيْقِ .

حافظ عماد الدین ابن کثیر نے فرمایا کہ:

یہ آیہء کریمہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت پر پوری طرح منطبق ہوتی ہے۔

سیدنا ملا علی قاری - رحمۃ اللہ علیہ - المتوفی 1014ھ عقیدہ

سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم - رضی اللہ عنہما -

بلند درجہ والے اہل جنت کے سردار ہوں گے

وَاِنَّمَا قَالَ سَیِّدَا کُھُوْلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ مَعَ اَنَّ اَھْلَ الْجَنَّۃِ شَبَابٌ اِشَارَۃُ اِلٰی کَمَالِ الْحَالِ فَاِنَّ الْکَھْلَ اَکْمَلَ الْاِنْسَانِیَّۃِ عَقْلاً مِنَ الشَّبَابِ وَ مَدَارِجُ الْجَنَّۃِ عَلٰی قَدْرِ الْعُقُوْلِ.

حضور سیدنا رسول اللہ - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے سَیِّدَا کُھُوْلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ حالانکہ تمام جنتی نوجوان ہوں گے وہ اس لئے کہ شیخین اکمل الحال اور افضل الحال ہوں گے، کیونکہ کھل تکمیل انسانیت کا نام ہے کہل زیادتی عقل کو مستلزم ہے اور جنت کے مدارج عقول کے مطابق دیئے جائیں گے۔

مرقات ۱۱/۳۱۵

محبّ طبری -رحمۃ اللہ علیہ- کا عقیدہ

حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے سب صحابہ کرام میں سے افضل سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- ہیں

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ :
خَیْرُ اَصْحَابِیْ اَبُوْ بَکْرٍ.

سیدنا انس بن مالک -رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے کہ حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:
میرے صحابہ میں سے سب سے افضل ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔

الریاض النضرۃ ۱/۱۳۷

سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ تمام صحابہ-رضی اللہ عنہم-میں دنیا و آخرت میں سب سے افضل ہیں

عَنْ جَابِرٍ ۔ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۔ قَالَ :
كُنَّا عِنْدَ بَابِ النَّبِيِّ ۔ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ نَفَرًا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ نَتَذَاكَرُ الْاَنْصَارَ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُنَا فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ فَقَالَ :
فِيْمَ اَنْتُمْ ؟ فَقُلْنَا نَتَذَاكَرُ الْفَضَائِلَ ، قَالَ : فَلَا تُقَدِّمُوْا عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ اَحَدًا فَاِنَّهٗ اَفْضَلُكُمْ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ.

سیدنا جابر-رضی اللہ عنہ-نے فرمایا:
ہم مہاجرین، اور انصار پر مشتمل ایک گروہ حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم-کے دروازے پر تھے اور انصار سے مذاکرہ کر رہے تھے، ہماری آوازیں بلند ہوئیں، حضور سیدنا رسول

الریاض النضرۃ ۱/۱۳۷

اللہ- فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- حجرۂ مبارکہ سے باہر تشریف فرما ہوئے اور ارشاد فرمایا:

تم کس بات میں مباحثہ کر رہے تھے؟ ہم نے عرض کی: فضائل صحابہ پر، فرمایا:

ابوبکر پر کسی کو بھی تقدیم نہ دینا- ابوبکر سے افضل قرار نہ دینا- پس بے شک ابوبکر تم میں سے افضل ہے دینا اور آخرت میں۔

-☆-

سیدنا امام اعظم امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت -رحمۃ اللہ علیہ- المتوفی 150ھ کا عقیدہ

حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کے بعد اس امت میں سب سے افضل سیدنا صدیق اکبر پھر سیدنا فاروق اعظم پھر سیدنا عثمان ذی النورین پھر سیدنا علی مرتضٰی -رضی اللہ عنہم اجمعین-

اَفْضَلُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ـ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، ثُمَّ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ .

حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کے بعد -اس امت میں- سب لوگوں سے افضل سیدنا صدیق اکبر، پھر سیدنا فاروق اعظم، پھر عثمان ذی النورین پھر سیدنا علی مرتضٰی -رضی اللہ عنہم اجمعین- ہیں۔

فقہ اکبر

سیدنا علی مرتضٰی-رضی اللہ عنہ-کو سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-سے اور
سیدنا فاروق اعظم-رضی اللہ عنہ- سے افضل کہنا عقیدہ اھل سنت کے
خلاف ہے اس پر جمھور اھل سنت کا اتفاق ہے

وَلَا يَخْفٰى اَنَّ تَقْدِيْمَ عَلِيٍّ عَلٰى الشَّيْخَيْنِ مُخَالِفٌ لِمَذْهَبِ اَهْلِ السُّنَّةِ عَلٰى مَا عَلَيْهِ جَمِيْعُ اَهْلِ السَّلَفِ.

مخفی نہ رہے کہ سیدنا علی مرتضٰی-رضی اللہ عنہ-کو حضرات شیخین کریمین پر فضیلت دینا اہل سنت و جماعت کے مذہب کے خلاف ہے اس لئے کہ تمام اسلاف کا عقیدہ یہی تھا۔

شرح الفقہ الاکبر

حضرات صحابہ کرام اور تابعین عظام - رضی اللہ عنہم اجمعین - کا اجماع ہے کہ
اس امت میں سب سے افضل سیدنا صدیق اکبر پھر سیدنا فاروق اعظم
پھر سیدنا عثمان ذی النورین پھر سیدنا علی مرتضٰی - رضی اللہ عنہم اجمعین - ہیں

نَقَلَ الْبَیْهَقِیُّ فِی الْاِعْتِقَادِ بِسَنَدِهٖ عَنْ اَبِیْ ثَوْرٍ عَنِ الشَّافِعِیِّ اَنَّهٗ قَالَ :
اَجْمَعَ الصَّحَابَةُ وَ اَتْبَاعُهُمْ عَلٰی اَفْضَلِیَّةِ اَبِیْ بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ ، ثُمَّ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ.

محدث بیہقی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''الاعتقاد'' میں اپنی سند سے بروایت ابی ثور حضرت امام شافعی رحمہ اللہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا:

تمام صحابہ اور تابعین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ سب سے افضل سیدنا صدیق اکبر، پھر سیدنا فاروق اعظم، پھر سیدنا عثمان ذی النورین، پھر سیدنا علی مرتضٰی - رضی اللہ عنھم اجمعین - ہیں۔

سیدنا امام شافعی المتوفی 204ھ، سیدنا امام بیہقی اور سیدنا عبدالحق محدث دہلوی -رحمہم اللہ- کا عقیدہ

تمام صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- کا افضلیت صدیق اکبر پر اجماع ہے پھر سیدنا فاروق اعظم پھر سیدنا عثمان ذی النورین پھر سیدنا علی مرتضٰی -رضی اللہ عنہم اجمعین- افضل ہیں

اَجْمَعَ الصَّحَابَةُ وَاَتْبَاعُهُمْ عَلٰی اَفْضَلِیَّةِ اَبِیْ بَکْرٍ ، ثُمَّ عُمَرَ، ثُمَّ عُثْمَانَ، ثُمَّ عَلِیٍّ ۔ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ.

حضرات صحابہ کرام اور تابعین عظام -رضی اللہ عنہم- کا سیدنا صدیق اکبر پھر سیدنا فاروق اعظم پھر سیدنا عثمان ذی النورین پھر سیدنا علی مرتضٰی -رضی اللہ عنہم اجمعین- کی افضلیت پر اجماع ہے۔

تکمیل الایمان قسطلانی

سیدنا امام یحیٰ بن شرف نووی-رحمۃ اللہ علیہ-المتوفی 676ھ کا عقیدہ

اھل سنت کا اجماع ہے کہ حضرات صحابہ کرام-رضی اللہ عنہم-میں اَفْضَلَھُمْ عَلٰی الْاِطْلَاقِ سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-پھر سیدنا فاروق اعظم-رضی اللہ عنہ-ہیں

اَجْمَعَ اَهْلُ السُّنَّةِ عَلٰی اَنَّ اَفْضَلَهُمْ عَلٰی الْاِطْلَاقِ اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرَ۔ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔

تمام اھل سنت کا اجماع ہے کہ حضرات صحابہ کرام-رضی اللہ عنہم-میں سب سے افضل علی الاطلاق سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-ہیں پھر ان کے بعد سیدنا فاروق اعظم-رضی اللہ عنہ-ہیں۔

تھذیب الاسماء واللغات

شرح النووی علی صحیح مسلم ۱۵/ ۱۴۸

مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین صفحہ نمبر ۱۳۶

حضرات انبیاء کرام ۔علیہم السلام۔ کے بعد اہل سنت کا اجماع ہے کہ سب سے
افضل سیدنا صدیق اکبر ۔رضی اللہ عنہ۔ ہیں پھر سیدنا فاروق اعظم ۔رضی اللہ عنہ۔

اَفْضَلُهُمْ عِنْدَ اَهْلِ السُّنَّةِ اِجْمَاعاً اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرَ ۔ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ۔

ان سب سے افضل اہل سنت کے نزدیک اجماعاً سیدنا صدیق اکبر ۔رضی اللہ عنہ۔ ہیں پھر ان کے بعد سیدنا فاروق اعظم ۔رضی اللہ عنہ۔ ہیں ۔

المواہب اللدنیۃ ۲/۵۴۵

مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین صفحہ نمبر ۱۳۷

علامہ فاسی-رحمۃ اللہ علیہ-کا عقیدہ
سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-کی تمام صحابہ کرام-رضی اللہ عنہم-پر افضلیت ہے اس پر اجماع امت ہے

اَلْاِجْمَاعُ عَلٰی فَضِیْلَۃِ سَیِّدِنَا اَبِی بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ ـ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ـ عَلٰی سَائِرِ الصَّحَابَۃِ ـ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ ـ .

سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-کی تمام صحابہ کرام-رضی اللہ عنہم اجمعین-پر افضلیت پر اجماع ہے۔

مطالع المسرات = ۱۴۷/

مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین صفحہ نمبر ۱۳۷

فقیہ ابو اللیث سمرقندی ـ رحمۃ اللہ علیہ ـ کا عقیدہ

حضور سیدنا نبی کریم ـ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ـ کے بعد ساری امت سے افضل سیدنا صدیق اکبر ـ رضی اللہ عنہ ـ ہیں اور اسی پر اجماع امت ہے

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ :
اَجْمَعُوْا عَلٰى اَنَّ خَيْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ـ اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرَ الخ.

جناب محمد بن فضل نے فرمایا:
امتِ مصطفیٰ علی صاحبہا الصلاۃ والسلام نے اجماع کیا ہے کہ اس امت میں حضور سیدنا نبی کریم ـ فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ـ کے بعد سب سے افضل سیدنا صدیق اکبر پھر سیدنا فاروق اعظم ـ رضی اللہ عنہما ـ ہیں۔

بستان العارفین ص ۱۲۹

علامہ ابن حجر مکی۔رحمۃ اللہ علیہ۔المتوفی 974ھ کا عقیدہ

اھل سنت کا اجماع ہے کہ تمام صحابہ کرام۔رضی اللہ عنہم۔میں عشرہ مبشرہ سب سے افضل ہیں پھر ان میں سب سے افضل سیدنا صدیق اکبر۔رضی اللہ عنہ۔پھر سیدنا فاروق اعظم۔رضی اللہ عنہ۔

اَجْمَعَ اَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ عَلٰى اَنَّ اَفْضَلَهُمُ الْعَشْرَةُ الْمَشْهُوْدُ لَهُمْ بِالْجَنَّةِ عَلٰى لِسَانِ النَّبِيِّ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ فِيْ سِيَاقٍ وَاحِدٍ وَاَفْضَلُ هٰؤُلَاءِ اَبُوبَكْرٍ فَعُمَرُ ۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ۔

اھل سنت کا اجماع ہے کہ سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے افضل وہ دس صحابہ ہیں جن کے جنتی ہونے کی حضور سیدنا نبی کریم فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کی زبان اقدس سے ایک ہی مجلس میں گواہی دی گئی اور ان سب سے افضل سیدنا صدیق اکبر۔رضی اللہ عنہ۔ہیں پھر سیدنا فاروق اعظم۔رضی اللہ عنہ۔۔

الزواجر عن اقتراف الکبائر ۴۶۴-۴۶۵

مصنف کفایۃ العوام کا عقیدہ

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد سب سے افضل حضرات صحابہ کرام ۔رضی اللہ عنہم۔ پھر تابعین اور تبع تابعین ہیں اور حضرات صحابہ کرام۔ رضی اللہ عنہم۔ میں سے سب سے افضل سیدنا صدیق اکبر۔ رضی اللہ عنہ۔ پھر سیدنا فاروق اعظم۔رضی اللہ عنہ۔ پھر سیدنا عثمان ذی النورین۔رضی اللہ عنہ۔ اور پھر سیدنا علی مرتضٰی۔رضی اللہ عنہ۔ ہیں

وَيَجِبُ اعْتِقَادُهٗ اَنَّ اَصْحَابُهٗ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ اَفْضَلُ الْقُرُوْنِ ثُمَّ التَّابِعُوْنَ ثُمَّ اَتْبَاعُ التَّابِعِيْنَ وَ اَفْضَلُ الصَّحَابَةِ اَبُوْ بَكْرٍ فَعُمَرُ فَعُثْمٰنُ فَعَلِيٌّ عَلٰى هٰذَا التَّرْتِيْبِ ۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ۔

ایک مومن کیلئے یہ عقیدہ رکھنا واجب ہے کہ حضور۔فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔کے صحابہ

کفایۃ العوام /۱۸۵

کرام تمام قرون سے افضل ہیں پھر ان کے بعد تابعین پھر ان کے بعد تبع تابعین اور حضرات صحابہ کرام ۔رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ سے سب سے افضل سیدنا صدیق اکبر۔رضی اللہ عنہ۔ پھر سیدنا فاروق اعظم۔رضی اللہ عنہ۔ پھر سیدنا عثمان ذی النورین۔رضی اللہ عنہ۔ پھر سیدنا علی مرتضیٰ۔رضی اللہ عنہ۔ اسی ترتیب پر سب سے افضل ہیں۔

علامہ باجوری-رحمۃ اللہ علیہ-کا عقیدہ

سب صحابہ کرام-رضی اللہ عنہم-سے افضل سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ-ہیں اور اسی پر اہل سنت کا اجماع ہے

قَوْلُهٗ وَ اَفْضَلُ الصَّحَابَةِ اَبُوْ بَكْرٍ الخ هٰذَا مَا عَلَيْهِ اَهْلُ السُّنَّةِ.

ان کا یہ ارشاد کہ سب صحابہ سے افضل سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-ہیں الخ یہی وہ عقیدہ جس پر اہل سنت کا اجماع ہے۔

تحقیق المقام شرح کفایۃ العوام /۱۸۵

سیدنا عبدالحق محدث دہلوی-رحمۃ اللہ علیہ-کا عقیدہ

جمھور ائمہ درین باب اجماع نقل کنند.

جمھور آئمہ اس باب میں اجماع نقل کرتے ہیں۔

تکمیل الایمان = /۱۳۵

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ کا عقیدہ سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم۔ رضی اللہ عنہما۔ سیدنا علی مرتضیٰ۔ رضی اللہ عنہ۔ سے افضل واعلیٰ ہیں یہ مسئلہ اجماعیہ ہے

جانا جس نے جانا اور فلاح پائی اگر مانا اور جس نے نہ جانا وہ اب جانے کہ حضرت سید المؤمنین امام المتقین عبد اللہ بن عثمان ابی بکر صدیق اکبر و جناب امیر المؤمنین امام العادلین ابوحفص عمر بن الخطاب فاروق اعظم رضی اللہ عنھما وارضاھما جناب مولی المؤمنین امام الواصلین ابوالحسن علی بن ابی طالب مرتضیٰ اسد اللہ کرام اللہ تعالیٰ وجہہ بلکہ تمام اصحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے افضل وبہترین امت ہونا مسئلۂ اجماعیہ ہے۔

مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین صفحہ نمبر ۱۳۴

سیدنا ابو ہریرہ -رضی اللہ عنہ- فرماتے ہیں:

عس ’’ہم اصحاب حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کثیر ومتواتر کہا کرتے:
افضل امت بعدِ رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- ابوبکر صدیق ہیں پھر عمر فاروق
-رضی اللہ تعالیٰ عنھما-۔

سنن ابی داود (٦٤٢٨)

امام ابوزکریا محیی الدین نووی -رحمۃ اللہ علیہ- المتوفی 676ھ کا عقیدہ

اِتَّفَقَ اَهْلُ السُّنَّةِ عَلٰى اَنَّ اَفْضَلَهُمْ اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔

اھل سنت کا اتفاق ہے کہ سب صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- سے افضل سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہما- ہیں۔

شرح مسلم ۱۵/۱۴۸

سیدنا ابومنصور بغدادی -رحمۃ اللہ علیہ- اوران کے اصحاب کا عقیدہ

خلفاء راشدین سب صحابہ کرام سے افضل ہیں اوران کی فضیلت ترتیب خلافت پر ہے

قَالَ اَبُوْ مَنْصُوْرٍ الْبَغْدَادِيُّ :
اَصْحَابُنَا مُجْمَعُوْنَ عَلٰى اَنَّ اَفْضَلَهُمُ الْخُلَفَاءُ الْاَرْبَعَةُ عَلَى التَّرْتِيْبِ الْمَذْكُوْرِ.

جناب ابومنصور بغدادی -رحمۃ اللہ علیہ- نے فرمایا:
ھمارے اصحاب کا اس بات پر اجماع ہے کہ حضرات صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- سے افضل خلفاء اربعہ -چاروں خلفاء راشدین- ہیں ترتیب مذکور پر۔یعنی سب سے افضل سیدنا صدیق اکبر پھر سیدنا فاروق اعظم پھر سیدنا عثمان ذی النورین پھر سیدنا علی مرتضٰی -رضی اللہ عنہم اجمعین-۔

شرح النووی علی صحیح مسلم ۱۵/ ۱۴۸

امام شعبی -رحمۃ اللہ علیہ- کا عقیدہ

سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہما- کی محبت اور ان کے شرف وفضل کی معرفت علامات اھل سنت سے ہے

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :
حُبُّ اَبِی بَکْرٍ وَعُمَرَ وَمَعْرِفَةُ فَضْلِهِمَا مِنَ السُّنَّةِ .

امام شعبی -رحمۃ اللہ علیہ- نے فرمایا:
سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہ- کی محبت اور ان کے شرف وفضل کی معرفت سنت سے ہے یعنی ایسا آدمی جو ان سے محبت رکھتا ہو اور ان کے شرف وفضل کو جانتا ہو وہ اھل سنت سے ہے۔

سیر اعلام النبلاء (۳۱۰/۴)

جناب طاؤس -رحمۃ اللہ علیہ- کا عقیدہ
سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہما- کی محبت اور ان کے شرف وفضل کی معرفت علامات اھل سنت سے ہے

عَنْ طَاؤُسٍ قَالَ :
حُبُّ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ وَمَعْرِفَةُ فَضْلِهِمَا مِنَ السُّنَّةِ .

جناب طاؤس -رحمۃ اللہ علیہ- نے فرمایا:
سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہ- کی محبت اور ان کے شرف وفضل کی معرفت سنت سے ہے- یہ اھل سنت ہونے کی علامت ہے-۔

اصول الاعتقاد (۲۳۲۳/۱۳۱۲/۷)
المنھاج (۱۳۷-۱۳۶/۶)

سیدنا حسن بصری - رحمۃ اللہ علیہ - کا عقیدہ

اللہ کی قسم! حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے سیدنا صدیق اکبر - رضی اللہ عنہ - کو منصب خلافت عطا فرمایا

عَنْ مُبَارَكِ بْنِ فُضَالَةَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ حَلَفَ بِاللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ـ اسْتَخْلَفَ اَبَا بَكْرٍ.

جناب مبارک بن فضالہ نے فرمایا:
میں نے سنا سیدنا حسن بصری - رحمۃ اللہ علیہ - قسم کھا کر کہا کرتے تھے کہ:
حضور سیدنا نبی کریم - فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے سیدنا صدیق اکبر - رضی اللہ عنہ - کو خلیفہ بنایا۔

اصول الاعتقاد (۷/۱۳۶۹/۲۴۴۶)

سیدنا حسن بصری -رحمۃ اللہ علیہ- کا عقیدہ
سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہما- کی محبت صرف سنت ہی نہیں بلکہ فرض ہے

عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ جَعْفَرِ اللُّؤَلُؤِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِلْحَسَنِ : حُبُّ اَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ سُنَّةٌ قَالَ : لَا ، فَرِيْضَةٌ .

جناب عبدالعزیز بن جعفر لولوی نے فرمایا:

میں نے سیدنا حسن بصری -رحمۃ اللہ علیہ- سے عرض کی:

کیا سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہ- کی محبت سنت ہے؟

آپ نے فرمایا:

نہیں بلکہ فرض ہے۔

اصول الاعتقاد (۲۳۲۱/۱۳۱۲/۷)

الامام شیخ القراء ابوالعز قلانسی المتوفی 521ھ کا عقیدہ
سیدنا صدیق اکبر۔رضی اللہ عنہ۔کوسب سے مقدم وافضل نہ ماننے والا زندگی بھر میرا دوست نہیں بن سکتا

انشد ابو العز القلانسی:

اِنَّ مَنْ لَمْ یُقَدِّمِ الصِّدِّیْقَا لَمْ یَکُنْ لِیْ حَتّٰی الْمَمَاتِ صِدِّیْقَا

وَالَّذِیْ لَا یَقُوْلُ قَوْلِیْ فِی الْفَا رُوْقِ اَهْوٰی لِشَخْصِهٖ تَفْرِیْقَا

وَبِنَارِ الْجَحِیْمِ بَاغِضُ عُثْمَانَ وَیَهْوِی مِنْهَا مَكَانًا سَحِیْقَا

مَنْ یُوَالِیْ عِنْدِیْ عَلِیًّا وَعَادَا هُمْ جَمِیْعاً عَدَدْتُهٗ زَنْدِیْقَا

جو آدمی سیدنا صدیق اکبر۔رضی اللہ عنہ۔کوسب صحابہ کرام سے مقدم افضل نہیں مانتا وہ مرنے تک میرا دوست نہیں ہے۔

موسوعۃ مواقف السلف فی العقیدۃ والمنہج والتربیۃ جلد۷ صفحہ ۶۸

لسان المیزان (۱۴۴/۵)

اور وہ آدمی جو سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہ- کے بارے میں میری بات نہیں کہتا تو ایسے آدمی سے میں جدائی کا خواہش مند ہوں۔

اور سیدنا عثمان ذی النورین -رضی اللہ عنہ- سے بغض وعداوت رکھنے والے کیلئے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ مکان سحیق میں گرے گا۔

میرے نزدیک جو سیدنا علی مرتضیٰ -رضی اللہ عنہ- سے دوستی رکھے اور باقی تمام سے عداوت ودشمنی رکھے میں اسے زندیق شمار کرتا ہوں۔

سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- کی افضلیت کا انکار کرنے والا اھل سنت سے نہیں بلکہ وہ بدعتی ہے

امام اھل سنت سیدنا اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا قدس سرہ کا عقیدہ
علماء اھل سنت اس آدمی کو جو سیدنا علی مرتضٰی ۔رضی اللہ عنہ۔ کو سیدنا
صدیق اکبر ۔رضی اللہ عنہ۔ سے افضل جانے اسے اھل سنت میں شمار نہیں
کرتے بلکہ اسے اھل بدعت کی شاخ جانتے ہیں

اے عزیز! جیسے تمام ایمانیات پر یقین لانے سے آدمی مسلمان ہوتا ہے اور ایک کا انکار کافر مرتد کر دیتا ہے اسی طرح سنی وہ جو تمام عقائد اھل سنت میں ان کے موافق ہوا گر ایک میں بھی خلاف کرتا ہے ہرگز سنی نہیں بدعتی ہے اسی لئے علمائے دین تفضیلیہ ۔جو حضرت علی ۔رضی اللہ عنہ۔ کو حضرت ابوبکر صدیق ۔رضی اللہ عنہ۔ سے افضل جانے ۔کو اھل سنت میں شمار نہیں کرتے اور انہیں اہل بدعت کی شاخ جانتے ہیں۔

مطلع القمرین =/۱۳۹

امام اھل سنت سیدنا احمد بن حنبل-رحمۃ اللہ علیہ-المتوفی 241ھ کا فرمانِ ذیشان جوآدمی سیدنا علی مرتضٰی-رضی اللہ عنہ-کوسیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ- سے افضل جانے وہ بُرا آدمی ہے نہ اس سے میل جول رکھئے نہ اس کے پاس بیٹھئے

قَالَ الْخَلَّالُ : اَخْبَرَنِیْ عَلِیُّ بْنُ عِیْسٰی اَنَّ حَنْبَلاً حَدَّثَهُمْ قَالَ : سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِاللّٰهِ یَقُوْلُ :

مَنْ زَعَمَ اَنَّ عَلِیًّا اَفْضَلَ مِنْ اَبِیْ بَکْرٍ فَهُوَ رَجُلُ سُوْءٌ لَا نُخَالِطُهٗ ، وَلَا نُجَالِسُهٗ .

جناب حنبل نے فرمایا کہ میں نے سنا سیدنا احمد بن حنبل-رضی اللہ عنہ-فرما رہے تھے:

جس نے یہ گمان کیا کہ سیدنا علی المرتضٰی-رضی اللہ عنہ-سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ- سے افضل وبرتر ہیں تو وہ بُرا آدمی ہے، ھم اس سے نہ میل جول رکھتے ہیں اور نہ اس کو اپنے پاس بٹھاتے ہیں۔

الجامع لعلوم الامام احمد جلد۴ صفحہ ۳۲۰
السنۃ للخلال (۱/۳۷۷)

سیدنا ایوب سختیانی - رحمۃ اللہ علیہ - کا عقیدہ

سیدنا صدیق اکبر - رضی اللہ عنہ - سے محبت کرنے والے نے اپنے دین کو قائم کرلیا سیدنا فاروق اعظم - رضی اللہ عنہ - سے محبت کرنے والے نے اپنا نجات کا راستہ واضح کرلیا، سیدنا عثمان ذی النورین - رضی اللہ عنہ - سے محبت کرنے والا اللہ تعالیٰ کے نور سے منور ہو گیا، سیدنا علی مرتضیٰ - رضی اللہ عنہ - سے محبت کرنے والے نے اسلام کے مضبوط کڑے کو تھام لیا، جس نے حضرات صحابہ کرام - رضی اللہ عنہم - کی تعریف وتوصیف کی وہ منافقت سے پاک ہو گیا اور جس نے ان میں سے کسی ایک کی تنقیص کی وہ بدعتی، سنت اور سلفِ صالحین کا مخالف ہے اور جب تک وہ تمام صحابہ کرام - رضی اللہ عنہم - سے محبت نہ کرے گا اس کا کوئی بھی عمل آسمان کی طرف بلند نہ ہو گا

قَالَ اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ :

مَنْ اَحَبَّ اَبَا بَكْرٍ فَقَدْ اَقَامَ الدِّيْنَ ، وَمَنْ اَحَبَّ عُمَرَ فَقَدْ اَوْضَحَ السَّبِيْلَ ،

وَمَنْ اَحَبَّ عُثْمَانَ فَقَدِ اسْتَضَاءَ بِنُوْرِ اللّٰهِ ، وَمَنْ اَحَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ اَخَذَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ، وَمَنْ اَحْسَنَ الثَّنَاءِ عَلٰى اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَدْ بَرِىءَ مِنَ النِّفَاقِ ، وَمَنِ انْتَقَصَ اَحَداً مِنْهُمْ فَهُوَ مُبْتَدِعٌ مُخَالِفٌ لِلسُّنَّةِ وَالسَّلْفُ الصَّالِحِ ، وَاَخَافُ اَنْ لَا يَصْعَدَ لَهُ عَمَلٌ اِلَى السَّمَاءِ حَتّٰى يُحِبَّهُمْ جَمِيْعًا وَيَكُوْنَ قَلْبُهُ سَلِيْمًا .

جناب ایوب سختیانی - رحمۃ اللہ علیہ - نے فرمایا:

جس نے سیدنا ابوبکر صدیق - رضی اللہ عنہ - سے محبت کی اس نے دین کو قائم رکھا، جس نے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے محبت کی اس نے صراطِ مستقیم کو واضح کر دیا، جس نے سیدنا عثمان ذی النورین - رضی اللہ عنہ - سے محبت کی وہ اللہ کے نور سے منور ہو گیا، جس نے سیدنا علی مرتضیٰ - رضی اللہ عنہ - سے محبت کی اس نے - اسلام کے - مضبوط کڑے کو تھام لیا اور جس نے حضور سیدنا محمد مصطفیٰ - فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم - کے صحابہ کرام کی احسن طریقہ سے تعریف وتوصیف کی وہ نفاق سے بری ہو گیا۔ جس نے ان صحابہ کرام - رضی اللہ عنہم - میں سے کسی ایک کی بھی تنقیص کی وہ بدعتی اور سنتِ مبارکہ اور سلفِ صالحین کا مخالف ہے اور مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ اس کا کوئی عمل آسمان کی طرف نہ اٹھ سکے گا حتیٰ کہ وہ ان تمام سے محبت کرے اور اس کا دل ان سے متعلق ہر قسم کی بدعقیدگی و بدگمانی سے سلامتی میں ہو۔

الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ - صلی اللہ علیہ وسلم - صفحہ ۵۳۷

سیدنا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی - رحمۃ اللہ علیہ - المتوفی 1239ھ کا عقیدہ
اگر کوئی آدمی سیدنا علی مرتضٰی - رضی اللہ عنہ - کو حضرات شیخین کریمین پر
فضیلت دے تو سیدنا علی مرتضٰی - رضی اللہ عنہ - اسے 80 درے ماریں گے

اگر کسے را خواہم شنید کہ مرا بر شیخین تفضیل مے دہد او را حد افتراء کہ ہشتہا د چابک است خواہم زد۔

اگر کسی آدمی کے متعلق میں نے سنا کہ وہ مجھے شیخین یعنی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق سے افضل مانتا یا کہتا ہے تو ایسا کہنا یا عقیدہ رکھنا افتراء ہے اور وہ آدمی مفتری ہے اور افتراء کی حد اسی کوڑے ہیں میں اس کو اسی کوڑے لگاؤں گا۔

تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۵

سیدنا ابن حجر مکی-رحمۃ اللہ علیہ-المتوفی 974ھ کا عقیدہ اور
امیر المؤمنین سیدنا علی مرتضیٰ-رضی اللہ عنہ-خلیفہ راشد کا فرمان کہ
جو مجھے صدیق وفاروق-رضی اللہ عنہما-پر فضیلت دے گا میں
اسے مفتری کی سزا دوں گا-اسے دُرّے ماروں گا-

وَصَحَّحَ الذَّهَبِيُّ وَغَيْرُهٗ طُرُقاً اُخْرٰى عَنْ عَلِيٍّ بِذَالِكَ وَفِى بَعْضِهَا اَلَا وَاِنَّهٗ بَلَغَنِى اَنَّ رِجَالاً يُفَضِّلُوْنِى عَلَيْهِمَا فَمَنْ وَجَدْتُهٗ فَضَّلَنِى عَلَيْهِمَا فَهُوَ مُفْتَرٍ عَلَيْهِ مَا عَلَى الْمُفْتَرِىْ اَلَا وَكُنْتُ تَقَدَّمْتُ فِى ذَالِكَ تَعَاقَبْتُ اَلَا وَاِنِّىْ اَكْرَهُ الْعَقُوْبَةَ قَبْلَ التَّقَدُّمِ .

امام ذھبی اور دیگر محدثین نے اور اسناد سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کو صحیح فرمایا ہے اور بعض روایات میں اَلَا وَاِنَّهٗ بَلَغَنِىْ کے الفاظ بھی آئے ہیں کہ بے شک کچھ لوگ مجھے ان دونوں-سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہما-پر فضیلت دیتے ہیں۔پس میں نے جس کو پالیا کہ وہ مجھے ان

الصواعق المحرقہ ٦٠

دو ہستیوں ۔صدیق وفاروق رضی اللہ عنہما ۔ پر فضیلت وشرف دیتا ہے تو وہ مفتری ہے اور اس کیلئے وہی سزا ہے جو مفتری کی سزا ہے۔سنو اگر مجھے واقعی اس کا افتراء ساز ہونا معلوم ہو جاتا تو میں اس کو سزا دے دیتا لیکن ثبوت سے پہلے سزا دینے کو میں پسند نہیں کرتا۔

-☆-

علامہ ابن حجر مکی-رحمۃ اللہ علیہ-المتوفی 974ھ اور محدث دار قطنی -رحمۃ اللہ علیہ-المتوفی 385ھ کا عقیدہ

سیدنا علی مرتضیٰ خلیفہ راشد-رضی اللہ عنہ-کا فرمان ذیشان کہ جو مجھے سیدنا صدیق کبرا اور سیدنا فاروق اعظم-رضی اللہ عنہما-پر فضیلت دے گا میں اسے اتنے دُرّے ماروں گا جتنے مفتری کو مارے جاتے ہیں

وَاَخْرَجَ الدَّارَ قُطْنِیُّ عَنْہُ لَا اَجِدُ اَحَداً فَضَّلَنِیْ عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ اِلَّا جَلَدْتُہٗ حَدَّ الْمُفْتَرِی .

محدث دار قطنی نے اس حدیث کی تخریج کی ہے کہ میں نے جس کسی کو بھی پایا کہ وہ مجھے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے افضل سمجھتا ہے تو میں اس کو مفتری کی حد کی سزا دوں گا۔

الصواعق المحرقہ ٦٠

اس امت میں حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- کے بعد سب سے بہتر وافضل سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- ہیں اور جو اسے نہ مانے وہ مفتری ہے اور اسے مُفتری کی سزا ملے گی

قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔ :

خَيْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا اَبُوْبَكْرٍ فَمَنْ قَالَ غَيْر هٰذَا فَهُوَ مُفْتَرِيْ وَعَلَيْهِ مَا عَلَى الْمُفْتَرِي .

سیدنا عمر بن خطاب فاروق اعظم -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

اس امت کے نبی علیہ الصلاۃ والسلام کے بعد اس امت کے سب سے افضل وبہتر سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- ہیں پس جس نے اس کے علاوہ کچھ اور کہا وہ مفتری ہے اور اس پر وہی سزا ہے جو مفتری کی سزا ہے۔

شرح اصول اعتقاد اھل السنۃ والجماعۃ رقم (۲۴۴۸) جلد ۷ صفحہ ۱۳۷۰

اصول الاعتقاد (۷/ ۱۳۶۹-۱۳۷۰/ ۲۴۴۸)

سیدنا غوث اعظم -رضی اللہ عنہ- کے نزدیک سیدنا علی مرتضٰی -رضی اللہ عنہ- کو تمام صحابہ کرام پر فضیلت دینا روافض کا عقیدہ ہے

غنیۃ الطالبین شریف میں کہ مشہور بذات پاک حضرت غوث اعظم ہے رضی اللہ تعالی عنہ، عقیدہ روافض میں مرقوم:

وَمِنْ ذَالِكَ تَفْضِيْلُهُمْ علياً عَلٰى جَمِيْعِ الصَّحَابَةِ .

روافض کے عقیدہ میں سے ایک یہ ہے کہ وہ سیدنا علی مرتضٰی -رضی اللہ عنہ- کو تمام صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- پر فضیلت دیتے ہیں یعنی سیدنا غوث اعظم -رضی اللہ عنہ- کے نزدیک سیدنا علی مرتضٰی -رضی اللہ عنہ- کو تمام صحابہ کرام پر فضیلت دینے والا اھل سنت سے نہیں بلکہ اس کا تعلق روافض سے ہے۔

غنیۃ الطالبین: ۱/۱۸۰

مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین صفحہ نمبر ۱۴۰

جوافضلیت صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-کا انکار کرے اس کا ایمان خطرے میں ہے

شرح قصیدۂ امالی سے گذرا:

مَنْ اَنْكَرَهٗ يُوْشِكُ اَنَّ فِيْ اِيْمَانِهٖ خَطْراً.

جو آدمی سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ- کی افضلیت کا انکاری ہے ہوسکتا ہے کہ اس کا ایمان خطرے میں ہو۔

-☆-

گویا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-کی افضلیت کا انکار خروج ایمان کی ابتداء ہے،اب ایسے لوگوں کو غور کرنا چاہیئے جو کہلاتے تو اھل سنت سے ہیں لیکن سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ- کی افضلیت کے منکر ہیں کہیں وہ آہستہ آہستہ ایمان سے خالی تو نہیں ہورہے۔اگر ایمان کمزور ہوتا گیا تو ایسا آدمی مرتے وقت شیطان کے لئے تر نوالہ ثابت ہوگا۔العیاذ باللہ من ذالک۔

شرح بدءالامالی: بیت ۳۴ کے تحت

مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین صفحہ نمبر ۱۴۰

سیدنا اعلیٰ حضرت امام اھل سنت اور سیدنا شمس قہستانی -رحمۃ اللہ علیہما- کا عقیدہ جوآدمی سیدنا علی مرتضیٰ -رضی اللہ عنہ- کو سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہما- پر فضیلت دے اس کی امامت مکروہ ہے

شمس قہستانی کی شرح نقایہ میں ہے:

تُكْرَهُ اِمَامَةُ مَنْ فَضَّلَ عَلِياًّ عَلَى الْعُمْرَيْنِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ.

جوآدمی سیدنا علی مرتضیٰ -رضی اللہ عنہ- کو حضرات شیخین کریمین -رضی اللہ عنہما- پر افضلیت دے اس کی امامت مکروہ ہے یعنی ایسے آدمی کو اپنی نمازوں کا امام بنانا مکروہ ہے۔اب عوام اھل سنت کو غور کرنا چاہئے جو ایسا نظریہ وعقیدہ رکھتے ہیں کیا انہیں اپنی مساجد میں مصلیٰ امامت پر کھڑے ہونے دینا چاہئے۔ ایمان کامل تو ایسے آدمی کی امامت تو درکنار ایسے آدمی کی طرف دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا۔اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- اور سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم اور سیدنا عثمان ذی النورین اور سیدنا علی مرتضیٰ -رضی اللہ عنہم- کے صدقے ہمارا ایمان محفوظ رکھے اور ہمیں مرتے دم تک صراطِ مستقیم -عقیدہ اھل سنت- پر چلنا نصیب فرمائے۔

جامع الرموز للقھستانی:۱/۱۷۲

مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین صفحہ نمبر ۱۴۱

امام اہل سنت سیدنا اعلیٰ حضرت اور صاحب الاشباہ النظائر -رحمۃ اللہ علیہما- کا عقیدہ سیدنا علی مرتضیٰ -رضی اللہ عنہ- کو سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہما- پر فضیلت دینے والا بدعتی ہے

الاشباہ والنظائر میں ہے:

اِنْ فَضَّلَ عَلِيّاً عَلَيْهِمَا فَمُبْتَدِعٌ.

اگر کسی نے سیدنا علی مرتضیٰ کو سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہم- سے افضل جانا تو وہ بدعتی ہے۔

بدعت بدعت ہے وہ اعتقادی ہو یا عملی دونوں ہی میں نور نہیں لیکن بدعت اعتقادی بدعت عملی سے بہت بہت زیادہ بری ہے، ہمارے اسلاف نے یہاں تک فرمایا کہ ہر آدمی کی توبہ قبول ہوتی ہے سوائے بدعتی

الاشباہ والنظائر: ص:۱۵۹

کے تو جو اعتقادی بدعت کا مرتکب ہے اسے اپنی آخرت کی فکر کرنی چاہیے اور عذاب الٰہی سے ڈرتے رہنا چاہیے کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ انکار افضیلت صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-اس کے سینے سے ایمان کے نکل جانے کا سبب بنے اس وقت سے پہلے پہلے اللہ ذوالجلال کی بارگاہ میں توبہ کرنی چاہیے۔یادرہے کہ اگر مرتے وقت ایمان ساتھ گیا تو سمجھ لیجئے سب نعمتیں ساتھ گئیں ہیں اور اگر خدانخواستہ مرتے وقت ایمان ہی چھن گیا تو دائمی عذاب استقبال کیلئے تیار ہوگا اور جہنم کے دہکتے انگارے منتظر ہوں گے۔

امام اھل سنت سیدنا اعلیٰ حضرت -رحمۃ اللہ علیہ- اور سیدنا ابراہیم حلبی -رحمۃ اللہ علیہ- کا عقیدہ سیدنا علی مرتضٰی -رضی اللہ عنہ- کو شیخین کریمین -رضی اللہ عنہما- پر فضیلت دینے والا بدعتیوں میں سے ہے

علامہ ابراہیم حلبی المستملی شرح منیۃ المصلی میں فرماتے ہیں:

مَنْ فَضَّلَ عَلِیّاً فَحَسْبُ فَهُوَ مِنَ الْمُبْتَدِعَةِ.

جس نے سیدنا علی مرتضٰی -رضی اللہ عنہ- کو سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہ- پر فضیلت وفوقیت دی وہ بدعتیوں میں سے ہے۔

غنیۃ المستملی: ص:۴۴۳

مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین صفحہ نمبر ۱۴۱

امام اھل سنت سیدنا اعلیٰ حضرت -رحمۃ اللہ علیہ- کا عقیدہ
کسی بدعتی کی تعظیم کرنے والا اسلام کو ڈھانے پر مدد کرنے والا ہے

اور فرماتے ہیں:

مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی هَدْمِ الْاِسْلَامِ

جو کسی بدعتی کی توقیر کرے اس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد کی۔

جو عالم اپنے آپ کو اھل سنت سے کہلوائے لیکن افضلیت سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- کا منکر ہو تو ایسے عالم کا اھل سنت سے کوئی تعلق نہیں۔ عوام اھل سنت کے ایمان کو بچانے کیلئے اب علماء اھل سنت کا فرض ہے کہ ایسے بدعتی عالم کا پردہ چاک کریں تاکہ وہ عوام اھل سنت کو گمراہ نہ کر سکے اور مصطفیٰ کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی بھولی بھالی امت کو گمراہ کرنے کا ذریعہ نہ بن سکے۔

کنزل العمال: ۱۰۹۸

مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین صفحہ نمبر ۱۶۲

امام عبدالشکور سالمی -رحمۃ اللہ علیہ- کا عقیدہ جو سیدنا علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ کو سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہما- پر فضیلت وفوقیت دے وہ بدعتی ہے

بَعْضُ کَلاَمِهِمْ بِدْعَةٌ وَلَایَکُوْنُ کُفْراً وَهُوَ قَوْلُهُمْ بِاَنَّ عَلِیاًّ کَانَ اَفْضَلَ مِنْ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ.

ان کا بعض کلام بدعت ہے کفر نہیں اور وہ ان کا یہ کہنا ہے سیدنا علی مرتضٰی -رضی اللہ عنہ- سیدنا صدیق اکبر، سیدنا فاروق اعظم، سیدنا عثمان ذی النورین -رضی اللہ عنہم- سے افضل ہیں۔

تمہید ابوشکور سالمی

جو سیدنا علی مرتضٰی -رضی اللہ عنہ- کو تمام صحابہ پر فضیلت دے وہ بدعتی ہے

فتاوی خلاصہ میں ہے:

فِی الرَّافِضِ مَنْ فَضَّلَ عَلِیًّا عَلٰی غَیْرِہٖ فَھُوَ مُبْتَدِعٌ .

جو سیدنا علی مرتضٰی -رضی اللہ عنہ- کو حضرات شیخین پر فضیلت دے تو وہ بدعتی ہے۔

-☆-

قَالَ الْعُلَمَاءُ :

اِنْ کَانَ الْوَاعِظُ مُعْتَقِداً الْبِدْعَۃَ۔ فَلَا تُجَالِسُوْہُ فَاِنَّہٗ عَنْ لِسَانِ الشَّیْطٰنِ یَنْطِقُ

حضرات علماء کرام -رحمہم اللہ- نے فرمایا:

اگر واعظ کسی بدعت کا معتقد ہو تو اس کے پاس مت بیٹھو کیونکہ وہ شیطان کی زبان بولتا ہے۔

مطلع القمرین صفحہ ٦٥، ٦٦

احیاء العلوم للغزالی ٣/٣٥٥

جوسیدناعلی مرتضٰی -رضی اللہ عنہ- کو باقی تین خلفاء پر فضیلت دے وہ بدعتی ہے

فتح القدیر میں فرماتے ہیں:

فِیْ الرَّافِضِ اِنْ فَضَّلَ عَلِیّاً عَلَی الثَّلَاثَۃِ مُبْتَدِعٌ .

جس نے سیدنا علی مرتضٰی -رضی اللہ عنہ- کو باقی تین خلفاء پر فضیلت دی تو وہ بدعتی ہے۔

-☆-

قَالَ الْفُضَیْلُ بْنُ عَیَاضٍ رَحِمَہُ اللّٰہُ :

لَا تَجْلِسْ صَاحِبَ بِدْعَۃٍ ، فَاِنِّیْ اَخَافُ اَنْ تَنْزِلَ عَلَیْكَ اللَّعْنَۃَ .

سیدنا فضیل بن عیاض -رحمۃ اللہ علیہ- نے فرمایا:

صاحب بدعت کے پاس مت بیٹھو کیونکہ مجھے تم پر لعنت کے نازل ہونے کا خوف ہے۔

مطلع القمرین صفحہ ٦٥،٦٦

حیاۃ السلف /٤٦ وقال

شرح السنۃ ١٢٦-١٢٩

قَالَ الْفُضَيْلُ بْنُ عَيَاضٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ :

مَنْ اَحَبَّ صَاحِبَ بِدْعَةٍ اَحْبَطَ اللّٰهُ عَمَلَهٗ وَاَخْرَجَ نُوْرَالْاِسْلَامِ مِنْ قَلْبِهٖ .

سیدنا فضیل بن عیاض-رضی اللہ عنہ-نے فرمایا:

جس نے کسی صاحب بدعت سے محبت کی تو اللہ تعالیٰ اس کے عمل کو ضائع کر دے گا اور اس کے دل سے اسلام کا نور نکال دے گا۔

-☆-

حیاۃ السلف /۴۶ وقال

سیدنا علی مرتضیٰ -رضی اللہ عنہ- کو باقی صحابہ پر فضیلت دینے والا بدعتی ہے

بحرالرائق میں ہے:

اَلرَّافِضِیُّ مَنْ فَضَّلَ عَلِیّاً عَلَی غَیْرِہٖ فَھُوَ مُبْتَدِعٌ.

رافضی جو سیدنا علی مرتضیٰ -رضی اللہ عنہ- کو باقی صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- پر فضیلت دے وہ درحقیقت بدعتی ہے۔

-☆-

قَالَ عُمرُو بْنُ قَیْسٍ رَحِمَہُ اللّٰہُ :

لَا تُجَالِسْ صَاحِبَ زَیْغٍ فَیَزِیْغَ قَلْبُكَ .

کسی سنت سے انحراف کرنے والے -صاحب بدعت- کے پاس مت بیٹھ ایسا کرنے سے تیرا دل صراط مستقیم سے منحرف ہو جائے گا -بدعت کا دلدادہ ہو جائے گا۔

مطلع القمرین صفحہ ٦٥، ٦٦

حیاۃ السلف /٤٦ وقال

الحلیۃ (تہذیبیہ) ١٥٥/٢

سیدنا علی مرتضٰی ـ رضی اللہ عنہ ـ کو تمام صحابہ پر فضیلت دینے والا بدعتی ہے

علامہ عبد العلی برجیدی شرح نقایہ اور علامہ شیخ زادہ مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر میں فرماتے ہیں:

اَلرَّافِضِیُّ مَنْ فَضَّلَ عَلِیّاً فَهُوَ مُبْتَدِعٌ .

رافضی وہ جو سیدنا علی مرتضٰی ـ رضی اللہ عنہ ـ کو تمام صحابہ کرام ـ رضی اللہ عنہم ـ پر فضیلت دے وہ درحقیقت بدعتی ہے۔

-☆-

اے اہل اسلام کسی صاحب بدعت سے محبت نہ کرنا:

قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ ـ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ـ :

لَوْ اَنَّ رَجُلاً قَامَ بَیْنَ الرُّكْنِ وَالْمُقَامِ یَعْبُدُ اللّٰهَ سَبْعِیْنَ سَنَةً بَعَثَهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مَعَ مَنْ یُحِبُّ .

مطلع القمرین صفحہ ۶۵، ۶۶

احیاء العلوم الدین ۴/۲۲

سیدنا عبداللہ بن مسعود -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

اگر کوئی آدمی حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان ستر (70) سال اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے تو بھی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس آدمی کے ساتھ اٹھائے گا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔

-☆-

قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ :

مَنْ اَصْغٰى بِاُذُنِهٖ اِلٰى صَاحِبَ بِدْعَةٍ خَرَجَ مِنْ عِصْمَةِ اللّٰهِ ، وَوُكِّلَ اِلَيْهَا ۔ يَعْنِي : عَلَى الْبِدَعِ .

سیدنا سفیان ثوری -رحمۃ اللہ علیہ- نے فرمایا:

جس نے کسی صاحب بدعت کی بات کو غور سے سنا تو وہ اللہ تعالیٰ کی عصمت وحفاظت سے نکل جاتا ہے اور اسے اسی -بدعت- کے سپرد کردیا جاتا ہے۔

-☆-

حیاۃ السلف /۴۴ وقال

شرح السنۃ ۱۲۶-۱۲۹

علامہ ابن قدامہ مقدسی۔رحمۃ اللہ علیہ۔المتوفی 620ھ کا بیان وعقیدہ ایک قوم نے سیدنا صدیق اکبر۔رضی اللہ عنہ۔کی بجائے سیدنا فاروق اعظم ۔رضی اللہ عنہ۔کو افضل قرار دیا تو سیدنا فاروق اعظم۔رضی اللہ عنہ۔نے ان کی درّوں سے پٹائی کی پھر فرمایا: آج کے بعد جو صدیق اکبر پر کسی کو فضیلت دے گا اسے مفتری کی سزا ملے گی

قَدِمَ نَاسٌ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَنَاسٌ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ عَلٰى عُمَرَ ، فَتَحَدَّثَ الْقَوْمُ بَيْنَهُمْ فَفَضَّلَ بَعْضُ الْقَوْمِ اَبَابَكْرٍ ، وَفَضَّلَ بَعْضُهُمْ عُمَرَ عَلٰى اَبِىْ بَكْرٍ ، فَجَاءَ وَمَعَهُ دُرَّتُهٗ ، فَاَقْبَلَ عَلَى الَّذِيْنَ فَضَّلُوْهُ عَلٰى اَبِىْ بَكْرٍ فَجَعَلَ يَضْرِبُهُمْ بِدُرَّتِهٖ حَتّٰى مَا يَتَّقِىْ اَحَدُهُمْ اِلَّا بِرِجْلِهٖ ، ثُمَّ انْصَرَفَ ، فَلَمَّا كَانَ فِى الْعَشِيِّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ۔رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ۔:

اَلَا اِنَّ اَفْضَلَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا اَبُوْبَكْرٍ ، فَمَنْ قَالَ غَيْرَ ذَالِكَ بَعْدَ يَوْمِىْ هٰذَا فَهُوَ مُفْتَرٍ عَلَيْهِ مَا عَلَى الْمُفْتَرِىْ .

چندآدمی اھل کوفہ سے اور چندآدمی اھل بصرہ سے سیدنا عمر فاروق -رضی اللہ عنہ -کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو لوگوں نے آپس میں گفتگو شروع کی۔بعض لوگوں نے سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-کو افضل قرار دیا اور ان میں سے بعض نے سیدنا عمر فاروق-رضی اللہ عنہ-کو سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ- سے افضل قرار دیا پس سیدنا فاروق اعظم تشریف لے آئے جبکہ آپ کے ساتھ آپ کا دُرّہ تھا پس آپ ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے جو انہیں سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ- پر فضیلت دے رہے تھے تو آپ نے انہیں اپنے درہ سے پیٹنا شروع کر دیا حتی کہ ان سے کوئی بھی نہ بچتا مگر آپ کے پاؤوں مبارک سے چمٹ کر پھر آپ واپس تشریف لے گئے جب شام کا وقت ہوا تو آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی پھر آپ-رضی اللہ عنہ-نے فرمایا:

خبردار!اس امت میں حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کے بعد سب سے افضل سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ- ہیں پس جس نے اس کے خلاف بات کی آج کے دن کے بعد تو وہ مفتری ہے اور اسے اتنی ہی سزا ملے گی جتنی مفتری کو ملتی ہے۔

-☆-

مصادر ومراجع

١- قرآن کریم

٢- صحیح البخاری

للامام محمد بن اسماعیل البخاری

تحقیق: الدکتور مصطفیٰ دِیب البُغا

دارابن کثیر بیروت/طبع ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء

٣- صحیح البخاری

تحقیق: الشیخ محمد علی القطب ،الشیخ ھشام البخاری

المکتبۃ العصریۃ بیروت/ الطبعۃ الرابعۃ ۱۴۲۰ھ/۲۰۰۰ء

٤- انیس الساری فی تخریج احادیث فتح الباری

تحقیق: نبیل بن منصور بن یعقوب

موسسۃ السماحۃ للطباعۃ والنشر والتوزیع/ الطبعۃ الاولیٰ: ۲۰۰۵ء، ۱۴۲۶ھ

٥- الکوثر الجاری الی ریاض احادیث البخاری

احمد بن اسماعیل بن عثمان بن محمد الکورانی الشافعی ثم الحنفی المتوفی ۸۹۳ھ

تحقیق: الشیخ احمد عزوعنایۃ

داراحیاء التراث العربی بیروت-لبنان/ الطبعۃ الاولیٰ: ۲۰۰۸ء، ۱۴۲۹ھ

٦- عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری

للامام العلامۃ بدر الدین ابی محمد محمود بن احمد العینی المتوفی ۸۵۵ھ

ضبطہ وصححہ: عبداللہ محمود محمد عمر

دارالکتب العلمیۃ بیروت-لبنان/ الطبعۃ الاولیٰ: ۲۰۰۱ء، ۱۴۲۱ھ

٧- شرح الکرمانی علی صحیح البخاری المسمی الکواکب الدراری فی شرح صحیح البخاری

الامام شمس الدین محمد بن یوسف الکرمانی المتوفی ۷۸۶ھ

تحقیق: محمد عثمان

دارالکتب العلمیۃ بیروت-لبنان/ الطبعۃ الاولیٰ: ۲۰۱۰ء، ۱۴۳۰ھ

۸- صحیح مسلم
للامام ابی الحسین مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری المتوفی ۲۶۱ھ
تحقیق: الدکتور مصطفیٰ شاھین لاشین، الدکتور احمد عمر ھاشم
موسسۃ عزالدین بیروت/ طبع ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء

۹- صحیح مسلم
تحقیق: الشیخ مسلم بن محمود عثمان
مکتبۃ دارالخیر/ الطبعۃ الاولیٰ ۲۰۰۳ء

۱۰- سنن الترمذی
للامام ابی عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی المتوفی ۲۷۹ھ
تحقیق: صدقی محمد جمیل العطاء
دارالفکر بیروت /طبع ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء

۱۱- صحیح سنن الترمذی
للعلامۃ ناصر الدین الالبانی
مکتبۃ المعارف الریاض/ طبع ۱۴۲۰ھ/ ۲۰۰۰ء

۱۲- الجامع الکبیر للترمذی
تحقیق: شعیب الارنؤوط، عبداللطیف حرز اللہ
دارالرسالۃ العالمیۃ/ ۲۰۰۹ء

۱۳- الجامع الکبیر للترمذی
تحقیق: الدکتور بشار عواد معروف
دارالجیل بیروت، دارالغرب الاسلامی بیروت
الطبعۃ الاولیٰ ۱۹۹۶ء الطبعۃ الثانیۃ ۱۹۹۸ء

۱۴- سنن النسائی
للامام احمد بن شعیب الخراسانی النسائی المتوفی ۳۰۳ھ

۱۵- صحیح سنن النسائی
للعلامۃ محمد ناصر الدین الالبانی
مکتبۃ المعارف الریاض/طبع ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء

۱۶- سنن ابی داؤد
للامام ابی داود سلیمان بن اشعث السجستانی المتوفی ۲۷۵ھ

۱۷- صحیح سنن ابی داؤد
للعلامۃ محمد ناصر الدین الالبانی
مکتبۃ المعارف الریاض/طبع ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء

۱۸- سنن ابی داؤد
تحقیق: شعیب الارنؤوط
مکتبۃ دار الرسالۃ العالمیۃ/ الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹ء

۱۹- سنن ابن ماجہ
لابی عبداللہ محمد بن یزید القزوینی المتوفی ۲۷۵ھ
تحقیق بشار عواد معروف
مکتبہ دار الجیل بیروت - لبنان -/ الطبعۃ الاولیٰ ۱۹۹۸ء

۲۰- سنن ابن ماجہ
تحقیق محمود محمد محمود حسن نصّار
دار الکتب العلمیہ بیروت/طبع ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء

۲۱- صحیح سنن ابن ماجہ
للعلامۃ محمد ناصر الدین الالبانی
مکتبۃ المعارف الریاض/طبع ۱۹۹۷ء

۲۲- سنن ابن ماجہ
تحقیق: شعیب الارنؤوط، عادل مرشد، سعید اللحام
دار الرسالۃ العالمیۃ/طبع ۲۰۰۹ء

۲۳- سنن ابن ماجہ انگلش
تحقیق: الحافظ ابوطاہر زبیر علی زئی
مکتبۃ دارالسلام /طبع ۲۰۰۷ء

۲۴- السنن الکبریٰ
لابی بکر احمد بن الحسین البیہقی المتوفی ۴۵۸ھ
تحقیق محمد عبدالقادر عطا
دارالکتب العلمیہ بیروت/طبع ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء

۲۵- شُعَب الایمان
الامام الحافظ ابی بکر احمد بن الحسین البیہقی المتوفی ۴۵۸ھ
تحقیق: ابوھاجر محمد السعید بن بسیونی زغلول
دارالکتب العلمیہ/طبع ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء

۲۶- الجامع لشُعَب الایمان
الامام الحافظ ابی بکر احمد بن الحسین البیہقی المتوفی ۴۵۸ھ
تحقیق: الدکتور عبدالعلی عبدالحمید حامد
مکتبۃ الرشد/طبع ۲۰۰۳ء

۲۷- صحیح ابن حبان
لابن حبان ابی حاتم التمیمی البُستی السجستانی المتوفی ۳۵۴ھ
تحقیق: شعیب الارنؤوط
موسسۃ الرسالۃ بیروت/طبع ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء

۲۸- التعلیقات الحسان علی صحیح ابن حبان
للعلامۃ ناصرالدین الالبانی المتوفی ۱۴۲۰ھ
دار باوزیر للنشر والتوزیع/طبع ۲۰۰۳ء

۲۹- شرح السنۃ
للامام محی السنۃ الحسین بن مسعود البغوی المتوفی ۵۱۶ھ
تحقیق: زہیر الشاویش وشعیب الارنؤوط

المکتب الاسلامی بیروت/طبع ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء

۳۰- مصابیح السنۃ

اللامام محی السنۃ ابی محمد الحسین بن مسعود البغوی المتوفی ۵۱۶ھ

تحقیق: یوسف المرعشلی - محمد سلیم ابراھیم سمارہ - جمال حمدی الذھبی

دارالمعرفۃ بیروت ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء

۳۱- صحیح ابن خزیمہ

للامام ابی بکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ السلمی النیساپوری المتوفی ۳۱۱ھ

تحقیق: الدکتور مصطفیٰ الاعظمی

المکتب الاسلامی بیروت/طبع ۱۳۹۵ھ/ ۱۹۷۵ء

۳۲- مسند ابی عوانہ

للامام ابی عوانہ یعقوب بن اسحاق الاسفرائینی المتوفی ۳۱۶ھ

تحقیق: ایمن بن عارف الدمشقی

دارالمعرفۃ بیروت/طبع ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء

۳۳- المعجم الکبیر

للحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی المتوفی ۳۶۰ھ

تحقیق: حمدی عبدالمجید السّلفی

(مطبع وسن طباعت مرقوم نہیں)

۳۴- المعجم الاوسط

للحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد اللخمی الطبرانی المتوفی ۳۶۰ھ

تحقیق: محمد حسن اسماعیل الشافعی

دارالفکر عمان اردن/طبع ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء

۳۵- المعجم الصغیر

للحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد اللخمی الطبرانی المتوفی ۳۶۰ھ

تحقیق: محمد شکور محمود الحاج امریر

المکتب السلامی بیروت/طبع ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء

۳۶- مسند الامام احمد
للامام احمد بن محمد بن حنبل المتوفی ۲۴۱ھ
تحقیق احمد محمد شاکر-حمزہ احمد الزین
دار الحدیث قاھرہ/طبع ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۵ء

۳۷- مسند الامام احمد
تحقیق: شعیب الارنووط-عادل مرشد
موسسۃ الرسالۃ بیروت/طبع ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء الی ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء

۳۸- الفتح الربانی لترتیب مسند الامام احمد بن حنبل الشیبانی
شرح: احمد عبدالرحمٰن البنّا
دار احیاء التراث العربی بیروت-لبنان-

۳۹- تحفۃ الاشراف بمعرفۃ الاطراف
للحافظ جمال الدین ابی الحجاج یوسف المزی المتوفی ۷۴۲ھ
تحقیق: عبدالصمد شرف الدین
دار الکتب العلمیہ بیروت/طبع ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء

۴۰- مشکاۃ المصابیح للخطیب التبریزی
تحقیق: ناصر الدین الالبانی
دار ابن قیم-دار ابن عفان

۴۱- الترغیب والترھیب
للحافظ زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری المتوفی ۶۵۶ھ
محی الدین دیب مستو-سمیر احمد العطار-یوسف علی بدیوی
دار ابن کثیر مکتبۃ المعارف للنشر والتوزیع، دار الکلم الطیب، مؤسسۃ علوم القرآن
طبع ۱۹۹۶ء

۴۲- تھذیب الترغیب والترھیب
محی الدین دیب مستو-سمیر احمد العطار-یوسف علی بدیوی
دار ابن کثیر بیروت ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۵ء

۴۳- صحیح الترغیب والترھیب
للعلامۃ ناصرالدین الالبانی
مکتبۃ المعارف للنشر والتوزیع/طبع ۲۰۰۰ء

۴۴- سنن الدارمی
للامام عبداللہ بن عبدالرحمٰن الدارمی السمر قندی المتوفی ۲۵۵ھ
تحقیق: نواز احمد زمرلی- خالد السبع العلمی
دارالکتاب العربی بیروت/طبع ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء

۴۵- سنن الدارمی
تحقیق: حسین سلیم اسد الدارانی
دارالمغنی الریاض/طبع ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰ء

۴۶- فتح المنان شرح وتحقیق کتاب الدارمی
تحقیق: السید ابوعاصم نبیل بن ھاشم الغمر ی
دارالبشائر الاسلامیۃ بیروت- لبنان-/ المکتبۃ المکۃ مکۃ المکرّمۃ السعو دیۃ
الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۹ء

۴۷- ارواء الغلیل فی تخریج احادیث منار السبیل
للعلامۃ محمد ناصرالدین الالبانی
المکتب الاسلامی بیروت/طبع ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء

۴۸- مسند ابی داؤد الطیالسی
للحافظ سلیمان بن داود بن الجارود الفارسی البصر ی الشھیر بابی داود الطیالسی المتوفی ۲۰۴ھ
دارالمعرفۃ بیروت/ (سن طباعت مرقوم نہیں)

۴۹- مسند ابی داؤد الطیالسی
تحقیق: محمد حسن محمد حسن اسماعیل
دارالکتب العلمیۃ بیروت- لبنان-/ الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۲۵ھ/ ۲۰۰۴ء

۵۰- حلیۃ الاولیاء
لابی نعیم الاصبھانی

تحقیق: مصطفیٰ عبدالقادر عطا
دارالکتب العلمیۃ بیروت

۵۱۔ مجمع الزوائد
للحافظ نورالدین علی بن ابی بکر الھیثمی المتوفی ۸۰۷ھ
موسستہ المعارف بیروت/طبع ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء

۵۲۔ المستدرک للحاکم
للامام ابی عبداللہ الحاکم النیسا پوری المتوفی ۴۰۵ھ
تحقیق: حمدی الدمرداش محمد
المکتبۃ العصریۃ/ الطبعۃ الاولیٰ ۲۰۰۰ء

۵۳۔ التلخیص بذیل المستدرک
للامام شمس الدین ابی عبداللہ محمد بن احمد التمیمی الذھبی المتوفی ۷۴۸ھ
دارالمعرفۃ بیروت (سن طباعت مرقوم نہیں)

۵۴۔ المستدرک
للامام الذھبی المتوفی ۷۴۸ھ
تحقیق: ابوعبداللہ عبدالسلام علّوش
دارالمعرفۃ بیروت/طبع ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۸ء

۵۵۔ مختصر المستدرک
للعلامۃ سراج الدین عمر بن علی المعروف بابن الملقّن المتوفی ۸۰۴ھ
تحقیق: عبداللہ بن حمد اللحید ان

۵۶ الادب المفرد
محمد بن اسماعیل البخاری
دارالکتب العلمیہ بیروت/ (سن طباعت مرقوم نہیں)

۵۷۔ صحیح الادب المفرد
للعلامۃ محمد ناصر الدین الالبانی
دارالصدیق السعودیہ/طبع ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۴ء

۵۸- معرفۃ السنن والآ ثار

للامام ابی بکر احمد بن الحسین البیہقی المتوفی ۴۵۸ھ

۵۹- المصنف

للامام الحافظ ابی بکر عبدالرزاق بن ھمّام الصنعائی المتوفی ۲۱۱ھ

تحقیق: حبیب الرحمٰن الاعظمٰی

المکتب الاسلامی بیروت/طبع ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء

۶۰- سنن الدارقطنی

للحافظ علی بن عمر الدارقطنی المتوفی ۳۸۵ھ

تعلیق: مجدی بن منصور بن سید الشوری

دارالکتب العلمیہ بیروت/طبع ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۶ء

۶۱- شرح مشکل الآ ثار

للامام ابی جعفر احمد بن محمد بن سلامۃ الطحاوی المتوفی ۳۲۱ھ

تحقیق: شعیب الارنؤوط

مؤسستۃ الرسالۃ بیروت/طبع ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۴ء

۶۲- جامع الاصول

لابی السعادات المبارک بن محمد: ابن الاثیر الجزری المتوفی ۶۰۶ھ

تحقیق عبدالقادر الارنووط

دارالفکر بیروت/طبع ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء

۶۳- جامع الاصول فی احادیث الرسول - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم -

تحقیق: ایمن صالح شعبان

دارالکتب العلمیۃ بیروت - لبنان -/ الطبعۃ الاولیٰ ۱۹۹۸ء

۶۴- سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ

للعلامۃ محمد ناصر الدین الالبانی

مکتبۃ المعارف للنشر والتوزیع

۶۵- کنزالعمال
للعلامہ علاء الدین علی المتقی البرھان فوری المتوفی ۹۷۵ھ
موسسۃ الرسالۃ بیروت/طبع ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء

۶۶- المسند الجامع
بشار عواد معروف

۶۷- الموطا
لامام دار الھجرۃ مالک بن انس
تحقیق: محمد فواد عبدالباقی
دار الحدیث القاھر/ (سن طباعت مرقوم نہیں)

۶۸- الدر المنثور
للامام جلال الدین بن عبدالرحمٰن السیوطی
مکتبہ آیۃ اللہ العظمٰی قم ایران

۶۹- اتحاف السادۃ المتقین بشرح احیاء علوم الدین
العلامۃ السید محمد الحسینی الزبیدی
دار الفکر

۷۰- فتح الباری
للامام الحافظ احمد بن علی بن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ
دار نشر الکتب الاسلامیہ لاھور پاکستان/طبع ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء

۷۱- فتح الباری
الحافظ ابن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ
تحقیق عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز
دار الکتب العلمیہ بیروت/طبع ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰ء

۷۲- التمھید
الامام الحافظ لابن عبدالبر الاندلسی المتوفی ۴۶۳ھ
المملکتبۃ القدوسیہ لاہور پاکستان

۷۳- ضیاء القرآن
لضیاء الامۃ حضرت پیر محمد کرم شاہ
ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور- کراچی-
۷۴- التفسیر الکبیر
للامام فخر الدین الرازی المتوفی ۶۰۴ھ
دارالکتب العلمیۃ بیروت- لبنان-
۷۵- التفسیر البیضاوی
لناصر الدین ابی الخیر عبداللہ بن عمر بن محمد الشیرازی الشافعی البیضاوی
دارالکتب العلمیہ بیروت/ دارالنفائس ریاض
۷۶- التفسیر المظہری
للقاضی محمد ثناء اللہ عثمانی مجددی پانی پتی
بلوچستان بک ڈپو کوئٹہ پاکستان
۷۷- جمع الجوامع
الامام الحافظ جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی المتوفی ۹۱۱ھ
تحقیق خالد عبدالفتاح سید
دارالکتب العلمیۃ بیروت- لبنان-/طبع ۲۰۰۰ء
۷۸- السنن الکبری
للامام ابی عبدالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی المتوفی ۳۰۳ھ
تحقیق: حسن عبدالمنعم
مکتبۃ مؤسسۃ الرسالۃ/طبع ۲۰۰۱ء
۷۹- جواھر البحار فی فضائل النبی المختار- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-
للشیخ یوسف بن اسماعیل بن یوسف النبہانی المتوفی ۱۳۵۰ھ
دارالکتب العلمیۃ بیروت- لبنان-/طبع ۱۹۹۸ء
۸۰- الکتاب المصنف
للامام الحافظ ابی بکر عبداللہ بن محمد بن ابراہیم ابی شیبہ المتوفی ۲۳۵ھ

تحقیق: ابی محمد اسامۃ بن ابراہیم بن محمد
الفاروق الحدیثۃ للطباعت والنشر/طبع ۲۰۰۸ء

۸۱- روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی
للعلامۃ ابی الفضل شہاب الدین السید محمد الآلوسی البغدادی المتوفی ۱۲۷۰ھ
داراحیاء التراث العربی بیروت/طبع ۱۹۹۹ء

۸۲- مسند ابی یعلی الموصلی
للامام الحافظ احمد بن علی بن المثنی التیمی المتوفی ۳۰۷ھ
تحقیق: حسین سلیم اسد
دارالثقافۃ العربیۃ دمشق/طبع ۱۹۹۲ء

۸۳- المنجد -للوئیس مالوف-

۸۴- موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان
للحافظ نورالدین علی بن ابی بکر الہیثمی
تحقیق: حسین سلیم اسد الدارانی
دارالثقافۃ العربیۃ دمشق-بیروت-/ الطبعۃ الاولی ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء

۸۵- فیض القدیر شرح الجامع الصغیر
للعلامۃ المحدث محمد عبدالروف المناوی المتوفی ۱۰۳۱ھ
دارالمعرفۃ بیروت-لبنان

۸۶- سنن الدارقطنی
الامام الحافظ علی بن عمر الدارقطنی المتوفی ۳۸۵ھ
تحقیق: الشیخ عادل احمد عبدالموجود
دارالمعرفۃ بیروت-لبنان/طبع ۲۰۰۱ء

۸۷- المعجم الوسیط
ابراہیم مصطفیٰ ، احمد حسن الزیات ،حامد عبدالقادر، محمد علی النجار
المکتبۃ الاسلامیۃ استنبول-ترکیا-

۸۸- صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ

محمد ناصر الدین الالبانی

المکتب الاسلامی بیروت/ الطبعۃ الثالثۃ ۱۹۸۸ء

۸۹- المھذب فی اختصار السنن الکبیر

الامام ابوعبداللہ محمد بن احمد بن عثمان الذھبی الشافعی ۷۴۸ھ

تحقیق: ابی تمیم یاسر بن ابراہیم

دارالوطن للنشر/ الطبعۃ الاولیٰ ۲۰۰۱ء

۹۰- صلاح الامۃ فی علو الھمۃ

للدکتور سید بن حسین العفانی

مؤسسۃ الرسالۃ/ الطبعۃ الثانیۃ ۲۰۰۳ء

۹۱- رہبان اللیل

للدکتور سید بن حسین العفانی

دارالکیان الریاض/ طبع: ۲۰۰۴ء

۹۲- موسوعۃ نضرۃ النعیم فی مکارم اخلاق الرسول الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لصالح بن عبداللہ بن حمید امام وخطیب الحرم المکی و

عبدالرحمٰن بن محمد بن عبدالرحمٰن بن ملوح

مؤسسۃ دارالوسیلۃ للنشر والتوزیع/ الطبع ۱۹۹۸ء

۹۳- المنتخب من مسند عبد بن حمید

لابی محمد عبد بن حمید الکسی ۲۴۹ھ

مکتبۃ ابن عباس/ الطبعۃ الاولیٰ ۲۰۰۹ء

۹۴- الفوائد الغراء من تھذیب سیر اعلام النبلاء

للشریف فھد بن احمد المھدلی

۹۵- التنویر شرح الجامع الصغیر

للعلامۃ محمد بن اسماعیل الامیر الصنعانی المتوفی ۱۱۸۲ ھجری

تحقیق: محمد اسحاق محمد ابراہیم

مکتبۃ دارالسلام الریاض/ الطبعۃ الاولیٰ: ۲۰۱۱ء، ۱۴۳۲ھ

۹۶- شرح ریاض الصالحین من کلام سید المرسلین
لمحمد بن صالح العیثمین
امدار الوطن للنشر الریاض/ الطبعۃ الاولیٰ: ۲۰۰۵ء، ۱۴۲۶ھ

۹۷- کتاب الشریعۃ للآجری
للامام المحدث ابی بکر محمد بن الحسین الآجری
تحقیق: الدکتور عبداللہ بن عمر بن سلیمان الدمیجی
دار الوطن للنشر الریاض
الطبعۃ الثانیۃ ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء

۹۸- جامع بیان العلم وفضلہ
لابی عمر یوسف بن عبدالبر المتوفی ۴۶۳ھ
تحقیق: ابی الاشبال الزہیری
دار ابن الجوزی - ریاض/ جدہ/ طبع ۱۹۹۸ء

۹۹- الیواقیت والجواھر فی بیان عقائد الاکابر
الشیخ عبدالوھاب بن احمد بن علی العرانی المصری الحنفی
دار احیاء التراث العربی/ مؤسسۃ التاریخ العربی بیروت لبنان
سنۃ الطبع ۱۴۲۸ھ/ ۲۰۰۷ء

۱۰۰- أصول السنۃ، ومعہ ریاض الجنۃ بتخریج أصول السنۃ
المؤلف : أبو عبداللہ محمد بن عبداللہ بن عیسیٰ بن محمد المری، الإلبیری المعروف بابن أبی زَمَنِین المالکی المتوفی: 399ھ
تحقیق وتخریج وتعلیق : عبداللہ بن محمد عبدالرحیم بن حسین البخاری
الناشر : مکتبۃ الغرباء الأثریۃ، المدینۃ النبویۃ - المملکۃ العربیۃ السعودیۃ

۱۰۱- ریاض الجنۃ بتخریج أصول السنۃ
المؤلف : أبو عبداللہ محمد بن عبداللہ الأندلسی ابن أبی زمنین المتوفی 399ھ
المحقق : عبداللہ بن محمد عبدالرحیم بن حسین البخاری
الناشر : مکتبۃ الغرباء الأثریۃ - المدینۃ المنورۃ

١٠٢- السنة

المؤلف : أبوبكر أحمد بن محمد بن هارون بن يزيد الخَلَّال البغدادي الحنبلي المتوفى: 311ھ

المحقق : د. عطية الزهراني/ الناشر : دار الراية - الرياض

١٠٣- تاريخ مدينة دمشق وذكر فضلها وتسمية من حلها من الأماثل

أبي القاسم علي بن الحسن إبن هبة الله بن عبد الله الشافعي سنة الولادة 499/ھ سنة الوفاة 571ھ

تحقيق محبّ الدين أبي سعيد عمر بن غرامة العمري/ الناشر دار الفكر

١٠٤- تاريخ الإسلام ووفيات المشاهير والأعلام.

تأليف : شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي.

دار النشر : دار الكتاب العربي/ مكان النشر : لبنان/ بيروت.

سنة النشر - 1407ھ، 1987ء

١٠٥- تاريخ الخلفاء

المؤلف : عبد الرحمٰن بن أبي بكر السيوطي

الناشر : مطبعة السعادة - مصر/ الطبعة الأولى، 1371ھ

تحقيق : محمد محي الدين عبد الحم

١٠٦- شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة

المؤلف : أبو القاسم هبة الله بن الحسن بن منصور الطبري الرازي اللالكائي المتوفى: 418ھ

تحقيق : أحمد بن سعد بن حمدان الغامدي/ الناشر : دار طيبة - السعودية

١٠٧- شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة من الكتاب والسنة وإجماع الصحابة

المؤلف : هبة الله بن الحسن بن منصور اللالكائي أبو القاسم

الناشر : دار طيبة - الرياض، 1402ھ/ تحقيق : د. أحمد سعد حمدان

١٠٨- الشفا بتعريف حقوق المصطفى - مذيلا بالحاشية المسماة مزيل الخفاء عن ألفاظ الشفاء

المؤلف : العلامة القاضي أبو الفضل عياض اليحصبي 544ھ

الحاشية : العلامة أحمد بن محمد الشمني 873ھ

١٠٩- الرياض النضرة في مناقب العشرة

المؤلف : محبّ الدين أحمد بن عبد الله، أبو جعفر الطبري

۱۱۰- الصواعق المحرقة علی أہل الرفض والضلال والزندقة
المؤلف : أبي العباس أحمد بن محمد بن محمد بن علی إبن حجر الہیتمی
الناشر :مؤسسة الرسالة -بیروت/الطبعة الأولی،1997ء

۱۱۱- مسند إسحاق بن راہویہ
المؤلف :إسحاق بن إبراہیم بن راہویہ الحنظلی 238ھ - 161ھ
المحقق :د . عبدالغفور بن عبدالحق البلوشی
الناشر :مکتبة الإیمان -المدینة المنورة/الطبعة الأولی 1412ھ 1991ء

۱۱۲- فضائل الصحابة
المؤلف : أحمد بن حنبل أبوعبداللہ الشیبانی 164ھ تا 241ھ
المحقق :د . وصی اللہ محمد عباس
الناشر :مؤسسة الرسالة -بیروت/الطبعة :الأولی،1983 - 1403

۱۱۳- ظلال الجنة فی تخریج السنة لابن أبی عاصم
المؤلف : محمد ناصرالدین الألبانی
الناشر :المکتب الإسلامی -بیروت/الطبعة :الثالثة1993-1413-

۱۱۴- طبقات الحنابلة
المؤلف : أبوالحسین ابن أبی یعلی، محمد بن محمد المتوفی 526ھ
المحقق : محمد حامد الفقی/الناشر :دارالمعرفة -بیروت

۱۱۵- مجموع الفتاوی
المؤلف : تقی الدین أبوالعباس أحمد بن عبدالحلیم بن تیمیة الحرانی المتوفی 728ھ
المحقق : أنورالباز -عامرالجزار/الناشر :دارالوفاء

۱۱۶- الصارم المسلول علی شاتم الرسول
المؤلف : أحمد بن عبدالحلیم بن تیمیة الحرانی أبوالعباس
الناشر :دارابن حزم -بیروت/الطبعة الأولی،1417ء

۱۱۷- موسوعة مواقف السلف فی العقیدة والمنہج والتربیة
المؤلف : أبوسہل محمد بن عبدالرحمٰن المغراوی

الناشر :المكتبة الإسلامية للنشر والتوزيع،القاهرة -مصر،النبلاء للكتاب،مراكش -المغرب/ الطبعة :الأولى

١١٨- تذكرة الحفاظ

تأليف : محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي

دراسة وتحقيق :زكريا عميرات/ الناشر :دار الكتب العلمية بيروت-لبنان/ الطبعة الأولى1419ھ 1998ء

١١٩- لسان الميزان

المؤلف : أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلاني المتوفى 852 ھ

المحقق : عبد الفتاح أبو غدة

الناشر : دار البشائر الإسلامية/ الطبعة :الأولى، 2002م

١٢٠- لسان الميزان

المؤلف : أحمد بن علي بن حجر أبو الفضل العسقلاني الشافعي

الناشر :مؤسسة الأعلمي للمطبوعات -بيروت

الطبعة الثالثة، 1986 - 1406 /تحقيق :دائرة المعرف النظامية -الهند

١٢١- اجتماع الجيوش الإسلامية على غزو المعطلة والجهمية

المؤلف : محمد بن أبي بكر أيوب الزرعي أبو عبد الله ابن القيم الجوزية

الناشر : دار الكتب العلمية -بيروت / الطبعة الأولى، 1984 - 1404

١٢٢- السنة

المؤلف : أبو عبد الرحمٰن عبد الله بن أحمد بن محمد بن حنبل الشيباني البغدادي المتوفى290ھ

المحقق : د . محمد بن سعيد بن سالم القحطاني

الناشر : دار ابن القيم -الدمام/ الطبعة :الأولى، 1406ه 1986 -

١٢٣- الكفاية في علم الرواية

المؤلف : أبو بكر أحمد بن علي بن ثابت بن أحمد بن مهدي الخطيب البغدادي المتوفى463ھ

المحقق : أبو عبد الله السورقي , إبراهيم حمدي المدني

الناشر :المكتبة العلمية -المدينة المنورة

١٢٤- أبو بكر أحمد بن إبراهيم بن إسماعيل بن العباس بن مرداس الإسماعيلي الجرجاني المتوفى 371ھ

المحقق : محمد بن عبد الرحمٰن الخميس

الناشر :دارالعاصمۃ -الریاض/الطبعۃ :الأولی،1412ھ

۱۲۵- اسم الکتاب:الاستیعاب فی معرفۃ الأصحاب

المؤلف : أبوعمر یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبر بن عاصم النمری القرطبی

سنۃ الولادۃ:سنۃ الوفاۃ463ھ

۱۲۶- لمعۃ الاعتقاد

المؤلف :ابن قدامۃ المقدسی

الطبعۃ :الثانیۃ/الناشر :وزارۃ الشؤون الإسلامیۃ والأوقاف والدعوۃ والإرشاد -المملکۃ العربیۃ السعودیۃ

تاریخ النشر :1420ھ- 2000م

۱۲۷- بستان العارفین

أبوزکریا محیی الدین یحیی بن شرف النووی المتوفی676ھ

۱۲۸- المَنظُومَةُ الحَائِيَّة فی السُّنَّة لِأَبِی بَکْر بْنِ أَبِی دَاوُد السِّجِسْتَانِیّ /230/ 316ھ

قرأہاوقدم لہاوعلّق علیہا :ہانء بن عبداللہ بن جبیر

۱۲۹- الزواجرعن اقتراف الکبائر

المؤلف:احمد بن حجر المکی الھیتمی

۱۳۰- الجامع الصحیح للبخاری

ابی عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری المتوفی ۲۵۶ھ

بحاشیۃ المحدث احمد علی السہارنفوری

تحقیق:الاستاد الدکتور تقی الدین الندوی

دارالبشائرالاسلامیۃ/الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۲۳ھ/ ۲۰۰۱ء

۱۳۱- کتاب اصول الدین

السید الشریف الشیخ محی الدین ابی محمد عبدالقادر الجیلانی الحسنی الحسینی

بحث وتحقیق:السید الشریف الدکتور محمد فاضل جیلانی الحسنی الحسینی التیلانی الجمزرقی

مرکز الجیلانی للبحوث العلمیۃ اسطنبول/الطبعۃ الاولیٰ ۲۰۱۰ء

۱۳۲- التوضیح لشرح الجامع الصحیح

سراج الدین ابی حفص عمر بن علی بن احمد الانصاری الشافعی المعروف بابن الملقن

تقدیم: فضیلۃ الاستاذ الدکتور احمد معبد عبد الکریم

وزارۃ الاوقاف والشؤن الاسلامیۃ/ الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۲۹ھ/ ۲۰۰۸ء

۱۳۳۔ مناقب الشافعی للبیہقی

تحقیق: السید احمد صقر

مکتبۃ دار التراث/ الطبعۃ الاولیٰ ۱۳۹۰ھ/ ۱۹۷۰ء

۱۳۴۔ مطالع المسرات

للشیخ الامام محمد المھد الفاسی

المکتبۃ النوریۃ الرضویۃ لائلپور پاکستان

۱۳۵۔ غنیۃ الطالبین

الشیخ عبد القادر الجیلانی

وضع حواشیہ ابو عبد الرحمٰن صلاح بن محمد بن عویضۃ

قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی/ الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۲۳ھ/ ۲۰۰۱ء

۱۳۶۔ النبراس شرح شرح العقائد

العلامۃ محمد عبد العزیز الفرھاری

مکتبہ حقانیہ ملتان پاکستان

۱۳۷۔ مطلع القمرین فی ابانۃ سید المرسلین تخریج شدہ ایڈیشن افضلیت ابوبکر وعمر۔ رضی اللہ عنہما۔

اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی علیہ رحمۃ الرحمٰن

تقدیم وتحقیق وتخریج وتحشیہ: مفتی محمد ہاشم خان العطاری المدنی سلمہ الغنی

والضحیٰ پبلی کیشنز/ الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۳۴ھ/ ۲۰۱۳ء

۱۳۸۔ الجامع لعلوم الامام احمد

خالد الرباط/ سید عزت عید

دار الفلاح للبحث العلمی وتحقیق التراث/ الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۳۰ھ/ ۲۰۰۹ء

۱۳۹۔ تکمیل الایمان

تصنیف لطیف: حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ نبویہ لاہور/ الطبع ۲۰۰۱ء

۱۴۰- تمہید ابوشکور سالمی

امام اہل سنت علامہ ابوشکور محمد بن عبد السعید سالمی کشی

ترجمہ: ابوالبرکات سید احمد قادری

فرید بک سٹال اردو بازار لاہور/ الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۲۸ھ/ ۲۰۰۷ء

۱۴۱- المسامرۃ شرح المسایرۃ فی العقائد المنجیۃ فی الآخرۃ

تالیف: کمال الدین محمد بن محمد الشافعی المعروف بابن ابی المقدسی

المسایرۃ: لکمال الدین محمد بن ہمام الدین الحنفی المعروف بابن الھمام

المکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت/ الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۲۵ھ/ ۲۰۰۴ء

۱۴۲- سبع سنابل

مصنف: میر عبدالواحد بلگرامی

فرید بک سٹال لاہور/ الطبعۃ الاولیٰ ۱۹۸۲ء/ الطبعۃ الثانیہ ۱۹۹۹ء

۱۴۳- عقائد نظامیہ مع عقیدہ اہل المعالی فی شرح قصیدہ بدء الامالی

رئیس العارفین امیر الکاملین محبّ النبی حضرت مولانا محمد فخر الدین چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ

اولیٰ ۱۹۷۳ء

۱۴۴- کشف المحجوب اردو

مصنف: حضرت سیدنا علی بن عثمان جلابی المعروف حضور داتا گنج بخش علی ہجویری

مترجم: حضرت علامہ مفتی سید غلام معین الدین نعیمی- رحمۃ اللہ علیہ-

نوریہ رضویہ پبلیکیشنز گنج بخش روڈ لاہور/ الطبعۃ الثانیہ ۱۴۳۴ھ/ ۲۰۱۲ء

۱۴۵- عقائد سلف صالحین کتاب وسنت کی روشنی میں

ترجمہ وتقدیم: عبداللہ ناصر الرحمان

مکتبہ عبداللہ بن سلام لترجمۃ کتب الاسلام

۱۴۶- منح الروض الازھر فی شرح الفقہ الاکبر

للعلامۃ المحدث الفقیہ علی بن سلطان محمد القاری

دار البشائر الاسلامیۃ للنشر والتوزیع بیروت لبنان/ الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء

۱۴۷- تحفہ اثناعشریہ اردو

تصنیف: حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دھلوی

ترجمہ اردو: مولانا خلیل الرحمٰن نعمانی مظاھری

دارالاشاعت اردو بازار کراچی

۱۴۸- المسائل العقدیۃ التی حکی فیہا ابن تیمیۃ الاجماع

اعداء: خالد بن مسعود الجعید/علی بن جابر العلیانی/ ناصر بن..................

اشراف: دعبداللہ بن محمد الدمیجی

دارالھدی النبوی مصر/ دارالفضیلۃ السعودیۃ/ الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۲۸ھ/ ۲۰۰۷ء

فہرست

نمبر	عنوان	صفحہ
	بناتے،اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیل حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کو بنایا ہے۔	68
32	حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-اللہ کے خلیل و دوست ہیں اور اللہ کے بعد آپ کے دوست سیدنا ابوبکر صدیق ہیں۔	70
33	اعلیٰ حضرت امام اھل سنت-رحمۃ اللہ علیہ-کا فرمان: حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کا صحابہ کرام-رضی اللہ عنہم-سے ارشاد: ہر آدمی اپنے یار کی طرف تیر کر جائے صحابہ کرام-رضی اللہ عنہم-ایک دوسرے کی طرف تیر کر گئے پھر حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-تیر کر صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-کی طرف گئے اور انہیں گلے لگا لیا۔	73
34	حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کا ارشاد گرامی کہ: ہر نبی نے اپنی امت میں سے ایک خلیل بنایا تو میں نے بھی اپنی امت سے اپنا خلیل ابوبکر کو بنالیا سن لیجئے! اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا خلیل بنالیا جیسے اس نے سیدنا ابراہیم-علیہ السلام-کو خلیل بنایا تھا۔	75
35	حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-جو واقعہ بھی بیان فرماتے اس سے متعلق خود فرماتے کہ میرا بھی اور صدیق و فاروق-رضی اللہ عنہما-کا بھی اس پر ایمان و یقین ہے۔	76
36	اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ صاحب سے مراد حضور صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-ہیں اِذْ ھُمَا فِی الْغَارِ میں ایک حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-ہیں اور دوسرے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے میں ایک حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم-اور دوسرے سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-ہیں۔	83
37	حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ہمیشہ حضراتِ شیخین-رضی اللہ عنہما-کو اپنے ساتھ رکھا آپ اکثر فرمایا کرتے تھے: میں اور ابوبکر و عمر گئے میں اور ابوبکر و عمر داخل ہوئے، میں اور ابوبکر و عمر باہر نکلے۔	85
38	حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کا ارشادِ گرامی کہ جتنا مجھے ابوبکر صدیق کے مال نے فائدہ دیا ہے اتنا کسی اور کے مال نے نہیں دیا سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ رو دیئے اور عرض کی: یارسول اللہ! میں اور میرا سارا مال آپ کا ہی ہے۔	88
39	حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-کی صداقت، سیدنا فاروق اعظم، سیدنا عثمان ذی النورین، سیدنا علی مرتضیٰ، سیدنا طلحہ اور سیدنا زبیر-رضی اللہ عنہم-کی شھادت کی گواہی دی۔	90
40	سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ-اس امت میں سب سے مہربان سیدنا فاروق اعظم-رضی اللہ عنہ-سب سے زیادہ سخت، سیدنا عثمان غنی-رضی اللہ عنہ-سب سے زیادہ حیادار، سیدنا ابی بن کعب-رضی اللہ عنہ-سب سے زیادہ قرآن کی تلاوت کرنے والے، سیدنا معاذ بن جبل-رضی اللہ عنہ-حلال و حرام کے سب سے زیادہ عالم سیدنا	

	نے ہماری مساجد کو منور کر دیا۔	330
183	خلیفہ راشد سیدنا علی مرتضٰی -رضی اللہ عنہ- جو طریقہ سیدنا صدیق اکبر، سیدنا فاوق اعظم یا سیدنا عثمان ذی النورین -رضی اللہ عنہم اجمعین- نے اپنایا اس کی دل وجان سے پیروی کرتے رہے۔	332
184	جس خوش نصیب نے حضرات خلفاء راشدین -رضی اللہ عنہم- سے محبت کی، انکی خلافت وامامت پر راضی ہوا، ان کا متبع بنا در حقیقت وہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا متبع بنا۔	334
185	سیدنا علی مرتضٰی امیر المؤمنین -رضی اللہ عنہ- سیدنا صدیق اکبر، سیدنا فاروق اعظم اور سیدنا عثمان ذی النورین -رضی اللہ عنہم اجمعین- سے ان کی زندگی میں، ان کی خلافت کے زمانہ میں اور ان کی وفات کے بعد بھی ان سے محبت کرتے رہے، سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- کے وصال پر آپ سخت غمگین ہوئے، سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہ- کی شھادت پر آپ طویل روئے اور سیدنا عثمان ذی النورین -رضی اللہ عنہ- کی شھادت پر اللہ تعالٰی نے آپ کو ان کے خون سے بری رکھا اور آپ کی شھادت ان کے نزدیک ظلم مبین تھی۔	336
186	حضرات خلفاء راشدین سے محبت وہ متقی مومن کرتا ہے جسے اللہ عزوجل نے حق کی توفیق عطا فرمائی ہو اور ان کی محبت سے وہی پیچھے رہتا ہے جو بدنصیب ہو اور راہ حق سے پھسل چکا ہو ہمارا مذھب یہ ہے کہ مسئلہ خلافت اور مسئلہ افضلیت سے کہتے ہیں پہلے سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- پھر سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہ- پھر سیدنا عثمان ذی النورین -رضی اللہ عنہ- پھر سیدنا علی مرتضٰی -رضی اللہ عنہ- ہیں۔	338
187	سیدنا صدیق اکبر، سیدنا فاروق اعظم، سیدنا عثمان ذی النورین اور سیدنا علی مرتضٰی -رضی اللہ عنہم- کی محبت صرف اس امت کے اتقیاء -پرہیز گاروں- کے دلوں میں ہے۔	340
188	جناب ابوعبداللہ بن حنیف شیرازی المتوفی 371ھ کا عقیدہ: تمام مہاجرین وانصار -رضی اللہ عنہم- نے اتفاق کیا کہ امامت وخلافت میں سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- مقدم ہوں گے کیونکہ وہ افضل الامۃ ہیں۔	341
189	حضور سیدنا رسول اللہ -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے بعد اس امت میں سب سے بہتر اور سب سے افضل سیدنا صدیق اکبر، پھر سیدنا فاروق اعظم، پھر سیدنا عثمان ذی النورین، پھر سیدنا علی مرتضٰی -رضی اللہ عنہم اجمعین- ہیں۔	342
190	عالم الاندلس حافظ عثمان بن ابوعمرو الدانی المتوفی 444ھ کا عقیدہ: سب صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- میں بہتر وافضل سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- پھر ان کے بعد سیدنا فاروق اعظم -رضی اللہ عنہ- پھر ان کے بعد سیدنا عثمان ذی النورین -رضی اللہ عنہ- پھر ان کے بعد حضور سیدنا نبی کریم -فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے نواسوں کے والد گرامی سیدنا علی مرتضٰی -رضی اللہ عنہم اجمعین-۔	344
191	شیخ الاسلام ابوعثمان صابونی نیساپوری المتوفی 449ھ کا عقیدہ: گواہی بھی دیتے ہیں اور ایمان بھی رکھتے ہیں کہ	

نمبر	مضمون	صفحہ
409	سیدنا عبدالقادر جیلانی غوث اعظم -رضی اللہ عنہ- کا ارشادگرامی: سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ- کی بیعت مکمل ہونے کے بعد تین دن بعد تک آپ کھڑے ہوتے رہے اور کہتے رہے کوئی جبرواکراہ نہیں میں تمہیں اختیار دیتا ہوں کہ اپنی بیعت واپس لے لوتو ہر مرتبہ سیدنا علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوجاتے اور فرماتے: ہم نہ بیعت توڑیں گے اور نہ کسی کو توڑنے دیں گے آپ کو حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- نے آگے کیا ہے کون ہے جو آپ کو پیچھے کر سکے۔	653
410	سیدنا عبدالقادر جیلانی غوث اعظم -رضی اللہ عنہ- کا ارشادگرامی: حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- نے اپنی زندگی مبارک میں اپنے مصلٰی پر سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ کو کھڑا کیا اور لوگوں سے سیدنا صدیق اکبر کے بارے میں کہتے تھے تاکہ انہیں واضح ہوجائے کہ ان کے بعد خلافت کے حقدار سیدنا صدیق اکبر -رضی اللہ عنہ- ہیں ان کے زمانہ کے بعد سیدنا فاروق اعظم پھر سیدنا عثمان ذی النورین پھر سیدنا علی مرتضٰی-رضی اللہ عنہم اجمعین- اپنے اپنے زمانہ میں خلافت کے زیادہ حقدار تھے۔	655
411	امام الاولیاء سیدنا عبدالقادر جیلانی غوث اعظم -رضی اللہ عنہ- کا ارشاد: حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- نے خود بتادیا تھا کہ میرے بعد صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ- منصب خلافت پر ہوں گے لیکن ان کی خلافت کا عرصہ مختصر ہوگا۔	658
412	امام الاولیاء سیدنا عبدالقادر جیلانی غوث اعظم -رضی اللہ عنہ- کا ارشادگرامی: سیدنا علی مرتضٰی خلیفہ راشد-رضی اللہ عنہ- نے فرمایا: حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- نے اپنی زندگی مبارک میں مجھ سے عہد لیا تھا کہ میرے بعد ابوبکر خلیفہ ہوں گے پھر عمر پھر عثمان اور پھر تم۔	659
413	امام اسماعیل بن یحیی مزنی -رحمۃ اللہ علیہ- کا عقیدہ: حضور سیدنا رسول اللہ-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے خلیفہ سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ- حضور-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے بعد تمام مخلوق سے افضل اور بہتر ہیں اسی عقیدہ پر تمام صحابہ کرام اور تابعین عظام-رضی اللہ عنہم- کا اجماع ہے۔	660
414	سیدنا امام زرعہ رازی اور سیدنا امام ابوحاتم رزی-رحمۃ اللہ علیہما- کا عقیدہ: تمام شہروں کے علماء کا اجماع ہے کہ اس امت میں حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے بعد سب سے افضل سیدنا صدیق اکبر پھر سیدنا فاروق اعظم پھر سیدنا عثمان ذی النورین پھر سیدنا علی مرتضٰی-رضی اللہ عنہم اجمعین- ہیں۔	662
415	سیدنا عبداللہ بن عمر-رضی اللہ عنہما- اور دیگر صحابہ کرام-رضی اللہ عنہم- حضور سیدنا نبی کریم-فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے زمانہ اقدس میں ہی سیدنا صدیق اکبر-رضی اللہ عنہ- کو سب سے افضل کہا کرتے تھے پھر سیدنا فاروق اعظم-رضی اللہ عنہ-۔	664
416	اھل سنت کے نزدیک مسئلہ خلافت میں کبھی اختلاف نہ ہوا اھل سنت کا اجماع ہے کہ خلافت اسی ترتیب سے ہے	